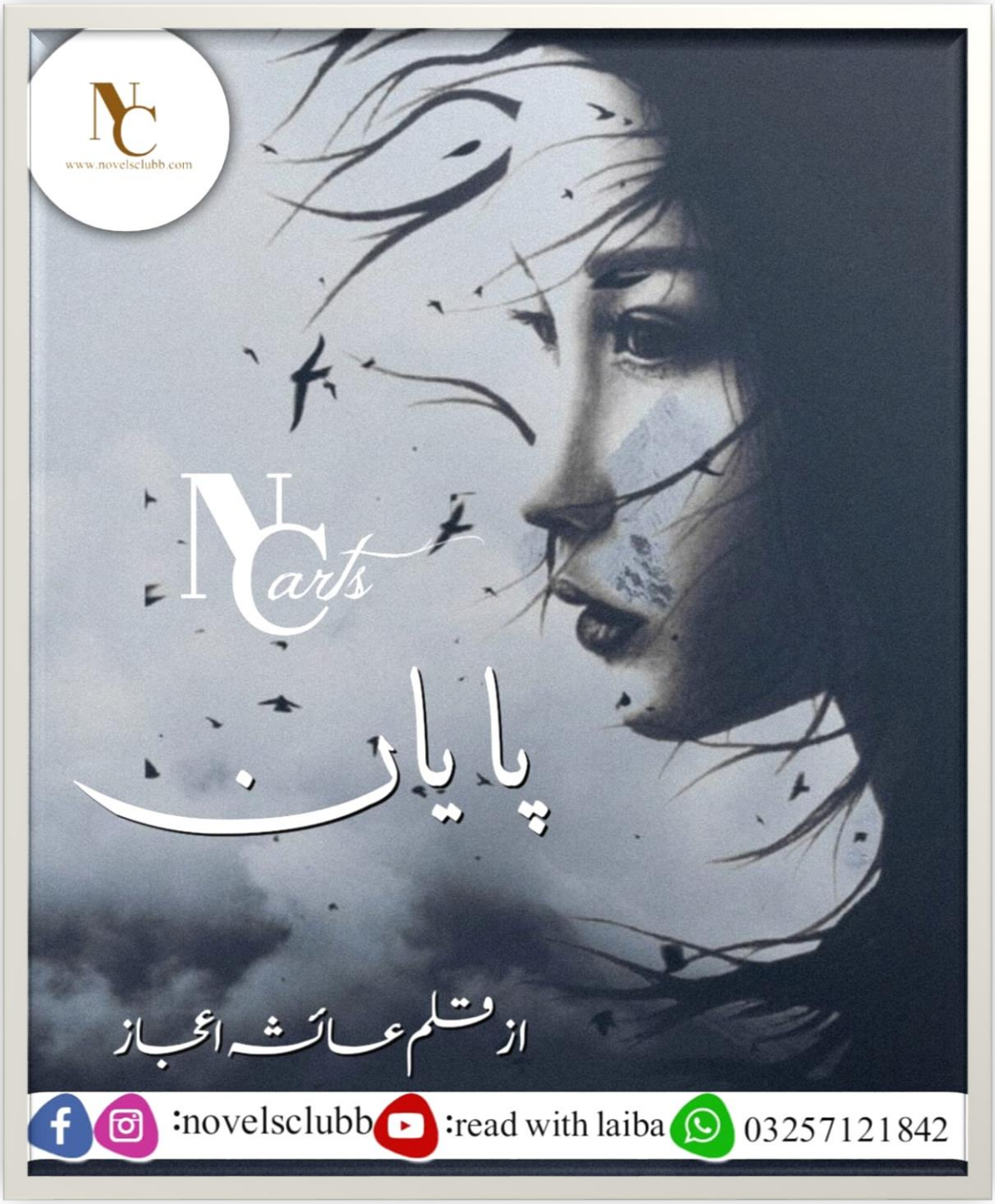
www.novelsclubb.com
NC arts
پایان
از قلم عائشہ اعجاز
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

پایان

از قلم

عائشہ اعجاز

www.novelsclubb.com

"پایان "

ایک حادثہ، ایک واقعہ

جو زندگی ہے، بدل گیا

کوئی سامری، کوئی موسی یہاں

یہی زندگی کا ہے فلسفہ

کوئی زندگی بھر کھو گیا

کوئی مثل یار ملا یہاں

www.novelsclubb.com

یونہی زندگی یہ بسر ہوئی

کہیں غم، کہیں ہے خوشی ملی

یہ ہے زندگی، اے رفیقِ راہ

یہ نہیں ہے پھولوں کا گلستاں

کہیں خاک ہے، کہیں خون ہے

یہی زندگی کی ہے داستاں

کہیں قافلے ہیں روبرو

کبھی تنہا ہیں سرِ راہ بھی

گر ساتھ ہو، کوئی یارِ جاں

تو سفر میں بھی ہے، اماں ملے

کوئی ہو، جو زخموں کو داغ دے

www.novelsclubb.com

کوئی ہو، جو مرہمِ جان بنے

پھر سہل ہو، ہر سفر بھی

ہر قفس اور ہر موت بھی

۔۔۔۔انتقام

انتقام،ایک لفظ،بہت چھوٹا، معمولی اور حقیر سا لگتا ہے مگر حقیقت میں یہی معمولی لفظ خود میں کتنی تباہی لیے ہوتا ہے۔جو کہ جانے کتنے ہی معصوموں کی زندگی برباد کر دیتا ہے۔خاص کر وہاں جہاں عدالتیں بک چکی ہوں۔جہاں کے قانون کے ہاتھ صرف غریبوں اور کمزوروں کے لیے لمبے ہوتے ہیں۔جہاں ایک بے گناہ غریب جیلوں میں قید ہوتے ہیں جبکہ گناہگار امیر زادے باعزت بری ہو جایا کرتے ہیں۔ایسی مملکت کے لوگ پھر انصاف کی خاطر قانون اپنے ہاتھوں میں لیتے ہیں اور پھر تباہی اور خون خرابے کا آغاز ہوتا ہے۔ایسا ہی کچھ اس کی زندگی کی تباہی کی وجہ بنا ۔تھا

شام کے وقت،سورج ڈوبنے کو تھا،پرندے اپنے آشیانوں کی طرف لوٹ رہے تھے۔شام کی آمد کے ساتھ ساتھ ٹھنڈ میں اضافہ ہو رہا تھا۔وہ سیاہ پینٹ کوٹ میں

ملبوس، کانوں سے پیچھے کی طرف گرتے بال جن میں سے ایک لٹ ماتھے پر آئی ہوئی تھی، بہت ہی رعب دار شخصیت کا حامل تھا۔اس کی گہری کالی آنکھیں اسے بہت پراسرار بناتیں تھیں۔اس کا چہرہ اس کی ذہانت کا عکس نظر آتا تھا۔وہ اپنی طرح کا ایک ہی تھا۔اپنے دور کا ایک سامری، جس نے لوگوں کو اپنی ذہانت سے قائل کیا ہوا تھا۔

کھڑکی سے باہر ڈوبتے سورج کو دیکھتے وہ شاید کسی گتھی کو سلجھا رہا تھا۔اس کے ذہن میں کس وقت کیا چل رہا ہوتا کوئی نہیں جان سکتا تھا۔سکوت کے عالم میں یہ اندازہ کرنا مشکل تھا کہ وہ ڈوبتے سورج کو دیکھ رہا ہے یا کسی خیال میں گم ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کی ساری زندگی ہی چالوں سے بھری بساط تھی، جس پر وہ اپنا ہر قدم، سامنے والے کی سوچ کے محور سے کوسوں دور رکھتا۔

اچانک فون کی گھنٹی نے اس کے خیالات کا تسلسل توڑا۔اس اسکرین پر نام پڑھ کر اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ ابھری اور اس نے جلدی سے فون اٹھایا۔

اس کی شیطانی مسکراہٹ دیکھ کر شیطان کو بھی اس کے بشر ہونے پر شبہ ہونے لگتا۔

آپ کا کام کل ہو جائے گا، بس آپ کل 2 بجے کی ہیڈ لائینز کا انتظار کیجیے گا۔" اس" نے دوسری طرف کسی کے سوال پر پر اطمینان اور رعب دار لہجے میں جواب دیا۔

میری نظر اس وقت، اس کی ہر حرکت اور ہر اگلے قدم پر ہے آپ بس شرائط یاد" رکھیے گا۔" دوسری طرف بولتے شخص کی بات سنی اور اسی اعتماد سے جواب دیتے، سامع کو مطمئن کرتے فون بند کیا اور سگار سلگاتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

ہر طرف رات کا اندھیرا چھا چکا تھا۔ محل نما، منزل شیر خان میں جلتی بتیاں لان اور گھر کے بیرونی حصے کو روشن کر رہی تھی۔ اس اندھیری اور دھند آلود رات میں بھی دور تک اپنی شان کے جلوے بکھیرتی، علاقے میں ہر کسی کی توجہ کا مرکز ہوتی۔ اندر

آؤ تو شاہانہ ڈنر ٹیبل سجی ہوئی تھی اور سب کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ گھر کے اندر ہیٹنگ سسٹم کی وجہ سے ماحول گرم تھا۔

ملازمین سارے کام سنبھالتے، اب اپنے کوارٹرز میں جانے کو تیار تھے۔

"کل کی تیاریاں مکمل ہیں؟" پلیٹ میں چاول ڈالتے ہوئے تبریز صاحب نے حمائل کو پوچھا۔ دونوں دیکھنے میں ایک دوسرے کا عکس تھے۔ دونوں میں بس ایک فرق تھا، عمر کا فرق اور شاید تاثرات اور شخصیت کا فرق۔ کیونکہ حمائل میں کہیں نہ کہیں اپنے بابا کی جھلک بھی نظر آتی تھی۔

"جی باقی سب ہو گیا ہے اور جو رہ گیا ہے وہ بابا کل تک کروالیں گے۔" اس نے کباب توڑتے وارث صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مرحانے خفگی سے منہ بناتے ہوئے کہا۔ بی ویسے کیا آپکا کل جانا ضروری ہے؟" کندھوں کو آتے، کالے بالوں والی، وہ ایک خوبصورت شہزادی تھی۔

یہی تو افسوس ہے کہ فیملی گیدرنگ میں، میں شامل نہیں ہو سکتا۔" تبریز صاحب" ۔نے افسوس کرتے ہوئے کہا

ویسے آپ جانتے ہیں آپ کے بغیر مزہ نہیں آتا۔" اس بار حمائل بولا۔ وارث" صاحب ان کی باتیں سنتے کھانے میں مصروف تھے۔ دونوں بہن بھائی اس گھر کے لاڈلے تھے۔ بالکل کسی سلطنت کے شہزادہ، شہزادی کی طرح۔ تبریز شیر خان کا ۔بس چلے تو ان کے ایک اشارے پر ساری دنیا ان کے قدموں میں لا رکھیں

یہ تو ہے۔ مگر زندگی میں لگژریز کے لیے قربانی دینی ہے۔ آج اگر بزنس میں میرا" نام ہے تو میں نے اس کے لیے بہت کام کیا ہے، بہت قربانیاں دیں ہیں۔" تبریز ۔صاحب نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

تبریز شیر خان کے لیے بزنس لاڈلی محبوبہ کی طرح تھا، جس کے معاملے میں وہ کسی پر بھروسہ نہیں کرتے تھے۔ شیر خان اپنے بچوں کے لیے ورثے میں زمینیں چھوڑ کر گئے تھے جس پر سلطنت قائم کرنے والا تبریز شیر خان تھے۔ انہیں

بادشاہت ملی نہیں تھی،ان نے خود کو بادشاہ بنایا تھااور اب ایک دنیاان کی ٹھوکر پر تھی۔

شہریارِولا بھی اس اندھیری رات میں پوری آب وتاب کے ساتھ کھڑا تھا۔حوریہ اور ثمرہ جہاں کھانالگانے میں مصروف تھیں۔حوریہ نے پاستہ اور بریانی بنائی تھی۔ وہ سادہ قمیص شلوار میں ملبوس،دوپٹا گلے میں ڈالے،بھورے،لمبے بال جوڑے کی شکل میں باندھے پلیٹیں رکھ رہی تھی۔گندمی رنگت اور بھوری بادامی آنکھیں، جن میں عجیب کشش تھی کہ دیکھنے والا دیکھتا رہ جاتا،وہ اپنے مرحوم باپ کی کاپی تھی۔

ثمرہ جہاں بھی قمیص شلوار پہ جرسی پہنے ہوئے،چادر ہلکی سی سر پر اٹکائے ہوئے تھیں۔

حوری، پاستہ اور بریانی سارم کے لیے بھیج دو۔ تمہیں پتہ ہے نا اسے تمہارے ہاتھ" ۔کا پاستہ اور بریانی بہت پسند ہیں۔" ثمرہ جہاں نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا

جی جی لاڈلا جو ہوا آپکا۔ ویسے صرف اسے نہیں شہریار انکل کو بھی بریانی بہت پسند" ۔ہے۔" حوریہ نے جلتے ہوئے منہ بنا کر کہا

بڑی خوشبو آرہی ہے کیا بنایا ہے؟" دونوں سارم کی آواز پہ پلٹیں، جو دروازے" ۔سے اندر داخل ہو رہا تھا

سارم فل بازوؤں والی شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہنے ہوئے تھا۔ سادہ سے حلیے میں بھی اچھا خاصا ہینڈسم لگتا تھا۔ چہرے پہ ہلکی داڑھی اور گہری آنکھیں اس کی شخصیت ۔اور نکھارتی تھیں

۔نام لیا شیطان حاضر۔" حوریہ ہنستے ہوئے بولی"

۔اچھا تو میرا ذکرِ خیر چل رہا تھا۔" سارم نے ہنستے ہوئے کہا اور اندر چلا آیا"

ذکر، خیر تو نہیں تھا ویسے۔ مگر کھانا ہو وہاں تمہارا ذکر نہ ہو تو تمہاری شان میں" ۔گستاخی ہو جاتی ہے نا۔" حوریہ نے ہنستے ہوئے کہا

تمہارے لیے کھانا بجھوانے لگی تھی چلو اب ادھر ہمارے ساتھ بیٹھ کے ہی کھا " لو۔" ثمرہ جہاں نے ٹوم اینڈ جیری شو سٹاپ کرتے ہوئے کہا۔ سارم بھی ان کے ۔ساتھ ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھ گیا

کل آنا ہے تم نے حمائل لوگوں کی طرف؟" حوریہ نے پاستہ پلیٹ میں ڈالتے " ۔ہوئے سارم سے استفسار کیا

ارادہ تو نہیں کل تک سوچوں گا۔" سارم اس سے پلیٹ لیتے، پاستہ کھاتے ہوئے" ۔کہا

۔ہونہہ، سہی۔" حوریہ نے بھی اب کھانا شروع کر دیا"

ویسے بابا تار ہے تھے کہ شاید کل شادی کی ڈیٹ بھی فکس کر دیں گے۔"سارم"
۔نے اب ثمرہ جہاں کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں کہہ رہے ہیں دیکھو اب کیا کرتے۔"ثمرہ جہاں بھی کہتے ہوئے کھانے میں"
۔مصروف ہو گئی

سارم، ثمرہ جہاں کے لیے بیٹے سے بڑھ کر تھا اور وہیں حوریہ کے لیے بھائی سے
۔بڑھ کر

www.novelsclubb.com

صبح کے سات بج رہے تھے۔سورج ہلکے بادلوں کے پیچھے چھپا تھا۔ٹھنڈا اپنے جوبن پر تھی کھڑیوں سے آتی روشنی منزل شیر خان کو روشن کر رہی تھی۔مرحانائیٹ سوٹ میں ملبوس اپنے کمرے سے باہر آئی۔وہ بڑی بڑی حسین آنکھوں کی مالک،

تیکھے نقوش ساتھ، کندھوں تک کٹے کالے بال اور گوری رنگت کی حامل تھی۔

۔سب کہتے تھے کہ وہ بلکل اپنی مرحومہ ماں جیسی ہے

۔کچن میں ملازمہ ناشتہ بنانے میں مصروف تھی

"بیٹا، آپکا ناشتہ بھی بنادوں ابھی۔" ملازمہ نے اسے دیکھتے پوچھا۔کچھ ملازمین اس وقت منزل شیر خان کی صفائی کر رہے تھے اور کچھ آج کی دعوت کی تیاریوں میں مصروف تھے۔

"ہاں، تے۔بی نے جانا ہے جلدی تو اس لیے ان کے ساتھ ہی ناشتہ کروں گی۔"

۔آج۔"مرحا کہتے ہوئے کچن میں آئی اور پانی پینے لگی

"میں پلیٹیں لگاتی ہوں۔آپ جلدی جلدی ناشتہ لگائیں۔"اس نے پلیٹیں اٹھاتے کہا۔

۔اوپن کچن سے ملازمہ اسے ڈائنگ ٹیبل پر پلیٹیں لگاتے دیکھ رہی تھی

گڈ مارننگ ! آج تو ہمارے لیے لوگ صبح ٹائم سے اٹھ گئے ہیں۔"سیڑھیوں" ۔سے اترتے ہوئے تبریز صاحب نے مرحا کو دیکھتے ہوئے کہا

تبریز جانے کے لیے بلکل تیار تھا۔کالے پینٹ کوٹ کے ساتھ سفید شرٹ،کالی ٹائی اور کالے بوٹ پہنے وہ بلکل بزنس مین لگ رہا تھا۔سفید رنگ، کلین شیو کے ساتھ سر کے بال پیچھے کی طرف سیٹ کیے ہوئے تھے۔دراز قد کے ساتھ،ان کی ۔شخصیت سے رعب جھلکتا تھا

ویسے تے۔بی اچھا نہیں کر رہے آپ۔"حمائل تبریز صاحب کے پیچھے پیچھے " ۔سیڑھیوں سے اترتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

حمائل بلکل تبریز کی طرح تھا۔خوبصورت اور پر کشش،رعب دار پر سنیلٹی کا مالک تھا۔چہرے پہ چھوٹی چھوٹی داڑھی اور آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔اس وقت تبریز صاحب کو سی آف کرنے کے لیے جلدی اٹھا تھا اور اسی اجڑی حالت میں نیچے ۔آرہا تھا

اب تم جیسے بے روزگار اور فارغ لوگ کیا جانیں گے ہم بزنس مینز کے مسائل"

۔۔"تبریز صاحب نے اسے تنگ کرتے ہوئے، طنز سے بھرپور وار کیا

مجھے جاننے میں زرہ برابر دلچسپی نہیں۔"اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکاتے"

۔کہا

ٹیبل پر ناشتہ لگ چکا تھا۔مرکزی کرسی پر تبریز، اسکے دائیں طرف مرحا اور بائیں

۔طرف حمائل تھے

۔بابا بھی ساتھ ہی ناشتہ کر لیتے۔"مرحا نے کپس میں چائے ڈالتے ہوئے کہا"

رہنے دو اب میرے لیے پورے گھر کا جلدی اٹھنا ضروری تو نہیں۔"بریڈ کا ٹکڑا"

۔توڑتے ہوئے تبریز صاحب نے کہا۔تو مرحا نے اثبات میں سر ہلایا

۔تم جاؤ گے مرحا کی کانوکیشن پر؟"پھر حمائل کی طرف متوجہ ہوتے استفسار کیا"

نہیں کام ہے مجھے۔میری وائف ہو گی ناساتھ۔"اس نے فخریہ انداز میں "
۔مسکراتے ہوئے کہااور چائے کا کپ بلند کرتے ابرو اچکائے

یہ کون سا بزنس اسٹارٹ کیا ہے، جس کے کام میں مصروف ہونا ہے؟ بتانا پسند"
۔کروگے؟"وہ حیرانگی کے تاثرات دیتے،اسے تنگ کرنے والے انداز میں بولے

اب گھر بابا کے ساتھ ارینجمنٹس دیکھنے ہیں۔آفٹر آل سسرال والے آرہے ہیں"
میرے۔"اس نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے بڑے اطمینان سے، فخریہ انداز، لفظ
۔'سسرال والے' پر زور دیتے میں جواب دیا

ویسے تم جیسے بے روزگار سے شادی کے لیے تیار کیسے ہو گئی وہ۔بیچاری معصوم کو"
کونسے سبز باغ دکھا رکھے ہیں۔"تبریز صاحب بھی اسے تنگ کرنے کا کوئی بھی
۔موقع ضائع کیے بغیر وار کیے گئے

۔بیچاری، معصوم اور حوریہ کمال۔اچھا مزاق ہے"حمائل نے دل میں سوچا"

شادی تو نصیب سے ہوتی ہے نا۔ ورنہ یہاں تو بڑے بڑے بزنس مین بھی" کنوارے ہیں۔" اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے شانے اچکائے اور بڑے پر اطمینان طریقے سے بولا۔ حمائل شیر خان کو باتوں سے لوگوں کو جیتنے اور ہرانے کا ہنر آتا تھا۔

کنواروں کا مزاق نہیں اڑاتے، بد دعا لگ جاتی ہے۔" اب کے وہ دکھی سا منہ بنا" تے بولے۔

بے رزگاروں کی زیادہ لگتی ہے۔" وہ بھی آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولا تو تبریز" صاحب ہنس دیے۔ وہ کچھ بھی کر لیں مگر حمائل سے باتوں میں نہیں جیت سکتے تھے۔

یونی سے پک کرنے تو آؤ گے نا؟" مرحا جواب تک دونوں کی نوک چونک " انجوائے کر رہی تھی، اس سے سوال کیا۔

ہاں، ضرور۔" حمائل نے اثبات میں سر ہلاتے کہا"۔

خادم بابا، کیری لے آئیں میرا۔"تبریز صاحب چائے کا آخری گونٹ لیتے ہوئے" ۔اٹھے

۔اسے دیکھ کے مرحا اور حمائل بھی اٹھے۔تینوں دروازے کی طرف بڑھ گئے

۔وِل مس یو۔"تبریز صاحب نے دونوں کو باری باری گلے لگاتے ہوئے کہا"

خادم بابا کار کا دروازہ کھولے کھڑے تھے۔ تبریز صاحب کار میں بیٹھے،انہیں ہاتھ سے الوداعی اشارہ کیا۔ان کے جانے کے بعد دونوں دوبارہ اپنے اپنے کمروں میں ۔چلے گئے اور اپنی برباد نیند دوبارہ سے کانٹینیو کی

وارث شیر خان اور تبریز شیر خان بھائی تھے اور ان کی ایک بہن،رئیسہ شیر خان، ۔لندن میں مقیم تھیں اور وہیں اپنے بھائی برنس سنبھال رہیں تھیں

حمائل اور مرحا وارث صاحب کے بچے تھے۔ بچپن سے ان کی اپنے چچا تبریز کے ساتھ بہت گہری دوستی اور پیار تھا اس لیے دونوں اسے پیار سے "تے۔بی"ہی کہتے

تھے۔حمائل اور مرحا کی ماں، شمسہ خان، کا انتقال آٹھ سال پہلے اچانک ہوا اور تب سے تبریز صاحب کا ان سے تعلق اور مضبوط ہو گیا۔

شہریارِ ولا بھی صبح کی روشنی میں روشن ہو گیا۔کھڑکی سے چھن کے آتی روشنی کمرے کو بھی روشن کر رہی تھی۔

"حوری، بیٹا اٹھ بھی جاؤ اب مجھے ناشتہ کرنا ہے۔" ثمرہ جہاں نے اپنے بیڈ کی بائیں طرف گھوڑے گدھے بیچے سوتی حوریہ کو جگایا۔جو کہ چہرے پر پڑتی دھوپ سے بے نیاز سو رہی تھی۔

حوری۔"اس بار اننے اس کے کندھے کو ہلکا سا ہلایا"۔

ماما، آج تو سکول سے لیو لی ہوئی ہے آپ نے آج تو سونے دیں۔"اس نے نیند کی "
۔حالت میں اپنا رخ بدلتے ہوئے کہا

پتہ تو ہے، عادت ہے نا جلدی کھانے کی اس لیے بھوک لگ جاتی ہے جلدی۔میں"
جا رہی ہوں تب تک پراٹھے بناتی ہوں آ کر چائے بنانا۔"ان نے آخری کوشش
۔کرتے ہوئے کہا

۔اچھا آ رہی ہوں۔"وہ انگڑائی لیتے بولی "

وہ منہ ہاتھ دھو کر کچن میں آئی تو ثمرہ پراٹھا بنا رہی تھی۔اس نے بھی چائے کے لیے
۔برتن رکھا

کتنے بجے چلنا ہے یونیورسٹی؟"کچھ دیر خاموش رہی پھر ثمرہ جہاں نے پراٹھا"
۔اتارتے پوچھا

www.novelsclubb.com

بجے تک پہنچنا ہے تو30 : 1 تک نکل جائیں گے "اس نے جواباً سوچ کر 2"
۔کہا

شہریار بھائی سے رات کو بات ہوئی ہے میری، وہ بھی اپریل تک شادی کرنے کے "
لیے راضی ہیں۔بس تمہارے سسرال والے مان جائیں۔" ثمرہ جہاں ٹیبل پر
۔ناشتہ لگاتے، اسے بتا رہی تھی

انھیں کیوں مسئلہ ہو گا۔حمائل سے بات ہوئی تھی میری۔"اس نے چائے کے "
۔کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا اور دونوں ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئیں

آج ٹائم سے تیار ہو جانا۔سارم کہہ رہا تھا کہ یونی تک ڈراپ کر آئے گا۔"کچھ یاد "
۔آنے پر ثمرہ جہاں نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

سارم شہریار، شہریار مظفر اور سلمہ کا بیٹا تھا جو کہ بہت بڑے بزنس مین اور حوریہ
۔کے مرحوم والد کمال مقصود کے بہت پرانے اور گہرے دوست تھے

کمال مقصود کے قتل کے بعد،ان کی وصیت کے مطابق، شہریار مظفران کی فیملی کے سرپرست بنےاور انھیں اپنے گھر میں لے آئےاور اوپر والا پورشن انہیں دے دیا۔

حوریہ، ثمرہ جہاں اور کمال مقصود کا واحد اثاثہ تھی۔حوریہ 12 سال کی تھی جب اس نے اپنے باپ کو کھویا تھا۔سارم بھی حوریہ کا ہم عمر تھااور تب سے ان کی دوستی ہوئی تھی اور حوریہ کو تو جیسے تنگ کرنے کے لیے ایک بھائی مل گیا تھااور سارم کو ایک بہن کا ساتھ۔

www.novelsclubb.com

دن کے 11 بجنے کو تھے۔گوجرانوالہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں ابھی تک دندھ تھی۔وہ، گوجرانوالہ کے ایک نواحی گاؤں میں ایک دو منزلہ بنگلے کے تہ خانے کے دروازے کے باہر کھڑا تھا۔

ایک کھلی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس، چہرے پہ بلیک ماسک اور بلیک سن گلاسز لگائے، سر پر پی کیپ پہنے ہوئے جیسے اپنی شناخت چھپانے کی کوشش کی گئی ہو۔وہ اپنی شناخت چھپائے بغیر بھی اپنا کام بہت صفائی اور مہارت سے کرتا تھا کہ آج اتنے سالوں بعد بھی کوئی اس تک نہیں پہنچ پایا تھا۔شناخت چھپانا تو بس کسی غلطی کی صورت میں خود کو محفوظ رکھنے کے لیے تھا۔

وہ بنگلے کے گیراج میں کھڑی "رینج روور" کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔اسے 1 بجے سے پہلے، پہلے لاہور پہنچ کر 2 بجے سے پہلے اپنا مشن مکمل کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ لاہور اپنے مقررہ وقت سے پہلے پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اور اپنے مطلوبہ شخص کا انتظار کرتے ہوئے گھڑی دیکھنے لگا۔ابھی اس شخص کے آنے میں 15 منٹ تھے۔یہ وقت اس نے بندوق نکال کر صحیح پوزیشن پر سیٹ کرنے میں استعمال کرنا تھا

یہ ایک زیر تعمیر بلڈنگ تھی جو کہ شہر کے شور سے کچھ دور تھی۔سب کچھ سیٹ کر نے کے بعد اسنے دوبارہ گھڑی دیکھی اب صرف ایک منٹ تھا اس کے پاس۔

وہ ایک گاڑی کے نمودار ہوتے ہی چوکنا ہوا اور پھر دیکھتے دیکھتے اس پر گولیوں کی اتنی بوچھار کر دی۔گولیوں کے چلنے کی گونج کے ساتھ گاڑی کے شیشوں کے چکنا چور ہونے گاڑینے ماحول میں ارتعاش پیدا کیا۔گاڑی پر کنڑول کھونے کے باعث ٹائروں کی بلند چڑچڑاہٹ کے ساتھ گاڑی سڑک سے اتر کر فصلوں میں جا رکی۔

اندر موجود لوگ حملے سے بے خبر تھے۔اور اچانک حملے کے باعث انہیں سنبھلنے کا موقع تک نہ ملا اور گاڑی میں موجود تینوں افراد موت کے منہ میں جا گرے۔

آہ ! میرے وار سے آج تک کوئی بچ پایا کیا؟" وہ ان تینوں کی باری باری" تصاویر بناتے ہوئے بولا۔

اسے پلان کے مطابق، خبر پھیلنے سے پہلے ،اپنی حالت بدل کر، 2 بجے تک ائیر پورٹ پر پہنچنا تھا تاکہ جلد از جلد ملک سے فرار ہو سکے۔وہ اس کام میں ماہر، ایک

ایول جینیئس تھا۔فرار ہوئے بغیر بھی وہ کسی کے ہاتھ نہیں لگتا تھا مگر فرار ہونا اس کی مجبوری تھی۔کوئی تھا جس کے پاس اسے جانا تھا۔ہر قتل کے بعد وہ اپنی بے سکونی مٹانے اس کے پاس جایا کرتا تھا۔

اپنی پلیننگ سے،وہ ابلیس اور قابیل کا شاگرد لگتا۔اس کے بے جھول پلانز کی وجہ سے اب تک درجنوں قتل کرنے کے باوجود پکڑا نہیں جا سکا تھا اور اسی خاصیت کی بنا "سیکرٹ کلر" کے نام سے مشہور تھا۔

"حوری ! اور کتنی دیر ہے؟" وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے کمر سے نیچے تک بھوری آبشار کی طرح آتے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے، کسی سوچ میں گم تھی جب ثمرہ جہاں کی آواز پر چونکی۔

"بس آگئی ماما۔" کہتے ہوئے بیڈ سے اپنی چادر اٹھا کر کندھے پر رکھتے ہوئے بولی۔اور آئینے میں خود پر ایک آخری نظر ڈالی۔

آج اسکا کانو کیشن تھا اور اس کے بعد حمائل شیر خان کی طرف ڈنر بھی تھا۔ وہ شیفون کی سادا سے سفید فراک میں ملبوس تھی جو کہ گھٹنوں سے تھوڑی نیچے تک لٹک رہی تھی۔ ساتھ چوڑی پاجامہ اور پاؤں میں میرون کھسہ، وہ بلکل ایک شفاف پری لگ رہی تھی۔

چلیں۔" کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے ماں کو دیکھ کر بولی جو کہ لاؤنج میں" صوفے پر بیٹھی تھی۔

اسے دیکھ کر ثمرہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

ثمرہ جہاں سادہ مگر نفیس شلوار قمیص میں ملبوس تھی۔

کیسی لگ رہی ہوں ماما؟" تیار ہونے کے بعد جب تک وہ ماں سے یہ سوال نہ کر " لیتی اس کی تیاری ادھوری ہوتے۔

جی محترمہ آپ بہت حسین لگ رہی ہیں۔اب چلیں؟" ثمرہ جہاں کے جواب"
۔سے پہلے، سارم نے آخری سیڑھی چڑھتے اس کے سوال کا جواب دیا

۔وہ ہنستے ہوئے اس کی طرف پلٹی اور ثمرہ جہاں بھی ہنستے ہوئے آگے بڑھی

گاڑی میں انتظار کر کے تھک گیا تھا اور پھر مجھے یاد آیا کہ محترمہ کو جب تک کمرے"
۔سے اسپیشل بلا کر نہ لایا جائے آتی کب ہیں۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا

اب ایسا بھی نہیں ہے۔تم چلے جاتے آفس ہم اپنی گاڑی پر چلے جاتے "اس نے"
۔اس کی بات کی نفی کرتے ہوئے کہا

اگر اپنی گاڑی پر جاتی تو گاڑی کون واپس لاتا ادھر سے تو تمہیں حمائل نے پک کرنا"
۔ہے نا۔"وہ دروازے سے باہر نکلتے ہوئے بولا

اوہ ہاں سہی۔سلمہ آنٹی کدھر ہیں؟"اس نے کار کی فرنٹ پیسنجر سیٹ کا دروازہ"
۔کھولے کھڑے سارم سے پوچھا

ممی آفس کے لیے نکل گئی ہیں۔آج جلدی تھی کچھ۔"اس نے جواب دیااور ثمرہ"
۔جہاں، کوہاتھ بڑھا کر بیٹھنے کااشارہ کرتے بولا

مجھے راستے سے ایک بوکے لیناہے مرحاکے لیے کسی پھولوں کی دکان پر روکنا۔""
۔اس نے اچانک یاد آنے پر سارم کو کہا

اوکے، محترمہ اور کوئی حکم۔"وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے بولا تووہ مسکرا کر نفی"
۔میں سر ہلا گئی

وہ باس لیڈی تھی،اس نے خود کو مضبوط اور بااثر بنایا تھا، ظالم اور بے رحم دنیاوالوں
۔سے مقابلے کے لیے

www.novelsclubb.com

حوریہ بھی بیک سیٹ پر بیٹھ گئی توسارم نے گاڑی اسٹارٹ کی اور مین گیٹ سے نکال
کر سڑک پر ڈال دی۔کچھ دیر میں وہ حوریہ کی یونیورسٹی کے پارکنگ ایریا میں
۔موجود تھے

تم آؤ گے رات کو حمائل کی طرف؟"گاڑی سے اترتے "

۔ہوئے اس نے سارم سے پوچھا

ارادہ تو نہیں تھا مگر حمائل بار بار کالز کر کے کہ رہا ہے کہ ہم سب بھی ضرور"

۔آئیں۔"اس نے ہلکی مسکاہٹ سے جواب دیا

اچھی بات ہے نا، تم بھی ہماری فیملی کا حصہ ہو اور میرے اور حمائل کے بیسٹ"

فرینڈ۔ تمہیں ہونا چاہیے میری سیلیبر شن کے وقت ادھر۔"اس نے ونڈو سے

۔اندر جھانکتے ہوئے کہا

وہ بھی یہی کہہ رہا تھا۔"اس نے کار دوبارہ اسٹارٹ کرتے مسکراتے ہوئے کہا اور"

۔آگے بڑھ گیا۔ حوریہ بھی اپنی ماما کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گئی

یونیورسٹی میں ہر طرف گہما گہمی تھی۔سارے گریجویٹ گریجویشن گاؤن اور ۔مورٹر بورڈ میں ملبوس،اپنی فیملی کے ساتھ تصویریں بنانے میں مصروف تھے

حوری، کیسی ہو؟"مرح دور سے ہی بازو پھیلائے آرہی تھی اس کے ہاتھ میں "

۔بہت خوبصورت بوکے تھا

۔میں ٹھیک تم کیسی ہو؟"حوریہ نے گلے لگتے ہوئے پوچھا "

۔میں ٹھیک۔آپ کیسی ہیں آنٹی؟"وہ اب ثمرہ جہاں کے گلے لگتے ہوئے بولی "

الحمدللہ،بیٹا کتنی دیر بعد دیکھا ہے آج تمہیں۔"ثمرہ جہاں نے اس کے گال اور" ماتھے کو چومتے ہوئے کہا۔مرحا،حوریہ کی کالج اور یونیورسٹی کی واحد دوست تھی۔ ۔اور ثمرہ جہاں کے لیے وہ بالکل اپنی بیٹی جیسی تھی

بس آنٹی دل نہیں کرتا زیادہ کہیں جانے کا۔ ویسے بھی گھر میں صرف میں ہوتی" ہوں۔"اس نے دکھی سے انداز میں کہا تو ثمرہ جہاں نے اسے پیار سے اپنے ساتھ ۔لگایا

یہ بوکے حمائل کی طرف سے ہے۔"اب کے وہ حوریہ کو بوکے پکڑواتے ہوئے " ۔بولی

یہ میری طرف سے ہی ہے تمہارے لیے۔ تم کبھی خود سے بھی کچھ دے دیا " ۔کرو۔"اس نے بھی بوکے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

میرا بھائی دے دیتا ہے نہ مجھے دینے کی کیا ضرورت۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے" ۔بولی

تمہارا بھائی شوہر ہے میرا اس لیے دیتا ہے۔"حوریہ نے ابرو اٹھا کر فخر سے کہا۔" اگر حمائل شیر خان یہاں ہوتا تو اب تک اس کی بات سن کر اور اسکے انداز پر خوشی ۔سے انتقال کر جاتا

آئیں۔ہم بھی اکٹھے پکچرز بنوا لیتے ہیں۔"حوریہ نے ایک طرف اشارہ کرتے" ۔ہوئے کہا

تصویریں بنا کر فارغ ہوئے تو سر منی سٹارٹ ہونے کا وقت ہو گیا۔سب لوگ ۔آڈیٹوریم میں جمع ہو رہے تھے

تھوڑی دیر میں مہمان خصوصی اسٹیج پر آئے۔سب نے کھڑے ہو کر تالیوں کی گونج میں ان کا استقبال کیا۔اور اب تقریب کا آغاز ہو چکا تھا اور حوریہ کے خیالوں کا ۔سفر

آج وہ آفیشیئلی حوریہ کمال مقصود سے،ایڈوکیٹ حوریہ کمال مقصود بننے جا رہی تھی۔آج بی۔ایس ایل۔ایل۔بی کا کانوکیشن تھا۔سب بہت خوش تھے اپنے خواب کی تکمیل پر مگر وہ بلکل خاموش،اپنی بھوری آنکھوں میں جیسے کوئی بوجھ لیے ۔ہوئے تھی

ایسا نہیں تھا کہ اس کا رزلٹ اچھا نہیں تھا بلکہ اس نے تو آج تین گولڈ میڈل لے کر جانے تھے مگر کچھ تھا جو اس نے کھویا تھا۔

بعض دفع اچھی یاداشت بھی بہت بڑی آزمائش ہوتی ہے۔

انسان چاہتے ہوئے بھی اذیت ناک یادوں سے پیچھا نہیں چھڑوا پاتا۔

"تالیوں کی گونج اور حوری، یار کدھر کھوئی ہوا سٹیج پر تمہارا نام اناؤنس ہو رہا ہے۔" مرحا کی آواز نے جیسے اسے کسی گہرے خواب سے جگایا ہو۔

"وہ فوراً کھڑی ہوئی تو ساتھ ہی ثمرہ جہاں نے اسے سینے مجھے فخر ہے تم پر حوری۔" سے لگایا اور ماتھا چومتے کہا۔

آنکھوں میں ایک سیلاب کے طوفان کے سامنے بند باندھنے کی کوشش کرتے ہوئے اسٹیج پر پہنچی۔ اپنے اعزازات کو وصول کرتے ہوئے وہ بہت خوش اور پرجوش بھی تھی مگر کسی پرانی یادوں کا بوجھ دل کو کھا رہا تھا۔ گولڈ میڈلسٹ ہونے

www.novelsclubb.com

کی وجہ سے حوریہ کو اسٹیج پر کچھ کہنے کا موقع دیا گیا وہ بڑے ضبط سے چار پانچ جملے کہتے ہوئے جلدی سے اسٹیج سے اتر آئی اور آتے ہی اپنی ماں کے گلے لگ کر خاموش آنسوؤں سے رو پڑی۔

وہ مضبوط لڑکی صرف باپ کی یاد کے سامنے ہی کمزور پڑ جایا کرتی۔ وہ شخص جس کو اس نے سب سے پہلے اپنا وکالت کا خواب بتایا تھا وہ آج نہیں تھا اور شاید اسی شخص کی موت نے اس خواب کو ایک خواہش سے ضرورت بھی بنایا تھا۔

ثمرہ اور مرحا اس کا غم جانتی تھیں چونکہ اس کے سب سے زیادہ قریب تھیں۔

"آنٹی، حوری باہر حمائل لینے آگیا ہے۔ اسکی کال آئی ہے، ویٹ کر رہا ہے۔"

"چلیں؟" مرحا نے اپنی ڈگری وصول کر کے آتے ہی بولا۔

ثمرہ جہاں نے اسے بھی گلے لگایا اور مبارک باد دی اور سر ہلا کر چلنے کی تلقین کی۔

وہ ہاتھ میں دو گلدستے لیے پارکنگ لاٹ میں کھڑا تھا۔دور سے ہی وہ بہت خوش شکل اور ہینڈسم لگتا تھا اور قریب سے۔۔۔قریب سے تو انسان اس کی کالی، رات کی سی پراسرار آنکھوں کے سحر میں جکڑا جاتا تھا۔

"کنگریجولیشنز مرحا اینڈ مسز حمائل۔"حمائل نے مسکراتے باری باری بوکے بڑھاتے ہوئے دونوں کو مبارک باد دی۔

"تھینکس۔"حوریہ نے مسکراہٹ کے ساتھ گردن کو ہلکا سا خم کرتے ہوئے کہا اور حمائل شیر خان کا دل اس کی اس ادا پر پگھل جایا کرتا تھا۔

"السلام علیکم، ماما۔"کہتے ہوئے وہ ثمرہ جہاں کی طرف بڑھا۔

ان نے پیار سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کا ماتھا چوما اور سلام کا جواب دیا۔

"چلیں۔"حمائل نے گاڑی کی طرف ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

سب گاڑی میں بیٹھ گئے حمائل نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

ویسے بیٹا آپکو پھول زیادہ ہی پسند نہیں۔" ثمرہ جہاں جو کہ اس کے برابر والی سیٹ "
۔پر بیٹھی تھیں،اسے تنگ کرتے ہوئے بولیں

۔مجھے ؟کیوں کیا ہوا؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا"

۔پچھلی سیٹ پر بیٹھی حوریہ اور مرحا بھی دبے انداز میں ہنس پڑیں

کیونکہ پہلے شاید مرحا کے ہاتھ بھی آپ نے پھول بھجوائے تھے اگر آپکو یاد ہو"
۔تو۔"وہ ہنستے ہوئے بولیں

آہ ماما،اب تو آپ کی بیٹی کی پسند میں ہی میری پسند ہے۔"اس نے سڑک پر"
۔نظریں جمائے ہوئے کہا

ایک تو یہ کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ سستے عاشق نا ہوں تو۔"حوریہ منہ میں "
۔بڑبڑائی

www.novelsclubb.com

اور ویسے بھی میں نے سوچا کہ جو اپنے ہاتھ سے پھول دینے میں مزہ وہ کسی کے "
"۔ہاتھ بھجوانے میں کہاں

اس نے بیک ویو مرر سے حوریہ کو بڑبڑاتے دیکھتے ہوئے کہا جو اس وقت آگے
۔پیچھے دیکھتے نظریں چرا رہی تھی

یہ واحد شخص تھا جو حوریہ کمال کو باتوں میں ہرا سکتا تھا یا پھر حوریہ کمال کو واحد اسی شخص سے ہارنا پسند تھا۔وہ حوریہ کمال جس کے بارے میں مشہور تھا کہ "کوئی
"۔آرگیومنٹ ہو اور حوریہ کسی کو جیتنے دے،ناممکن

www.novelsclubb.com

منزل شیر خان اس وقت رات میں دور کسی جگنو کی مانند چمک رہی تھی۔وارث صاحب اور شہریار صاحب کی فیملی پہلے سے موجود ان کا انتظار کر رہے تھے۔گاڑی
۔کے ہارن کی آواز پر سب دروازے پر آ گئے اور پر جوش انداز میں ان کا استقبال کیا

۔ڈائینگ ٹیبل پر کھانا لگ چکا تھا سب کرسیوں پر براجمان ہوئے

بھائی صاحب، تبریز نظر نہیں آرہا۔" ثمرہ جہاں نے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے کافی"

۔تجسس سے وارث صاحب سے پوچھا

آپ تو جانتے ہیں سال کا اختتام ہے تو لندن میں کچھ بزنس میٹنگز تھیں اسی لیے"

۔جانا پڑا۔ابھی کچھ ہفتوں پہلے وہ نیویارک گیا ہوا تھا۔" ان نے تفصیلاً بتایا

تبریز شیر خان، ایک ملٹی نیشنل کمپنی کے سی۔ای۔او تھے اور کئی ممالک میں اپنا

بزنس پھیلا رکھا تھا۔اسی وجہ سے اکثر و بیشتر کسی نہ کسی بیرون ملک میں جایا کرتے

۔تھے

www.novelsclubb.com

سہی۔ویسے بھی کوئی بھی کام تو قربانی مانگتا ہے۔" وہ سمجھنے والے انداز میں سر"

۔ہلاتے ہوئے بولیں

جی بالکل۔ تبریز نے آپ سے معذرت کرنے کا کہا تھا۔"ان نے سب مہمانوں"
۔سے معذرت کرتے ہوئے کہا

معذرت کی کوئی بات نہیں۔"وہ مسکراتے ہوئے اپنے ازلی پر سکون لہجے میں"
۔بولیں

چلیں، کھانا کھالیں باتیں تو بعد میں ہوتی رہیں گی۔"وارث نے اب کے سب کو"
۔کھانے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا

کھانے میں بریانی، فرائیڈ فش، چپّلی کباب، افغانی پلاؤ اور میٹھے میں کیک اور ڈیزرٹ تھا۔سب اپنی اپنی پسندیدہ چیز کھانے میں مصروف تھے اور سارم ابھی تک سب
۔چیزوں کو بس دیکھ ہی رہا تھا

۔سارم، تم کچھ نہیں لوگے؟"مرحا نے اسے کافی دیر نوٹ کرنے کے بعد کہا"

سارم اور کچھ کھائے نہ، ناممکن۔"سب متوجہ ہوئے تو حوریہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

اصل میں سمجھ نہیں آرہا کہاں سے کھانا شروع کروں۔سب کچھ تو میری پسند کا ہے۔"سارم نے دوبارہ ڈائنگ ٹیبل پر پڑی ہر ڈش کو دیکھتے ہوئے کہا۔

تم یہ افغانی پلاؤ لو۔مجھے بہت پسند ہے۔تمہیں بھی پسند آئے گا۔"مرحا نے افغانی پلاؤ کی ٹرے سارم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

چلیں یہ ٹرائے کر لیتے ہیں۔"سارم نے ٹرے پکڑتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

مرحا، سارم کو پسند کرتی تھی پر کبھی کہتی نہیں تھی۔اگرچہ مرحا نے کبھی حوریہ کو بھی اس بارے میں نہیں بتایا تھا مگر وہ اس سے واقف تھی کیونکہ جب بھی یونیورسٹی میں حوریہ گھر کے کسی واقعے کا ذکر کرتی تو مرحہ سارم والا پارٹ سب

سے زیادہ دلچسپی سے سنتی۔اور سارم کا نام سنتے ہی اس کی آنکھوں میں ایک تجسس ۔اور چمک در آتی

ڈنر کے بعد اب سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ڈرائنگ روم بھی باقی گھر کی طرح کافی بڑا تھا۔براؤن دیورایوں پر جگہ جگہ پینٹنگز لگی ہوئیں تھیں۔ کھڑکیوں پر سکن پردے،فرش پر سکن قالین اور سکن بڑے صوفے ہر کسی کو مرعوب کرتے تھے۔کمرے میں ہیٹنگ سسٹم باہر کی ٹھنڈ کا توڑ کر رہا تھا۔ ڈرائنگ روم کے دروازے کے سامنے والے صوفہ پر حوریہ، ثمرہ جہاں اور سلمہ شہریار براجمان تھیں۔دائیں طرف کے صوفہ پر وارث،مرحہ اور حمائل بیٹھے تھے جبکہ بائیں طرف سارم شہریار اور شہریار خان براجمان تھے۔شہریار صاحب اور وارث صاحب ملکی حالات اور پولیٹکس ڈسکس کرنے میں مصروف تھے۔سارم اور ۔حمائل اپنی ہی باتوں میں مشغول،اور باقی سب اپنی باتوں میں مصروف تھے

۔ملازمہ میز پر چائے اور لوازمات رکھ کر چلی گئی

www.novelsclubb.com

بھائی صاحب پھر آپکا کیا خیال ہے شادی کی تاریخ کے بارے میں؟" ثمرہ جہاں" نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے وارث صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

حمائل، بتا رہا تھا کہ آپ کا ارادہ اپریل کا ہے۔ ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں " مگر آپ گورنمنٹ ٹیچر ہیں۔ آپکو چھٹیاں ملنا مشکل نہیں ہو جائے گا؟" وارث صاحب نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے جواب دیا۔

یہ تو ہے پر چند دن کی مل جائیں گی۔ میں مینیج کر لوں گی۔" وہ سوچتے ہوئے" بولیں۔

دیکھیں، شادی والے گھر میں بہت کام ہوتے ہیں کیوں نہ ہم سردیوں کی چھٹیوں" میں شادی کر لیں، ایک ہفتہ ہو گا آپ کے لیے بھی آسانی ہو گی۔" وارث صاحب نے ثمرہ جہاں کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مگر دسمبر کے آخر تک، اتنی جلدی تیاری کیسے ہو گی؟""" ثمرہ جہاں نے اس بار شہریار صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے ان سے مشورہ مانگ رہی ہوں۔

نہیں، ہو جائے گی تیاری بھی۔ آج کل کے دور میں تیاری کرتے کہاں دیر لگتی" ہے۔" شہریار صاحب نے جیسے وارث صاحب کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا.

ویسے بھی بھابھی پہلے بھی یہ بات ہو چکی ہے کہ ہمیں جہیز وغیرہ نہیں چاہیئے اور " نہ ہی کپڑے، کسی کو بیٹی دینا ہی بڑے حوصلہ اور ہمت کی بات ہے" وارث صاحب نے دوٹوک انداز میں کہا۔

چلیں، پھر دسمبر کی 25، 26، 27 تاریخ رکھ لیں۔" ثمرہ جہاں نے مسکراتے" ہوئے بولا۔

جی ٹھیک ہے اگر حوریہ کو کوئی مسئلہ نہ ہو تو یہی فائنل کر لیتے ہیں۔"وارث"
۔صاحب نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔جو کہ چائے پیتے ہوئے، گفتگو سن رہی تھی

جی، مجھے۔۔۔۔۔۔نہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔"حوریہ نے ایک نظر اپنی ماما کے"
مسکراتے چہرے پر ڈالتے کہا۔اپنی ماما کی خوشی کے لیے ہی تو اس نے شادی جیسا
۔فیصلہ لیا تھا۔جس کی اس کے مطابق اس کی زندگی میں کوئی جگہ نہیں تھی

مبارک ہو۔پھر 25،26،27 دسمبر کنفرم ہو گئی۔"وارث صاحب نے ثمرہ"
۔جہاں کو کہا

چلیں منہ میٹھا کر لیں۔"مرحا نے فوراً سے میز پر پڑا مٹھائی کا ڈبہ اٹھا کر ثمرہ "
۔جہاں کے سامنے کیا اور پھر سب کو باری باری مٹھائی دی

اس سب کے دوران حمائل کی نظریں حوریہ کو دیکھتی رہیں جو اس کی نظریں خود پر
۔محسوس کر کے اس کی طرف دیکھتی اور پھر نظریں چرا لیتی

کیا سفید رنگ اس پر بہت جچتا تھا؟ وہ تو ہر رنگ میں پر کشش لگتی ہے۔اسے " رنگوں کی کیا ضرورت بلکہ ہر رنگ کو پر کشش لگنے کے لیے اس کی ضرورت تھی۔"اس نے سوچا ۔

اس کے اور حمائل کے نکاح کو 1 سال ہونے والا تھا اور اب رخصتی ہونی تھی ۔حمائل نے حوریہ سے اپنی پسند سے نکاح کیا تھا ان کے تعلق میں زیادہ میل جول نہیں تھا۔وجہ تھی حوریہ کمال، جو کہ جلدی کسی کے ساتھ گھلتی ملتی نہیں تھی اور حمائل شیر خان کو حوریہ کمال کی کسی بات سے کبھی بھی اختلاف ہو ہی نہیں سکتا تھا ۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک میچور مرد تھا، وہ جانتا تھا کہ رشتوں میں ایڈجسٹمنٹ کے لیے وقت درکار ہوتا ہے ۔

حمائل ڈرائنگ روم سے باہر گیا تو حوریہ کا فون بجا۔ سکرین پر حمائل کی طرف سے آیا میسج ابھر رہا تھا ۔

مسز حمائل شیر خان، کیا آپ اپنے قیمتی وقت میں سے چند منٹ مجھے عنایت کر" سکتی ہیں؟"اس نے میسج پڑھا اور ایکسکیوز کر کے باہر آئی جہاں حمائل ڈرائنگ روم سے کچھ فاصلے پر اس کا انتظار کر رہا تھا۔

کنگریجولیشن حور۔آج آپ کا ایک خواب پورا ہوا۔۔۔اینڈ تھنکس " فار یور ٹائم۔"حوریہ کے قریب آتے ہی وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

یو آر ویلکم۔"اس نے مسکراتے ہوئے اپنی بھوری آنکھوں سے اس کی کالی" آنکھوں میں دیکھتے کہا اور نظریں چرا لیں۔

ویسے میں آپکا دبنگ موڈ کافی مس کرتا ہوں۔"اسے یوں نظریں چراتے دیکھ کر " وہ مسکرا کر بولا۔

اب مجبوری ہے نہ میری بھی۔شوہر نامدار جو ہیں میرے اور آس پاس آپ کے" گھر کے ملازمین ہیں، ان کے سامنے فرمانبردار بیوی بھی تو بننا ہے نا۔"اس نے معصوم سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

وکالت کے ساتھ ساتھ ایکٹنگ کی ڈگری بھی تو نہیں لے رکھی۔"وہ اس کے منہ"
۔پر معصومیت دیکھتے ہوئے بولا

وکیلوں سے اچھی ایکٹنگ کر کون سکتا ہے بھلا؟"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے"
۔فخریہ انداز میں کہا۔تو اس نے بھی متفق ہوتے ہوئے،ابرو اچکائے

ہہ۔۔۔ہہ۔۔۔سوری ٹو انٹرپٹ،اگر آپ کا رومانس ختم ہو گیا ہو تو حوری کو بلا"
رہے ہیں گھر جانے لگے ہیں۔باقی سینز شادی کے بعد۔"مرحانے گلا صاف کرتے
ہوئے ان دونوں کو متوجہ کیا اور ہنستے ہوئے بولی تو حوریہ نے اسے ایک گھوری سے
۔نوازا

www.novelsclubb.com

یہ گفٹ تو لے جائیں۔یہ آپ کے لیے ہے۔"حمائل نے اسے وگفٹ بیگ"
۔تھماتے ہوئے کہا

تھینکس۔"اس نے سر کو تشکر کے انداز میں ذرا جھکاتے ہوئے کہا اور ڈرائنگ "
۔روم کی طرف چلی گئی

۔سب سے ملنے کے بعد وہ لوگ واپسی کے لیے روانہ ہوئے

مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔مرحا بھی کپڑے تبدیل کر کے سونے کی تیاری کر رہی تھی جب کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

"کم ان۔"وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔حمائل دروازہ کھول کر اندر آیا"

"ڈسٹرب تو نہیں کر دیا میں نے؟"اس نے اندر آتے ہوئے کہا"

"نہیں، آؤ بیٹھو۔"اس نے مسکراتے ہوئے بیڈ پر اپنے ساتھ جگہ بناتے ہوئے کہا"

"یہ تمہارے لیے۔"اس نے بیٹھتے گفٹ پیک اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا"

"آہ، تھینکس۔یو آر بیسٹ برادر ایور۔"اس نے خوشی سے گفٹ تھامتے ہوئے کہا"

www.novelsclubb.com

زیادہ مکھن مت لگاؤ۔میں آج کل آئلی چیزوں سے پرہیز کر رہا ہوں۔"اس نے"
۔شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا

ویسے مجھے تو لگا بیوی کے چکر میں بہن کو بھول گئے۔"وہ اسے ستانے والے انداز"
۔میں بولی

میں تو بھول جاؤں میری بیوی کہاں بھولنے دیتی ہے۔"اب کے اس نے مصنوعی"
۔افسوس والے انداز میں کہا

تمہاری بیوی بننے سے پہلے وہ میری بیسٹ فرینڈ بنی تھی۔"وہ جیسے فخریہ انداز "
۔میں بولی

www.novelsclubb.com

یہی تو مسئلہ ہے۔اچھا اب اسے کھول بھی لو۔"اس نے تحفے کی طرف اشارہ"
۔کرتے ہوئے کہا

۔مرحا اثبات میں سر ہلا کر گفٹ پیک اتارنے لگی

واؤ، تمہیں کیسے پتا چلا کہ مجھے یہ جیولری سیٹ پسند آیا تھا۔"اس نے گفٹ پیک" میں لپٹی اس ڈبی کو کھولتے ہوئے کہا۔ایک یونیک سا جیولری پیس تھا جو اسے بہت پسند آیا تھا مگر لے نہیں پائی تھی۔

بھائی ہوں تمہارا سب جانتا ہوں۔"اس نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔" اپنی ماما کی ڈیتھ کے بعد سے حمائل مرحا کو کسی بچے کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔

تم کیوں بھول جاتی ہو کہ تمہاری بیسٹ فرینڈ بیوی ہے میری۔"حمائل نے دل " میں سوچا۔اور اس سے پہلے کہ یہ بات مرحا کو یاد آجاتی،وہاں سے چلتا بنا۔

www.novelsclubb.com

بابا میں چاہتی ہوں کے میں بڑی ہو کر وکیل بنوں۔"10 سالہ حوریہ نے بابا کی" گود میں بیٹھے بولا۔

آپ کو یہ خیال کیسے آیا بیٹا؟"کمال مقصود خبریں دیکھتے ہوئے بیٹی کے انکشاف پر" ۔چونکے اور پھر اسی حیرانگی سے پوچھا

بابا، کیونکہ میری دوست کے بابا کو پولیس لے گئی ہے اور کوئی وکیل ان کی مدد کر" نے کو تیار نہیں ہے۔کیونکہ ان کے پاس زیادہ پیسے نہیں ہیں۔"اس نے اپنے معصومانہ انداز میں بتایا اور رکی۔اور پھر کچھ اور یاد آنے پر ہاتھ اٹھایا جیسے وہ اپنی بات ۔کے ادھورے ہونے کا اشارہ دے رہی ہو

اور یہ بھی کہ وکیل کہتے ہیں کہ ان کا جیل سے نکلنا مشکل ہے۔میں وکیل بن کر" ان کی ہیلپ کروں گی۔"وہ رکی تو اس کے بابا بے حد حیرانگی سے اپنی ننھی سی شہزادی کو دیکھ رہے تھے۔وہ حیران تھے کہ جسے وہ بچی سمجھتے ہیں کتنی غور سے ۔چیزوں اور باتوں کے بارے سوچتی ہے

کیا ہوا بابا کیا آپکو میرا خیال پسند نہیں آیا؟"اپنے بابا کو حیران اور خاموش دیکھ کر" ۔وہ بولی

نہیں بیٹا آپ جو چاہیں بنیں۔اور ہمشہ اپنا مقصد یاد رکھیں کہ آپ جو بھی بنے ہیں" اس کے پیچھے کیا عزم تھا۔"ان نے اسے پیار سے گلے لگاتے ہوئے بہت ہی نرمی سے کہا۔اپنے بابا کی رضامندی پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

ویسے آپ دونوں باپ بیٹی کون سی پلیننگ کر رہے ہیں۔" ثمرہ جہاں نے لاؤنج سے گزرتے ان دونوں کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے بولی۔

اٹس آور سیکرٹ۔"حوریہ نے شراتی انداز میں ہنستے ہوئے کہا"۔

حوریہ تم ابھی تک جاگ رہی ہو۔" ثمرہ کی آواز پر وہ جیسے ان خیالوں کی دنیا سے" نکل آئی۔اس کے گال آنسوؤں سے تر تھے اس نے فوراً سے اپنے بھیگے گال صاف کیے اور اپنی ماما کے قریب ہو کر لیٹ گئی۔

باپ تو پھر بیٹیوں کے بادشاہ ہوتے ہیں جن کی سلطنت میں وہ غریبی میں بھی امیر ہوتی ہیں۔

برمنگھم کی سڑکوں پر رات کے اندھیرے میں، سڑکوں پر اسٹریٹ لائیٹس کی روشنی میں ہلکی ہلکی برفباری، منظر کو حسین بنا رہا تھا۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے استقبال میں آسمان سے سفید پھولوں کی برسات کی جا رہی ہو۔اوور کوٹ پہنے، چہرے پر مفلر لپیٹے آنکھوں میں عجیب تکلیف لیے،وہ ایک چھوٹے مگر لگیری گھر کے باہر رکا۔بیل بجائی اور سینے پر بازو باندھے کسی کے دروازہ کھولنے کا انتظار کرنے لگا۔

دروازے کھولتے ہی سامنے کھڑی خوبصورت اور اسٹایلش، چہرے پر ہلکا ہلکا میک اپ، کھلے کالے بال کندھوں سے تھوڑے نیچے تک آتے ہوئے۔شرٹ اور ٹراؤزر پر اوور کوٹ میں ملبوس وہ خوبصورت لڑکی اسے دیکھ کر نم آنکھوں کے ساتھ مسکرائی اور اندر آنے کا راستہ دیا۔

اندر آتے ہی وہ اس کے گلے لگ گیا اور کتنی ہی دیر اسی طرح رہا۔ جیسے ایک طویل جدائی کا اثر زائل کر رہا ہو۔

پھر اسے خود سے دور کرتے ہوئے اوور کوٹ اتار کر، آٹو میٹک ہیٹنگ سسٹم کی گرمائش میں، صوفے کی پشت پر گردن پیچھے کی طرف کیے ڈھے گیا۔

وہ بھی دروازہ بند کر کے اوور کوٹ اتارتے ہوئے اوپن کچن کی طرف بڑھ گئی اور کافی بنانے میں مصروف ہو گئی۔ وہ جب بھی اس حالت میں آتا تھا تو کافی پیے بغیر کوئی بات نہ کرتا۔

کافی بنا کر دونوں کپ اور کچھ ہوم میڈ کوکیز لیے وہ بھی اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔ کافی پیتے وہ اسے اسی طرح پر سکون انداز میں دیکھتی رہی، محبت اور چاہت سے۔ وہ بھی کافی کے گھونٹ بھرتے مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ کون دوسرے کی محبت میں زیادہ کھویا ہوا ہے۔

"کافی پینے کے بعد وہ اسے یونہی دیکھتے ہوئے بولا، زری، ارمان کہاں ہے؟"

۔سو رہا ہے۔آپ بتائیں۔"وہ اسے پریشان دیکھ کر بولی"

سکون چاہیے۔کیا،دے سکتی ہو؟"اس آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔"

۔جیسے صدیوں کا تھکا ہارا گھر کو لوٹا ہو

چھوڑ کیوں نہیں دیتے یہ سب؟"اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے "

۔فکر مندی سے بولی۔وہ اسے پریشان دیکھ کر یونہی بے چین ہو جایا کرتی تھی

کچھ کام وقت پر نہ کیے جائیں تو بہت دیر ہو جاتی ہے۔"اس نے نم آواز میں کہا اور"

۔اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنے پاس صوفے پر آنے کا اشارہ کیا اور بولا

وہ اس کے ساتھ صوفے پر آئی۔اس نے اس کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند

کر لی۔ساری دنیا کا سکون برباد کر کے،وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر سکون پا لیا

۔کرتا تھا۔اس کے کندھے پر یوں سر رکھے وہ عمریں گزار سکتا تھا

ہر طرف اندھیرے نے اپنے پر پھیلائے ہوئے تھے۔وہ اس اندھیرے میں کسی کو تلاش کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ آوازیں لگا رہی تھی۔

بابا۔۔۔بابا" آوازیں لگاتی وہ آگے بڑھ رہی تھی۔ مگر اندھیرے کی وجہ سے اسے" کوئی وجود نظر نہیں آرہا تھا۔اسے دور کسی شخص کی موجودگی کا احساس ہوا۔کوئی سفید کپڑوں میں ملبوس وجود، جو اندھیرے کے باوجود چمک رہا تھا۔اس نے اس طرف دوڑ لگائی۔ مگر وہ شاید کافی دور تھا۔وہ ہانپتے ہوئے بھاگ رہی تھی اور ساتھ ساتھ بلند آواز میں انہیں پکار رہی تھی۔

بابا۔۔۔"اب فاصلہ کم ہو گیا تھا مگر جس شخص کے پیچھے وہ بھاگ رہی تھی،" قریب آنے پر اس وجود کو درخت سے لٹکا ہوا پایا۔پیشانی سے خون بہتا ہوا، جس نے ان کے سفید لباس کو لہو رنگ کر دیا تھا۔

اس کی چیخ بلند ہوئی اور ساتھ ہی اس کی آنکھ کھل گئی۔وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر دراز تھی۔بدن پسینے سے شرابور اور گلا خشک تھا۔اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی

تھی۔وہ بیڈ کے کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی اور دوسری طرف پر سکون سوئیں اپنی والدہ کو دیکھا تو وہ کچھ پر سکون ہوئی کہ ان کی آنکھ نہیں کھلی ورنہ وہ بلاوجہ پریشان ہو جاتیں۔اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھا کر ۔گلاس میں پانی ڈالا اور پی لیا

وقت دیکھتے ہوئے اٹھ کر وضو کرنے چلی گئی تاکہ تہجد ادا کر لے کیونکہ اسے سب ۔سے زیادہ سکون رب کے سامنے جھک کر ملتا تھا

اس نے کتنی مشکل سے ان خوابوں سے پیچھا چھڑایا تھا مگر پھر بھی بعض دفعہ یہ خواب اسے اب بھی راتوں کو جگا دیا کرتے تھے۔خاص کر اس دن جب وہ اپنے بابا ۔کو یاد کرتے سویا کرتی تھی

بارہ سال کی عمر میں اس پر جو قیامت گزری تھی اس کے آثار ابھی بھی اس کے وجود میں باقی تھے۔کتنی تھیراپیز کے بعد ہی اس نے ان خوابوں سے پیچھا چھڑایا تھا۔وہ

ایک نارمل زندگی کی طرف لوٹی تھی مگر یہ خواب اب بھی اکثر اسے راتوں کو بیدار کرتے تھے۔

جب بھی کوئی نفس تخریب کا شکار ہوتا ہے تو دوبارہ مرمت کے باوجود بھی، اس میں تباہی کے آثار باقی رہتے ہیں۔ بالکل ایسا ہی کچھ معاملہ حوریہ کمال کے ساتھ بھی تھا۔

لندن میں اس وقت دن کی روشنی میں رات کی برفباری کے بعد اب ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ نم سڑکیں، جن کے اراف میں سفید برف منظر کو پرکشش بناتی تھیں۔ ایسے میں اس کی گاڑی گیلی سڑک پر، ایک بڑی بلڈنگ کے باہر کھڑی ہوئی۔

ڈرائیور نے نکل کر دروازہ کھولا تو نیوی بلیو پینٹ کوٹ میں ملبوس، چمکتے بوٹس اور بال جیل سے سیٹ کیے، تبریز شیر خان گاڑی سے نکلے اور اطراف سے بے نیاز بلڈنگ کے اندر کی طرف بڑھ گئے۔ راہداریوں سے گزرتے ہوئے ورکز انہیں رک کر دیکھتے اور آداب پیش کرتے۔ آج کئی ماہ بعد اس بلڈنگ کا اصل باس واپس آیا تھا۔

ایک کمرے کے باہر رک کر ہلکی سی دستک دیتے ہوئے اجازت لے کر اندر داخل ہوا۔

"واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز، تے۔بی۔" رئیسہ خان اسے دیکھتے ہوئے حیرانگی اور خوشی سے آگے بڑھیں۔ ان نے مسکراتے ہوئے سر کو ہلکا خم دیا اور آگے بڑھ کر اپنی بہن کو گلے سے لگا لیا۔

رئیسہ خان براؤن کلر کی ٹاپ کے ساتھ بلیک پینٹ میں ملبوس، کانوں اور گلے میں ڈائیمنڈز پہنے، بلونڈ بوب کٹ بالوں میں میک اپ کے ساتھ مغرور آنکھیں لیے، پوری شان و شوکت ساتھ کسی سلطنت ملکہ کی لگتیں تھیں۔

"یہ مجھے نہ بتا کر آنا کب چھوڑو گے۔" وہ انہیں کمرے میں پڑے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔اور خود انٹر کام اٹھا کر دو کپ کافی کا آرڈر دیا۔

"کبھی نہیں۔" ان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہیں بولا تھا مت آنا میں اور میرا اسسٹنٹ سب سنبھال لیں گے۔ مگر تم کہاں سنتے ہو کسی کی۔" وہ ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔

"تم جانتی ہو، میں بزنس کے معاملے میں کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرتا۔" ان نے بغیر مڑے سامنے لگی پینٹنگ کو گھورتے ہوئے کہا۔پینٹنگز ہمیشہ انہیں متوجہ کرتیں تھیں۔خاص کر تب جب ان میں دو رنگ استعمال ہوئے ہوں، سفید اور سیاہ۔

۔مجھ پر بھی نہیں؟"وہ ان کی طرف رخ کرتے ہوئے پوچھنے لگیں"

کسی پہ بھی نہیں۔"وہ ایک،ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولے۔وہ ان کا جواب"
جاننے کے باوجود ہر بار یہی سوال کیا کرتیں تھیں اس امید سے کہ شاید کبھی یہ
جواب بدل جائے۔تبریز شیر خان کے لیے بزنس لاڈلی محبوبہ کی طرح تھا جس کے
۔معاملے میں کسی اور پر بھروسہ کرنا انہیں بے وفائی کے مترادف لگتا تھا

۔کافی کمرے میں پہنچادی گئی تھی۔دونوں اب گپ شپ کرتے کافی پینے لگے

آج رات باہر کہیں ڈنر کرتے ہیں۔حمائل کے ویڈنگ گفٹ کے بارے میں بات"
۔کریں گے۔"اب کے وہ جانے کے لیے اٹھتے ہوئے بولے

۔شیور۔"وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولیں"

تبریز صاحب نے مسکرا کر انہیں دیکھا اور باہر چلے گئے۔اور وہ کسی خیال میں غرق
۔ہو گئیں

دوپہر کا وقت تھا، آج ہلکی ہلکی دھوپ تھی۔جب ایک کار ایک بنگلے کے باہر رکی۔ حوریہ نے سارم کو گاڑی میں رہنے کا کہا اور خود باہر آئی۔وہ اپنے ایسے ہر کام کے لیے سارم کو ساتھ لے کر آیا کرتی تھی تاکہ پکڑے جانے پر گھومنے پھرنے کا بہانہ بنا سکے۔خاص کر اب جبکہ اس کی شادی سر پر تھی اگر ثمرہ جہاں کو بھنک بھی پڑ جاتی کہ وہ گھر سے کس مقصد سے نکلی ہے تو شادی کے دن تک اس پر ان کی طرف سے مارشل لاء لاگو ہو جاتا۔

خطرہ مول لینا حوریہ کمال کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

وہ سادہ اسکن کلر کی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس، بھوری جرسی پہنے، بھوری چادر کندھوں پر ٹکائے، بالوں کو پونی کی شکل میں باندھے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ متوسط چال چلتی ہوئی گیٹ تک آئی اور گارڈ سے کچھ کہا۔ گارڈ نے اسے اندر جانے کا راستہ دیا۔ ایک ملازم نے اسے ڈرائنگ تک چھوڑا۔ وہ ایک شاندار ڈرائنگ روم تھا سفید اور براؤن کے امتزاج سے ہر چیز خوبصورتی سے سجی ہوئی تھی۔

کچھ دیر بعد ایک بارعب خاتون ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں۔ سادہ مگر نفیس قمیص شلوار میں ملبوس، بڑی سفید چادر سر پر اوڑھے وہ خاتون کافی باوقار لگ رہیں تھیں۔ حوریہ اٹھ کر ان سے ملی۔

"جی، آپ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں؟" مسز کبیر نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی، میں حوریہ کمال ہوں۔ مجھے آپ سے مسٹر کبیر کے بارے میں کچھ سوالات کرنے ہیں، اگر آپکی اجازت ہو تو؟" حوریہ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے پوچھا۔

"کیا آپ مجھے بتانا چاہیں گی کس بارے میں؟" وہ خاتون بے تاثر چہرے کے ساتھ بولیں۔

میں نے نیوز میں دیکھا تھا کہ مسٹر کبیر کا مرڈر بھی "سیکرٹ کلر" نے کیا ہے۔"
میرے بابا کو بھی اسی نے مارا تھا۔مجھے اس بارے میں کچھ سوالات کرنے ہیں۔"
۔اس نے تفصیلاً بتاتے ہوئے کہا

۔جی پوچھیں۔"ان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا"

میں سیکرٹ کلر کے کیس کو اسٹڈی کر رہی ہوں۔زیادہ کیسز میں اس کے کیے"
گئے مرڈرز کے پیچھے ایم۔این۔اے خالد ندیم اور ان کے خاندان سے دشمنی،ایک
۔وجہ کے طور پر سامنے آئی ہے۔"اس نے تفصیلاً بتایا اور رکی

مسز کبیر نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔گھر کی ملازمہ چائے کے ساتھ کچھ
۔لوازمات رکھ کر واپس چلی گئی

کیا آپ کو کسی پر شک ہو یا کوئی شخص جس کے ساتھ مسٹر کبیر کی کوئی دشمنی ہو؟""
۔ملازمہ کے جانے کے بعد اس نے دوبارہ سوال کیا

کبیر صاحب ایک جانے مانے ایم۔این۔اے تھے۔ کئی لوگوں سے دوستی اور کئی سے دشمنی تھی۔ مگر کچھ عرصہ پہلے ایم۔این۔ای خالد ندیم نے کبیر صاحب سے عدالت میں کیس ہارا تھا اور اسے اسی بات کا غصہ تھا۔" مسز کبیر نے تفصیلاً بتایا۔

مسٹر کبیر کے ساتھ ان کے دو گارڈز بھی مارے گئے تھے۔" سیکرٹ کلر" کو انہیں بھی مارنے کا حکم دیا گیا تھا ورنہ وہ انہیں کبھی نہ مارتا۔ کیا کوئی ایسی بات ہے اس بارے میں جو آپ جانتیں ہوں؟" اس نے نرمی سے پوچھا۔

وہ کیس ان دونوں گارڈز کی زمینوں کا ہی تھا۔ جس پر ایم۔این۔اے خالد ندیم" زبردستی قبضہ کرنا چاہتا تھا۔" مسز کبیر نے بتایا۔

اور کچھ آپ اس بارے میں پتہ چلایا آپ کو کوئی بھی مشکوک بات ملے، تو یہ میرا" نمبر ہے اس پر رابطہ کیجیے گا۔" اس نے اپنا نمبر ایک کارڈ پر لکھ کر ان کی طرف بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

بیٹا، بیٹھو چائے پی کے جاؤ۔اور تمہیں بھی کسی بھی معاملے میں میری مدد چاہیے" ہوئی تو بتانا۔مجھے اچھا لگے گا۔" مسز کبیر اسے چیزیں سمیٹتے دیکھ کر بولیں تو اس نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ اٹھالیا۔

برمنگھم میں آج بھی ٹھنڈ اپنے جوبن پر تھی، سورج بھی ٹھنڈ سے ماند پڑا ہوا تھا۔وہ صوفے پر بیٹھا فون پر کسی کام میں مصروف تھا۔جب کسی کی آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

بابا۔۔۔بابا" وہ دو سالہ ارمان تھا جو باپ کو دیکھ کر اس کی طرف بھاگتے ہوئے آرہا" تھا۔

بابا کی جان، اٹھ گئے ہو۔" اس نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا اور اپنے ساتھ لگالیا "۔

بابا، آپ دور چلے گئے تھے۔"اس نے باپ کے چہرے کو ننھے ہاتھوں سے"
۔چھوتے ہوئے کہا

۔آپ نے بابا کو مس کیا؟"اس نے اسکے گول مول گالوں کو چومتے ہوئے پوچھا"

۔اس ننھے منے سے بچے نے اثبات میں سر ہلایا

۔زری جو کچن سے دونوں باپ بیٹا کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھیں

بابا اس بار آپ کو اپنے ساتھ لے کر جائیں گے۔"وہ اسکے ننھے ہاتھ چومتے ہوئے"
۔بولا

۔زری جو کام کرنے میں مصروف تھی اس کی بات پر چونکی

۔کیا واقعی؟"اس نے حیرت سے پوچھا"

ہاں، اس بار تم لوگوں کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔میں نے الگ گھر لے لیا ہے سب"
۔سیٹ کر لیا ہے"وہ اب ارمان کے ساتھ کچھ کھیلتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

اچھا ہم اکٹھے جائیں گے ؟ابھی ارمان کا پاس پورٹ بھی نہیں بنا ہوا۔"اب کے وہ"
۔کام چھوڑ کر اس کے پاس آ کر بیٹھتے ہوئے متجسس انداز میں بولی

نہیں میں کام کروا کے چلا جاؤں گا۔تم دونوں آ جانا۔میں نہیں چاہتا کہ کوئی تم"
دونوں کو میرے ساتھ دیکھے۔"اس نے زری کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔تو اس کی
۔خوشی کچھ ماند پڑ گئی

تم دونوں مجھے بہت عزیز ہو۔میں تم دونوں پر آنچ بھی برداشت نہیں کر"
سکتا۔"اس نے باری باری دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا اور دونوں کو اپنے حصار میں
۔لیا

www.novelsclubb.com

وہ دنیا میں بے رحم قاتل اور شیطان کے نام سے مشہور تھا مگر کیا شیطان کے دل
! میں کسی کے لیے رحم اور محبت ہو سکتی ہے ؟شاید ہاں

دن کے 12 بج رہے تھے۔آج باہر ہلکی ہلکی دھوپ تھی مگر کمرے ہیٹنگ سسٹم کام کر رہا تھا۔حوریہ سادہ سی قمیص شلوار میں ملبوس تھی۔بال جوڑے میں باندھے ہوئے صوفہ پر کمبل لیے دونوں ٹانگیں فولڈ کیے بیٹھی،ٹی وی پر چینل تبدیل کر رہی تھی جب میز پر پڑا اس کا فون بجا۔اس نے ریموٹ رکھتے ہوئے فون اٹھایا۔فون پر مرحا کا نام چمک رہا تھا اس نے فون اٹھایا۔

"ہیلو،کیسی ہو مرحا؟کیسے یاد کیا آج؟"اس نے فون اٹھاتے ہی مرحا سے پوچھا جس سے تقریباً ایک ہفتہ بعد بات ہو رہی تھی۔

"میں ٹھیک اور بہت مصروف ہوں۔حمائل اور میں کل شاپنگ پر جا رہے ہیں شام کو،تمہیں بھی لے کر جانا ہے تیار رہنا۔"اس نے پر جوش انداز میں اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

مجھے پتا تھا کہ جناب اب تمہاری سفارش استعمال کریں گے۔ ویسے میرے بغیر" نہیں ہو سکتی شاپنگ؟" وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔ اسے شاپنگ پہ جانا سب سے مشکل کام لگتا تھا۔

جی نہیں شادی تمہاری ہے تو پسند بھی تمہاری ہونی چاہیے نا۔" مرحا جیسے مشن" امپاسبل کو پاسبل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ویسے میڈم تم سے زیادہ میری پسند ناپسند کون جان سکتا ہے، تو کر لینا نا " شاپنگ۔" اس نے جان چھڑانے کی آخری کوشش کی۔

نہیں، مجھے تو کچھ نہیں پتا۔ میں بس بتا رہی ہوں ہم آئیں گے کل شام کو تیار" رہنا۔" اس نے اپنا آخری فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔ تو حوریہ منہ بنا کر رہ گئی۔

اچھا میں ماما سے پوچھ کے بتا دوں گی۔" اس نے آخر کار ہار مانتے ہوئے کہا"۔

میں آنٹی سے پہلے ہی سکول میں بات کر چکی ہوں اب کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔"
۔بائے۔"مرحا نے اس کا کوئی اور بہانے سنے بغیر کال کاٹ دی

اس لڑکی کو وکالت میں آکر اور کچھ نہیں بس آرڈرز دینا آیا ہے۔"حوریہ نے پہلے"
حیرت سے فون کو دیکھا اور پھر ہنستے ہوئے سوچا۔اور اپنی ماما کے گھر آنے کا انتظار
۔کرنے لگی

۔ثمرہ جہاں کے واپس آنے تک اس نے لنچ بنایا

ماما مرحا کا فون آیا تھا، کہہ رہی تھی شاپنگ پر ساتھ لے کر جانا ہے۔"لنچ کرتے"
ہوئے اس نے ثمرہ جہاں کو بتایا، جو کچھ دیر پہلے سکول سے آئی تھیں۔وہ گورنمنٹ
۔سکول میں بطور ایس۔ایس۔ٹی پڑھاتی تھیں

ہاں سکول میں فون آیا تھا اجازت لے رہی تھی اور مجھے بھی ساتھ چلنے کا کہہ رہی"
تھی۔میں نے کہا اجازت کی کیا ضرورت ہے لے جانا ساتھ اور میں سکول سے تھکی
۔آتی ہوں چھٹی کے دن جاؤں گی۔"ان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

آپ کو پتا تو ہے شاپنگ پر جانا اچھا نہیں لگتا اور کیا ہو جاتا اگر آپ بھی ساتھ چلتیں" ۔تو۔"اس نے زرا ناراضگی سے کہا

نہیں، میرا ساتھ چلنا اچھا نہیں لگتا اور ویسے بھی لڑکیاں شوق سے جاتی ہیں " شاپنگ پہ، تم الگ ہی ہو۔اچھی بات ہے نا ساتھ جاؤ گی تو حمائل کی پسند ناپسند پتا چلے ۔گی۔"ان نے سمجھانے والے انداز میں کہا

۔چلیں جو بھی، اب جانا تو پڑے گا۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

بیٹا جب کسی رشتے میں بندھتے ہیں تو کچھ ماننی پڑتی ہیں اور کچھ منوانی پڑتی ہیں۔" دوسرے کی پسند کو بعض دفع ترجیح دینی پڑتی ہے اور کوئی اتنا مشکل کام بھی نہیں ہے شاپنگ پر جانا۔"وہ بہت نرم انداز میں اسے سمجھا رہی تھیں اور وہ سمجھنے کے ۔انداز میں اثبات میں سر ہلا رہی تھی

وہ جو ڈریس ڈنر پر حمائل نے گفٹ کیا تھا وہ پہن کے جانا شاپنگ پر۔اسے اچھا لگے " ۔گا۔"کھانے کے بعد برتن سمیٹتے ہوئے ان نے حوریہ سے کہا

اوکے۔" برتن سنک میں رکھتے ہوئے اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا برتن"
۔دھونے لگی

شام کے وقت اندھیرا پھیل چکا تھا۔ مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد وہ اب تیار ہو رہی تھی۔لائٹ لیمن کلر کا وہ بہت ہی حسین کرتا تھا جس پر پنک کلر کے پھول بنے ہوئے تھے، ساتھ سفید پاجامہ اور سفید چادر تھی۔ایسا لگ رہا تھا جیسے جوڑا بنا ہی
۔حوریہ کے لیے تھا

www.novelsclubb.com

بالوں کی پونی بنا کر، چادر کندھے پر رکھے وہ سفید سینڈل پہن رہی تھی جو کہ اس کی پچھلی برتھ ڈے پر حمائل نے تحفے میں دیے تھے۔ باہر کی سردی دیکھتے ہوئے اس
۔نے سفید لانگ کوٹ پہن لیا

اسے حمائل سے مہنگے تحفے لینا پسند نہیں تھا مگر شاید یہ حمائل کا محبت جتانے کا انداز تھا۔وہ چاہے یہ سب تکلفات پسند نہیں کرتی تھی مگر اسے حمائل کے دیے تحفے استعمال کرتے ہوئے ایک الگ خوشی کا احساس ہوتا تھا اور شاید وہ خود بھی اس کی وجہ سے بے خبر تھی۔

"ماما، کیسی لگ رہی ہوں میں؟"اس نے الجھے ہوئے انداز میں اپنی ماں سے پوچھا۔

"ماشاءاللہ، بہت جچ رہا ہے یہ جوڑا تم پر۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے بے حد پیار سے بولیں۔

"پھر پسند کس کی ہے؟"اس نے مسکراتے ہوئے فخریہ انداز میں کہا۔

"میرے داماد کی۔"وہ ہنستے ہوئے بولیں۔

حوریہ کا فون بجا،اس نے سکرین پر "غریب امیر زادہ" نام چمکتے دیکھا۔

"ماما آ گئے ہیں وہ دونوں نیچے۔"اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

۔سہی، چلو باہر تک چلتی ہوں۔"ان نے صوفہ سے اٹھتے ہوئے کہا "

ان دونوں کو دروازے سے باہر آتا دیکھ کر حمائل گاڑی سے باہر آیا۔ ثمرہ جہاں سے مل کر دوسری طرف آکر گاڑی کی فرنٹ پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھول کر کھڑا ہوا ۔۔ثمرہ جہاں تب تک مرحا سے مل رہیں تھیں

پلیز میم۔"سر کو ہلکا خم کرتے ہوئے،ہاتھ کے اشارے سے اسنے حوریہ کو بیٹھنے کا" ۔کہا

وہ سفید ڈریس شرٹ اور کالی پینٹ میں ملبوس تھا اور سردی سے بچنے کے لیے کالا ۔لانگ کوٹ پہن رکھا تھا

۔ تھینکس "وہ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر بولی"

حمائل دروازہ بند کرتے ہوئے۔ڈرائیونگ سیٹ تک آیا اور بیٹھتے گاڑی سٹارٹ ۔کی اور ثمرہ کو دیکھتے ہوئے الوداعی انداز میں ہاتھ ہلاتے ہوئے مسکرایا

www.novelsclubb.com

السلام علیکم۔ کیسی ہو؟"حوریہ نے پیچھلی سیٹ پر بیٹھی مرحا کو ہاتھ بڑھا کر سلام"
۔کرتے ہوئے حال پوچھا

۔میں تمہارے سامنے فٹ فاٹ اور تم کیسی ہو؟"اس نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا "

۔میں بھی بلکل ٹھیک۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی اور سیدھی ہو گئی"

، ہم سے تو ان نے حال بھی نا پوچھا فراز "

جن سے ملنے کو ہم بے قرار تھے "اس نے بغیر مڑے، ڈرائیونگ کرتے ہوئے،
۔شعریہ انداز میں حوریہ کو تنگ کرتے ہوئے کہا

تو آپ کیسے ہیں مسٹر حمائل؟"اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے دیکھتے "
۔پوچھا

میں۔۔۔میں اب بلکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔"وہ جیسے انجان بنتے ہوئے کہتا حوریہ"
۔کو دیکھنے لگا۔جو اس کے دیکھتے ہی نظریں چرا کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی

حور، یہ ڈریس آپ پر بہت سوٹ کر رہا ہے۔"اس نے ایک بار پھر حوریہ کو"
۔مخاطب کرتے ہوئے کہا

۔مجھ پر ہر چیز ہی جچتی ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے حمائل کو دیکھا اور بولی"

اوہ، خود کو تو مس ورلڈ سمجھتی ہیں، پاکستانی مونہ لیزا نہ ہوں تو۔"وہ سامنے دیکھتے"
۔ہوئے منہ میں بڑبڑایا

اور اگر حوریہ سن لیتی تو اس کے حسن میں وہ قصیدے پڑھتی کے اس کی سات
۔پشتیں مل کر حوریہ کمال سے اس گستاخی کی معافی مانگ رہی ہوتیں

ایمپوریم مال، اس وقت روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔وہ تینوں ایک کے بعد ایک دکان میں جاتے کپڑے پسند کر رہے تھے۔جب چلتے ہوئے ایک دکان پر لگے ریڈ یش مرون لہنگے کو دیکھ کر حمائل کے قدم رک گئے۔کاپر کلر کا بہت ہی نفیس کام اس کی خوبصورتی کو بڑھا رہا تھا۔حمائل کو رکتے دیکھ کر وہ دونوں بھی رکیں اور اس کی
۔نظروں کا تعاقب کیا۔اور ان کی نظریں بھی اس جوڑے پر رک گئیں

۔کیسا لگا آپ کو یہ جوڑا؟"حمائل نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا"

۔مجھے تو بہت پیارا لگ رہا ہے۔"اس نے جوڑے کو دیکھتے ہوئے کہا"

۔اور تمہیں مرحا؟"اس نے اس بار مرحا کی رائے لی"

مجھے بھی بہت پیارا لگ رہا ہے،پر پہننا تو حوری نے ہے اس کی پسند ناپسند"

۔پوچھیں۔"وہ حوریہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

جی ہے تو اچھا مگر قیمت دیکھ لیں،ایک ایونٹ پہ پہننا ہے بس۔اس لیے زیادہ مہنگا"

لے کر کیا کرنا ہے۔"حوریہ نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔اسے فضول خرچی پسند

۔نہیں تھی۔مگر سامنے بھی حمائل شیر خان تھا۔جو اس پر شوق سے خرچ کرتا تھا

قیمت کو چھوڑیں آپ۔مجھے یہ ڈریس بہت پسند آیا ہے۔اور تیار آپ نے میرے"

لیے ہونا ہے سو،لے لیتے ہیں۔"حمائل کہتے ہوئے دکان میں داخل ہوا اور لہنگے کا

۔سائز مرحا سے لے کر آرڈر کرنے لگا،دکاندار نے ایک ویک کا ٹائم دیا

۔یہ غریب امیر زادے اور ان کی شہ خرچیاں۔"حوریہ اب کے منہ میں بڑبڑائی"

ریسیپشن کا ڈریس بھی یہیں دیکھ لوا گر پسند آتا ہے کوئی تو۔"مرحانے حوریہ کو کہا"

۔جو کہ دکان میں باقی ڈریسز کو دیکھ رہی تھی

۔چلو دیکھتے ہیں حمائل آجائیں نا پھر۔"اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا "

ریسیپشن کے لیے آپکی پسند کا ڈریس لیں گے اب۔"حمائل نے ان کے پاس"

۔آتے ہوئے حوریہ سے کہا

۔پہلا بھی میری پسند کا ہی تو ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا "

نہیں وہ مجھے پہلے پسند آیا تھا اور آپ نے عادتاً میری ہاں میں ہاں ملائی۔"اس نے"

۔اسے دیکھتے ہوئے کہا جو دکان میں لگے ڈریسز کا سرسری جائزہ لے رہی تھی

اب ایسا بھی نہیں ہے۔غلط فہمی ہے آپکی۔"اس نے مسکراتے ہوئے ابرو اچکا کر"

۔کہا

www.novelsclubb.com

وہ میکسی دیکھو حوری۔ کیسی ہے؟"مرحانے سالمن کلر کی مکسی کی طرف اشارہ"
۔کرتے ہوئے کہا جس سلور کلر کا کام ہوا تھا

ہاں یار، یہ تو بہت پیارا اور یونیک ڈیزاین ہے۔"حوریہ نے ڈریس دیکھتے ہوئے "
۔خوشی سے کہا

۔آپ کا کیا خیال ہے؟"پھر حمائل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا"

بہت حسین مگر آپ سے کم۔"حمائل نے ایک نظر میکسی پر اور دوسری حوریہ پر"
ڈالتے مسکراتے ہوئے کہا۔وہ جانتا تھا کہ حوریہ سب کے سامنے ایسی بات پر کتنا
۔چڑتی ہے اس لیے وہ اسے اسی طرح تنگ کرتا تھا

استغفراللہ، یہ سستے عاشق۔"حوریہ منہ بناتے ہوئے، پھر سے میکسی کو دیکھتے"
۔ہوئے بڑبڑائی

حمائل تم اس کا بھی آرڈر دے کر آؤ تب تک ہم کچھ کھانے کو آرڈر کر لیں۔ مجھے "
اب بھوک لگ گئی ہے۔" مرحا، حمائل کو کہتے ہوئے باہر کی طرف مڑی تو حوریہ
۔ بھی اس کے پیچھے چل دی

۔ٹھیک ہے میں بھی آتا ہوں۔" کہتے ہوئے وہ ڈریس کی طرف گیا"

حمائل ڈرسز کا آرڈر دے کر آیا تو وہ دونوں ایک ٹیبل کے گرد کرسیوں پر بیٹھی
۔ تھیں

۔کیا آرڈر کیا؟" حمائل نے ایک کرسی پر بیٹھتے پوچھا "

۔تمہارا فیورٹ چکن تکہ پیزا اور فرائیز۔" مرحا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا"

۔گڈ۔" اس نے ٹیبل کے ساتھ سامان رکھتے ہوئے کہا"

جب تک آرڈر آتا ہے میں جلدی سے ایک جیولری پیس کا پوچھ آؤں۔"مرحا"
کہتے ہوئے چیئر سے اٹھی۔وہ صرف حوریہ اور حمائل کو اکیلے کچھ ٹائم دینا چاہتی
تھی۔

شیور۔"حمائل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

آپ کیا شادی کے بعد بھی یونہی خاموش رہیں گی۔کبھی خود سے بھی کوئی بات "
شروع کر لیا کریں۔"مرحا کے جانے کے بعد کچھ دیر خاموشی رہی اور پھر حمائل
نے اسے پوچھا جو کہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

مجھے دوسروں کو سننا اچھا لگتا ہے۔"اس نے شانے اچکاتے ہوئے کہا "

اور مجھے دوسروں سے کوئی سروکار نہیں،مجھے بس اتنا معلوم ہے کہ میں آپکو سننا"
چاہتا ہوں۔پھر چاہے وہ گفتگو آپ کے لیے بے معنی ہی کیوں نہ ہو۔"وہ نظریں
اس پر جمائے بولا تو حوریہ مسکرا دی۔

۔تبریز انکل واپس آئے ہیں؟"وہ پہلے مسکرائی اور پھر کچھ سوچ کر پوچھا"

نہیں،اب وہ نیکسٹ ویک پھوپھو کے ساتھ ہی آئیں گے۔"وہ دکھی سا منہ بناتے"

۔ہوئے بولا

سر،آپکا آرڈر۔"ویٹر کی آواز پر وہ چونکا۔اور پیچھے کو ہوا۔ویٹر نے ٹیبل پر چیزیں"

۔رکھی اور چلا گیا

میں نے زیادہ دیر تو نہیں کر دی؟"تب تک مرحا بھی واپس آگئی اور کرسی کھینچتے"

۔ہوئے بولی اور بیٹھ گئی

۔نہیں۔"حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا"

۔کھانے پینے سے فارغ ہو کر وہ حوریہ کو گھر اتارنے کے بعد اپنے گھر روانہ ہو گئے

www.novelsclubb.com

جمعہ کا دن تھا، دوپہر کے 12 بج رہے تھے۔ رات شاپنگ کی تھکان اب اتر چکی تھی۔ حوریہ بیٹھی کسی سوچ کے غبار میں کھوئی، ٹی وی پر نظریں جمائے بیٹی تھی۔ جمعہ کے دن ثمرہ جہاں کو 30 : 12 پر سکول سے ہوتی اور وہ قریباً 1 بجے تک گھر آتی۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔ حوریہ گھڑی دیکھتے اٹھی، ثمرہ جہاں کے آنے میں کافی وقت تھا۔

"کون؟". کہتے وہ دروازے کی طرف بڑھی۔

"میں ہوں حوریہ بیٹا۔" سلمہ شہریار نے بتایا۔ تو حوریہ دروازہ کھولتے، مسکراتے ہوئے زرا سائیڈ پر ہوئی۔

"کیسی ہو بیٹا۔" کہتی ہوئیں وہ اندر آئیں۔

"میں ٹھیک۔ آئیں بیٹھیں۔" اس نے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اور بیٹا شاپنگ ہو گئی؟ کل ثمرہ بتا رہی تھی کہ تم گئی ہو شاپنگ کے لیے۔" ان نے"
۔صوفہ پر بیٹھتے اس کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

جی، سیمپل دیکھ کے آرڈر دے آئیں ہیں بارات اور ریسیپشن کے ڈریسز کا اور"
مہندی کے لہنگے کا آن لائن آرڈر دیا ہے مرحانے۔ مہندی سے ایک دن پہلے دینے
۔آئیں گے۔" اس نے تفصیلاً جواب دیا

۔آنٹی چائے لیں گی یا کافی؟" وہ کچھ دیر رکنے کے بعد، اٹھتے ہوئے بولی"

نہیں، بیٹا کچھ نہیں چاہیے۔ میں بس تم سے بات کرنے آئی تھی۔" ان نے حوریہ"
۔کو ہاتھ سے روکتے ہوئے کہا۔ تو وہ دوبارہ بیٹھ گئی

تمہیں شادی پر تحفے میں کیا دوں۔ اپنی پسند کی کوئی چیز بتاؤ۔" وہ اس کا ہاتھ اپنے"
۔ہاتھ میں لیتے پیار سے بولیں

"آنٹی آج تک آپ نے مجھے جتنا پیار دیا ہے کافی ہے میرے لیے۔مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں"اس نے جزباتی ہوتے ہوئے کہا۔

"حوریہ، تم مجھے بیٹیوں کی طرح عزیز ہو۔میری بیٹی ہوتی تو میں اس سے بھی یہی پوچھتی تو وہ انکار نہ کرتی۔"ان نے اس کے ہاتھ کو تھتھپاتے کہا۔

"آنٹی آپ اپنی پسند اور خوشی سے جو بھی دیں گی وہ چیز میرے لیے انمول ہی ہو گی۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔پھر کچھ دیر تک دونوں میں کپ شپ ہوتی رہی۔

"ٹھیک ہے بیٹا میں چلتی ہوں۔"وہ مسکرائیں اور کہتے ہوئے اٹھیں۔وہ جانتیں تھیں کہ حوریہ انہیں کبھی بھی کسی چیز کے بارے میں نہیں بولے گی۔

وہ حوریہ کمال تھی خودداری اس میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔

"آنٹی لنچ ادھر ہی کر کے جایئے گا۔"اس نے انھیں روکتے ہوئے کہا۔

نہیں، بیٹا تھنکس، نیچے تمہارے انکل انتظار کر رہے ہیں۔" کہتے ہوئے وہ" دروازے کی طرف بڑھیں تو حوریہ مسکراتے اثبات میں سر ہلاتے ان کے پیچھے ۔آئی

۔دروازہ بند کرتے ہوئے وہ کچن میں لنچ کی تیاری کے لیے آگئی

رات کا اندھیرا ہر طرف پھیل چکا تھا۔'شہریار ولا' میں بھی ہر کوئی اپنے کاموں میں ۔مصروف تھا

آنٹی، حوری کدھر ہے؟" ڈنر کے بعد ثمرہ جہاں ٹی وی دیکھ رہیں تھیں جب" ۔سارم نے ان سے آکر پوچھا۔وہ ہاتھ میں شاپنگ بیگز لیے کھڑا تھا

تم بیٹھو۔اندر گئی تھی ابھی آجاتی ہے۔کوئی کام تھا؟" وہ کمرے کی طرف اشارہ " ۔کرتے ہوئے بولیں

۔ہاں ٹارزن کیا ہوا؟"حوریہ کمرے سے نکلتے ہوئے اسے بولی"

ڈریس لایا تھا اپنے۔بتاؤ کون سا کس فنکشن پر پہنوں؟"وہ اسے دیکھتے،شاپنگ" بیگ سے کپڑے نکالتے بولا۔اسے حوریہ سے مشورہ کرنے کی عادت تھی۔وہ جب بھی کسی شادی یا عید کے لیے جوڑے لاتا تو اس سے ایسے ہی مشورہ لیتا۔وہ حوریہ کو ۔ہمیشہ بڑی بہن کی طرح اہمیت دیتا تھا

۔اب عادت بدل لو۔میرے جانے کے بعد کیا کرو گے؟"وہ ہنستے ہوئے بولی"

لو تم کون سا زیادہ دور جا رہی ہو 15 منٹ لگتے ہیں۔میں آ کر پوچھ لیا کروں" ۔گا۔"وہ جیسے اسے حل بتاتے ہوئے بولا

یہ بھی ٹھیک ہے۔ویسے جو مرضی پہن لو لگو گے تو ٹارزن ہی۔"وہ ہنستے ہوئے " ۔بولی

یہ گرے مہندی پر پہن لینا، سکن بارات پر اور بیلور یسیپشن پر۔"وہ سب ڈریسز کا"
۔جائزہ لیتے ہوئے مشورہ دے رہی تھی

۔تھینکس، چڑیل۔"وہ شراتی انداز میں کہتے ہوئے اٹھا"

میں وکیل ہوں اور تمہیں پتا ہے وکیلوں سے مفت کے مشورے بھی قسمت"
۔والوں کو ملتے ہیں۔"وہ جیسے جتا کر بولی

اور تم ہی تو کہتی ہو میں بہت خوش قسمت ہوں۔"اب کے اس نے ابرو اٹھا کر"
۔فخریہ انداز میں کہا اور جانے کے لیے اٹھا

۔بیٹھو نہ تھوڑی دیر۔"وہ اسے کہتے ہوئے اٹھی"

نہیں ابھی کام ہے۔بابا آفس کا اتنا زیادہ کام کرنے کو دے دیتے ہیں۔کل آؤں گا "
۔چائے پئیں گے اور گپ شپ لگائیں گے۔"وہ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے بولا

کیا کرے گا یہ بعد میں۔ کوئی کام تو تمہارے مشورے کے بغیر کرتا نہیں۔" ثمرہ" ۔جہاں اس کے جانے کے بعد بولیں

اس کو بھی ایک پرمانٹ مشورہ دینے والی لادیں گے۔" حوریہ ہنستے ہوئے کہتی" ۔کمرے کی طرف بڑھی

میں سن رہا ہوں چڑیل۔ تم میری آزادی سے مت جلو۔" وہ سیڑھیوں سے چلایا" ۔تھا

۔دونوں ماں، بیٹی اس کی بات پر ہنس پڑیں

www.novelsclubb.com

شادی کو ایک ہفتہ رہ گیا تھا مگر اس سے زیادہ خوشی حمائل اور مرحا کو تبریز صاحب اور رئیسہ خان کے آنے کی تھی۔ آج ان کے گھر میں رونقیں لوٹ رہیں تھیں۔ ۔دونوں بہن بھائی تیار ہو رہے تھے اور کچن میں ملازمہ مختلف پکوان بنا رہی تھی

وارث صاحب دونوں بہن بھائی کو ائیر پورٹ سے پک کرنے گئے ہوئے تھے اور لنچ سب نے اکٹھے کرنا تھا۔

حمائل کالے کرتے پاجامے میں ملبوس، بال کنگھی سے ایک طرف سیٹ کیے ہوئے خود کو شیشے میں دیکھنے کے بعد مطمئن سا اپنے کمرے سے باہر آیا۔ وہ کرتا پاجامہ بہت کم پہنا کرتا تھا مگر جب پہنتا تھا تو نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگتا تھا اور اس ک شخصیت کا رعب مزید نمایاں ہو جاتا تھا۔

اس کے کمرے کے سامنے مرحا کا اور اس کے ساتھ وارث صاحب اور تبریز صاحب کا کمرہ تھا۔ کمروں کے درمیان میں کافی جگہ تھی جہاں ٹی وی لاؤنج تھا جس کے دونوں اطراف سے سیڑھیاں تھیں۔

رئیسہ خان کے لیے مرحا نے اوپر والا پورشن کھلوا کر میڈز سے اپنی نگرانی میں صاف اور سیٹ کروایا تھا۔

مرحا بالوں کو کنگھی کر رہی تھی۔وہ براؤن لانگ ٹاپ اور بلیک پینٹس میں ملبوس تھی۔بالوں کو کھلا چھوڑ کر آئینے میں خود کو دیکھتے باہر آئی تو لاؤنج کے صوفے پر بیٹھے حمائل پر نظر پڑی۔

"وہ بے قرار سی بولی؟ کتنی دیر میں پہنچے گے۔"

"وہ فون سے نظریں ہٹائے بغیر بولا بس 15 منٹ میں پہنچ جائیں گے۔"

مرحا سنتی ہوئی سیڑھیوں سے اترتی کچن کی طرف آئی تو ملازمہ کام میں مصروف تھی۔

"اس نے ملازمہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ شبنم بہت آنٹی، کتنا کام رہ گیا ہے۔" پرانی میڈ تھی اور ان کے لاہور شفٹ ہونے کے بعد سے ان کے گھر بطور کک کام کر رہی تھی۔اس لیے وہ ہر کام میں اس پر اعتبار کرتے تھے۔باقی میڈز بھی کام میں مصروف تھیں۔

"بس ہو گیا ہے بیٹا۔" اس نے سلاد تیار کرتے ہوئے کہا اور مرحا کو دیکھا ۔

مرحا مطمئن سر ہلاتے سب چیزوں کا معائنہ کرنے لگی۔

"حمائل، تے۔بی آ گئے ہیں۔" ہارن کی آواز پر وہ بے ساختہ چونکی اور دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

حمائل بھی تیزی سے سیڑھیاں اترتا اس کے پیچھے دروازے سے باہر آیا۔ سامنے کھڑی گاڑی سے تبریز صاحب اور رئیسہ خان کو نکلتے دیکھ کر خوشی سے ان کی طرف بڑھے اور پرجوش ہو کر گلے ملے۔

رئیسہ خان کالی ٹاپ اور ٹراؤزر میں ملبوس، باب کٹ بولڈ بالوں پر سن گلاسز ٹکائے کسی ماڈل کی طرح لگ رہیں تھیں۔

"ہاؤ آر یو بے بی، مسڈ یو سو مچ۔" رئیسہ خان نے مرحا کو گلے لگاتے ہوئے کہا ۔

"می ٹو پھوپھو۔" اس نے جواباً خوشی سے کہا۔

ہمارے دولہے راجا کیسے ہیں؟"رئیسہ خان پھر حمائل کو گلے لگاتے ہوئے بولیں"

۔اور ماتھا چوما

۔تے۔بی مسڈیو۔"مرحا نے تبریز صاحب سے گلے ملتے ہوئے کہا"

مسڈیو بوتھ "تبریز صاحب کہتے ہوئے حمائل سے ملے اور وہ اندر کی طرف"

۔آئے

آپ فریش ہو کر آئیں تب تک کھانا لگ جائے گا۔"مرحا رئیسہ خان کو ان کے "

روم کی طرف لے کے جاتے ہوئے بولی۔کچھ دیر بعد سب ڈائینگ ٹیبل پر موجود

۔تھے

www.novelsclubb.com

لنچ کر کے ریسٹ کر لیں پھر تفصیلی گپ شپ کریں گے۔"مرحا نے ڈائینگ ٹیبل"

۔کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

رئیسہ خان اثبات میں سر ہلاتیں کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گئیں۔وہ مرحا کو یوں کسی بڑے کی طرح گھر،اس کے کاموں اور چیزوں کا خیال رکھتے دیکھ بہت خوش ہوئیں۔کتنی جلدی وقت گزرا تھا کہ اس گھر کے دونوں بچے اتنے بڑے ہو گئے تھے کہ ایک کی شادی کا وقت آ چکا تھا اور دوسری یوں گھر کے کام ذمہ داری سے دیکھ رہی تھی۔لمحے کو ان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

رات کے وقت منزل شیر خان روشن تھی۔ریسٹ اور ڈنر کے بعد،سب لاؤنج میں صوفوں پر براجمان تھے۔مرحا،رئیسہ خان کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی ہوئی تھی جس کے دوسری طرف حمائل بیٹھا تھا۔دائیں طرف کے صوفے پر تبریز صاحب اور بائیں طرف وارث صاحب بیٹھے تھے۔میڈ ٹیبل پر چائے کے کپ اور کچھ ریفریشمنٹ کا سامان رکھ رہی تھی۔

کنگریجولیشنز مرحا۔"رئیسہ خان نے اس کے گال کو پیار سے تھپتھپاتے ہوئے" کہا۔

www.novelsclubb.com

۔ تھینکس پھوپھو۔" وہ اس انداز میں سر رکھے مسکراتے ہوئے بولی"

۔شاپنگ کمپلیٹ ہو گئی ہے کیا؟" ان نے استفسار کیا"

جی پھوپھو حوری کے ڈریسز کا آرڈر دے دیا تھا۔پرسوں لینے چلیں گے پھر میں" اپنی شاپنگ کروں گی۔" اس نے تفصیلاً بتایا اور سیدھی ہو کر میز سے چائے کا کپ

۔اٹھایا

۔اوہ، دیٹس گریٹ۔" وہ چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے بولیں"

تے۔بی، آپکی میٹنگز کیسی رہیں؟" حمائل نے تبریز صاحب کو مخاطب کرتے

۔ہوئے پوچھا

۔یوناؤ، آئی آلویز انجوائے مائے ورک۔" وہ فخریہ انداز میں بولے"

جی جی جانتا ہوں بزنس آپکی لاڈلی محبوبہ ہے۔" حمائل نے ہنستے ہوئے کہا۔لاؤنج"

۔میں سب کے قہقہے بلند ہوئے

www.novelsclubb.com

پھوپھو ہم چلیں گے مہندی سے ایک دن پہلے حوری کے گھر ڈریسز"

دینے۔"مرحا ایک بار پھر رئیسہ خان سے مخاطب ہوئی جو کہ اس وقت کیک

۔کھانے میں مصروف تھی

۔ضرور۔"وہ مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے بولیں"

۔آج جیسے منزل شیر خان کی رونقیں لوٹیں تھیں

شام ہونے کو تھی۔شہریار صاحب کا دو منزلہ بنگلہ دھند میں ڈوبا تھا،بس کچھ فاصلے سے دھندلائی ہوئی لائٹیں نظر آرہی تھیں۔بنگلے کا اندرونی حصہ گیندے کے پھولوں کی لڑیوں اور پیلی لائٹنگ سے سجا ہوا تھا۔حوریہ، ثمرہ جہاں اور سلمہ شہریار لاؤنج میں صوفوں پر براجمان،خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔ہیٹنگ سسٹم نے اندر کے ماحول کو گرما رکھا تھا۔لاؤنج بھی پیلے پھولوں کی لڑیوں سے سجا ہوا

تھا۔صوفے کے پیچھے بھی سارم نے سفید پردوں، پیلے پھولوں اور فیری لائٹس کا بیک گراؤنڈ بنایا ہوا تھا۔

کل سے مہمانوں کی آمد شروع ہو جانی تھی۔حوریہ کے دھدھیال میں ایک ہی چچا تھے جن نے بھائی کی وفات کے بعد جائیداد پر قبضے کی ناکام کوشش کی اور ان کی فیملی سے تعلق توڑ لیا اور ننھیال میں کوئی ہے نہیں تھا۔نانا نانی وفات پا چکے تھے اور ثمرہ جہاں ان کی اکلوتی اولاد۔ہاں البتہ ثمرہ جہاں کے کزنز تھے جنہوں نے آنا تھا اور اس کے علاوہ شہریار صاحب اور سلمہ شہریار کے رشتہ دار اور فرینڈز تھے جنہوں نے مہندی کے فنکشن پر ہی آنا تھا۔

www.novelsclubb.com

حوریہ اولیو کلر کے نئے جوڑے میں ملبوس تھی۔شادی کے فنکشنز کل شروع ہو جانے تھے اس لیے سلمہ اور ثمرہ حوریہ کو وقت دے رہیں تھیں۔

اچانک سیڑھیوں کے پاس سے ڈھولک کی آواز پر وہ تینوں پلٹیں۔

"ٹارزن، تم باز نہیں آئے۔" حوریہ نے سارم کو دیکھتے ہی بولا، جو سیڑھیوں پر چڑھتا آرہا تھا۔ حوریہ چاہتی تھی کہ ڈھولک وغیرہ کا فنکشن نہ کریں صرف مہندی اور بارات مگر سارم سے کون جیت سکتا تھا۔

"اس نے ڈھولک لا کر میز پر رکھتے ہوئے کہا، میری ایک ایک بہن ہے اس کی شادی پر ہلہ گلہ تو بنتا ہے نا۔"

سلمہ شہریار اور ثمرہ جہاں اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہنس رہی تھیں۔

"اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا، اور ویسے بھی آج تمہارے سسرال والے آرہے ہیں مل کر شغل میلا لگائیں گے۔"

"سلمہ شہریار نے حوریہ کو پوچھا جو ابھی تک سارم کو اشاروں میں کچھ کہہ رہی تھی اور ان کی یہ اشاروں کی زبان ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں جان پایا تھا۔ کب تک پہنچیں گے وہ؟"

www.novelsclubb.com

۔بس پہنچنے والے ہوں گے۔"حوریہ نے وال کلاک پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہا"

میں زرامیڈ کو دیکھ کر آؤں۔"ثمرہ جہاں کہتے ہوئے اٹھیں اور کچن کی طرف"
۔گئیں، جہاں فردوس کام کر رہی تھی

فردوس، سلمہ شہریار کی ملازمہ تھی جو صرف شادی کے دنوں میں ان کے کہنے پر ثمرہ جہاں کی ہیلپ کرنے آئی تھی۔ورنہ باقی دنوں میں میڈ صرف صفائی کے لیے
۔آتی تھی

مہمان آ گئے ہیں۔"گیٹ کے باہر گاڑی کے ہارن کی آواز پر وہ چونکی۔سارم "
۔دروازے پر انھیں رسیو کرنے گیا

مرحا سے سلام دعا کے بعد حوریہ اس کے پیچھے سیڑھیوں پر چڑھتی رئیسہ خان کی
۔طرف بڑھی۔جن کے ساتھ یہ اس کی تیسری ملاقات تھی

۔اسلام علیکم، کیسی ہیں آپ؟"اس نے رئیسہ خان سے گلے ملتے ہوئے کہا"

www.novelsclubb.com

ایم فائن۔اینڈ یو؟"رئیسہ خان نے اس کو گلے لگایا اور پھر ماتھا چومتے ہوئے" بولیں۔کئی سال لندن میں گزارنے کے بعد انگلش میں بات کرنا اب ان کی عادت ۔بن چکی تھی

۔می ٹو۔"اس نے جواب دیتے ہوئے انھیں ہاتھ بڑھا کر اندر آنے کا کہا"

سب سے رسمی سلام دعا کے بعد سب صوفوں پر براجمان ہوئے اور فردوس چائے اور ریفریشمنٹ کا سامان رکھ کر جا چکی تھی۔چائے پینے کے بعد مرحہ نے جوش و خروش کے ساتھ سب کو شاپنگ دکھائی۔ڈریسز،جیولری اور جوتے سب نہایت خوبصورت تھے اور مہندی کا لہنگا لیمن کلر کا تھا جس کے ساتھ سیم کلر کی شرٹ اور ۔دوپٹہ تھا۔اور پھر آخر میں اس نے گجرے نکالتے ہوئے حوریہ کو پہنائے

یہ آج کے لیے اسپیشلی،حمائل کی طرف سے۔"اس نے حوریہ کے کانوں میں " ۔سرگوشی کی

۔وہ گجرے کو سہلاتے ہوئے مسکرائی

چلیں اب تھوڑا شغل میلا شروع کریں۔" سارم جو ابھی تک ضبط کیے ہوئے تھا" ۔ڈھولک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

میں بہت اچھی ڈھولک بجا لیتی ہوں، جاؤ اسپون لے آؤ۔" رئیسہ خان نے فوراً " ۔سے ڈھولک اٹھائی اور بولیں

یہ رہا اسپون۔" سارم نے ٹیبل پر پڑے ٹی اسپون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے " ۔کہا

تھوڑی دیر شغل میلا لگا لیتے ہیں ادھر بھی، 10 بجے کے بعد اپنے گھر میں بھی " مہمانوں نے آنا ہے، آج ڈھولک پر۔" کہتے ہوئے رئیسہ خان نے ڈھولک بجانا شروع کیا تو یہ ثابت ہو گیا کہ وہ پاکستانی ہونے کے ساتھ ساتھ پنجاب کی رہائشی بھی ۔رہ چکی ہیں

9 بجے تک رونق لگانے کے بعد مرحا اور رئیسہ خان چلیں گئیں اور پھر یہ عہدہ ۔سارم نے دل و جان سے نبھایا

منزل شیر خان جگنوؤں کی مانند جگمگا رہی تھی،اندر بھی ہر طرف پیلے اور سفید پھولوں سے سجی کسی دلہن کی مثل لگ رہی تھی۔مرحا اور رئیسہ خان ابھی واپس پہنچی تھیں۔

"تھینکس ڈیئر،پہلے آکر کام میں ہیلپ کرنے میں اور ہمارے پیچھے کام نپٹانے کے لیے۔"رئیسہ خان نے مونہ خان کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ شبنم کو کام کے بارے انسٹرکٹ کر رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تھینکس کی کوئی بات نہیں۔تم تو جانتی ہو مرحا اور حمائل میرے اپنے بچوں جیسے ہیں،کتنا پیار تھا میرے اور شمسہ میں۔آج اس دنیا میں ہوتی تو کتنا خوش ہوتی حمائل کے لیے۔"وہ بمشکل آنسو روکتے ہوئے بولیں۔

مونہ خان، شمسہ خان اور وارث صاحب دونوں کی کزن تھیں اور شمسہ خان کی کوئی بہن نہ ہونے کی وجہ سے ان کے سب سے زیادہ قریب تھیں۔

چلو اب کام چھوڑو اور تیار ہو جاؤ۔ابھی مہمان آنے شروع ہو جائیں گے۔باقی میں دیکھ لیتی ہوں۔"

رئیسہ خان نے کہا اور شبنم کی طرف متوجہ ہو گئی۔مرحا اور مونہ خان باتیں کرتیں سیڑھیاں کی طرف چلی گئیں۔

ایک تو ان عورتوں کے فکشن نہیں ختم ہوتے۔پتہ نہیں کہاں سے نئے نئے نام اور فکشن نکال لیتی ہیں۔"حمائل سفید قمیص شلوار میں ملبوس ڈریسنگ کے سامنے کھڑا فون پر کسی کو سنا رہا تھا۔

یار ایک بار ہی ہوتی ہے شادی کرنے دو نا شغل میلا،یہی باتیں تو یادیں رہیں گی بعد میں۔تم اور حوریہ تو پتہ نہیں کیا چیزیں ہو۔"سارم اسے مشورہ دینے والے انداز میں بولا۔

یار، میری بیگم کو کچھ مت کہنا اور تم سے تو مجھے ہمیشہ دادی اماں والی وائبز آتی ہیں۔"
آجانا پلیز آدھے گھنٹے تک اب مجھے بھی تو کمپنی چاہیے کسی کی۔اِنہوں نے تو آنٹیاں
۔اکٹھی کر لیں ہیں۔"اس نے ملتجی انداز میں کہا

وہ تمہاری بھابھی سے پہلے بہن ہے میری اور یار دادا بول دیتے ایسے ہی جینڈر چینج"
۔کر دیا میرا۔"اس نے ہمیشہ کی طرح اپنے شرارتی انداز میں جواب دیا

۔اچھا یار۔آجانا پھر۔"اس نے ہنستے ہوئے، پھر سے التجا کی"

اچھا آجاؤں گا دادی کے پوتے۔"سارم نے ایک آنکھ بند کرتے ہوئے، باچھیں"
۔کھلائے کہا

www.novelsclubb.com

اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔دادی۔۔۔۔پوتا۔"حمائل فون کاٹتے ہوئے بڑبڑایا"
۔اور پھر سر جھٹکتے ہوئے کمرے باہر نکل گیا

حوریہ سونے کی تیاری کر رہی تھی جب فون پر میسج آیا فون اٹھا کر دیکھا تو "ٹارزن" ۔نام کے ساتھ میسج بھی چمک رہا تھا

"؟سو رہی ہو"

نہیں، پر سونے لگی ہوں۔" (آدھی رات کو بھی اسے سکون نہیں) سوچتے ہوئے" ۔حوریہ نے لکھا

"۔یار، تمہارے سسرال آیا ہوا ہوں اور اب بور ہو رہا ہوں، اسی لیے میسج کیا"

"؟ادھر کیا لینے گئے ہو اس ٹائم"

تمہارے شوہر جی نے ہی بلایا تھا۔ کہہ رہا تھا ڈھولکی کا فنکشن ہے آجاؤ۔ میں اکیلا" بور ہو جاؤں گا۔ اور اب مرحا اسے بھی اندر لے گئی ہے اور میں یہاں ان انکلز کے ساتھ ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا ہوں۔" سارم شہریار دوستوں کے لیے کچھ بھی کر ۔گزرنے والا شخص تھا

"؟مطلب تم حمائل کا بدلہ مجھ سے لے رہے ہو"

بالکل۔ویسے اب مجھے بھی اپنا کوئی بندوبست کرنا پڑے گا۔ایک ایک بہن کی بھی"
"۔شادی ہو رہی ہے۔اب مجھے ایک سپیشل بندہ چاہیے ہو گا باتیں کرنے کے لیے

"۔چلو اس مدعے پر بھی سوچ بچار کرتے ہیں شادی کے بعد فارغ ہو کر"

بالکل، میں تو سوچ رہا وقت ضائع کیے بغیر کل ہی اخبار میں اشتہار دے دیتا"

"۔ہوں

"۔ویسے کوئی لڑکی پسند تو نہیں کر رکھی"

www.novelsclubb.com

"؟سچ بتاؤں"

"۔ہاں۔اگر چاہو"

"۔پسند کرتا ہوں کسی کو مگر ابھی اسے بتایا نہیں ہے"

میری مانو تو دیر نہ کرو۔ محبت کے اظہار میں دیری بہت بھاری پڑ جاتی ہے۔اور"
"۔ایک بار اگر وقت ہاتھ نکل جائے تو پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں رہتا

یہ تو تم نے ٹھیک کہا ہے۔ تمہاری شادی کے بعد اس کام کے لیے بھی وقت نکال "
"۔لیں گے

"۔بیسٹ آف لک بڈی۔ میں تمہارے لیے دعا کروں گی"
تھینکس۔آگیا ہے حمائل جان بچا کر آخر کار۔"حمائل کو اندر سے آتے دیکھ کر"
۔اس نے لکھا

اوکے بائے۔"حوریہ نے مسکراتے ہوئے فون رکھا اور سونے کے لیے لیٹ"
۔گئی

آج دن کچھ روشن تھا،دھند مکمل طور پر چھٹ چکی تھی۔حوریہ کی مہندی کے لیے پالر میں اپائنٹمنٹ تھی اور وہ ثمرہ جہاں کے ساتھ اپنی چیزیں سمیٹنے میں مصروف تھی۔

باجی وہ باہر مہمان۔۔۔۔"فردوس کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی مگر اس کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔"

حوری۔۔۔۔۔"ماہم بھاگتی ہوئی ایک دھڑلے سے کمرے میں داخل ہوئی اور حوریہ کے گلے لگ گئی۔وہ ہمیشہ ایسے ہی آتی تھی،کسی آندھی یا طوفان کی مانند۔

ماہی،فائینلی تم آگئی۔"حوریہ نے بھی خوشی سے اسکے گلے لگتے ہوئے کہا"

میرا بس چلتا تو مہینہ پہلے آجاتی تمہاری شادی پر مگر۔۔۔۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تم آگئی ہو یہی کافی ہے میرے لیے۔"اس نے پیار سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے "
۔کہا

۔ماہم، ثمرہ جہاں سے بھی اسی جوش اور محبت سے ملی

۔آنٹی نہیں آئی کیا؟"حوریہ نے کمرے سے باہر جھانکتے ہوئے پوچھا"

ابھی ہی تو پہنچے ہیں ہم،ماما نیچے ہیں آجاتی ہیں مجھ سے تو پھر صبر نہیں ہوتا۔"ماہم"
نے تفصیل سے آگاہ کیا۔اور پھر نان اسٹاپ باتیں جو اس نے اکٹھی کی ہوئی تھی
۔حوریہ کو سنانے لگی۔فردوس اس کے لیے چائے اور لوازمات لائی

ماہم،سارم کی اکلوتی پھوپھو آسیہ مظفر کی اکلوتی بیٹی تھی۔اور حوریہ سے اس کی
دوستی تب سے تھی جب سے حوریہ اور ثمرہ جہاں لاہور شفٹ ہوئے تھے۔وہ
لوگ کراچی رہتے تھے اور ہر گرمیوں کی چھٹیوں میں آتے تو سارم،ماہم اور حوریہ
۔تینوں مل کر گھر والوں کی ناک میں دم کیے رکھتے

ماہم بہت ہی حسین تھی۔گنگرالے ہیزل براؤن بال اور خوبصورت بڑی، بڑی ۔ہیزل آنکھیں اور حسین مسکراہٹ،وہ بالکل کسی باربی مووی کا کریکٹر لگتی تھی

دونوں کی گفتگو تب ختم ہوئی جب آسیہ مظفر،ان کے ہسبینڈ اکرم صاحب اور ۔مسٹر اور مسز شہریار آئے

۔رسمی سلام دعا کے بعد معمول کی گفتگو ہوئی

حور یہ بیٹا، تم سے کچھ بات کرنے ہے؟"جب مسٹر اور مسز اکرم کچھ دیر بعد" واپس نیچے چلے گئے اور ثمرہ جہاں اپنے کاموں میں مصروف ہو گئیں تو مسز شہریار ۔نے کہا

www.novelsclubb.com

۔جی آنٹی۔"وہ ان کی طرف متوجہ ہوئی"

یہ ہماری طرف سے تمہاری شادی کا تحفہ۔"شہریار صاحب نے ایک فائل اس کی" ۔طرف بڑھاتے ہوئے کہا

یہ۔۔۔کیسے لے سکتی ہوں میں۔۔۔۔"اس نے فائل کھول کر دیکھی تو حیرانگی سے کہا۔

بیٹا،میری اپنی بیٹی کو بھی میں شادی میں یہی تحفہ دیتااور جب تمہیں بیٹی بنایاہے تو" پھر تم کیوں نہیں لے سکتی۔"وہ بڑے پیاراور محبت سے بولے۔

انکل مگراس تکلف کی کیاضرورت تھی۔۔۔۔۔"اس نے کچھ بولناچاہامگر آنسوؤں کا گولہ حلق میں پھنس گیا۔

بس بیٹاکچھ نہیں بولنااب،بیٹی کہتی ہوخود کومیری اور بیٹیوں کے ساتھ کیسا" تکلف۔"ان نے اس کے سرپرہاتھ پھیرتے ہوئے کہااور پھر دونوں میاں بیوی اجازت لے کر چلے گئے۔

حوریہ کتنی دیر وہ فائل ہاتھوں میں لیے بیٹھی رہی۔وہ واقعی کوئی عام تحفہ نہیں تھا بلکہ ایک لیگل پیپر تھا۔جس کے مطابق مسٹر شہریار مظفر نے اپنی کمپنی کے 10% شیئرز حوریہ کے نام کر دیے تھے۔شہریار صاحب کو نہ کرنااس کے بس

میں نہ تھا کیونکہ اپنے بابا کے بعد حوریہ کو اگر کسی نے مضبوط بنایا اور بننا سکھایا تھا تو ۔وہ شہریار صاحب ہی تھے۔ایک عظیم دوست، جن نے دوست کا وعدہ وفا کیا تھا

شادی ہال میں ہر طرف روشنیاں جگمگا رہیں تھیں۔پیلے اور سفید پھولوں کے ساتھ سجا اسٹیج جیسے کسی بادشاہ کا تخت،ان دونوں کا منتظر ہو۔مہندی کا فنکشن کمبائن تھا۔اسٹیج کے سامنے صوفوں پر دونوں فیملیز کے خاص مہمان براجمان تھے۔ثمرہ، رئیسہ اور سلمہ باری باری مہمانوں سے ملاقات کر رہی تھی۔گول میزوں کے گرد ۔کرسیوں پر باقی مہمان بیٹھے نظر آرہے تھے

www.novelsclubb.com

حوریہ تیار ہو کر ہال پہنچی تو اس کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ماہم اور سارم بھی اسی کے ساتھ تھے۔پیچھے پیچھے حمائل بھی مرحا اور اپنے دوستوں کے ساتھ ہال میں پہنچ گیا۔حوریہ لیمن لہنگے میں،لائٹ میک اپ اور فرنچ چٹیا جس میں پھول لگا کر کندھے سے آگے کی طرف رکھے گئے تھے بالکل اپنے نام کی مثل لگ رہی تھی۔

سارم نے، جو کہ لائٹ گرے کرتا پاجامہ میں ملبوس، ہم رنگ واسکٹ پہنے ہوئے ۔کافی ہینڈسم لگ رہا تھا

حوری۔۔۔"حوریہ، ماہم اور سارم کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھی تھی جب مرحا اسے" دور سے دیکھتے ہوئے بازو پھیلائے اس کی طرف آئی۔ مرحا مرون شرٹ اور گولڈن شرارے میں ملبوس تھی۔ درمیان سے مانگ نکال کر بندیا لگائی ہوئی تھی اور بال کھلے چھوڑے ہوئے وہ گلاب کے پھول کی طرح نازک، نکھری اور حسین ۔لگ رہی تھی

حوریہ بھی اٹھ کر اس سے گلے ملی۔ پھر اس نے سارم اور ماہم سے بھی رسمی سلام ۔کیا

مرحا کے پیچھے پیچھے حمائل بھی اسٹیج پر آیا اور حوریہ کے ساتھ بیٹھا۔ حمائل سفید کرتے اور پاجامے پر لیمن کلر کی واسکٹ پہنے ہوئے تھا۔ اس کی شخصیت کا رعب ۔سفید سوٹ میں اور نکھر رہا تھا

یہ رنگ آپ پر بہت جچ رہا ہے۔اپنی نظر اتار لیجیے گا۔"اس نے حوریہ کی طرف"
۔جھکتے سر گوشی کی تو وہ مدھم سا مسکرا دی

جی، مجھے پتا تھا یہ کلر حوری پر بہت سوٹ کرتا ہے اور اس کا فیورٹ بھی ہے۔اسی"
لیے یہ کلر سلیکٹ کیا تھا اور اتارتی ہوں میں نظر زرا دونوں کی۔"مرحا نے شرارتی
۔انداز میں دونوں کی گفتگو کاٹی

۔آہ مرحا، تم ہماری باتیں سن رہی ہو؟"حمائل نے اس کے اچانک جواب پر کہا"
پبلک پلیس پر بات کریں گے تو کوئی نہ کوئی سنے گا تو ضرور۔"اس نے شانے"
۔اچکاتے ہوئے کہا

۔حوریہ نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی

حوری وہ لڑکی کون ہے؟وہ گنگھریلا لے بالوں میں وائٹ اور گرے لہنگے میں۔" "
۔مرحا نے سارم کے ساتھ کھڑی، باتیں کرتی لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

وہ۔۔۔۔وہ ماہی ہے نا۔ماہم۔سارم کی پھوپھو کی بیٹی۔"اس نے آگے پیچھے" ۔نظریں دوڑاتے ہوئے کہا

اوہ، یاد آگیا تمہاری اور سارم کی کرائم پارٹنر۔یہ تو بہت ہی پیاری ہے۔"وہ اسے " دیکھتے ہوئے بولی۔دل میں کہیں ایک ڈر بھی ابھرا سارم کو کھو دینے کا مگر وہ محبت کو زبردستی حاصل کرنے کی قائل نہ تھی۔

اب رسمیں شروع ہو چکی تھیں۔ہر کوئی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھا کوئی رسموں میں کوئی کھانے میں اور کوئی خوش گپیوں میں۔

صبا تم میرے ساتھ پارکنگ تک چلو گی؟ کچھ سامان گاڑی میں رہ گیا ہے۔"مرحا" نے مہمانوں میں سے اپنی ایک کزن کو کہا۔

اوکے، چلو۔"کہتے ہوئے وہ مرحا کے ساتھ چل پڑی"۔

سارم بیٹے، میں اپنا فون جلدی میں گاڑی کے ڈیش بورڈ پر بھول آئی ہوں۔لادو"
۔پلیز۔" ثمرہ جہاں نے سارم کو پاس سے گزرتے ہوئے دیکھا تو بولیں

جی، میں لے آتا ہوں۔" وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولا اور باہر کی طرف بڑھ"
۔گیا

ہال کے دروازے سے باہر آتے ہوئے صبا کو کسی نے آواز دی اور وہ پلٹ گئی۔مرحا کو اس بات کا احساس تب ہوا جب اس نے کوئی بات پوچھی اور کوئی جواب نہ آیا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو صبا وہاں نہیں تھی۔وہ پھر سے سر جھٹک کر اپنی کار کی طرف
۔بڑھ گئی

پارکنگ بالکل خالی تھی اور روشنیاں مدھم۔مرحا ہمشہ سے ہی ڈرپوک اور نازک تھی۔اسی وجہ سے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے تیز قدم اٹھاتی گاڑی کی طرف بڑھی اور
۔جلدی سے سامان نکالنے لگی

گاڑی سے سامان نکال کر ابھی وہ مڑی ہی تھی جب اس نے دو لڑکوں کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔نشے میں دھت وہ کچھ کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔اس کا وجود کانپ اٹھا،ڈر کے مارے دل زوروں سے دھڑکنے لگا،شدید سردی میں بھی اس کے ماتھے پر پسینہ نمودار ہوا۔اس نے بھاگنا چاہا مگر ٹانگیں ۔بے جان محسوس ہوئی۔وہ لاڈوں میں پلی، چھوٹی سی بات پر پریشان ہو جاتی تھی ابھی ایک لڑکے نے اس کی طرف ہاتھ ہی بڑھایا تھا کہ کسی نے اسے دھکا دیا اور وہ درد سے کراھتا ہوا زمین بوس ہوا اور اس کے پیچھے سے بھاگتے ہوئے سارم نمودار ۔ہوا اور دوسرے لڑکے کی طرف بڑھا۔مگر وہ اپنے دوست کو چھوڑ کر بھاگ نکلا

www.novelsclubb.com

جب کوئی میرے سامنے ایسی حرکتیں کرتا ہے تو میرے ہاتھ چل پڑتے ہیں اور " جب میرے ہاتھ چلنا شروع ہو جائیں تو انہیں روکنا مشکل ہو جاتا ہے۔"اس نے پہلے لڑکے کو زمین سے اٹھایا اور دو چار مکے منہ اور پیٹ میں مارتے ہوئے کہا اور پھر اسے کراہتا چھوڑ کر مرحا کی طرف بڑھا جو اس وقت ڈر سے کانپے جا رہی تھی۔

گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے سارم نے اسے بٹھایا۔اس کی ٹانگیں گاڑی سے باہر تھی اور وہ دروازے کا سہارا لیے اپنی سانسیں بحال کرنے لگی۔سارم نے اس کی کار کے پیچھے کھڑی اپنی کار سے پانی کی بوتل نکالی اور کھول کر اسے تھمادی۔مرحا نے ایک سانس میں ہی آدھی بوتل پی لی۔

"اپنے آنسو صاف کرو اور نارمل ہو جاؤ۔میں نہیں چاہتا کہ کوئی بھی تم سے فضول سوال کرے۔لوگ تو ویسے بھی بات کا بتنگڑ بنانے میں ماہر ہوتے ہیں۔"اس نے ٹشو کا ڈبہ اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

جب مرحا نے خود کو سنبھال کر دوبارہ نارمل کر لیا تو وہ اسے اپنے ساتھ اندر لے آیا۔

"مرحا تمہاری آنکھیں اور ناک کیوں سرخ ہوئی ہے"وہ حوریہ ہی تھی جو مرحا کو دیکھ کر جان جاتی تھی کہ اس کی دوست کو کچھ ہوا ہے۔

وہ۔۔۔باہر گاڑی سے سامان لینے گئی تھی تو ٹھنڈ اور دھند کی وجہ سے سرخ" ہو گئی۔"پہلے تو اچانک اس سوال پر وہ گھبرائی اور پھر سامنے کھڑے سارم کو دیکھا جس نے اشارے سے اسے ریلیکس ہونے کا کہا۔تو ہمت کر کے مسکراتے ہوئے بتایا۔

سہی، میں تو سمجھی روئی ہو۔"حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔شادی کی ٹینشن میں" یہ بات تو اس کے ذہن سے بالکل نکل گئی تھی کہ آج تو باہر دھند نہیں تھی۔ورنہ وہ کبھی مرحا کی بات پر یقین نہ کرتی۔

رات کافی دیر سے فنکشن ختم ہوا تو سب اپنی اپنی منزلوں کی طرف رواں دواں ہو گئے۔

گھر آ کر فریش ہونے کے بعد حوریہ نے سونے کی بہت کوشش کی مگر نیند نہ آئی۔ ثمرہ جہاں جو اتنے دن سے کاموں میں جکڑی ہوئی تھی جلد ہی نیند کی وادیوں میں

چلی گئیں۔حوریہ روم سے نکل کر باہر ٹیرس پر پڑی چیئرز پر بیٹھ گئی۔دل میں غبار تھا،ایک بوجھ تھا، عجیب سی ملی جلی کیفیات، شاید اپنے گھر کو چھوڑنا سب کے لیے ایسا ہی ہوتا ہے۔ نظریں آس پاس دوڑاتے نیچے لان میں جا کر رک گئیں جہاں سارم لکڑی کے جھولے میں بیٹھا ہوا سوچوں میں گم تھا۔

سارم۔۔۔۔"آہستہ سے آواز دیتے ہوئے اس نے سارم کو مخاطب کیا۔جو ایک" دفعہ چونکا اور پھر اس کی نظریں چھت پر حوریہ تک گئیں جو اسے اشارے سے پوچھ رہی تھی کہ "تم سوئے نہیں"۔

سارم نے اشارے میں اوپر آنے کا بتایا اور تھوڑی ہی دیر میں اس کے پاس تھا۔

نیند نہیں آرہی۔"حوریہ کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا"۔

کیوں؟"جانتے ہوئے بھی اس نے پوچھا"۔

آج مجھے احساس ہو رہا ہے کہ بہن کو رخصت کرنا کتنا مشکل ہے۔"اس نے نم" ۔آنکھوں سے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا

اوہ سارم، تم رو رہے ہو۔آنکھیں صاف کرو اپنی۔تم ایسے بالکل بھی اچھے نہیں" ۔لگتے۔"اس نے اس کی پانیوں سے بڑی آنکھیں دیکھتے کہا

پتا ہے حوری، سکول میں جب میں بچوں کو اپنی بہنوں کے ساتھ دیکھتا تھا تو میں" ہمیشہ چاہتا تھا کہ کاش میری بھی ایک بہن بھی ہوتی۔ہم اکٹھے سکول جاتے، مل کر شرارتیں کرتے۔تم سہی کہتی ہو میں واقعی خوش قسمت ہوں کیونکہ اللہ نے تمہارے روپ میں ایک بہن اور دوست سے نوازا۔اور اب تمہارے جانے کا سوچ کر دل ڈوبتا ہے۔"وہ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھا اور حوریہ اسے سن رہی ۔تھی۔کچھ لمحے سکوت کے گزرے

مجھے لگتا تھا تم میں دماغ نہیں ہے پر اب احساس ہو رہا ہے کہ تھوڑا بہت ہے۔ مگر" ایسی سیریس گفتگو بالکل بھی اچھی نہیں لگتی تمہارے منہ سے۔" حوریہ نے اس کا موڈ اچھا کرنے لیے کہا تو وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

توبہ توبہ، کیا سمجھا ہوا ہے اب دماغ نہ ہونے والی بات تو غلط ہے نا۔ ایسے ہی" "۔"سی۔اے" تو نہیں کر لیا نا۔" اس نے اپنا دفاع کرتے ہوئے کہا

اوہ ہاں غلطی ہو گئی، میں تو بھول گئی تھی، تم میں تو ایک نہیں، دو دماغ ہیں نا۔"""۔اس نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا

ایک تو تم اور حمائل کبھی میرا جینڈر چینج کر دیتے ہو اور کبھی مجھے مکمل طور پر" ۔انسانوں کی کیٹا گری سے بے دخل کر دیتے ہو" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا

بے دخل کو چھوڑو مجھے تو بندر کا افسوس ہو رہا ہے اسے پتہ چلا تو برا مان جائے" ۔گا۔" وہ مصنوعی افسوس کرتے ہوئے بولی

۔میں نہیں بول رہا، بستی کے لیے بلایا تھا۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

۔میں نہیں بول رہا، بستی کے لیے بلایا تھا۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

۔میں نے کب بلایا خود آئے تھے۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی"

اچھا جاؤ۔اب سو جاؤ۔ صبح بھی بزی رہو گے تھوڑا ریسٹ کر لو۔"سارم نے ایک"
۔ غصیلی نظر اس پر ڈالی تو اس نے مسکراتے ہوئے کہا

تم بھی ریسٹ کرو میرے سے زیادہ تمہیں ضرورت ہے ریسٹ کی۔"اس نے"
اٹھتے ہوئے کہا اور اندر چلا گیا۔ حوریہ بھی سارے خیالات کو جھٹک کر اٹھ گئی۔اب
اس کا موڈ بہت بہتر تھا

www.novelsclubb.com

کچھ لوگوں کا پل بھر کا ساتھ کسی انٹی ڈپریسنٹ سے زیادہ اچھا اور دیرپا اثر دیتا"
۔ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے سوچا

ڈوبتی شام کے ساتھ، شادی ہال میں آج بھی الگ رونق کا سماں تھا۔ برقی قمقموں کی روشنی میں سرخ اور سفید گلابوں کی سجاوٹ میں اسٹیج پر براجمان وہ دونوں، حسین موقع ہر کسی کی توجہ سمیٹے ہوئے تھے۔

حوریہ ریڈ یش مرون کلر کے لہنگے میں ملبوس تھی، ہلکا سا میک اپ، بال جوڑے میں بندھے ہوئے جن میں درمیان سے مانگ نکال کر بندیا اور جھومر، کانوں میں آویزے اور گلے میں گلوبند، حسن کو چار چاند لگا رہا تھا۔

حمائل کالی شیروانی اور سر پر ہم رنگ کلے میں ملبوس، چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ، بلا کا ہینڈسم لگ رہا تھا۔ کوئی گپ شپ میں مصروف اور کوئی کھانے میں مصروف تھا۔ نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا اب بس رسمی فنکشن اور رخصتی تھی۔

سارم اور ماہم دودھ پلائی کی رسم کی تیاری میں مصروف تھے جبکہ مرحا کی نظریں سارم کی تلاش میں بھٹک رہی تھیں۔ مرحا کا پرکلر کی میکسی میں ملبوس تھی۔ سیدھے کالے بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے اور درمیان سے مانگ نکال کر چھوٹی

سی بندیا سجائی ہوئی تھی، کانوں میں جھمکے، پریشان آنکھیں، ایک عجب کشش تھی اس میں۔

سارم سکن کلر کے کرتا پاجامہ میں ملبوس تھا۔ بازو کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے، بال جیل لگا کر سیٹ کیے ہوئے، گہری آنکھیں جو اس کے ساتھ مسکرا رہیں تھی، حمائل کے بعد سب کی نظروں کا مرکز تھا۔ اس کے ساتھ کھڑی پیروں تک آتی شیفون کی چاکلیٹ براؤن فراک میں ملبوس ماہی، اپنے کرلی بال کمر پر پھیلائے جن میں سے کچھ چہرے کے گرد لٹکتے ہوئے، ماتھے پہ بندیا اور گردن میں گلوبند، موٹی حسین ہیزل آنکھیں مسکراتے ہوئے سارم کو کوئی بات بتا رہی تھی۔ ماہم اور سارم کو یوں خوش دیکھ کے اس کی آنکھوں میں اداسی آبسی جسے لاکھ کوشش کے با وجود وہ چھپا نہیں پا رہی تھی اور وہ اس بات سے واقف تھی کہ اسے جذبات چھپانہ نہیں آتے۔

"۔آہ یہ محبت کی آزمائش سب سے بھاری ہوتی ہے"

www.novelsclubb.com

شہریار صاحب مہمانوں سے ملاقات کر رہے تھے۔جب اشتیاق صاحب ان سے ملنے آئے۔

"کیسے ہیں شہریار صاحب؟"اشتیاق صاحب نے ہاتھ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بیٹی کی شادی پر انسان کیسا ہو سکتا ہے؟بہت بہت خوش ہوں میں۔"شہریار صاحب نے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ویسے تبریز صاحب،ایم۔این۔اے خالد ندیم کے بزنس پارٹنر ہیں اور ایم۔این۔اے کی آپ سے اچھی خاصی دشمنی ہے۔میں تو حیران ہوں آپ اس شادی کے لیے راضی کیسے ہوئے؟"اشتیاق صاحب نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"بہت اچھا بچہ ہے اور میری بیٹی کو پسند کرتا تھا تو میں بھی بچوں کی خوشی میں راضی ہو گیا۔ویسے بھی مجھے رشتوں اور بزنس کو الگ الگ رکھنا آتا ہے۔"شہریار صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

یہی وجہ ہے یا پھر آپ بیٹی کو استعمال کر کے تبریز صاحب کے ساتھ کاروباری" تعلقات استوار کر رہے ہیں۔" اشتیاق صاحب کی بات سنتے ہی ان کے چہرے پر ناپسندیدگی کے تاثرات آئے۔

میں آپ کی طرح نہیں ہوں اشتیاق صاحب کہ کاروباری تعلقات مضبوط بنانے" کے لیے اپنی بیٹی استعمال کروں۔ آپ بھولے تو نہ ہوں گے نا کہ آپ مجھ سے تعلقات اچھے کرنے کے لیے سارم کے لیے اپنی بیٹی کو پیش کر رہے تھے؟" شہریار صاحب نے ابرو اٹھاتے ہوئے طنز کا جواب طنز سے لوٹایا۔ اشتیاق صاحب کی مسکراہٹ ایک دم اڑن چھو ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

مجھے اپنی اور دوسروں کی بیٹیوں کو عزت دینا آتی ہے۔" شہریار صاحب نے ان" کے مرجھائے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئے۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد تصویریں بنیں اور ان خوبصورت لمحات کو کیمرے میں ہمیشہ کے لیے نقش کر لیا گیا۔

سارم اور ماہم اب دودھ پلائی کی رسم کے لیے اسٹیج پر آئے اور ایک طرف ماہم اور دوسری طرف سارم بیٹھ گیا۔ پھولوں کی ٹرے میں پڑے دودھ کے گلاس کے ساتھ پڑے کاغذ پر 1 لاکھ لکھا تھا، جو کہ اس رسم کے بدلے ان دونوں نے مختص کیے تھے۔ مرحا صوفہ کے پیچھے حمائل کے کندھوں پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔

"تو حمائل صاحب اپنی جیب ہلکی کرنے کی تیاری کر لیں۔" سارم نے دودھ کے گلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بھئی سیدھی سی بات ہے میں تو دودھ پیتا ہی نہیں۔" حمائل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"دودھ نہ پینے کی سزا ڈبل پیمنٹ ہے۔" اب کے ماہم نے سزا کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

یار، کچھ تو بولو تمہارے معصوم شوہر پر ظلم ہو رہا ہے۔" حمائل نے اب حوریہ سے "
۔مدد مانگی

نہ نہ آج کوئی سفارش نہیں چلے گی۔" حوریہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی سارم نے "
حمائل کی امیدوں پر پانی پھینک دیا۔ دونوں فیملیز کے افراد ان کے ڈرامے انجوائے
۔کر رہے تھے

سارم تم تو میرے دوست ہو نہ کچھ تو رحم کرو۔" حمائل نے منہ بناتے ہوئے "
۔کہا

دشمن نہ کرے دوست نے وہ کام کر دیا۔" اب کے تبریز صاحب نے گفتگو میں "
۔حصہ ڈالا تو سب بے اختیار ہنس پڑے

تے۔ بی، آپ بھی۔" حمائل اب اس اکیلے سپاہی کی طرح محسوس کر رہا تھا جس "
۔کے ساتھ سب نے غداری کی ہوئی ہو

حمائل یار، کیوں کر رہے ہو تنگ، دے دو نہ پیسے۔"اب کے مرحانے حمائل کے "
کندھوں کو نرمی سے دباتے ہوئے کہا۔اس کا موڈ آف تھا اس لیے وہ بس جلدی
۔جلدی گھر پہنچنا چاہتی تھی

اب تو میرے آخری ساتھی نے بھی ہار مان لی اب تو دینے پڑیں گے پیسے۔""
۔حمائل نے دکھ بھرے انداز میں کہتے ہوئے، دودھ کا گلاس اٹھالیا اور تھوڑا سا پیا

حوری، کو بھی دو اب۔کہتے ہیں، جو ٹھا پینے سے محبت بڑھتی ہے۔"مرحانے "
دودھ کے گلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرگوشی کی۔حمائل نے گلاس حوریہ
۔کی طرف بڑھاتے ہوئے، جیب سے والٹ نکالا

آہ ! یہ رسم کے نام پر لوٹنے والا لوٹیرا۔"نوٹ نکال کر سارم کی طرف "
۔بڑھاتے ہوئے اس نے دل میں سوچا

رخصتی کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے اور حوریہ آج شہریار ہاؤس
۔سے منزل شیر خان کی ہو گئی

www.novelsclubb.com

مگر شاید کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ نئی تبدیلی منزل شیر خان کے افراد کے لیے کیسا غضب بن کر ٹوٹے گی۔

منزل شیر خان اپنے تمام تر راز خود میں چھپائے رات کے اس پہر برقی قمقموں کی روشنی میں اپنے مغرور انداز میں کھڑی تھی۔

حوریہ اپنے بیڈ پر عروسی لباس پھیلائے بیٹھی تھی۔ مرون رنگ کے لہنگے میں وہ ایک ماہ تمام سی لگ رہی تھی۔ کمرہ سرخ اور سفید پھولوں سے سجا ہوا تھا جن کی مہک کمرے کر معطر کر رہی تھی۔

دروازے پر ہلکی سی دستک کے بعد حمائل داخل ہوا دروازہ بند کرتے ہوئے بیڈ پر حوریہ کے پہلو میں بیٹھا اور ایک خوبصورت مسکراہٹ بے اختیار اس کے لبوں پر آگئی۔

"ویسے حور، ہمارے گھر آنے سے آپ اور خوبصورت نہیں ہو گئیں۔" حمائل نے مسکراہٹ برقرار رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو پتہ ہو، جو زیادہ ہی غور سے دیکھتے ہیں مجھے۔" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی۔

"اوہ، ہاں یہ تو ہے۔ اور میرے بارے میں کیا خیال ہے؟" وہ اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ جو بلیک شیروانی میں ملبوس بلا کا ہینڈسم اور رعب دار لگ رہا تھا۔

"آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں۔" اس نے ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"بس اچھا۔ چلو چھوڑو۔" وہ نے منہ بناتے ہوئے بولا۔

۔پھر سائیڈ ٹیبل سے سے ایک باکس نکالتے ہوئے حوریہ کی طرف بڑھایا

یہ آپ کے لیے، میرے گھر میں آپکی پرمانینٹ ٹرانسفر کا تحفہ۔"اس نے مسکراتے" ہوئے کہا۔حوریہ نے باکس کھولا تو اندر ایک بے حد خوبصورت سا وائٹ گولڈ بریسلیٹ، جس کے درمیان میں نیلا ہیرا جڑا ہو تھا اور اس کے دونوں طرف ڈائیمنڈز کی لڑی تھی۔حمائل ہمیشہ اسے کوئی نہ کوئی تحفہ دیا کرتا تھا مگر یہ اس کے لیے سب سے انمول ہونے والا تھا۔

۔تھینکس۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

حمائل نے اس کا بازو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اسے وہ بریسلیٹ پہنایا۔اور پھر اس کا ہاتھ بڑھا کر لبوں سے لگالیا۔پھر حوریہ کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔

حور، نکاح پر میں نے آپ سے ایک وعدہ کیا تھا۔ میں زندگی کے نئے سفر کے " آغاز پر اسے دہرانا چاہوں گا...."حمائل نے ایک ہاتھ سے اسکے ہاتھ کو تھاما ہوا تھا ۔اور دوسرے ہاتھ سے اسکے ہاتھ کو تھپکتے ہوئے کہا

اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ شاید اس بات سے انجان تھی کہ، ۔حمائل شیر خان، حوریہ کمال کی اس مسکراہٹ پر تو دنیا بھی لوٹا دے

میں حمائل شیر خان، آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں ہر غم اور خوشی میں، ہر" مشکل اور آسانی میں اور ہر ہار اور جیت میں آپکے ساتھ کھڑا رہوں گا۔"اس نے ۔حوریہ کی مسکراتی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

۔آزمالوں؟"اس نے مسکراتے ہوئے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائے"

۔اینی ٹائم۔"اس نے مسکراتے ہوئے یقین دہانی کروائی"

جانے کیوں بغیر ثبوتوں اور گواہوں کے کسی پر بھروسہ نہ کرنے والی ایڈوکیٹ حوریہ کمال کو، بغیر ثبوتوں اور گواہوں کے بھی، حمائل شیر خان کی باتوں پر یقین آ جاتا تھا۔

اسی رات میں اپنے کمرے میں موجود آئینے کے سامنے بیٹھے، ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑے، وہ نشے میں دھت خود سے باتیں کر رہا تھا۔

"آہ، سیکرٹ کلر، آہ۔ لوگوں کی جانیں لے کر اپنی نیند حرام کرتے ہو۔۔۔۔۔" ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں، بکھرے بالوں اور حلیے میں خود کو آئینے میں دیکھتے وہ بول رہا تھا۔

"پر خون، شاید وہ دنیا کا سب سے خوبصورت رنگ ہے۔۔۔۔۔ پہلے جس کے رنگ سے خوف آتا تھا اب وہ میرا پسندیدہ رنگ بن چکا ہے۔" گلاس سے گھونٹ لیتے ہوئے ایک بار پھر خود سے بولا۔

اس نے مجھے برباد کر دیا ہے۔اس غلیظ کھیل کا عادی بنا کر۔"اب کے چہرے پر "
۔غصہ،افسوس اور شکست کے آثار تھے

اب تو اس سب کی عادت ہو گئی ہے۔اب تو پلٹنے کا کوئی راستہ نہیں۔"دو بادہ سے "
خود کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔اور گلاس سے آخری گھونٹ لیتے ہوئے
۔اٹھا اور بیڈ کی طرف بڑھا

تم بہت جینیئس ہو،ایک دن بہت کامیاب ہو گے "دماغ میں کہیں وہ پرانی بات "
۔دوبارہ ابھری

میں جینیئس سے کب ایول جینیئس بن گیا پتہ ہی نہ چلا۔میں نے خود کو برباد کر "
دیا"اس نے بیڈ پر خود کو گراتے ہوئے کہا۔پھر کبھی کیا بڑبڑا کر ہنستا اور کبھی کچھ
۔سوچ کر روتا۔اسی ملی جلی کیفیت میں کب نیند طاری ہوئی کون جانے

۔رات اس کے گناہوں پر پردہ ڈالتے اور گہری ہو گئی

الارم کی آواز سے اس کی نیند کا طلسم ٹوٹا۔ کمرے میں مدھم اندھیرا تھا۔ حمائل نے اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کی۔ حوریہ اٹھ کر الارم بند کرتے ہوئے واش روم میں چلی گئی۔ حمائل نے آنکھیں ملتے ہوئے فون پر ٹائم دیکھا تو کچھ حیران ہوا۔

"اتنی جلدی کیوں جاگ گئی ہو۔ ابھی تو صبح بھی نہیں ہوئی۔" کچھ دیر بعد حوریہ فریش ہو کر کپڑے تبدیل کر کے باہر آئی تو حمائل نے پوچھا۔

"فجر کی نماز کے لیے اٹھی ہوں۔" اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور آس پاس دیکھنے لگی، جیسے کچھ تلاش کر رہی ہو۔

"وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے اپنے دائیں قبلہ اس طرف ہے۔" طرف اشارہ کرتے بولا۔

اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور قالین پر نماز شروع کر دی۔

www.novelsclubb.com

وہ یک ٹک اسے دیکھتا رہا بنا پلک جھپکے کہ کوئی لمحہ نظروں سے بنا دیکھے نہ گزر جائے۔

نماز کے بعد حوریہ دعا مانگ کر اٹھی تو وہ اب تک مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"کچھ سال پہلے ماما کو ایسے نماز پڑھتے دیکھا کرتا تھا۔ان کی نماز بھی ایسے ہی ہوتی تھی بالکل پر سکون۔آج کئی سال بعد وہ سکون ملا۔۔۔۔" وہ اس کی بات سنتے ہوئے بیڈ پر آئی اور اس کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئی۔

"اب جب بھی نماز پڑھا کریں گی، مجھے بتا کر پڑھیے گا۔" اس نے حوریہ پر نرم نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"جو آپ کا حکم۔" اس نے مسکراتے ہوئے، سر کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے کہا۔

کچھ تو خاص تھا دونوں میں کہ جب بھی ساتھ ہوتے مسکراہٹ بھی ساتھ رہتی۔

نئ صبح کا سورج بھی دھند میں ڈوبا تھا۔ حوریہ آئینے کے سامنے بیٹھی بال بناتے ہوئے، سکائے بیلو کلر کا شیفون کا پیروں تک آتا فراک پہنے، چادر ایک طرف کندھے پر ڈالے، خود کو دیکھ رہی تھی۔ جب حمائل فریش ہو کر سکائے شرٹ اور جینز میں باتھ سے باہر آیا۔ تولیے سے بال خشک کرتے ہوئے حوریہ کے پیچھے آکر کھڑا ہوا اور کافی دیر غور سے دیکھتا رہا۔

"کیا ہوا؟" حوریہ اس کے یوں دیکھنے پر حیران ہوئی اور مڑتے ہوئے پوچھا۔

"آپ وہی رات والی ہی ہیں نا؟" اس نے شرارتی انداز میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا؟" وہ ایک بار پھر بات نہ سمجھتے ہوئے بولی۔

"اپنا نچلا لب دانتوں تلے دباتے ہوئے، وہ سوچتے ہوئے بولا۔ "وہ زیادہ حسین تھی۔۔۔۔اوہ ہاں میں تو بھول گیا۔ میک اپ کا کمال تھا۔

www.novelsclubb.com

استغفر اللہ،اتنا زیادہ میک اپ بھی نہیں کیا ہوا تھا۔"اس نے خفگی والے انداز"
۔میں کہا

توبہ تو کرنی چاہیے۔ایسے میک اپ سے دھوکہ دینا کتنا بڑا گناہ ہے۔"وہ اسے اور"
۔چڑاتے بولا

جب پسند کیا تھا تب تو یہی کم حسین شکل دیکھ کر مرے جا رہے تھے۔"اس نے "
۔خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

میں نے کب کہا میں آپکا حسن دیکھ کے فدا ہوا تھا۔"اس نے تو جیسے آج اسے"
۔رلانے کی سعی کر لی تھی

لگتا ہے ریسیپشن پر اکیلے جانے کا موڈ ہو رہا ہے آپ کا۔"اب کے اس نے غصے"
۔سے منہ بناتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

نہیں بالکل نہیں، آپ آج بھی میک اپ کروالیں گی تو میں لے ساتھ لے جاؤں"
۔گانا۔"اب کے وہ بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے اپنی مستی میں بولا

۔حمائل۔۔۔۔"وہ ابھی کچھ اور بولتی کے دروازے کی دستک سے دونوں ٹھٹکے"

کم ان۔"حمائل، حوریہ کو ہاتھ سے اسمائل بنا کر، مسکرانے کا اشارہ کرتے ہوئے"
۔بولا

۔گڈ مارننگ۔"مرحا اندر داخل ہوتے ہوئے بولی"

۔گڈ مارننگ"دونوں نے اکٹھے جواب دیا"

یار، حوری تمہاری فیملی ناشتہ لے آئی ہے آجاؤ نیچے۔"مرحا کہتے ہوئے واپس "
۔پلٹ گئی

سب لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔ ثمرہ جہاں کے ساتھ سارم اور ماہم آئے
۔تھے۔ملازمہ ناشتہ لگا رہی تھی

ماما۔"حوریہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی ثمرہ جہاں کو دیکھ کر پکاری اور ان" کے گلے لگ گئی۔سب سے سلام دعا کے بعد،وہ ناشتہ کے لیے ڈائنگ ٹیبل پر آ ۔گئے

ماما،آئیں آپکو اپنا روم دکھاؤں۔"ناشتے کے بعد سب دوبارہ ڈرائنگ روم میں" آ گئے تو حوریہ نے ثمرہ جہاں کو کہا۔تو وہ بھی ایکسکیوز کر کے اٹھیں۔اور دونوں باہر ۔کی طرف بڑھ گئیں

۔حور۔"حمائل کی آواز پر وہ پلٹی"

میری شکایتیں مت لگایئے گا۔"وہ اس تک آیا اور اس کے کان کے پاس جھک کر" ۔سرگوشی کی

شکایتوں کے لیے ہی تو روم میں لے کر جا رہی ہوں۔ورنہ باتیں تو سب کے" سامنے بھی ہو سکتی ہیں۔"حوریہ نے بھی پیر اونچے کر کے سرگوشی میں جواب دیا

اور ہنستے آگے بڑھ گئی اور پلٹ کر ایک آنکھ بند کرتے شرارتی انداز میں ونک کرتے مڑ گئی۔

"آہ حور، آپ اسی طرح کسی دن جان لے لیں گی میری۔"

اس نے مسکراتے ہوئے سوچا، واپس ڈرائنگ روم میں آیا اور سب کے ساتھ گپ شپ میں مشغول ہو گیا۔

ولیمے کا فنکشن بھی رات کے وقت تھا۔ ہال میں برقی قمقموں کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

سفید اور گلابی پھولوں سے سجے اسٹیج پر دونوں براجماں تھے۔ کسی کہانی کے کردار، جس میں اگر ہیرو ہیروئن کی شادی ہو جائے تو "ہیپی انڈنگ" ہو جاتی ہے مگر اصل زندگی میں تو شادی کے بعد ایک نئی کہانی شروع ہوتی ہے۔

حوریہ سالمن کلر کی میکسی میں ملبوس، ہلکے میک اپ میں، بالوں کو کرل کر کے کندھے پر ایک طرف سیٹ کیے ہوئے، ماتھے پر چھوٹی سی بندیا سجائے کانوں میں جھمکے اور گلے میں گلوبند شہزادی کی مثل بیٹھی ہوئی تھی۔اس کے ساتھ اسکا شہزادہ، سفید پینٹ کوٹ میں بال جیل لگا کر سیٹ کیے ہوئے براجمان تھا۔

دونوں ہلکی پھلکی گفتگو میں مصروف تھے۔جب رئیسہ خان کسی کے ساتھ اسٹیج کی طرف آتی ہوئی دکھائی دیں۔

"حوریہ، حمائل یہ میری فرینڈ ہیں زری اور اس کا بیٹا ارمان۔لندن میں دوستی ہوئی تھی ہماری۔ریسنٹلی لاہور شفٹ ہوئی ہے۔" رئیسہ خان نے تعارف کرواتے ہوئے بتایا۔دونوں مسکراتے ہوئے اس سے ملے۔

"حمائل نے حیرت سے اپنی پھوپھو کی ضرور سرجریز اور بوٹاکس کا کمال ہوگا۔" اس کم عمر دوست کو دیکھتے سوچا۔

آپ دونوں کے بارے میں بہت سنا تھا میں نے آج مل بھی لیا۔ بہت ہی"
۔خوبصورت ہیں دونوں۔"زری نے مسکراتے ہوئے کہا

شکریہ۔آپ کا بیٹا کتنا کیوٹ ہے۔"حوریہ نے شکریہ ادا کیا اور پھر اس کی گود میں"
۔بیٹھے دو سالہ بچے کو دیکھتے ہوئے بولی

۔اب کے رئیسہ خان، زری کو فیملی کے باقی افراد سے ملاقات کے لیے لے کر گئیں

مرحا سلور ساڑھی میں ملبوس، بال کندھوں پر کھلے چھوڑے ہوئے اور گلے میں گلو
۔بند پہنے ہوئے تھی

۔مرحا۔تم فری ہو۔"سارم کی آواز پر وہ پلٹی اور اثبات میں سر ہلایا"

تم کل بھی پریشان لگ رہی تھی اور آج بھی لگ رہی ہو۔کیا ابھی تک مہندی کی"
رات والے واقع کی وجہ سے پریشان ہو۔"اس نے فکر مندی سے پوچھا۔وہ اسے دو

دن سے چپ دیکھ رہا تھا۔ حوریہ اور مرحا کی دوستی کافی سال پرانی تھی اور سارم
۔جانتا تھا کہ مرحا کبھی اتنی خاموش نہیں رہی

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔"اس نے نظریں چراتے"
۔ہوئے کہا

اگر سب ٹھیک ہے تو اکیلی کیوں کھڑی ہو یہاں۔ میں اور ماہم ہیں ہمارے ساتھ "
۔رہو۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ مرحا نے کوئی جواب نہ دیا

دیکھو اگر مہندی والے دن کے واقع کی وجہ سے پریشان ہو، تو بھول جاؤ اسے۔ تم"
نے تو لاء پڑھا ہے اور لاء تو اسٹرونگ لڑکیاں پڑھتی ہیں۔"وہ اس کا موڈ بہتر کرنے
۔کے لیے، اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بولا

سارم، میں مرحا ہوں، حوریہ نہیں ہوں۔ میں اسٹرونگ نہیں ہوں اور جہاں "
تک لاء کی بات ہے وہ بھی میں نے حوری کی وجہ سے پڑھا۔ اس کے ساتھ رہنے کے

لیے۔"اب کے اس کی آواز بھرائی ہوئی اور آنکھیں پانی سے بھری ہوئیں تھی۔

۔لہجہ حد سے زیادہ تلخ تھا۔سارم نے اتنے سالوں میں اس کا یہ لہجہ پہلی بار دیکھا تھا

سارم، آنٹی تمہیں بلا رہی ہیں۔"اس سے پہلے کہ سارم کچھ کہتا ماہم کی آواز پر"

۔مڑا۔مرحا سے آتا دیکھ کر عجلت میں وہاں سے برائیڈل روم کی طرف چلی گئی

۔سارم بھی ماہم کے ساتھ چل دیا

شادی ہال میں تبریز شیر خان مہمانوں سے گپ شپ میں مصروف تھے۔وائٹ

ڈریس شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ کوٹ پہنے، وہ اپنی رعب دار پرسنالٹی کے ساتھ

۔بہت ہی ہینڈسم لگ رہے تھے

www.novelsclubb.com

تو کیسے ہیں آپ تبریز صاحب؟"ایم۔ان۔اے خالد ندیم نے پوچھا۔وہ ایک"

۔مشہور سیاست دان ہونے کے ساتھ ساتھ تبریز صاحب کے بزنس پارٹنر تھے

آپ خیریت پوچھیں اور میں ٹھیک نہ ہوں ایسا ہو سکتا ہے۔"تبریز صاحب نے"
۔کندھے اچکاتے ہوئے کہا

مبارک ہو بھتیجے کی شادی کی۔اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟"اب کے ان نے "
۔طنزیہ انداز میں کہا

آپ جانتے ہیں بزنس میری محبوبہ ہے اور میں اس کے ساتھ بے وفائی نہیں کرنا "
۔چاہتا۔"ان نے ہنستے ہوئے جواب دیا

شادی کے بعد مجھ سے ملنے آیئے گا،بہت ضروری کام ہے۔"ان نے تبریز "
۔صاحب کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا

آپ ابھی حکم کریں،دوستوں کو انکار کرنا عادت نہیں ہے میری۔"وہ شانے"
۔اچکاتے ہوئے بولے

www.novelsclubb.com

نہیں آپ ابھی شادی انجوائے کریں آخر آپ کے 'اکلوتے' بھتیجے کی شادی"
۔ہے۔" وہ اپنے مغرور انداز میں الفاظ پر زور دے کر بولے

تبریز صاحب نے غور کیا کہ وہ اسٹیج کی طرف دیکھتے ہوئے بات کر رہے تھے۔اس
۔لیے انہیں کچھ کچھ اندازہ ہو گیا کہ اب وہ کیا کہنا چاہتے ہیں

رات کے گہرے ہونے کے ساتھ ساتھ دھند اور ٹھنڈ میں اضافہ ہو رہا تھا۔زری
نائٹ سوٹ میں ملبوس، میک اپ سے پاک چہرے کے ساتھ ارمان کو سلا کر باہر
۔آئی۔تو اپنے شوہر کو لاؤنج شراب پیتے ہوئے پایا

آپ چھوڑ کیوں نہیں دیتے اسے؟" زری نے اس کے ہاتھ سے گلاس لیتے ہوئے"
۔کہا

کیا کروں مجبور ہو جاتا ہوں؟ان گھناؤنے جرائم کو یاد کر کے جو میں کرتا ہوں۔""

۔اس نے دکھ بھرے انداز میں کہا

تو چھوڑ دیں ناسب۔کس چیز کی کمی ہے آپکے پاس سب تو ہے؟تو کیوں کرتے ہیں"

۔اب بھی یہی سب۔"زری نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا

مجھے بد دعا ہے۔میں چاہ کر بھی اب اس دلدل سے نہیں نکل سکتا۔"اس نے"

۔بہت ضبط سے آنسو روکتے ہوئے کہا

۔ایسا مت کہیں۔"زری نے فکر مندی سے کہا"

تم جانتی ہو دل ایک بہت خوبصورت شے ہے زری۔مگر جب ہم گناہ کرتے ہیں نا"

تو یہی دل سخت ہونا شروع ہو جاتا ہے۔پھر ہمیں پلٹنے کے موقع دیے جاتے ہیں۔جو

پلٹ جاتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور جو نہیں پلٹتا اس کا دل مکمل پتھر ہو جاتا ہے،

منجمند،بے حس اور کسی قسم کے جذبات و احساسات سے آری۔"اس کی آنکھوں

۔سے آنسو اس کے چہرے پر بہنے لگے

روئیں مت، آپ کے آنسو میرے دل پر بہت بھاری گزرتے ہیں۔" وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"ہم آج شادی میں گئے تھے نا۔ وہ وہی حوریہ کمال ہے جس کے باپ کو میں نے قتل کیا تھا۔ وہ میرے استاد تھے۔ استاد کو قتل کرنے والے کی معافی نہیں ہوتی۔ وہ بے گناہ تھے۔ ان نے پہچان لیا تھا مجھے، پلٹنے کا بھی کہا مجھے مگر میں۔۔۔۔" وہ رکا چند لمحوں کے لیے۔

"مگر میں پتھر تھا، پتھر ہوں اور پتھر رہوں گا۔" کہتے ہوئے اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔

www.novelsclubb.com

"اٹھیں میرے ساتھ کمرے میں چلیں۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔ وہ بنا کچھ بولے اس کا ہاتھ تھامے اس کے ساتھ چل دیا۔

زری کے ساتھ تو وہ جہنم میں بھی چلا جائے کیونکہ وہ جانتا کہ وہ جنت کے قابل نہیں ہے۔

اگلی صبح کا سورج بھی دھند میں منہ چھپائے تھا۔ منزل شیر خان اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ کھڑی تھی۔

حوریہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے بھورے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی۔ میرون ہلکے کا مدار جوڑے میں ملبوس، ہونٹوں پر لپ اسٹک سجائے وہ کسی خیال میں کھوئی تھی۔

"کیا سوچ رہی ہیں؟" حمائل کی آواز پر وہ چونکی۔ وہ اس وقت اس کے پیچھے کھڑا شیشے میں دیکھتے بال بنا رہا تھا۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔" اس نے مڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے لگا میرے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھیں۔" وہ اسی طرح بال سیٹ کرتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

استغفراللہ،ابھی اتنی بھی پاگل نہیں ہوئی میں کہ آپ میرے خیالوں میں بھی"
۔آئیں گے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے ایک ادا کے ساتھ کہا

مطلب آپ مانتی ہیں کہ آپ تھوڑی بہت پاگل ہیں۔"اب کے وہ اس کی "
۔طرف مڑتے ہوئے بولا

تھوڑی بہت کا پتہ نہیں مگر مجھے امید ہے کہ آپ کے ساتھ رہتے ہوئے مکمل "
۔پاگل ضرور ہو جاؤں گی۔"اس نے خفگی سے کہا

کوئی بات نہیں میں آپکا علاج کروالوں گا۔"اس نے اس کے غصے پر تیل چھڑکتے"
۔ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

۔حمائل۔"اس نے آنکھیں دکھاتے ہوئے پکارا "

۔جی حضور،ارشاد۔"وہ شرارتی مسکراہٹ سجائے بولا"

ناشتہ کرنے چلیں اس سے پہلے کہ۔۔۔۔"وہ غصے میں بول رہی تھی جب حمائل"
۔نے اس کی بات کاٹی

جی جی چلیں۔"وہ دروازہ کھولے ایک ہاتھ سے باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے"
۔بولا

غریب امیر زادے نہ ہوں تو اب یہ چچا کے پیسوں سے علاج کروائیں گے میرا۔""""
وہ بڑبڑاتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئی

ناشتے کی ٹیبل پر ناشتہ لگ چکا تھا اور سب اپنی اپنی نشتوں پر براجمان تھے۔ سربراہی
کرسی پر وارث صاحب تھے جن کے دائیں طرف تبریز صاحب، مرحا اور رئیسہ
۔خان جبکہ بائیں طرف حمائل اور حوریہ تھے

ناشتے کے بعد تم دونوں اسٹڈی میں میرے پاس آنا۔ بات کرنی ہے کوئی۔" "
۔ناشتے کے دوران تبریز صاحب حمائل اور حوریہ سے مخاطب ہوئے

۔ہم دونوں؟"دونوں نے اکٹھے پوچھا جیسے کہ تصدیق چاہتے ہوں"

۔ہاں تم دونوں۔"وہ سپاٹ انداز میں بولے "

۔جی سہی۔"حمائل نے مشکل سے مسکراتے ہوئے کہا"

تبریز صاحب کا حمائل اور مرحا کے ساتھ چاہے جتنا بھی پیار تھا مگر دونوں کو ڈر بھی ۔ان ہی سے لگتا تھا۔کیونکہ رعب ان کی شخصیت کا حصہ تھا اور ان پر جچتا تھا

آج تم حوریہ کو اس کی ماما کی طرف لے کے جا رہے ہو نا؟"اب رئیسہ خان، ۔حمائل سے مخاطب ہوئیں

www.novelsclubb.com

۔جی، پھوپھو۔"حمائل نے مختصر جواب دیا"

ناشتے کے کچھ دیر بعد تبریز صاحب نے انھیں اسٹڈی میں آنے کا حکم بھیجا۔تو ۔دونوں حکم کی تکمیل کرتے ہوئے اسٹڈی کے باہر پہنچ گئے

حور، آگے چلیں۔"حمائل دروازے پر پہنچتے ہی اس کے بازو کو اپنے بازو سے ہلکا"
۔سا دھکیلتے ہوئے بولا

میں کیوں چلوں، خود چلیں۔ صبح کیا کہہ رہے تھے پاگل ہوں میں۔"اس نے"
۔کندھے اچکاتے ہوئے کہا

مجھے لگتا ہے، یہی باتیں شبنم آنٹی نے سن لی ہوں گی اور تے۔بی کو شکایت لگائی"
ہو گی اور اب ہماری کلاس ہونے والی ہے۔"اس نے حوریہ کے سر پر ایک نیا
۔انکشاف کیا

۔کیا واقعی؟ ویسے انہوں نے کیسے سن لیں؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا"

ناشتے کے لیے بلانے کون آیا تھا؟ آنٹی۔تے۔بی کی جاسوسن۔"اس نے پہلے"
۔سوال کیا اور پھر خود جواب دیتے ہوئے بولا

۔تو آپ آگے ہوں۔"اب کے وہ، حمائل کے پیچھے ہوتے ہوئے بولی"

۔ڈرپوک نہ ہوں تو۔"حمائل اسے چڑاتے ہوئے بولا "

۔میں نہیں ڈرتی کسی سے۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

توآگے چلیں ناں۔میں توہوں ہی ڈرپوک۔"اس نے حوریہ کوآگے کرتے"

۔ہوئے کہا

بیوی کے پیچھے چھپنے والے بزدل انسان۔"وہ اس پر ایک قہر آلود نظر ڈالتے "

۔ہوئے بولی

اب تم دونوں اندر تشریف لے آؤ گے کہ اس کے لیے بھی ریڈ کارپٹ"

بچھواؤں؟"اس سے پہلے کے دونوں میں سے کوئی آگے بڑھتا،تبریز صاحب

۔دروازہ کھولتے ہوئے بولے

۔دونوں کچھ بولے بغیر اندر داخل ہو گئے

اسٹڈی کافی بڑی، پر سکون اور ساؤنڈ پروف تھی۔ سفید دیواروں میں سے ایک میں کھڑکی تھی جو کہ لان میں کھلتی تھی۔ ایک دیوار پر الماری تھی جس میں کتابیں اور فائلز پڑی تھیں ایک دیوار پر پینٹنگز لگی ہوئیں تھیں اور ایک سادہ دیوار تھی۔

درمیان میں ٹیبل تھا جس کی ایک طرف سنگل صوفہ پڑا تھا جبکہ دوسری طرف دو کرسیاں لگی تھیں۔

سادہ دیوار کے سامنے ایک لونگ صوفہ لگا ہوا تھا جس پر اس وقت رئیسہ خان، مرحا اور وارث صاحب براجمان تھے۔

تبریز صاحب نے ٹیبل کے پیچھے پڑے صوفے پر بیٹھتے ہوئے حمائل اور حوریہ کو سامنے کرسیوں پر بیٹھنے کو کہا۔

"تبریز" یہ تم دونوں نے اسٹڈی کے باہر کون سی میٹنگ سٹارٹ کی ہوئی تھی؟ صاحب نے حمائل کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

کوئی بھی نہیں۔"اس نے جواب دیتے ہوئے حوریہ کی طرف دیکھا جیسے کے اپنی"
۔بات کی تصدیق چاہتا ہو

۔حوریہ نے بھی اسے دیکھتے ہوئے نا سمجھی میں،اثبات میں سر ہلا دیا

نہیں، تم کچھ تو عرض کر رہے تھے۔تے۔بی کی جاسوسن؟"ان نے اب کے اسے"
۔یاد کرواتے ہوئے کہا

۔آپکو کیسے پتا چلا؟"اس نے منہ بناتے ہوئے پوچھا"

۔دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔"وہ ہنستے ہوئے بولے"

آہ مرحا، تم نے دروازہ پھر سے سہی بند نہیں کیا تھا۔"اس نے ایک مایوس کن"
۔نظر مرحا پر ڈالتے ہوئے کہا جو کہ اس وقت اس کی کلاس انجوائے کر رہی تھی

۔سوری۔"وہ اس کے تاثرات کو سمجھتے ہوئے ہنستے ہوئے بولی"

۔جس پر حمائل کڑ کر رہ گیا اور سب کا قہقہے بلند ہوئے

۔ہنس لیں مجھ معصوم پر۔"اس نے ایک نظر سب پر ڈالتے ہوئے کہا"

معصوم اور آپ۔استغفراللہ۔"حوریہ نے پاس سے اس کے کان میں سرگوشی"

۔کی

یہ محترمہ تو جانے کب اپنے شوہر کی طرف داری کریں گیں۔"اس نے افسوس"

۔سے اسے دیکھتے ہوئے سوچا

اچھا، حمائل۔لٹس ڈو سم سیریس ٹاک۔"تبریز صاحب نے سنجیدہ لہجے میں اسے"

۔متوجہ کیا

۔یااللہ خیر۔"سوچتے ہوئے حمائل نے اب میں سر ہلایا"

میں نے لندن والا ہوٹل ویڈنگ گفٹ کے طور پر تمہارے نام کرنے کا فیصلہ کیا"

۔ہے۔"ان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

۔کیا واقعی؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا"

جی، میں سب فائلز تیار کروا آیا ہوں اب بس تم جا کر باقی کام کروا لینا۔ بشر تمہیں" گائیڈ کر دے گا۔"ان نے اسے سمجھاتے ہوئے بتایا۔ بشر، تبریز صاحب کا ۔اسسٹنٹ تھا جو کہ لندن میں موجود ان کے سب کام دیکھا کرتا تھا

تھینک یو سو مچ تے۔بی۔ویسے میرا اس سب میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔"اس " ۔نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکا کر کہا

میں نے سوچا کہ کام تو کوئی تم کرتے نہیں۔شاید ایسے ہی کر لو۔"ان نے طنزیہ" ۔انداز میں کہا

۔آہ تے۔بی، آپکو میرا سکون برداشت نہیں ہوا۔"وہ افسوس کرتے ہوئے بولا" ۔بالکل بھی نہیں۔"وہ ابرو اٹھاتے ہوئے بولے"

اور میری طرف سے تم دونوں کا ہنی مون ہے۔جہاں مرضی جاؤ۔"اب کے" ۔رئیسہ خان ان دونوں کو بتایا

۔ تھینکس پھوپھو۔یہ مجھے پسند آیا۔"حمائل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا"

اب حوریہ کی ماما گھر سے واپس آکر تیاری سٹارٹ کر لینا۔نیو ایئر سے پہلے پہلے ہنی"

۔مون پر چلے جانا۔"وہ مسکراتے ہوئے بولیں

۔وہ تو سہی ہے پر مرحا اکیلی ہو جائے گی۔"حوریہ نے فکر مندی سے کہا"

میری تو کبھی اتنی فکر نہیں کی محترمہ نے جتنی فکر ان کو مرحا کی ہے۔"حمائل نے"

۔افسوس کرتے ہوئے سوچا

نہیں میں کیسے اکیلی ہو گئی۔بابا ادھر ہوں گے۔تے۔بی بھی اور پھوپھو بھی تم"

دونوں کے آنے تک یہیں رہیں گیں۔"مرحا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

جس پر رئیسہ خان نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کی بات کی

۔تصدیق کی

اور اپنا تو سب کچھ میں پہلے سے ہی اس کے حوالے کر چکا ہوں۔اب تو امید ہے"
۔کسی چیز کی ضرورت نہیں ہو گی۔"وارث صاحب نے ہنستے ہوئے کہا

جی بابا، میرے لیے بس آپکا ساتھ ہی کافی ہے۔"حمائل اپنی جگہ سے اٹھ کر اپنے"
۔بابا کے پاس آیا اور ان کے گرد بازو پھیلا کر بولا تو ان نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

ٹھنڈ میں دوپہر کا سورج بھی ٹھنڈا پڑا ہوا تھا۔تبریز شیر خان کی کار اس وقت
"روئیل ولا"میں داخل ہو رہی تھی۔یہ ایم۔این۔اے خالد ندیم کی رہائش گاہ
تھی۔کار پورچ میں کھڑی کرتے ہوئے تبریز باہر نکلے تو ملازم انہیں اندر کی طرف
لے کر جانے لگا۔وہ گرے پینٹ کوٹ میں اور کالی ٹائی میں ملبوس اپنی تمام تر
۔وجاہت کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ رہے تھے

ملازم نے انہیں ایم۔این۔اے خالد کی اسٹڈی تک چھوڑا اور واپس مڑ گیا۔تبریز
نے دروازہ ناک کیا اور اندر داخل ہو گئے۔ایم۔این۔اے پہلے ہی ان کے انتظار

میں بیٹھا تھا۔سفید قمیص شلوار میں ملبوس،وہ ایک عام شکل وصورت کا مگر رعب دار شخصیت کا حامل تھا۔

اسٹڈی کافی پر سکون تھی۔درمیان میں پڑی بڑی میز کے دو اطراف میں صوفے لگے ہوئے تھے۔اور باقی دیواروں میں شیلف تھیں جن میں مختلف کتابیں پڑیں تھیں۔

"تو آپ سے انتظار نہیں ہو سکا ایم۔این۔اے صاحب۔"تبریز صاحب نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"آپ انتظار کی بات کر رہے ہیں،مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ اتنے پر سکون کیسے ہیں؟"وہ بے حد بے چینی سے بولے۔

"ایسا بھی کیا ہے ہو گیا ہے کہ آپ اتنے فکر مند لگ رہے ہیں؟"وہ ان کے چہرے پر عجیب پریشانی دیکھتے بولے۔

وہ حوریہ کمال جسے بہو بنا کر لائے ہیں اپنے خاندان کی جانتے ہیں کون ہے وہ؟""

۔اب کے ان نے کچھ پریشانی سے استفسار کیا

۔تبریز صاحب نے بس پر سکون انداز میں اثبات میں سر ہلایا

وہ لڑکی، کمال مقصود کی بیٹی ہے اور شہریار مظفر کے گھر رہ کر پلی ہے۔آپ جانتے"

ہیں ان دونوں سے ہمارے تعلقات شروع سے ہی اچھے نہیں ہیں۔"اب کے وہ

۔اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے غصے سے بولا

لیٹ می کوریکٹ یو۔ہمارے نہیں صرف آپ کے تعلقات اچھے نہیں ہیں۔""

۔ان نے پر سکون انداز میں جواب دیا۔ان کا یہ رویہ انہیں اور بھی غصہ دلا رہا تھا

آپ جانتے ہیں حوریہ کے باپ کا قتل "سیکرٹ کلر" کے سر پر ہے۔اور"

"سیکرٹ کلر" کے ہر قتل کے پیچھے پہلے میرے بابا اور اب مجھے سمجھا جاتا ہے اور

۔حوریہ یہ جانتی ہے۔"اب کے وہ اصل مدعا پیش کرتے بولے

صرف سمجھا نہیں جاتا، ایسا ہے بھی۔ یہ میں بھی جانتا ہوں اور آپ بھی۔" ان "
۔نے اسی سپاٹ انداز میں کہا۔ ایم۔ این۔ اے کے تن بدن میں آگ لگ گئی

وہ لڑکی میرے لیے خطرہ ہے یہ جانتے ہوئے بھی آپ نے اسے اپنے خاندان کا "
۔حصہ بنالیا؟" وہ اب کے بے چینی سے استفسار کرنے لگے

وہ لڑکی حمائل کی پسند ہے اور میں اپنے بھتیجے کی خوشی کے لیے اپنی جان بھی دے"
۔سکتا ہوں۔" ان نے ابرو اٹھاتے ہوئے اپنے ازلی انداز میں کہا

۔خالد صاحب نے کچھ کہنا چاہا مگر ان نے ہاتھ اٹھا کر انہیں رکنے کا اشارہ کیا

اور مسٹر ایم۔ این۔ اے آپ میرے بزنس پارٹنر ہیں فیملی ایڈوائیزر نہیں۔ میں"
نے آپ کو اپنی فیملی کے معاملات میں مداخلت کا حق نہیں دے رکھا۔" وہ لہجے میں
۔موت کی سی سردی لیے بولے

وہ لڑکی تباہ کر دے گی سب۔اور اگر میں ڈوبا تو تمہیں ساتھ لے کر ڈوبوں گا۔""
۔وہ انگلی اٹھا کر تنبیہی لہجے میں کہا

آپ ایم۔این۔اے ہو کر ایک عام سی لڑکی سے ڈر رہے ہیں؟"ان نے طنزیہ "
۔انداز میں پوچھا

وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔وہ حوریہ کمال ہے۔ایک لائیر،بیسٹ فائیٹر اور بیسٹ "
شوٹر۔اس نے خود کو مضبوط بنایا ہے۔وہ ہمیشہ سے ہی تیار ہے اور بس موقع کی تاک
۔میں ہے۔"اس نے کہتے ہوئے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں

اور جس کام کے لیے آج تک آپ پولیس اور عدالت سے نہیں ڈرے اس لڑکی "
۔سے ڈر رہے ہیں۔"ان نے ایک بار پھر طنز کیا

پولیس یہ کام نوکری سمجھ کر کرتی ہے اور حوریہ کے لیے یہ جینے کا مقصد ہے۔اور "
۔وہ اپنا ہر مقصد حاصل کر لیتی ہے۔"اس کے لہجے میں خوف تھا

چلیں دیکھ لیں گے۔"ان نے ابرو اچکاتے کہا۔ان نے پہلی بار ایم۔این۔اے کو" ۔اتنا خوف زدہ دیکھا تھا

تم دیکھنا ایک دن وہ لڑکی ہم سب کے گلے کا کانٹا بنے گی اور اگر ایسا ہوا تو سب سے" پہلے تمہارا وہ لاڈلا بھتیجا اپنی جان سے جائے گا۔"ان نے تبریز صاحب کو اتنا پر سکون دیکھ کر حیرت اور افسوس سے کہا۔اور حمائل کا نام سن کر تو جیسے تبریز صاحب کے تن من کو آگ نے چھو لیا ہو۔وہ تیزی سے اپنے صوفے سے اٹھے اور ۔ایم۔این۔اے صاحب کو گریبان سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کر لیا

ایم۔این۔اے صاحب آج تو میرے بھتیجے کا نام لے لیا ہے آئندہ ایسا کرنے کی" غلطی مت کیجیے گا ورنہ گدی سے زبان کھینچ لوں گا۔"تبریز صاحب نے سخت اور سرد لہجے میں کہتے ہوئے انہیں صوفے پر دھکیلا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے باہر نکل ۔گئے

تم ایک دن پچھتاؤ گے تبریز شیر خان۔" خالد صاحب نے پیشانی ملتے دل میں "
۔سوچا اور میز پر پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر ایک سانس میں پی لیا

مفاد پرست ایسے ہی ہوتے ہیں منہ پر دوسروں کو عزت دینے والے اور دل میں
۔"کینہ پالنے والے۔منہ پر "آپ" اور پیٹھ پیچھے "تم

اسی دوپہر میں شہریار ولا کی طرف جائیں تو ادھر حوریہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھے ان کے پہلو میں زمین پر بیٹھی تھی۔وہ اکثر ایسے ہی بیٹھا کرتی تھی اور آج بھی ثمرہ جہاں کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ ایسے ہی بیٹھ گئی۔حمائل بھی ساتھ والے صوفے پر بیٹھا چائے سے لطف اندوز ہو رہا تھا اور ساتھ ساتھ ان ماں بیٹی کو دیکھ کر۔ وہ حوریہ جو حمائل کے سامنے بہت کم بولتی تھی ماں کے ساتھ نان اسٹاپ گفتگو کیے
۔جا رہی تھی

ابھی ایک دن ہوا ہے محترمہ کو۔اور لگ یوں رہا ہے جانے کب سے ماں سے"
۔بچھڑی ہوئیں تھیں۔"وہ دل میں سوچ کر مسکرایا

۔چلو اٹھو میں کھانا لگاؤں۔"ثمرہ جہاں نے حوریہ کے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا"

۔چلیں میں بھی چلتی ہوں۔"وہ بھی کہتے ہوئے اٹھی"

تم یہیں بیٹھو۔شادی کے بعد پہلی بار آئی ہو اسی لیے معاف کر رہی ہوں بعد میں"
۔خود ہی کیا کرو گی سب۔"ان نے طنزیہ انداز میں کہا تو حمائل بے اختیار ہنس دیا

۔استغفر اللہ،ماما آپ بھی نا۔"وہ منہ بناتے ہوئے بولی اور واپس بیٹھ گئی"

میں چاہتی ہوں،آج ہم یہیں رہیں ماما کے پاس۔"اس نے حمائل کو کہا جو اسے ہی"
۔دیکھ رہا تھا

۔اگر میں کہوں نہیں،تو۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا"

www.novelsclubb.com

میں بتا رہی ہوں، پوچھ نہیں رہی۔" وہ بھی اسی کے انداز میں ابرو اٹھاتے ہوئے" بولی۔

آہ حور، پسند کی شادی بہت بھاری پڑتی ہے۔" حمائل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ" اس کے انداز پر مسکرا دی۔

کھانا لگ گیا ہے آجاؤ تم دونوں بھی۔" ثمرہ جہاں نے کھانا لگا کر دونوں کو بلایا" آج رات ادھر رہنے کا ارادہ ہے یا جانا ہے واپس۔" کھانا کھانے کے دوران ثمرہ" جہاں نے پوچھا۔

نہیں ماما، رہنا نہیں ہے۔ پھر کبھی رہنے کے لیے آجائیں گے۔" حوریہ نے بریانی" کھاتے ہوئے کہا۔ اسے اپنی ماں کے ہاتھ کی بریانی سب سے زیادہ پسند تھی اسی لیے ان نے آج اسپیشلی بریانی بنائی تھی۔

حوریہ مزاج کی ضدی لڑکی تھی مگر حمائل وہ واحد شخص تھا جس کی بات کے آگے ۔وہ اپنی ضد چھوڑ دیتی تھی

۔جیسے مرضی تمہاری۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا"

کیوں نہیں رہیں گے۔ماما ہم آج ادھر ہی رہیں گے۔آپ کے پاس۔"حمائل کی" بات پر حوریہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔حمائل ۔نکاح کے بعد سے ثمرہ جہاں کو "ماما" کہہ کر بلاتا تھا

۔حمائل شیر خان پر تو حوریہ کمال کی کہی ہر بات پوری کرنا جیسے فرض تھا

www.novelsclubb.com

ایم۔این۔اے صاحب سے ملنے کے بعد تبریز صاحب اپنے آفس واپس آ گئے تھے۔آفس کافی ہر سکون اور بڑا تھا۔جس کی ایک دیوار مکمل شیشے کی بنی ہوئی تھی ۔جس سے نیچے سڑک پر چلتی گاڑیاں نظر آتیں تھیں

لائیٹ اسکن کلر کے اس کشادہ آفس کے وسط میں ایک ٹیبل کے پیچھے کرسی پر تبریز صاحب کوٹ اتار کر کسی کی پشت پر رکھے خود کرسی پر براجمان تھے۔ ٹیبل کے سامنے دو کرسیاں لگی ہوئیں تھیں۔اور ایک طرف دیوار کے ساتھ ایک لانگ صوفہ پڑا تھا جس پر رئیسہ خان جو اسکن لانگ ٹاپ کے ساتھ براؤن ٹراؤزر میں ملبوس، پورے جاہ و جلال کے ساتھ کسی ملکہ کی طرح بیٹھیں تھیں۔

"تمہیں کیا لگتا ہے حمائل لندن شفٹ ہو جائے گا؟" رئیسہ خان نے ان سے پوچھا۔

"نہیں بالکل نہیں۔" وہ کسی فائل کو دیکھتے ہوئے بغیر نظر اٹھائے اطمینان سے بولے۔

"تم اتنے شیور کیسے ہو؟" وہ ان کے پر اعتماد انداز پر انہیں دیکھتے ہوئے بولیں۔

"حوریہ کبھی نہیں جائے گی اور اگر حوریہ نہیں جائے گی تو حمائل بھی نہیں جائے گا۔" وہ ابھی بھی کسی فائل کو دیکھتے ہوئے، مصروف انداز میں بولے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوں۔۔۔یہ تو تم صحیح کہہ رہے ہو۔"وہ اب کے ان کی بات سے متفق ہوتے"
۔ہوئے بولیں

آپ سوچ رہی ہوں گیں ہوٹل کا کیا ہو گا۔حمائل مہینے میں ایک دو چکر لگا لیا"
کرے گا اور باقی میں اس کی ہیلپ کروں گا۔بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا اس پر۔میرے
بعد یہ سب تو تقریباً اسی کا ہو گا۔"ان نے اب فائیل ایک طرف رکھتے ہوئے،
۔رئیسہ خان کو دیکھتے ہوئے کہا

سہی، مطلب بس اس کے نام کیا ہے ہوٹل، معاملات ابھی بھی تم ہی دیکھو"
۔گے۔"ان نے سمجھتے ہوئے ابرو اٹھا کر کہا

۔تبریز صاحب نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

مان لیا تبریز خان کہ بزنس کے معاملے میں تم واقعی کسی پر بھروسہ نہیں"
۔کرتے۔"رئیسہ خان نے انھیں دیکھتے ہوئے سوچا

www.novelsclubb.com

شہریارِ ولارات کے اندھیرے میں دھند سے ڈھکی ہوئی تھی۔ حوریہ، حمائل اور سارم صوفوں پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ ثمرہ جہاں کچھ دیر پہلے ہی سونے چلی گئیں تھیں۔

"حوری، تمہارے جانے سے رونق نہیں رہی گھر میں۔" سارم نے دکھی سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اتنی خاموش رونق پہلی بار دیکھی ہے۔" حمائل نے ابرو سے حوریہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اصل میں سارم کے پاس دو دن سے باتیں اکٹھی ہوئی ہیں جو یہ بتا نہیں سکا مجھے اس لیے اس کے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔" حوریہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دیکھا۔ یہ میری بیماری جان گئی ہے۔" سارم نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

تم دونوں باتیں کرو میں روم میں جارہا ہوں۔ نیند آئی ہے مجھے۔"حمائل کہتے"
ہوئے اٹھا اور گیسٹ روم کی طرف چلا گیا جو ثمرہ جہاں نے ان دونوں کے لیے تیار
۔کروایا تھا

۔اور سناؤ۔ کیا خبریں ہیں۔"حوریہ نے ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا"

ہاں تمہیں کچھ بتانا تھا اصل میں وہ مرحا۔۔۔"اس نے اے ٹوزی ساری بات"
۔بتائی

۔اور تم اب مجھے بتا رہے ہو۔"وہ پریشانی سے بولی"

اور کیا تمہیں شادی کے دن پریشان کر دیتا۔مجھے تو لگا ٹھیک ہو جائے گی مگر شاید"
۔وہ مجھ سے بھی ناراض ہو گئی ہے۔"اس نے فکر مندی سے کہا

تمہیں نہیں پتا وہ بہت نازک ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات دل پر لے لیتی ہے۔"اس"
۔نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔اب اس کا سارا دھیان مرحا کی طرف چلا گیا

کچھ دیر دونوں باتیں کرتے رہے۔پھر سارم کے جانے کے بعد حوریہ کمرے میں آئی تو حمائل کو جاگتا دیکھ کر حیران ہوئی۔

"آپ سوئے نہیں ابھی تک۔"اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

"نیند ہی نہیں آرہی۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

"آپ تو کہہ رہے تھے نیند آئی ہے۔"اس نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"میں بس سارم کو اور آپ کو ٹائم دے رہا تھا۔بہن بھائیوں کی پرسنل باتیں بھی ہوتی ہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تھینکس۔"اس نے مسکراتے ہوئے تشکر میں گردن کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے کہا۔

پھر کمرے میں موجود وارڈروب سے ٹی شرٹ اور ٹراؤزر نکالا۔

آپ چینج کر لیں اس ڈریس میں ایزی نہیں ہوں گے۔"اس نے وہ ڈریس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

تھینکس۔"وہ ڈریس لیتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا اور حوریہ اپنی جیولری اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے دوبارہ مرحا کے بارے میں سوچنے لگی۔

شہریارِ ولا صبح کی روشنی میں دھند میں چھپا ہوا تھا۔حوریہ ڈھیلی ڈھالی قمیص شلوار میں ملبوس، بال جوڑے میں باندھے، اپنی اسٹڈی میں کچھ فائلز الگ کر کے رکھ رہی تھی۔اس کی اسٹڈی چھوٹی سی تھی جس کی کھڑکی باہر کی طرف کھلتی تھی جس سے لان اور سڑک دکھتے تھے۔ کھڑکی کے سامنے ہی میز تھی جس پر کچھ فائلز اور لیمپ پڑا ہوا تھا اور میز کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھی اس وقت وہ کوئی فائل تلاش رہی تھی۔

آپ یہاں ہیں۔میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہا تھا۔"حمائل کی آواز پر اس نے"
گردن موڑ کر اسے دیکھا۔جو رات والے ٹراؤزر شرٹ میں، بکھرے بالوں کے
ساتھ دروازے سے اندر داخل ہو رہا تھا۔

جی، وہ کچھ ضروری فائلز لے کے جانی ہیں ساتھ تو وہ الگ کر رہی تھی۔آپ"
فریش ہو جائیں تب تک میں اور ماما ناشتہ لگا لیتے ہیں۔"اس نے واپس فائل پر جھکتے
ہوئے کہا۔

اور ہاں اپنا پاس پورٹ یاد سے رکھ لیجیے گا۔"اس نے اسے یاد کرواتے ہوئے کہا"
اور فریش ہونے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

فریش ہونے کے بعد حمائل تیار ہو کر باہر آیا تو ناشتہ لگ چکا تھا۔وہ آیا تو سب نے
ناشتہ کرنا شروع کیا۔

ماما شاید ہم ایک دو ویک کے لیے آؤٹ آف کنٹری جائیں۔"حوریہ نے ناشتے کے"
دوران ثمرہ جہاں کو بتایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔پھر کہاں کاارادہ ہے؟"ان نے مسکراتے ہوئے پوچھا"

ابھی کنفرم نہیں ہوا کہ کہاں جانا ہے۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب"

۔دیا

۔اچھا۔"وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولیں"

اور ماما میں چاہتا ہوں کہ واپسی کے بعد آپ ہمارے ساتھ رہیں۔یہاں اکیلے کیا"

کریں گیں آپ۔"حمائل نے ناشتہ ختم کرنے کے بعد ہاتھ نیپکن سے صاف

۔کرتے ہوئے کہا تو دونوں ماں،بیٹی نے اس حیرت سے دیکھا

بیٹا،تم نے کہہ دیا کافی ہے میرے لیے۔اور اکیلی کیسے ہوں میں؟سارم ہے نا۔"

اس نے تو شادی سے پہلے ہی حوری اور مجھے کہہ دیا تھا کہ وہ میرے پاس اوپر رہا

۔کرے گا۔"ثمرہ جہاں نے محبت اور شفقت سے کہا

پر ماما۔۔"اس نے کچھ کہنا چاہا مگر ان نے روک دیا۔حوریہ اس شخص کو حیرت اور" محبت سے دیکھ رہی تھی۔کیسے وہ بغیر اس کے کہے اس کے دل کی بات جان لیا کرتا ۔تھا۔وہ کیوں دوسروں کا اتنا خیال رکھتا تھا

بیٹا،دیکھو مجھے اللہ نے بیٹا نہیں دیا تھا اور نہ ہی میں نے کبھی شکوہ کیا۔اور دیکھو اب" مجھے اللہ نے دو،دو بیٹے دیے ہیں تمہارے اور سارم جیسے،بہت ہی پیارے اور خیال رکھنے والے۔میرے لیے یہی کافی ہے۔"وہ پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ۔بولیں تو حمائل نے ان کا ہاتھ تھامتے بوسہ دیا

ناشتے کے بعد دونوں واپس جانے کے لیے تیار ہوئے۔حمائل نے ثمرہ جہاں کی طرف سے تحفے میں دیا گیا سرمئی کرتا پاجامہ پہنا۔حوریہ نے بھی اپنی ماما کی طرف سے تحفے میں ملی سرمئی پیروں تک آتی میکسی پہنی۔دونوں مکمل تیار ہو کر باہر آئے ۔تو ثمرہ جہاں بھی کچن سے فارغ ہو چکیں تھیں

ماشاءاللہ، بہت پیارے لگ رہے ہو دونوں۔ خدا نظر بد سے بچائے۔" ثمرہ جہاں" ۔نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

میرا کچھ سامان اور لیپ ٹاپ ہے وہ گاڑی میں رکھ دیں۔" حوریہ نے حمائل کو" ۔کہا

جی بتائیں رکھ لیتا ہوں۔" حمائل نے کہا تو حوریہ اپنی اسٹڈی سے کچھ فائلز اور" لیپ ٹاپ کا بیگ لے کر آئی۔ حمائل سوٹ کے ساتھ ملی سفید شال کندھوں پر ڈالتا ۔، چیزیں لے کر باہر نکل گیا

چلیں ماما ہم بھی چلتے ہیں نیچے۔" حوریہ نے بھی کوٹ پہنتے ہوئے کہا تو ثمرہ جہاں" ۔شال لے کر اس کے ہمراہ چل دیں

۔انہیں رخصت کرنے کے بعد ثمرہ جہاں واپس آ گئیں

حمائل دھند سے بھری سڑک پر گاڑی احتیاط سے چلا رہا تھا اور حور یہ سڑک پر دوڑتی چیزوں کو دیکھ رہی تھی۔

"حور، پھر کہاں جانا چاہیں گی میرے ساتھ آپ؟" حمائل نے اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہنی مون پر؟" اس نے کنفرم کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی محترمہ۔" وہ اب اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"کہیں بھی، جہاں آپ لے کے جانا چاہیں۔" اس نے کچھ سوچتے، کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں تو آپ کو لندن لے کے جانا چاہتا ہوں۔ میں وہاں رہ کر پڑھا ہوں۔ بہت وقت گزرا ہے میرا وہاں۔ لندن از لائیک سیکنڈ ہوم ٹو می۔" اس نے سڑک پر نظریں جمائے کہا۔

دین لٹس گو ٹو یور سیکنڈ ہوم۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی۔تو حمائل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائے جیسے تصدیق چاہتا ہو۔اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ پہلے بھی ایک بار لندن گئی تھی نا؟"اس نے کچھ سوچتے ہوئے سوال کیا۔

"جی۔جب میں نے انٹر میں ٹاپ کیا تھا تب شہریار انکل نے لندن کا ٹور کروایا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ اگر میں لندن میں رہ کر پڑھنا چاہوں تو بھی دیکھ لوں مگر میں یہیں رہ کر پڑھنا چاہتی تھی۔"اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تو حمائل نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے حورا اگر آپ بھی وہاں پڑھنے کے لیے راضی ہو جاتی تو ہماری سٹوری زیادہ مزے کی ہوتی۔"اس نے مسکراتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا۔

"آپ شکر کریں میں نے وہاں ایڈمیشن نہیں لیا ورنہ ہماری سٹوری شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی۔"وہ ہنستے ہوئے بولی۔گاڑی میں اس کی مدھم کھلکھلاہٹیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گونجیں۔وہ پہلی بار اس کے سامے کھل کر ہنسی تھی۔حمائل شیر خان کو محسوس ہوا ۔کہ اگر وہ اسی طرح ہنستی رہی تو اس سے نظریں ہٹانا مشکل ہو جائے گا

"یہ تو آپ نے بلکل ٹھیک کہا۔میں بعض دفع سوچتا ہوں کہ کہیں آپ کا شجرہ ہٹلر سے تو نہیں ملتا۔وہ تو شکر ہے مرحا آپ کی دوست تھی ورنہ میرا چانس بھی نہ بنتا۔" اس نے حوریہ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا دی اور کھڑکی سے ۔باہر جھانکنے لگی

گاڑی سے باہر جھانکتے ہوئے وہ تین سال پیچھے چلی گئی۔جب اس کی زندگی میں شادی کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔اس کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف اپنے بابا کے مجرم کو پکڑنا اور ایک اچھی اور منصف لائر بننا تھا۔شادی تو دور کی بات وہ کسی سے دوستی تک نہیں کرتی تھی۔وہ تعلقات بنانے سے ڈرتی تھی یا شاید وہ تعلقات ۔اسی لیے نہیں بناتی تھی کہ وہ انہیں کھونے سے ڈراتی تھی

ثمرہ جہاں نہیں چاہتی تھیں کہ ان کی بیٹی کسی بھی طرح کے خطرناک لوگوں سے سامنا کرے۔اسی لیے وہ چاہتی تھیں کہ اس کی جلد از جلد شادی کر کے اسے ملک سے باہر بھیج دیں تاکہ وہ اس سب چیزوں سے دور ہو جائے۔ان کے پاس بھی حوریہ کے علاوہ کوئی رشتہ نہیں تھا اس لیے وہ ڈرتی تھیں اسے کھونے سے۔

تب حوریہ کے لیے شہریار صاحب کے کسی دوست نے اپنے بیٹے کا رشتہ لایا تھا جو کہ ملک سے باہر رہتا تھا۔اس رشتے سے پہلے حمائل نے حوریہ کو پرپوز کیا تھا مگر اس نے یہ کہہ کر ریجیکٹ کر دیا تھا کہ اسے شادی میں کوئی دلچسپی نہیں۔

حوریہ کو آج بھی اس بات کے جواب میں حمائل کے کہے الفاظ یاد ہیں کہ "حوریہ کمال میں ساری زندگی آپ کا انتظار کروں گا۔جب آپ کو شادی میں دلچسپی ہوئی تو مجھے بتایئے گا میں تب آپ سے شادی کر لوں گا"۔

ثمرہ جہاں حوریہ کو مسلسل شہریار صاحب کے دوست کے بیٹے کا پرپوزل ایکسپٹ کرنے کا کہتی تھیں۔اسے آج بھی ان کے وہ ایموشنل ڈائیلاگز یاد تھے۔

حوری، میں چاہتی ہوں میری بیٹی کا گھر بستے ہوئے دیکھوں۔ میرا کیا پتہ کب اس" دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ تمہارے باپ کی دی گئی واحد ذمہ داری بھی ادھوری چھوڑ کر جاؤں گی۔" وہ بس چاہتی تھیں کہ کسی طرح حوریہ کو پاکستان سے باہر بھیجوا دیں۔

دوسری طرف سارم حوریہ کو حمائل کا پروپوزل ایکسپٹ کرنے کے لیے کہہ رہا تھا۔

حوری دیکھو۔ تمہیں آنٹی کے لیے ایک پروپوز تو ایکسپٹ کرنا ہی پڑے گا اور میں" کہوں تو حمائل کا پروپوزل ایکسپٹ کر لو۔ کیونکہ پاپا کے فرینڈ کا بیٹا تمہیں ملک سے باہر لے جائے گا تمہارا مقصد اور خواب ادھورا رہ جائے گا اور میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ تم اپنے خوابوں پر سمجھوتا کرو۔" سارم اور حوریہ بالکونی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب اس نے اسے پریشان دیکھ کر کہا

تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ جو بھی میں کرنا چاہتی ہوں، حمائل کو اس سب سے پرابلم" نہیں ہو گی؟ تم جانتے ہو میرے لیے نئے تعلقات بنانا کتنا مشکل ہے۔ ماما کیوں

نہیں سمجھتیں کہ مجھے شادی نہیں کرنی۔" کہتے ہوئے اس کی آواز لمحے بھر کے لیے بھرا گئی۔ سارم کو اس کی آنکھوں میں اپنے خوابوں کو کھونے کا خوف نظر آیا۔

"حمائل سے تم ایک بار مل کر اس بارے میں بات تو کرو بلکہ اگر تم چاہتی ہو تو میں بات کروں گا اور اگر اسے تمہارے کسی بھی کام سے مسئلہ نہ ہو تو تم شادی کر لینا۔ تم مرحا کو اتنے سالوں سے جانتی ہو۔ وہ بھی تمہیں، تمہارے ماحول کو اور تمہاری خواہشات کو جانتی ہے۔ اس نے حمائل کو اس بارے میں بتایا تو ہو گا۔ میں تمہارا ہر فیصلے میں ساتھ دوں گا مگر ایک بار بات کر کے دیکھو اور پھر فیصلہ کرو۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔ حوریہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم خود کہتی ہو خدا نے انسان کے لیے سب پلان کر رکھا ہے اس نے ہر انسان کو کسی خاص کام کے لیے چنا ہوا ہے۔ اگر خدا نے تمہیں سیکرٹ کلر کو انجام تک پہنچانے کے لیے چنا ہو گا تو پھر کسی میں اتنی جرات نہیں ہو گی کہ وہ تمہیں اس کام

سے روکے یا باز رکھ سکے۔" وہ اسے دوستانہ انداز میں سمجھا رہا تھا۔ایک وہی تھا جو حوریہ کو کسی کام بھی کام کے لیے منا سکتا تھا۔

"مجھے وقت دو اس سب کو پراسس کرنے کے لیے۔" وہ یہ جواب ہر کسی کے سامنے استعمال کرتی تھی جب اسے ان باتوں سے جان چھرانی ہوتی تھی۔

یہ وقت دنوں سے ہفتوں، ہفتوں سے مہینوں اور مہینوں سے سال گزر گیا۔سارم نے حمائل سے بات کی تھی اور اس کے کہنے پر حمائل نے دوبارہ حوریہ سے ملاقات اس کے دل میں موجود ہر شک کو ختم کیا تھا۔ مگر حوریہ ڈرتی تھی کہ شادی سے پہلے سب ایسی باتیں کر لیتے ہیں بعد میں مکر جاتے ہیں۔

آخر کار جب حوریہ کو ان دو آپشنز کے علاوہ کوئی حل نظر نہ آیا تو اس نے پاکستان میں رہنے والے شخص کو چنا۔ حوریہ کمال نے حمائل شیر خان کو چنا۔

www.novelsclubb.com

حوریہ کے پلانز میں شادی کبھی نہیں تھی مگر خدا کے پلانز کچھ اور تھے اور خدا کے پلانز ہمیشہ بہترین ہوتے ہیں۔خدا نے حوریہ کمال کے لیے حمائل شیر خان کو چن لیا تھا۔

منزل شیر خان بھی دھند میں ڈھکی ہوئی تھی۔مرحانا شتے کے بعد سب کے آفس اور کام پر جانے کے بعد اپنے بیڈ روم کی میں بیٹھی ہوئی تھی۔جب دروازے پر دستک ہوئی۔

مرحا، میں اندر آجاؤں؟"دستک کے ساتھ حوریہ کی آواز آئی۔"

آجاؤ۔"مرحانے بولا تو وہ اندر داخل ہوئی۔"

تم دونوں آگئے ہو واپس؟"مرحانے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

ہاں۔اور تم ادھر اکیلی کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟"اس نے اسے اکیلے بیٹھے دیکھ کر کہا۔"

پھوپھو کو کسی فرینڈ سے ملنے جانا تھا۔مجھے ساتھ چلنے کا کہہ رہیں تھیں پر میرا موڈ" نہیں تھا۔تم سناؤ آنٹی ٹھیک ہیں؟"وہ تفصیلاً جواب دیتے ہوئے بولی اور پھر حوریہ سے سوال کیا۔

ہاں،ماما ٹھیک ہیں۔تم مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔کیا ہوا ہے؟"اس نے اس" سے نرمی سے پوچھا۔

سارم نے بتادیا ہوگا تمہیں۔"وہ نظریں چراتے ہوئے بولی"۔

ہاں اس نے بتایا ہے۔مگر تم پریشان کیوں ہو؟"اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ " میں لیتے ہوئے پیار سے پوچھا۔

حوری،میں تمہاری طرح کیوں نہیں ہوں؟مضبوط،بہادر اور نڈر۔"اب کے" بات کرتے اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسا ہی بنایا ہے۔اس دنیا میں ہر کوئی دوسرے سے" مختلف ہے مرحا۔اور یہی تو اس دنیا کا حسن ہے۔تم نے نوٹ کیا ہو گا کہ ہمیں ہمیشہ وہ چیزیں اٹریکٹ کرتی ہیں جو ہم سے مختلف ہوتی ہیں۔اگر سب ایک جیسے ہوتے تو یہ دنیا ہی بے رونق ہوتی۔" وہ نرمی سے اسے سمجھا رہی تھی اور مرحا بغور اسے سن رہی تھی۔

تمہیں پتہ ہے مرحا دنیا میں خوبصورتی نازک چیزوں کی وجہ سے ہے۔پھول اور" تتلیاں بھی کتنی نازک ہوتیں ہیں، مگر سوچو، کیا دنیا میں ان کے بغیر حسن ہوتا۔اور جب اللہ کسی چیز کو نازک بناتا ہے تو اسکی حفاظت کے لیے بھی کسی کو مختص کرتا ہے۔جیسے پھولوں کے ساتھ کانٹے اور تتلی کے پاس اڑنے کے لیے پر ہوتے ہیں۔ تم بھی نازک ہو، خوبصورت ہو اور تمہاری حفاظت حمائل اور تے۔بی جیسے بھائی اور چاچو ہیں۔" وہ اسے بڑے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولی تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

اور میں، مرحا، میرے پاس بابا کے بعد کوئی نہیں تھا۔ مجھے بابا کا بدلہ لینا ہے، "
انصاف لینا ہے اس لیے خدا نے مجھے ہمت دی تاکہ میں خود کو مضبوط بناؤ۔" اس
۔نے اب کے زخمی دل اور بھرائی آواز سے کہا

مرحا، مضبوط وہی بنتا ہے، جس کے ساتھ ٹریجیڈی ہوتی ہے۔ جو سفر کرتا ہے۔ "
اور میں نے سفر کیا ہے ایک عرصہ اور پھر میں وہ بنی ہوں جو آج تمہیں نظر آتی
۔ہوں۔" وہ بمشکل اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا

اب تم مجھ سے وعدہ کرو۔ آئندہ کبھی ایسی باتوں پر پریشان نہیں ہو گی۔ اور اگر "
کوئی بات پریشان کرے گی تو مجھ سے خود کہو گی۔ خاموشی حل نہیں ہوتی، نہ
۔پریشانیوں کا، نہ مسئلوں کا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا

تھینکس حوری۔ میں آئندہ خیال رکھوں گی۔" وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر "
۔ہلا کر بولی

۔پھر کہاں جا رہے ہو تم دونوں؟" مرحا نے ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا"

۔گیس کرو؟"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا"

۔لندن۔حمائل کا سیکنڈ ہوم۔"وہ گیس کرتے ہوئے بولی"

۔بالکل۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا"

۔چلو میں پیکنگ کر لوں۔کل نکلنا ہے۔"وہ کہتے ہوئے اٹھی"

میں بھی آتی ہوں۔"مرحا بھی کہتے ہوئے اٹھی اور دونوں کمرے سے باہر نکل"

۔آئیں

---

www.novelsclubb.com

رات کے اندھیرے میں زری ڈنر تیار کر کے فارغ ہوئی تو اسے ڈنر کے لیے بلانے

۔گئی۔وہ اسٹڈی میں لیپ ٹاپ سامنے رکھے بے حد مصروف لگ رہا تھا

آپ شام سے اسی کام میں لگے ہیں کب ختم ہو گا یہ سب؟"زری نے اس کے"

۔کندھوں کو تھامتے ہوئے کہا

میں بزی ہوں تم ڈنر کر کے سونے چلی جاؤ۔" وہ اسی طرح لیپ ٹاپ پر انگلیاں"
۔چلاتے ہوئے بولا

اچھا۔ مگر آپ کر کیا رہے ہیں؟" اس نے تجسس سے پوچھا۔ زری کی جگہ کوئی اور"
۔یہ سوال کرتا تو شاید وہ اس کا منہ توڑ دیتا مگر زری کو ہر بات کی اجازت تھی

وہ لڑکی حوریہ۔ وہ ہمارے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ ابھی وہ مصروف ہے شادی"
کے چونچلوں میں اور میں اس کی ہر حرکت پر اب سے نظر رکھنے والا ہوں۔ وہ کہاں
ہے؟ کیسے ہے؟ کس کے ساتھ ہے؟ ہر بات کسی سے بھی پہلے مجھے پتہ ہو گی۔ میں
اس کے ہر قدم پر اسکو فالو کروں گا۔" اس نے تفصیلاً جواب دیا اور واپس اپنے کام
۔میں مصروف ہو گیا

کیا وہ واقعی میں اتنی خطرناک ہے کہ آپ جو کسی پولیس والے سے کبھی خوفزدہ"
۔نہیں ہوئے اس سے ڈر رہے ہیں۔" اس نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا

وہ دکھنے میں جتنی نازک لگتی ہے حقیقت میں وہ اس سے بہت مختلف ہے۔میں" اس سے اس لیے خوفزدہ ہوں کہ وہ بھی ایک جینئیس ہے اور ایک جینئیس ہی دوسرے جینئیس کو مات دے سکتا ہے۔"اس نے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

وہ فخریہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے باہر نکل آئی۔

ایک طویل سفر کرنے کے بعد وہ دونوں لندن میں موجود اپنے ہوٹل میں پہنچے تھے۔اس بار حمائل شیر خان یہاں اس ہوٹل کے مالک کے طور پر آیا تھا۔ گرے ٹرٹل نیک شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پر بلیک لانگ کوٹ پہنے وہ کار سے نکلا اور دوسری طرف آکر دروازہ کھولا تو سفید گھٹنوں تک آتا شیفون کا فراک پر بلیک

لانگ کوٹ پہنے حوریہ کمال اس کا ہاتھ تھامتے باہر نکلی۔ہوٹل کی راہداریوں سے گزرتے وہ دونوں کسی سلطنت کے بادشاہ اور ملکہ کی طرح لگ رہے تھے۔

ہوٹل کے روم میں پہنچ کر دونوں نے ریسٹ کیا اور اس سفر کی تھکان اتاری۔دوپہر کے وقت جاگنے کے بعد حمائل تیار ہو رہا تھا۔لنچ روم میں ہی منگوالیا تھا۔اسے آج بشر سے ہوٹل کے لیگل ورک کے سلسلے میں ملنا تھا۔

"حور، آپ تیار رہیے گا۔رات کو گھومنے چلیں گے۔"اس نے لنچ کے دوران اس سے کہا۔

"اوکے، آپ اب رات کو ہی واپس آئیں گے؟"اس نے متجسس انداز میں پوچھا۔

"ہاں اصل میں بشر بتا رہا تھا کافی کام ہے۔"اس نے لنچ ختم کرتے ہوئے لانگ کوٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔

اوکے۔ٹیک کیئر۔" وہ اسے سی آف کر کے واپس اندر آئی اور اپنا لیپ ٹاپ نکال" ۔لیا

سیکرٹ کلر کا اندازہ غلط تھا کہ وہ شادی کے چونچلوں میں مصروف ہو گی۔وہ بھی حوریہ کمال تھی۔وہ جانتی تھی کے ابھی اس کے پاس فارغ وقت صرف آرام کے لیے نہیں ہے۔خدا کی طرف سے ایک موقع ہے،ایک انعام ہے،الجھی ۔گتھیوں کو سلجھانے کے لیے

لندن میں رات کے وقت ہوٹل کی عمارت لائٹوں سے چمک رہی تھی۔سڑکیں برفباری کے باعث گیلی ہوئیں تھیں جن پر اسٹریٹ لائٹس کی روشنی انھیں چمکا ۔رہیں تھیں، جیسے کوئی سنہرا راستہ ہو

وہ دونوں ڈنر کے بعد لندن کے مشہور شاپنگ مال "دی برنزوِک سنٹر" کی پارکنگ میں موجود تھے۔حمائل اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اندر بڑھا اور ایک کوکیز شاپ ۔"بینز کوکیز" کے باہر رکا

آپ کو پتہ ہے یہ شاپ میرے لیے بہت یادگار ہے۔"اس نے گلاس ڈور کھولتے" ۔ہوئے کہا

۔حوریہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

وہ بھی اس کے پیچھے اندر آیا اور شاپ کی گلاس وال کے ساتھ لگے ٹیبل کا ایک اسٹول کھینچتے ہوئے حوریہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔حوریہ بیٹھی تو وہ بھی ساتھ والے ۔اسٹول پر بیٹھ گیا

پانچ سال پہلے آپ شہریار انکل کی فیملی کے ساتھ لندن آئیں تھیں۔"اس نے" ۔اسے دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

تب آپ اسی شاپ سے باہر آرہیں تھیں جب میں آپ سے ٹکرایا تھا اور وہ" ٹکراؤ میرے دل کی دنیا درہم برہم کر گیا۔آپ نے کھا جانے والی نظروں سے مجھے دیکھا تھا مگر آس پاس لوگوں کو دیکھ کر کچھ بولیں نہیں۔"اس نے اسے یاد کرواتے ۔ہوئے کہا

۔واقعی وہ آپ تھے۔"وہ بے اختیار ہنس دی"

جی محترمہ۔آج بھی یاد ہے۔آپ نے یلو لانگ کوٹ پہنا ہوا تھا۔بال کھلے تھے" اور سر پر بلیک کیپ تھی۔"اس نے تو جیسے ایک لمحے میں اس کا سارا حلیہ بیان ۔کر دیا

استغفر اللہ، حمائل کیا آپ لڑکیوں کو اتنی غور سے دیکھتے ہیں؟"وہ اسے گھورتے" ۔ہوئے بولی

نہیں، غور سے تو نہیں دیکھتا مگر آپ نے مجھے جن نظروں سے دیکھا تھا۔مجھے" ۔بھولنا مشکل ہو گیا تھا۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا

تو آپ کو کیا ٹکرانے کے بعد محبت بھری نظروں کی امید تھی۔"اس نے ہنستے" ۔ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

ان نظروں کی امید تو آپ سے اب بھی نہیں ہے۔"اس نے شانے اچکاتے "
۔ہوئے کہا

۔اس کے اس انداز پر وہ ہنس دی

۔ چلیں کچھ آرڈر کر لیتے ہیں۔"اس نے اب ویٹر کو اشارہ کرتے ہوئے کہا"

اب دونوں کھڑکی سے باہر چمکتی سڑک کو دیکھتے، کبھی ایک دوسرے کو دیکھتے، گپ شپ کرنے لگے۔ حمائل ایک ہاتھ سے میز پر پڑے حوریہ کے بازو میں پہنے بریسلیٹ پر انگلیاں پھیرنے لگا۔اس نے غور کیا تھا کہ یہ اس کی عادت ہے۔ حوریہ
۔کو وہ ایسا کرتے جانے کیوں بہت اچھا لگتا تھا

۔حوریہ کمال کے ساتھ گزارا ایک، ایک لمحہ حمائل شیر خان کے لیے انمول تھا

www.novelsclubb.com

لاہور کی سڑکوں پر رات کے اس اندھیرے میں وہ ایک گھر کے باہر کھڑا تھا۔ چہرہ مکمل ڈھکا ہوا، سر پر پی کیپ پہنے وہ مکان کی پچھلی طرف بڑھا۔ اس کے لیے سکیورٹی سسٹمز اور سیکیورٹی گارڈز کی نظروں سے بچنا بالکل بچوں کا کھیل تھا۔ کہیں پر بھی اس کی کاروائی سے پہلے ہی اس جگہ کے سیکورٹی سسٹمز اس کے ہاتھ میں ہوتے تھے۔

اندر ایک 28-30 سال کا نوجوان لیپ ٹاپ کے سامنے اپنی اسٹڈی میں بیٹھا تھا۔ سکرین کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں عجیب خوشی در آئی۔ وہ بہت قریب تھا اپنی جیت کے، اس بات سے بے خبر کے موت اس تک چل کر آچکی ہے۔

www.novelsclubb.com

کمرے کا دروازہ کھلا تو وہ ٹھٹھکا کیونکہ گھر میں اس وقت وہ اکیلا تھا۔

"تم، تم اندر کیسے پہنچے؟" اپنے سامنے سیکرٹ کلر کو دیکھ اس کا دل دہل کر رہ گیا۔ کپکپاتی آواز میں اس نے سوال کیا۔

مجھے خبر ہوئی کہ تم مجھے تلاش کر رہے ہو۔اور جب کوئی مجھے تلاش کرتا ہے تو میں" اس سے خود ملنے چلا آتا ہوں۔" سیکرٹ کلر کہتے ہوئے اس کی جانب آیا اور اس کو گردن سے دبوچ لیا۔اس نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر مضبوط گرفت کے باعث سانس تک لینا دشوار تھا۔

سیکرٹ کلر کے راز جاننے والوں کے لیے موت لازمی ہو جاتی ہے۔" کہتے ہوئے" سیکرٹ کلر نے ایک ہی گولی اس کے دل کے مقام پر چلائی۔خون اس کے جسم سے ایک فوارے کی مانند نکلا۔اس کے کپڑے اور ہاتھ اس تڑپتے وجود کے خون سے بھر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

سائلنسر نے آس پاس کے سکوت کو برقرار رکھنے میں مدد دی اور وہ اس کے تڑپتے وجود کو وہیں زمیں پر پھینک کر،اس کے لیپ ٹاپ کی طرف بڑھا۔

اس تڑپتے نوجوان کی آنکھیں اپنے ٹیبل پر ٹکیں تھیں۔منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ آنکھوں سے بے بسی اور درد سے آنسو بہہ رہے تھے۔ایک آخری کوشش کرتے

اس نے ہاتھ اٹھا کر کچھ کہنا چاہا مگر بے سود۔ بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس نے اس شیطان کو اپنے ٹیبل پر جھکے دیکھا تھا اور بس پھر وہ وجود پتھرا گیا۔

سیکرٹ کلر نے لیپ ٹاپ کے ساتھ ایک یو۔ایس۔بی لگائی۔ تمام فائلز کٹ پیسٹ کرتے، لیپ ٹاپ کی ہارڈ ڈیسک کلیئر کی اور جس خاموشی سے آیا تھا اسی سے واپس چلا گیا اور وہ لاش وہیں ٹھنڈی پڑتی رہی۔

وہ ہیکنگ کا ماہر تھا اور ثبوت ایسے مٹاتا تھا کہ اس سے جڑا ہر کیس ایک "بلائنڈ اینڈ" پر آ کر رک جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

شہریار وِلا صبح کی روشنی میں اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ کھڑا تھا۔

سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے۔ حوریہ کی شادی کے بعد ثمرہ جہاں بھی شہریار صاحب کی فیملی کے ساتھ ہی کھانا کھایا کرتیں تھیں۔

کل آسیہ کا فون آیا تھا۔ماہم کے لیے رشتہ آیا ہے۔پسند کرتے ہیں شاید دونوں" ایک دوسرے کو بتا رہی تھی۔"شہریار صاحب کی بات پر سارم کے تو سر پر جیسے آسمان گرا ہو۔اس نے اگلا نوالہ لینا مشکل ہو گیا ہو۔اسے لگا جیسے کسی نے اس کے قدموں تلے سے زمین کھینچ لی ہو یا جیسے اس کے زندہ وجود سے دل نوچ نکالا ہو۔

اچھا۔ماشاءاللہ۔اچھی بات ہے۔مگر سارم بھی تو ہے نا۔آپ نے آسیہ کو بتایا" کیوں نہیں کہ آپ ماہم کو سارم کے لیے پسند کرتے ہیں۔"مسز شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں تو کہتا مگر وہ کہہ رہی تھی دونوں بچے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں سو میں" اب اسے مجبور تو نہیں کر سکتا نا۔"شہریار صاحب نے ایک نظر سارم کو دیکھا اور بولے۔اس کے چہرے کے بدلتے رنگ ان نے خوب دیکھے تھے۔

سارم جو کہ مشکل سے چائے کے دو گھونٹ لگا سکا اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔

بابا، مجھے دوستوں کے ساتھ کراچی جانا ہے دو تین دن کے لیے۔ گھومنے پھرنے" اس لیے میں آفس نہیں آؤں گا۔" اس نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی مسکراہٹ اس وقت دنیا کی سب سے بناوٹی چیز لگ رہی ہے۔ وہ اکثر یونہی دوستوں کے ساتھ اچانک پلانز بنالیتا تھا۔ اس لیے کسی کو کچھ عجیب لگا ہی ۔ نہیں

جی جی، تمہاری تو موجیں ہیں۔ جب دل کرتا ہے صاحب پلانز بنا لیتے ہیں اور " اعلان کر دیتے ہیں۔" شہریار صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں آیا اور آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے، کپڑے جلدی جلدی اپنے بیگ پیک میں ڈالے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے کیا ڈالا ہے اور کیا چھوڑا ہے۔ سب سے ملا اور ڈرائیور کے ساتھ ائیر پورٹ روانہ ہو گیا۔ وہ بائے ائیر کراچی جا رہا تھا۔ اس کے ذہن میں بس ایک بات چل رہی تھی کہ "وہ دونوں بچے ایک "۔ دوسرے کو پسند کرتے ہیں

www.novelsclubb.com

آج پہلی بار سارم شہریار اتنا خوفزدہ تھا کسی کو کھونے کے ڈر سے۔ کسی محبوب شے کو کھونے کے ڈر سے۔ آج وہ جانا تھا کہ وہ بھی کسی شے کو کھو سکتا ہے۔

لندن میں آج صبح سے ہی موسم پہلے سے قدرے بہتر تھا مگر ٹھنڈ پھر بھی اپنے جوبن پہ تھی۔ ناشتے کے بعد دونوں تیار ہو کر باہر آئے۔ آج بھی حمائل کو اسے کہیں لے کر جانا تھا۔

وہ دونوں گاڑی میں اس وقت سڑک پر تھے۔ جب حمائل نے ایک ڈائمنڈ شاپ کے باہر گاڑی روکی، باہر آیا اور دوسری کی طرف جا کر دروازہ کھولا اور ہاتھ بڑھا کر اسے اپنا ہاتھ تھمایا۔ وہ اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے باہر آئی۔ حمائل وائٹ ڈریس شرٹ، بلیک پینٹ پر بلیک ہی لانگ کوٹ پہنے، بالوں کو جیل سے ٹکائے ہوئے تھا۔ وہ جو کہ ریڈ سادہ شرٹ اور ٹراؤزر پر بلیک لانگ کوٹ پہنے ہوئے، بھورے بالوں کو

کرل کر کے کندھے کی ایک طرف ڈالے ہوئے تھی۔سامنے شاپ کے باہر
۔"کوئین سمتھ" لکھا نظر آیا

یہ وہ شاپ ہے جہاں سے آج سے تین سال پہلے میں نے یہ بریسلٹ آپ کے"
لیے بنوایا تھا۔"حمائل نے ایک ہاتھ سے شاپ کی طرف اشارہ کیا اور دوسرے
۔ہاتھ کی انگلیاں بریسلیٹ پر پھیرتے کہا

۔اور اگر مجھ سے شادی نہ ہوتی تو؟"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا"

تو بھی میں یہ مرحا کے ہاتھ آپکو ہی تحفے میں بھجواتا۔"اس نے اس کے بازو میں"
۔موجود بریسلٹ کو مسلسل چھوتے ہوئے کہا

کیوں آپ اپنی وائف کو بھی دے سکتے تھے؟"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے"
۔کہا

www.novelsclubb.com

آپ کے نام کی چیز کسی اور کو دیتا۔ کبھی نہیں۔" وہ اس کے ساتھ شاپ میں"
۔داخل ہوتے ہوئے بولا

حوریہ لاجواب ہو گئی۔ حمائل شیر خان وہ واحد شخص تھا جو حوریہ کمال کو لاجواب کر
۔دیا کرتا تھا

۔وہ ایسا کیوں ہے؟" اس نے اسے دیکھتے ہوئے سوچا"

کچھ پسند کریں؟" حمائل نے سامنے لگے شاپ کے بہترین ڈیزائنز کی طرف"
۔اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہیں، مجھے کچھ نہیں چاہیے۔" اس نے ان ڈیزائنز پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے"
۔کہا

اچھا آپ گاڑی میں بیٹھیں میں آتا ہوں۔" اس نے مسکراتے اسے کہا۔ وہ اثبات"
۔میں سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئی

۔کچھ دیر بعد حمائل واپس آیااور گاڑی دوبارہ کسی منزل کی جانب چلادی

۔ایک بات پوچھوں؟"اس نے حمائل کو دیکھتے ہوئے پوچھا"

۔جی حضورارشاد۔"وہ سڑک پر نظریں جمائے ہوئے بولا"

یہ برسلیٹ آپ نے تے۔بی کے پیسوں سے لیا ہے؟"اس کے سوال پر حمائل کو"

۔تو جیسے کسی نے کرنٹ کا جھٹکا دیا ہو

کیااسی وجہ سے اس نے کوئی چیز پسند نہیں کی تھی؟"اس کے ذہن میں ایک"

۔سوچ ابھری

اس نے خاموشی سے پارکنگ ایریا دیکھ کر گاڑی ایک طرف پارک کی اور حوریہ کی

۔جانب مڑا

آہ حور،میں بے روزگار ضرور ہوں مگر غریب نہیں ہوں۔دادا کی وراثت میں جو"

میرا اور مرحا کا حصہ ہے اس پر لگنے والی فصل میں سے بابا ہمیں اٹھارہ سال کی عمر

سے ہی ہمارے حصے کی رقم دیتے ہیں۔میری پڑھائی، ہوسٹل اور کھانے پینے کا خرچہ تے۔بی ضرور کرتے تھے مگر میری عیاشی اور پرسنل ضروریات میں اپنے پیسوں سے پوری کرتا تھا اور اب بھی پوری کرتا ہوں۔"وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے ۔نرمی سے بول رہا تھا اور وہ سن رہی تھی۔کچھ دیر یونہی خاموشی رہی

وکیل صاحبہ، یقین آگیا ہے یا بینک اسٹیٹمنٹس اور ثبوت چاہیے۔"اس نے اب" ۔کے مسکراتے ہوئے کہا

۔آگیا ہے یقین۔"اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا"

۔وہ واحد شخص تھا جس پر حوریہ کمال بغیر ثبوتوں اور گواہوں کے یقین کر لیتی تھی

محترمہ اب اپنے فون میں میرا نام بھی چینج کر لیجیے گا۔"اس نے گاڑی اسٹارٹ" ۔کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر ایک شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

۔آپ کو کیسے پتا چلا؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا"

اس دن جب فون رکھ کر بھول گئیں تھیں تو میرے نمبر سے ہی کال کی تھی اور"
۔فون مجھے ہی ملا تھا۔"اس نے ڈرائیو کرتے ہوئے تفصیلاً جواب دیا

نہیں مجھے یہ نام اچھا لگتا ہے۔"اس نے شانے اچکاتے ہوئے کہا تو حمائل ہنس"
۔دیا

۔آہ، وکیل لڑکی سے شادی نہیں کرنی چاہیے۔"وہ اونچی آواز میں بڑبڑایا"
۔میں سن رہی ہوں۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا"

کراچی میں اس وقت دوپہر کے 12 بج رہے تھے جب سارم ایک بنگلے کے باہر ٹیکسی سے اترا۔بلیک جینز پر، بیلو شرٹ پر بلیک ہی لانگ کوٹ پہنے، بال جیل سے
۔ٹکائے وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا

دروازے پر موجود گارڈ اسے اچھے سے پہچانتے تھے سو کسی نے اسے روکا نہیں۔ اندر داخل ہوا تو آسیہ مظفر لان میں پودوں کو پانی دے رہیں تھیں۔ گارڈننگ ان کی ہوبی تھی اسی وجہ سے مالی کے ہونے کے باوجود اکثر خود ہی پودوں کی دیکھ بھال کیا کرتیں تھیں۔

"وہ دور سے پکارتا ان کی جانب بڑھا" ۔پھوپھو۔

"ان نے کہتے ہوئے اسے گلے لگایا" ۔واٹ آ سرپرائز۔

"ان نے پوچھا اور اسے بازو سے پکڑے اندر کی جانب" کیسے آنا ہوا؟ آؤ اندر چلو۔

چل پڑیں۔

"وہ بھی" بس ایسے ہی فرینڈز کے ساتھ پروگرام بنا تو سوچا آپ سے بھی مل لوں۔

ان کے ساتھ چلتا اندر آیا۔

www.novelsclubb.com

بہت اچھا کیا۔ بیٹھو میں پانی لے کر آتی ہوں۔ ناشتہ بنواؤں۔" وہ اسے ڈرائنگ
۔روم میں بیٹھاتے ہوئے بولیں

ناشتہ کیا ہوا ہے۔ بس اگر آپ کے ہاتھ کی کافی مل جائے تو۔" اس نے مسکراتے
۔ہوئے کہا

۔شیور۔" وہ کہتے ہوئے مڑیں"

۔ماہی کدھر ہے؟" اس نے پیچھے سے آواز لگائی"

روم میں ہے بلواتی ہوں اسے بھی۔" کہتے ہوئے وہ کچن کی طرف بڑھ گئیں اور"
۔سارم نے صوفے کی پشت پر سر گرا کر آنکھیں بند کر لیں

۔سارم۔۔۔" ماہم کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں"

۔کیسے ہو بڈی؟" وہ اس کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی"

۔میں ٹھیک نہیں ہوں۔" اس نے اس کی طرف دیکھے بنا کہا"

کیوں کیا ہوا؟ کہیں عشق و شق کے چکر میں تو نہیں پڑ گئے؟"اس نے ہنستے ہوئے" کہا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی اس بات نے سارم کے دل پر کتنی کاری ضرب لگائی ہے۔

فری ہو؟ کہیں باہر لنچ کریں؟"اس نے اس کی بات کا جواب دیے بغیر سوال کیا"۔

شیور۔"اس نے ہامی بھرتے ہوئے کہا"۔

ساتھ ہی آسیہ مظفر کافی کے مگز لیے اندر آئیں۔اب تینوں کافی پیتے ہوئے گپ شپ کرنے لگے۔

دوپہر کے وقت دھوپ کی وجہ سے ٹھنڈ کی شدت کچھ کم تھی۔سمندر کے کنارے بنے ایک ریستوران میں وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔سارم صبح والے حلیے میں ہی تھا جبکہ ماہم پنک کلر کے گھٹنوں تک آتے فراک میں ملبوس، گنگھریالے بال ہمیشہ کی طرح کھلے چھوڑے ہوئے اپنی ہیزل آنکھوں سے اس کو دیکھ رہی تھی جو پچھلے 15 منٹ آرڈر دینے کے بعد سے خاموش تھا۔

۔سارم کچھ بولو گے ؟"اس نے پریشانی سے پوچھا"

ماہی،اگر میں نے کوئی وعدہ توڑا ہو تو اس کی کیا سزا ہو گی ؟"اس نے اس کی جانب"

۔دیکھتے ہوئے پوچھا

وعدہ خلافی کی ہے تو توبہ کرو۔ویسے یہ کیا عجیب سوال ہے ؟15 منٹ سے یہ کہنا"

چاہ رہے تھے ؟"اس نے اس کے عجیب سوال پر حیرت سے پوچھا۔تو سارم نے نفی

۔میں سر ہلایا

یاد ہے میں نے،تم نے اور حوریہ نے ایک وعدہ کیا تھا کہ ہم دوستی میں محبت کو"

کبھی نہیں لائیں گے اور اپنی ہر بات دوسرے سے شیئر کریں گے۔"اس نے ضبط

۔سے آنسو روکتے ہوئے کہا

میں نے بہت کوشش کی وعدہ نبھانے کی مگر آج صبح جب بابا نے بتایا کہ پھوپھو"

تمہارا رشتہ طے کر رہی ہیں۔میں خود کو مزید روک نہیں سکا۔"اب کے اس کی

۔آنکھیں برس پڑیں۔ماہم نے کچھ کہنا چاہا مگر سارم نے ہاتھ کے اشارے سے روکا

محبت ہوتی تو شاید میں خود کو روک لیتا مگر معاملہ محبت سے بہت آگے کا ہے۔""
اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔ویٹر نے کھانا سرو کیا مگر شاید اب دونوں کی
۔بھوک مر چکی تھی

کیا تم واقعی اسے پسند کرتی ہو؟"اس نے ضبط سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے"
۔پوچھا

ماہی کچھ بول نہ پائی بس اثبات میں سر ہلایا۔اس نے سارم کو اس حالت میں پہلی بار
۔دیکھا تھا

۔کتنا؟"اس نے بے بسی سے پوچھا"

اتنا کہ اس کی خوشی کے لیے اسے بھی چھوڑ سکتی ہوں۔"وہ بھی بے تاثر چہرے"
سے بولی۔سارم جان گیا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے۔وہ چاہ کر بھی مزید کچھ کہہ نہ
۔سکا۔آنسوؤں کا سیلاب بہنے کو تیار تھا مگر اس کا ضبط کمال تھا

www.novelsclubb.com

بیسٹ آف لک بڈی۔"کچھ پل کی خاموشی کے بعد اس نے ہاتھ کی مٹھی بناتے "
۔ہوئے اس کے سامنے کی۔ماہم نے اپنی مٹھی اس کی مٹھی سے ٹکرائی

پھوپھو اور بابا کو اس بارے میں کچھ مت بتانا۔"اس نے اٹھتے ہوئے کہا اور ویٹر "
سے بل منگوا کر پے کیا۔ماہم بھی اس کے پیچھے چل دی اور میز پر رکھا کھانا سو گوار
۔ہو گیا

تم نے ماموں سے بات کیوں نہیں کی؟"اس نے گاڑی میں اس کے ساتھ بیٹھتے "
۔ہوئے پوچھا

بابا کو بتاتا تو شاید پھوپھو اور وہ تمہیں فورس کرتے اور میں ایسا بالکل نہیں چاہتا۔""
۔اس نے سڑک پر نظریں جمائے ہوئے کہا

۔ہمارے گھر رہو گے کہ واپس جاؤ گے؟"اس نے اگلا سوال کیا"

نہ تمہارے گھر رہوں گا۔نہ واپس جاؤں گا۔"اس نے ویسے ہی سڑک کو گھورتے"
۔ہوئے کہا

۔میں کہوں پھر بھی نہیں رکو گے کیا؟"اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا"

نہیں، کل وہ تمہیں دیکھنے آرہے ہیں اور میرا وہاں رہنا مشکل ہو جائے گا۔"وہ بغیر"
۔مڑے بولا

۔ماہم کچھ نہ بولی

حوری، کو کچھ مت بتانا۔وہ ڈسٹرب ہو گی۔میں خود اس سے بات کر لوں گا۔""
اس نے اسے اس کے گھر کے باہر اتارتے ہوئے کہا اور بنا اس کے جواب کا انتظار
۔کیے وہاں سے چلا گیا، انجان رستوں پر، بے خبر سا

ماہم کتنی دیر اہر کھڑے اس کی راہ تکتی رہی اور پھر اداس آنکھیں لیے اندر چلی
۔گئی

لندن میں اس وقت ہلکی ہلکی بر فباری ہو رہی تھی۔ حمائل اور حوریہ اس وقت "ریور تھیمس" کے کنارے، چھتری کے سائے تلے، بیٹھے ہوئے تھے۔ آج نیو ایئر ایو تھی اور کافی لوگ اس جگہ آتش بازی کا نظارہ دیکھنے کے لیے آ رہے تھے۔ حوریہ اور حمائل دونوں آج یلو لانگ کوٹس میں ملبوس تھے جو کہ حوریہ نے اپنی پسند سے خریدے تھے۔ حوریہ نے بھورے بال اسٹریٹ کیے ہوئے تھے اور چہرہ میک اپ سے پاک تھا۔

"حور، آپ کی "بکٹ لسٹ" میں کیا کچھ ہے؟" اس نے دور نظر آتے "ٹاور برج" اور اس کے پار بلڈ نگز کی لائٹس کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"بہت کچھ۔" وہ بھی اسی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"بتانا پسند کریں گیں؟" اب کے اس نے ایک نرم نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے پوچھا۔

بابا نے بچپن میں ایک بلوٹوائے کار گفٹ کی تھی ویسی کار لینا، ایک اچھی اور" ایماندار جج بننا، سکائے ڈائیو نگ کرنا اور سب سے اہم "سیکرٹ کلر" کو ڈھونڈنا۔" اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ وہ اس کے بریسلیٹ سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے اس کی بات سن رہا تھا۔

"اور آپکی؟" اس نے حمائل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" آپ سے ملاقات سے پہلے کچھ نہیں تھا۔ آپ سے ملاقات کے بعد آپ سے شادی کرنا اور اب آپ سے شادی کرنے کے بعد آپ کی "بکٹ لسٹ" کو پورا کرنا۔" وہ اپنی دھن میں سامنے دیکھتے بولے گیا۔ حوریہ بس اسے دیکھتی رہ گئی۔ کیسے کر لیتا تھا وہ ایسی باتیں۔

"پھر بھی ہر انسان کا پرسنل گول ہوتا ہے۔" اس نے پانی میں نظر آتی بلڈنگز کی لائٹوں کا عکس دیکھتے ہوئے کہا۔

ایک ٹیک۔کالج بنانا۔جہاں ملک کے جینیس نوجوانوں کو جدید ٹیکنالوجی سے" متعارف کروایا جائے۔"اس نے بھی پانی میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں پر رقص کرتی لہروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بزنس پڑھ کر، ٹیکنالوجی کا انسٹیٹیوٹ؟"اس نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے" سوال کیا تو حمائل نے اثبات میں سر ہلایا۔

کافی پیئں گی؟"اس نے اسے ٹھنڈ میں کافی کے ایک سٹال پر نظر ڈالتے ہوئے" پوچھا۔وہ شاید اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا اسی وجہ سے بات بدل دی۔ اس نے بس مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔تو حمائل کافی لینے چلا گیا۔

کافی لے کر واپس آیا تو 12 بجنے والے تھے، کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو چکا تھا۔اور بارہ بجنے کے ساتھ ہی آسمان آتش بازی سے رنگا رنگ ہو گیا۔نیو ایئر کی آمد پر، دور دریا کے اس پار، پل اور آسمان کو روشن کرتے رنگ واقعی خوبصورت ترین منظر پیش کر رہے تھے۔

کتنا خوبصورت لگ رہا ہے ! "وہ آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھتے ہوئے،"
۔آنکھوں میں انوکھی چمک لے کر بولی

آسمان کے ساتھ ساتھ پانی میں پڑتا عکس اور بھی حسین لگتا ہے۔"اس نے ہاتھ"
۔سے پانی میں بنتے عکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

مجھے لگا آپ بھی ڈراموں کے ہیروز کی طرح میری طرف دیکھ کر بولیں گے۔"
۔'آپ سے کم حسین'۔"اس نے خفگی سے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا

آہ حور، آپ جانتی ہیں میں جھوٹ نہیں بولتا۔"اس نے حوریہ کی طرف دیکھتے"
۔ہوئے کہا جو کہ اس کا جواب سن کر اسے گھور رہی تھی

موازنہ برابری کی چیزوں کا ہوتا ہے حور۔آپ سے خوبصورت یہاں کوئی نظارا"
نہیں۔"اس نے حوریہ کے گرد بانہیں پھیلاتے اسے اپنے قریب کرتے کہا۔اس
۔پل حوریہ کے چہرے پر آتشبازی سے بھی حسین رنگ کھلے تھے

حوریہ اور حمائل لندن سے واپس آ چکے تھے۔اس وقت حوریہ اپنی ماما سے ملنے ان کے پاس آئی ہوئی تھی۔

"حوری، تم پھر سیکرٹ کلر کو ڈھونڈنے پر لگی ہوئی ہو؟" ثمرہ جہاں نے گود میں سر رکھے لیٹی حوریہ کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے چھوڑا ہی کب تھا ماما۔" اس نے پر سکون انداز میں کہا

"کیوں خود کو کسی مسئلے سے دوچار کرنا چاہتی ہو۔تم جانتی ہو تمہارے بابا کے بعد اب تم ہی میرا واحد اثاثہ ہو۔" ان نے آنسوؤں کو ضبط سے روکتے ہوئے کہا۔

"ماما آپ جانتی ہیں میں یہ نہیں چھوڑ سکتی۔اتنے سالوں سے اس پر کام کر رہی ہوں۔یہ میرا خواب ہے اور میں خوابوں کو حقیقت بنانا جانتی ہوں۔" وہ اسی طرح لیٹے ہوئے بولی۔

۔تم نے حمائل سے اس بارے میں بات کی ہے؟"ان نے پوچھا"

۔نکاح سے پہلے بات کی تھی،اب دوبارہ کروں گی گھر جا کر۔"اس نے بتایا"

بیٹا وہ شخص خطرناک ہے۔تمہارے بابا نے بھی میری ایک نہیں سنی تھی اور اپنی" جان دے دی تھی۔تم یہ مت کرو۔"ان نے ایک اور کوشش کی۔حوریہ اب اٹھی ۔اور ان کے سامنے بیٹھ گئی ان کے ہاتھ پیار سے اپنے ہاتھوں میں لیے

ماما آپ جانتیں ہیں بابا نے مجھے کیا سکھایا ہے؟"ان نے اپنی ماں کے ہاتھ پیار سے" ۔چومتے ہوئے کہا۔ثمرہ جہاں بس اسے دیکھتیں رہیں

بابا نے سکھایا ہے کہ ظلم کو روکنے کے لئے اپنی جان بھی دینی پڑے تو گریز نہ" کرو۔'سیکرٹ کلر ظالم ہے جو بغیر کسی خوف کے ظلم کر رہا ہے۔میری طرح کتنے ہی بچوں کو یتیم کیا ہے۔کتنی عورتوں کو بیوہ کیا ہے۔ماما میں نہیں رک سکتی اب اور ۔برداشت نہیں ہوتا۔"وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بول رہی تھی

ظلم دیکھ کر خاموش رہنا بھی ظلم ہے۔ماما آپ اور بابا نے مجھے ظالم بننا نہیں" سکھایا۔مجھے مضبوط بننا سکھایا ہے۔ ظلم کے خلاف لڑتے ہوئے اپنی جان دینا سیکھایا ۔ہے۔"اس نے کہااور ثمرہ جہاں کو گلے لگالیا

مجھے کچھ نہیں ہو گاماما۔میرے ساتھ آپکی دعائیں ہیں اور میرے رب کا ساتھ " ہے۔مجھے اب ڈر نہیں لگتا۔بابا کی لاش دیکھی تھی میں نے اب ڈر نہیں لگتا۔" حوریہ اور ثمرہ جہاں دونوں کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ گرے۔کچھ تلخ یادیں چاہ کر ۔بھی بھلائی نہیں جاسکتیں

ثمرہ جہاں جانتیں تھیں کہ وہ ضدی ہے جس کام کی ٹھان لے کر کے رہتی ہے۔ ۔بالکل اپنے بابا کی طرح،ضدی اور اٹل

۔۔۔۔قریباً12 سال پہلے

آپ کیوں وہ زمین بیچ نہیں دیتے۔اچھی قیمت تو دے رہے ہیں وہ لوگ۔" ثمرہ"
جہاں لاؤنج میں صوفے پر براجمان ساتھ بیٹھے کمال مقصود صاحب سے مخاطب
۔ہوئیں

وہ زمین میں نے حوریہ کے لیے رکھی ہوئی ہے۔تم جانتی ہو آگے حالات اور"
مشکل ہو رہے ہیں اور اس زمین کی قیمت وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہے گی۔
میں کیوں بیچوں وہ زمین جو میری حور کی ہے۔" وہ اپنی ہمیشہ والی ضد پر اڑے
۔ہوئے تھے

وہ ایم۔این۔اے، جانتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے دوسروں کی جانیں کوئی"
۔اہمیت نہیں رکھتیں۔مت کریں اسکا مقابلہ۔" وہ فکر مندی سے بولیں

آج میں نے وہ زمین چھوڑ دی تو کل وہ باقی لوگوں پر بھی دباؤ ڈالے گا۔اسے"
حوصلہ مل جائے گا لوگوں کو دبانے کا، مجبور کرنے کا۔وہ ظالم ہے اور میں اسے ظلم
۔کرنے نہیں دوں گا۔" ان نے اٹل لہجے میں کہا

۔آپ اتنے ضدی کیوں ہیں؟"ان نے دکھ بھرے لہجے میں پوچھا"

ثمرہ تم جانتی ہو ظلم کے خلاف خاموش رہنے والا ظالم ہوتا ہے اور میں ظالم نہیں"

۔ہوں۔"ان نے پر سکون لہجے میں کہا

آپ میرے اور حوری کے بارے میں کیوں نہیں سوچتے۔آپ کو کچھ ہو گیا تو"

۔ہمارا کیا ہو گا۔"اب کے ان کا لہجہ بھرایا ہوا تھا

میری ہر سوچ تم دونوں سے شروع ہوتی ہے اور تم دونوں پر ختم ہوتی ہے۔تم"

لوگ میرے بعد بھی اکیلے نہیں ہو گے اور مجھ سے ایک وعدہ کرو۔"ان نے ثمرہ

۔جہاں کا ہاتھ اپنے وہ میں لیتے ہوئے کہا

۔کیا؟"ان نے فکر مندی سے پوچھا"

اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تم حوریہ کو بھی ظلم کے خلاف لڑنا سکھاؤ گی۔اسے مضبوط بناؤ"

گی اور بننا سکھاؤ گی۔اسے سکھاؤ گی کے ظلم کے خلاف لڑتے ہوئے اپنی جان بھی

دینی پڑے تو دے دینا مگر بزدلی کا راستہ کبھی نہ چننا۔" وہ ایسی باتیں اتنی آسانی سے کہہ لیتے تھے۔ ثمرہ جہاں تو بس نم آنکھوں سے انھیں سنتی رہیں۔

کچھ دیر بعد کمال صاحب اٹھے اور جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے نکل گئے۔ ثمرہ جہاں کتنی ہی دیر اپنی جگہ خاموش بیٹھی رہیں۔

اور اسی دن کمال مقصود صاحب لاش ملی، سر پر گولی کا نشان اور اس زمین پر موجود درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی، جو ایم۔این۔اے خریدنا چاہتا تھا۔

وہ جانتے تھے ان کے ساتھ یہی ہو گا مگر ان نے ڈرنے کی بجائے لڑنا پسند کیا اور جان دے دی کیونکہ وہ بزدل نہ تھے۔

www.novelsclubb.com

روئیل وِلا "شام کے ڈھلنے کے ساتھ ساتھ دھند میں چھپ گیا تھا۔"

ایم۔این۔اے خالد ندیم کی اسٹڈی میں وہ اس وقت ان کے سامنے صوفے پر براجمان تھا۔ سگار کا دھواں کمرے میں پھیلا ہوا تھا۔

"اس اے۔ایس۔پی کا قتل کیوں کیا اب؟" خالد صاحب نے غصے میں پوچھا۔

"ثبوت ہے کہ قتل میں نے کیا؟" وہ اپنے مغرورانہ انداز میں بولا۔

"مجھ سے زیادہ بہتر تمہارے کام کو کون جان سکتا ہے؟" ان نے طنزیہ نظر اس پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"کتنی بار کہا ہے ایم۔این۔اے صاحب غصے میں "آپ" کہنا مت بھولا کریں۔ میں عزت کے بدلے عزت چاہتا ہوں۔ ویسے بھی عمر میں چند سال بڑا ہوں۔" وہ بے تاثر چہرے سے بولا۔

اور دوسری بات میں جب، جہاں، جیسے اور جو بھی کروں۔آپ کو سوال کرنے کا" ۔حق نہیں دیتا۔"اس نے انگلی اٹھاتے ہوئے تنبیہہ کی

تم۔۔۔آپ اپنے لیے مسائل بڑھا رہے ہیں۔"وہ غصے سے لال ہوتے ہوئے" ۔بولے

مسائل تو بڑھ چکے جتنے بڑھنے تھے۔اب ڈر نہیں لگتا کسی بھی مسئلے سے۔"وہ" ۔ویسے ہی بے تاثر انداز میں بات کر رہا تھا

آپ دماغی مریض بن چکے ہیں۔"وہ بمشکل عزت والے الفاظ استعمال کرتے" ۔ہوئے بول رہے تھے

وہ تو آج سے کئی سال پہلے آپ کے ابا حضور کی کرم نوازی سے بنا تھا۔اب تو" مرض ناسور بن گیا ہے۔اب بچنا مشکل ہے۔"اب کے اس نے چہرے پر کچھ ۔ناگواری ابھری

www.novelsclubb.com

۔آپ مجھے بھی مروائیں گے۔"اس نے غصے میں کہا "

جینا ساتھ مرنا ساتھ۔"کہتے ہوئے وہ اٹھا اور باہر چلا گیا۔ایم۔این۔اے خالد"

۔ندیم پیچھے غصے سے لال ہوتا رہ گیا

ایم۔این۔اے کو لگتا تھا کہ وہ اسے استعمال کر رہا ہے مگر سیکرٹ کلر کو استعمال کرنا ایک خواب تھا جس کی تعبیر ناممکن تھی۔اگر ایم۔این۔اے فرعون تھا تو سیکرٹ کلر اس کے وار سے بچ جانے والا ایک سامری ۔

شام کے آنے کے ساتھ ساتھ دھند میں اضافہ ہو رہا تھا۔حوریہ اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھی تھی۔

۔حوری۔"سارم سیڑھیوں سے اوپر آتا اسے آوازیں دے رہا تھا"

۔کیسے ہو ٹارزن؟"اس کی آواز سنے وہ کمرے سے باہر آتے ہوئے بولی"

میں نے تمہیں بہت مس کیا۔"اس نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر حوریہ کی مٹھی سے"
۔ٹکرائی

سارم،ماہم سے ملنے کے بعد کئی دن کہاں رہا،کیسے رہا کسی کو کچھ خبر نا تھی۔وہ بس دن میں ایک میسج حوریہ اور اپنی ماما کو کر دیا کرتا کیونکہ یہ دو لوگ اس کے لیے فکر
۔مند ہو جایا کرتے تھے

کافی بنا کر لاؤ مل کر پیتے ہیں۔"اس نے ٹیرس کی طرف جاتے ہوئے کہا۔کچھ دیر"
۔بعد حوریہ کافی بنا کر شال خود کے گرد لپیٹے باہر آئی

حوری، تمہیں پتا ہے تم کہا کرتی ہو کہ میں بہت خوش قسمت ہوں؟"اس نے"
۔کافی کا مگ پکڑا اور ٹیرس پر پڑے صوفے پر حوریہ کے ساتھ بیٹھ گیا

ہاں اس میں کوئی شک ہے۔جس کی میرے جیسی کی بہن ہو وہ خوش قسمت ہی"
۔ہو گا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا

۔میں بھی یہی سمجھتا تھا مگر ایسا نہیں ہے۔"اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا"

تم ٹھیک ہو سارم؟ کچھ ہوا ہے میرے لندن ہوتے ہوئے؟"اس نے کافی کا"

۔مگ ایک طرف رکھتے،رخ اس کی طرف مڑتے،پریشانی سے پوچھا

میں بہت تکلیف میں ہوں۔"اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔اس کی"

۔آواز بمشکل نکل رہی تھی

سارم ہوا کیا ہے؟"اس نے اس کی کمر کو تھپکی دیتے ہوئے پوچھا۔آج اس نے"

۔سارم کو پہلی بار ایسے ٹوٹا ہوا دیکھا تھا

تم جانتی ہو نا تمہارے بغیر تمہارا بھائی اکیلا ہو جاتا ہے۔میں تم سے بات کرنا چاہتا"

تھا مگر تم یہاں نہیں تھی۔میں بہت رویا ہوں حوری۔مگر تم نہیں تھی جو مجھے

رونے پر ہنساتی تھی۔میں نے تمہیں بہت مس کیا۔"اس نے لال آنکھوں سے

۔اسے دیکھتے ہوئے کہا

حوریہ خاموشی سے سنتی رہی۔وہ سوال نہیں کرتی تھی اسے پتا تھا اسے جواب مل جائے گا۔ مگر اسے سارم کو ایسے دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی۔ کیا کوئی بہن اپنے بھائی کو ایسے تڑپتا دیکھ سکتی ہے اور جب بہن ہو بھی حوریہ کمال جیسی۔

"حوری، میرا یقین کرو میں نے بہت کوشش کی تھی وعدہ خلافی نہ کروں مگر محبت بتا کر تھوڑی ہوتی ہے کب آپکا دل کس کے لیے پلٹ جائے پتہ ہی نہیں چلتا۔"اس کے گال بھیگ چکے تھے۔حوریہ بغور اسے سن رہی تھی۔

"ماہم کہتی ہے وہ اسے پسند کرتی ہے۔میں نے اس کی پسند کے لیے اپنی پسند کو چھوڑ دیا ہے مگر اب میں تکلیف میں ہوں کیا کروں میں بتاؤ؟"اس نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔حوریہ وہ واحد لڑکی تھی جس کے سامنے وہ ایسے بچوں کی طرح رو دیا کرتا تھا۔

"سارم تمہیں پتہ ہے تم اللہ کے فیورٹ ہو۔اللہ ان لوگوں کو آزماتا ہے جو اس کے فیورٹ ہوں۔ تم تو جانتے ہو نا اللہ تعالی نے قرآن میں بھی کہا ہے کہ وہ اپنے

پسندیدہ لوگوں کو آزماتا ہے۔ تم تو خوش قسمت ہو کیونکہ تم اللہ تعالی کے فیورٹ ہو۔"اب وہ بول رہی تھی اور سارم سن رہا تھا۔جب وہ بولتی تھی تو واقعی سننے کو دل چاہتا تھا۔

اور اللہ تعالی نے ہمارے جوڑے پہلے دن سے بنا رکھے ہیں۔اللہ تعالی وہ بھی جانتا" ہے جو ہم نہیں جانتے، وہ سب دیکھتا ہے جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ تم کیا جانو شاید ماہی ایک دوست کے طور پر کتنی اچھی ہو مگر تمہارے لیے ایک بیوی کے روپ میں صحیح ثابت نہ ہو۔ تم کیا جانو کہ شاید خدا نے ایک درد کے بدلے کتنے درد دور کیے ہوں۔"وہ خاموش ہوئی تو سارم نے ایک پر سکون نظر اس پر ڈالی۔وہ واقعی میں اس کے دل کو پر سکون کر دیتی تھی۔اس کے دل میں مچے طوفان کو کچھ لمحے سکوت ملا تھا۔

تم وعدہ کرو کہ اب یوں رو کر خود کو اذیت سے دوچار نہیں کرو گے۔"وہ اس کی" طرف دیکھتے فکر مندی سے بولی تو اس مے جبراً مسکراتے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

ڈسٹرب تو نہیں کیا میں نے؟"حمائل نے ٹیرس کے دروازے پر دستک دیتے"
ہوئے پوچھا۔اس کی آواز پر وہ دونوں پلٹے۔کافی کے مگز میں ٹھنڈی ہوئی کافی ٹیبل
۔پر پڑی وہ گئ

نہیں،آپ کب آئے؟"حوریہ پوچھتے ہوئے اٹھی۔سارم بھی اس کے ساتھ اٹھا"
۔

تھوڑی دیر ہو گئ ہے۔گھر جانے کا ارادہ ہے؟"حمائل نے مسکراتے ہوئے"
۔پوچھا

۔چلیں چلتے ہیں۔"حوریہ کہتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئ"

منزل شیر خان پر رات کی گھٹائیں چھا گئیں۔حوریہ اور حمائل واپس آ کر اپنے روم
۔میں سونے کی تیاریاں کر رہے تھے

حمائل مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"حوریہ روم میں موجود صوفہ پر حمائل" ۔کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی

زہِ نصیب، آج آپ نے مجھے یہ موقع بخشا۔"اس نے اسے تنگ کرتے ہوئے" ۔کہا

۔میں سیریس ہوں حمائل۔"اس نے گھورتے ہوئے کہا"

۔جی وہ تو آپ ہمیشہ سے ہیں۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

۔حمائل پلیز۔"اب کے وہ زرا سخت لہجے میں بولی"

۔جی حضور ارشاد۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

میں سیکرٹ کلر کے کیس پر کام کرنا چاہتی ہوں۔میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا" تھا۔میں آپ کو یہ نہیں کہوں گی کہ میرا ساتھ دیں۔نہ میں اپنی وجہ سے آپ کو

www.novelsclubb.com

مشکل میں ڈالنا چاہتی ہوں۔ میں بس یہ چاہتی ہوں کہ آپ مجھے میرے طریقے سے میرا کام کرنے دیں۔"اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"حور آپ نے مجھے شادی پہلے یہ سب بتایا تھا۔ جب میں نے آپ کو اپنا بنانے کا فیصلہ کیا تھا تو آپ کی ہر پریشانی، آپ کی ہر مشکل اور آپ کے ہر مقصد کو بھی اپنایا تھا۔" وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے نرمی سے کہہ رہا تھا۔ حور یہ بس خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اگر آپ کی ہر خوشی میں شامل ہونا میرا حق ہے تو آپ کی مشکل میں آپ کے ساتھ کھڑے ہونا بھی مجھ پر فرض ہے۔"اس نے اس کے چہرے پر آئی لٹ ہٹاتے ہوئے کہا۔

"تھینکس۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو حمائل سر کو زرا سا خم کرتے ہوئے مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

حمائل سے بات کر کے حوریہ کی ساری پریشانیاں ویسے ہی دور ہو جایا کرتیں تھیں۔

رات کا اندھیرا ہر طرف پھیل چکا تھا۔شہریار صاحب بیڈ روم میں آئے تو سلمہ شہریار بیڈ کے کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی ہوئیں تھیں۔

"کیا سوچ رہی ہیں بیگم صاحبہ؟"شہریار صاحب نے انہیں سوچوں میں گم دیکھتے سوال کیا اور صوفے پر بیٹھ گئے۔

"کچھ نہیں۔بس سارم کچھ پریشان لگ رہا ہے جب سے کراچی سے واپس آیا ہے۔آپ سے کوئی بات تو نہیں کی اس نے؟"ان نے ان کی طرف رخ کرتے ہوئے سوال کیا۔

ہاں۔وہ شاید تھکاوٹ کی وجہ سے ایسے ہو گا۔"ان نے بڑی صفائی سے جھوٹ"
۔بولا

پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔کراچی سے زیادہ دور جاتا رہا ہے دوستوں کے ساتھ۔""
۔ان نے فکر مندی سے کہا

چلیں چھوڑیں میں دیکھ لوں گا آپ پریشان نہ ہوں۔میں سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ"
اپنی کمپنی اب سارم کے حوالے کر دوں۔میرے ساتھ اتنے سالوں سے کام کر رہا
ہے اور ویسے بھی بزی ہو گا تو دماغ سے ساری فضول باتیں چلی جائیں گی۔"ان نے
۔بات گھماتے، کچھ سوچتے ہوئے کہا

اگر آپ کو لگتا ہے وہ ہینڈل کر لے گا تمام معاملات تو کر دیں۔"وہ ان کی بات"
۔سے متفق ہوتے ہوئے بولیں

کر لے گا وہ۔اور ویسے بھی جہاں کہیں میری ہیلپ چاہیے ہو گی کروں گا۔"ان"
۔نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

www.novelsclubb.com

۔ صحیح آپ کو زیادہ پتہ ہو گا اس سب کے بارے۔" وہ بھی مسکراتے ہوئے بولیں"

اب ٹینشن نہ لیں اور سو جائیں۔" شہریار صاحب کہتے ہوئے اٹھ کر ڈریسنگ روم"

۔کی طرف بڑھ گئے اور سلمہ شہریار خیالوں کو جھٹک کر لیٹ گئیں

صبح کے وقت سورج دھند کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہا تھا۔ناشتے کے بعد سب آفس جا چکے تھے، حوریہ، حمائل اور مرحا لاؤنج میں ٹی۔وی کے سامنے بیٹھے گپ

۔شپ کر رہے تھے

حمائل اوپر والے فلور کا ایک روم میں یوز کر سکتی ہوں؟"حوریہ نے ٹی وی پر "

۔ نظریں جمائے پوچھا

آپکا گھر ہے آپ پورا فلور لے لیں؟"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔وہ ایک"

۔ہاتھ میں ریموٹ پکڑے دوسرا ہاتھ سے حوریہ کے بریسلیٹ کو چھیڑ رہا تھا

تم میرے ساتھ اوپر چلنا جو روم صحیح لگا لے لینا۔ ویسے کیا کرنا ہے؟"اب کے "
۔مرحا بولی

کام سے ریلیٹڈ چیزیں رکھنی ہیں۔ کچھ فائلز ہیں اور بھی چیزیں ہیں۔"اس نے"
۔تفصیلاً بتایا

ٹھیک ہو گیا۔ تم ابھی بھی "سیکرٹ کلر" کے کیس پر کام کر رہی ہو؟"مرحا نے"
۔پوچھا۔ تو حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا

ویسے مرحا اب حوریہ بھابھی بن گئی ہے "آپ" بولا کرو۔"حمائل نے مرحا کو"
۔مخاطب کرتے ہوئے کہا

پہلے دوست بنی تھی میری میں تو پرانا رشتہ ہی چلاؤں گی۔"اس نے کندھے"
۔اچکاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

آہ مرحا، مت کیا کرو مجھے ایسے فیل ہوتا ہے جیسے تمہاری دوست کے ساتھ چکر" ۔چلایا ہے میں نے۔"اس نے افسوس والے انداز میں کہا

تم پر نہیں اپنی مگر دوست پر یقین ہے مجھے۔وہ لڑکوں کی باتوں کے جواب میں" ۔چیپڑیں اور مکے دے سکتی ہے مگر چکر نہیں چلا سکتی۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا

استغفر اللہ، مرحاب اتنی بھی خوفناک نہیں ہوں میں۔"حوریہ نے منہ بناتے" ۔ہوئے کہا

آپ اتنی نہیں اس سے کہیں زیادہ خوفناک ہیں۔"حمائل نے ہنستے ہوئے کہا۔تو" ۔حوریہ نے ایک گھوری سے اسے نوازا۔ویسے کہہ وہ دونوں ہی سہی رہے تھے

۔حوریہ اور حمائل کو اپنی دوسری ملاقات یاد آئی جو کہ حوریہ کے مطابق پہلی تھی

-------سال قبل 3

حوریہ اور مرحا منزل شیر خان کے ڈرائنگ روم میں بیٹھیں کوئی اسائنمنٹ بنا رہیں تھیں۔

مرحا یار نوٹس لے آؤ اپنے مجھے تو لانا یاد نہیں رہے۔"حوریہ نے مرحا کو کہا تو وہ" نوٹس لینے اپنے روم میں گئی۔حوریہ اب ڈرائنگ روم میں اکیلی تھی۔

مرحا۔۔۔"حمائل کہتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوا جہاں کسی اور کو دیکھ کر " ٹھٹکا۔حوریہ بھی کسی اجنبی کی آواز پر پلٹی۔حمائل لندن رہ کر اسٹڈی کر رہا تھا اور دو سال بعد واپس آیا تھا۔

آپ یہاں میرے گھر میں کیا کر رہی ہیں؟"اس نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے" پوچھا۔اسے فوراً سے کوکیز سٹور کے باہر کی ٹکر اور گھوری یاد آئی تھی۔

میں بھی آپ سے پوچھ سکتی ہوں کہ آپ میری دوست کے گھر کیا کر رہے" ہیں؟"وہ بھی حوریہ کمال تھی لڑکوں سے بلاوجہ کا بیر تھا اسے اور لڑائی تو کبھی بھی کر سکتی تھی۔

اوہ۔۔۔اِف آئی ایم ناٹ رونگ۔حوریہ کمال، مرحا کی فرینڈ۔بہت زکر کرتی ہے" مرحا آپ کا"اس نے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے کہا۔مرحا کی واحد دوست جس کی کہانیاں وہ حمائل کو کالز پر سناتی رہتی تھی۔آج حوریہ نے کس سے لڑائی کی۔کس لڑکے کو مارا۔وہ واقعی میں ایسی تھی۔اسے اپنی حفاظت کرنا آتی تھی،اپنی طرف گھور کر دیکھنے والوں کی آنکھیں نکالنا آتیں تھیں۔

اینڈ یو مسٹر حمائل شیر خان؟"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے زبردستی مسکراتے " ہوئے پوچھا۔

یس،میرا بھی زکر مرحا سے سنا ہو گا آپ نے؟"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا" جی نہیں،جب کسی شخص کی اپنی بہن کے ساتھ اتنی بڑی تصویر ڈرائنگ روم میں لگی ہوئی ہو تو پہچاننا مشکل نہیں ہوتا۔"حوریہ نے ڈرائنگ روم میں لگی حمائل اور مرحا کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔حمائل کا تو دل کیا وہ زمین کے اندر گم ہو جائے۔

۔حمائل تم یہاں۔"مرحا کی آواز ہر دونوں چونکے"

حوریہ یہ حمائل اور۔۔۔۔"مرحا نے متعارف کروانا چاہا مگر حمائل نے بات"

۔درمیان میں کاٹ دی

انٹروہو گیا ہے ہمارا۔کیوں مس حوریہ کمال۔"اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے"

۔کہا اور وہاں سے باہر چلا گیا۔اور مرحا نے حوریہ کی طرف گھور کر دیکھا

تم نے حمائل کو کچھ کہا ہے؟"اس نے حوریہ کو مشکوک نظروں سے دیکھا۔تو"

۔حوریہ نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

منظر غائب ہوئے دونوں لاؤنج میں تھے ایک دوسرے کے سامنے مسکراتے

ہوئے۔کون جانتا تھا کے تین سال بعد یہی دو لوگ ایک چھت کے نیچے میاں

۔بیوی کی حیثیت سے رہیں گے

حوریہ لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی تھی۔وہ سادہ قمیص شلوار میں ملبوس، بال جوڑے میں باندھے ہوئے تھی۔اس نے اوپر والے فلور کا کونے والا کمرہ چنا، جس کی کھڑکی گھر کے عقب میں کھلتی تھی۔جہاں ایک سومنگ پول تھا اور چھوٹی سی جم جو کہ تبریز صاحب نے بنوا رکھی تھی۔

کمرے میں صرف ایک ٹیبل رکھا اور ایک سنگل صوفہ اور ایک لانگ صوفہ تھا۔وہ اس وقت ٹانگیں اوپر کیے لیپ ٹاپ گود میں رکھے بیٹھی تھی۔حمائل ساتھ ہی صوفے کی پشت پر بازو رکھے بیٹھا ہوا تھا۔

"حوریہ نے حمائل تے۔بی یم۔این۔اے خالد ندیم کو کب سے جانتے ہیں؟" لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر حمائل کو مخاطب کیا۔

"اس کافی سال پہلے سے، جب ان کے بابا ایم۔این۔اے تھے۔اس دور سے۔" نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ ان کے بارے میں کتنا جانتے ہیں؟" اس نے تفتیشی انداز میں پوچھا۔

نام، شکل، عمر اور بیوی بچوں کے علاوہ کچھ نہیں۔"اس نے کندھے اچکاتے"
۔ہوئے کہا

۔یہ سب تو میں ان کی فیس بک پر بھی دیکھ سکتی ہوں؟"وہ منہ بناتے ہوئے بولی "
آہ حور، آپ اپنے شوہر کے سامنے کسی اور مرد کو سٹاک کرنے کی باتیں کر رہیں"
۔ہیں۔"اس نے افسوس کرتے ہوئے کہا

استغفر اللہ، شوق سے نہیں کر رہی کام سے کر رہی ہوں۔"اس نے اس کے بازو"
۔پر مکا مارتے ہوئے کہا

۔یار، ہاتھ ہے یا ہتھوڑا۔"وہ کراہتے ہوئے بولا"

موڈ کے لحاظ سے ہاتھ سے ہتھوڑے میں کنورٹ ہو جاتا ہے۔احتیاط کریں۔""
۔اس نے حمائل کے انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔حمائل بازو ملتا رہ گیا

اگر ایم۔این۔اے کے بارے میں انفارمیشن چاہیے تو تے۔بی سے پوچھ لیجیے گا"
۔انھیں پتا ہو گی۔"اس نے تفصیلاً بتایا اور دوبارہ فون میں مصروف ہو گیا

دوپہر کے وقت وہ چھوٹا سا لگژری بنگلہ بھی روشنی میں پوری آب وتاب کے ساتھ
۔کھڑا تھا

وہ اور زری لنچ کرنے کے بعد اس وقت باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ ارمان کے
۔ساتھ کھیل رہے تھے

۔کیا آج تم مجھے ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے سن سکتی ہو؟"اس نے زری سے پوچھا"

۔جب آپ چاہیں۔"زری نے ارمان کے ننھے ہاتھ چومتے ہوئے کہا"

۔ابھی۔"اس نے جواب دیا"

میں ارمان کو سلا آؤں پھر بات کرتے ہیں۔" وہ کہتے ہوئے اٹھی اور ارمان کو لے"
۔گئی۔کچھ دیر بعد وہ واپس آئی۔اب دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے

میں ایم۔این۔اے سے ملنے گیا تھا۔" اس نے کہنا شروع کیا اور زری ہمیشہ کی"
۔طرح اسے سننے لگی

پتہ ہے زری میں ایسا نہیں تھا۔بے رحم، قاتل اور ظالم میں ایسا نہیں تھا مجھے ایسا"
۔بنایا گیا ہے۔" وہ بولنا شروع ہوا تو آنکھوں میں درد تھا

میں خون سے،اس کے رنگ سے ڈرتا تھا۔جس کے باپ کا قتل اس کی آنکھوں"
کے سامنے ہوا ہو اسے خون سے ڈرنا بھی چاہیے۔" وہ رکا باپ کو کھونے کا قرب
اس کی آنکھوں میں تھا۔وہ یہ کہانی کتنی ہی بار زری کو سنا چکا تھا مگر وہ ہر بار سنتی تھی
۔بغیر اس کی بات کاٹے

میری ماں نے مجھے بدلہ لینا نہیں سکھایا تھا وہ جانتی تھیں کہ بدلے کا کھیل شروع"
۔ہو جائے تو رکتا نہیں ہے مگر۔۔۔۔۔" اس نے قرب سے آنکھیں میچ لیں

میں لاہور پڑھنے آیا،اپنی زندگی سنوارنے آیا مگر لاہور کے لوگوں نے میری" زندگی تباہ کر دی۔لاہور مجھے راس نہیں آیا۔"اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔زری نے ہاتھ بڑھا کر اس کی آنکھیں صاف کیں۔

لاہور میں مجھے ایم۔این۔اے ندیم ملک ملا۔اس نے مجھے بابا کا بدلہ لینے پر" اکسایا۔وہ جانتا تھا میں جینیس ہوں اس نے میرے دماغ کو استعمال کیا اور میں نہ چاہتے ہوئے بھی وہ بن گیا جو وہ مجھے بنانا چاہتا تھا۔اس نے مجھے مرڈر مسٹری ناولز پڑھائے۔مجھے ہیکنگ سیکھوائی۔مجھے جرم کو بے نشان بنانا سکھایا اور پھر مجھے استعمال کیا۔"وہ خاموش ہوا چند لمحے۔

www.novelsclubb.com

مجھے جس خون سے جس خون کے رنگ سے خوف آتا تھا اب دیکھ کر خوشی ہوتی" ہے۔میں نے اپنا خوف مار دیا مگر اس کے لیے مجھے اپنے دل کو بھی مردہ کرنا پڑا۔ اب میرا دل مر چکا ہے۔"اس نے زری کی آنکھوں میں دیکھا۔وہ واحد آنکھیں تھیں جن میں اس کا اصل جاننے کے باوجود بھی،ہمیشہ محبت رہتی تھی۔

تمہیں پتہ ہے زری،اصل موت تو دل کے مرنے پر ہوتی ہے مگر تب تو کوئی" افسوس نہیں کرتا اور جب دل مر جائے تو روح کے جسم میں ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"اب اس نے خاموش ہوتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں اور سر صوفے کی پشت پر ٹکا دیا۔

آپ کا دل زندہ ہے کیونکہ مردہ دل میں محبت کبھی نہیں بستی۔"زری نے اسے" محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے سوچا۔

منزل شیر خان رات کے اندھیرے میں بھی روشنیوں سے چمک رہی تھی۔ تبریز شیر خان صاحب اس وقت اپنے کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھے لیپ ٹاپ پر کچھ کر رہے تھے۔ کمرے میں بہت سی پینٹنگز لگی ہوئیں تھیں۔ جس سے واضع ہو رہا تھا کہ کمرے کے مالک کو پینٹنگز کا کتنا شوق ہے۔ کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ یس۔ کم ان۔"وہ لیپ ٹاپ پر ہی نظریں جمائے بولے"

۔آپ فری ہیں کیا؟"حوریہ نے کمرے میں آتے ہوئے سوال کیا"

۔جی، آؤ بیٹا بیٹھو۔"ان نے بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔تو حوریہ بیٹھ گئی"

تے۔بی اگر آپ برا نا مانیں تو ایم۔این۔اے خالد ندیم کے بارے میں کچھ"

۔انفارمیشن چاہیے۔"اس نے کچھ ساعتیں سوچ کر بات شروع کی

۔جی پوچھو۔"ان نے نرمی سے کہا "

آپ جانتے ہیں میں "سیکرٹ کلر"کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہوں۔اس"

کے ہر کیس کا تعلق ایم۔این۔اے کے ساتھ جڑتا ہے۔آپ ان سے کافی کلوز ہیں

تو کوئی بھی ایسا شخص ان کے آس پاس جس پر آپ کو شک ہو؟"اس نے تفصیل

۔بتاتے ہوئے پوچھا

وہ کافی عجیب شخص ہے۔ہر کسی کے لیے ایک الگ روپ رکھتا ہے۔میں تمہیں" کل تک ہر اس شخص کی انفارمیشن دے دوں گا جو مشکوک ہے۔"ان نے ۔مسکراتے ہوئے کہا

جی جیسے آپ کو آسانی ہو۔"کہتے ہوئے حوریہ اٹھی۔جب اس کی نظر ایک" پینٹنگ پر رکی جو بیڈ کے بالکل اوپر لگی تھی۔ایک دماغ کی تصویر جس پر چیس کی طرح بلیک اور وائٹ ڈبے بنے ہوئے تھے اور اوپر ایک پر شین لائن لکھی ہوئی ۔تھی

"۔یک بازی فکری"

www.novelsclubb.com

گیم آف مائنڈ۔۔۔۔دماغ کا کھیل۔"لائن پڑھتے ہی بے ساختہ حوریہ کے لبوں " ۔سے نکلا

تمہیں پر شین آتی ہے؟"ان نے فخریہ انداز میں ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا۔حوریہ" ۔کا یہ نیا روپ تھا جو تبریز صاحب کو حیران کرنے کے لیے کافی تھا

۔جی، تھوڑی بہت۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

یہ سب پینٹنگز میں خود بناتا ہوں اور یہ میری سب سے فیورٹ ہے۔"اب کے وہ"
۔اٹھے اور بیڈ کے سرے کے ساتھ کھڑے ہو کر پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے بولے

تمہیں پتا ہے دنیا میں ہر نامور اور بدنام شخص کے پیچھے اس کا دماغ ہوتا ہے۔ہر"
کامیابی کے پیچھے کسی نا کسی کا دماغ ہوتا ہے جو ہر قسم کے حالات سے لڑتا ہے، پلانز
بناتا ہے، چالیں چلتا ہے اور سامنے والے کو شکست دیتا ہے۔"ان نے پینٹنگ کو
۔دیکھتے ہوئے کہا حوریہ بغور ان کی بات سن رہی تھی

اور اس میں موجود سیاہ اور سفید رنگ، برائی اور اچھائی کو ظاہر کر رہے ہیں۔ہر"
دماغ میں اچھائی اور برائی دونوں ہوتیں ہیں۔یہ آپ پر منحصر ہوتا ہے کہ آپ
اچھائی کو غالب آنے دیں یا برائی کو۔"اب کے وہ حوریہ کی طرف مڑے ہوئے
۔بول رہے تھے

۔اور تم جانتی ہو کامیاب کون ہوتا ہے؟"ان نے ابرو اٹھاتے سوال کیا

جو اچھائی کو غالب آنے دے۔"اس نے سوچتے ہوئے کہا تو تبریز صاحب نے "
۔نفی میں سر ہلایا

کامیاب وہ ہوتا ہے جو اچھائی اور برائی میں بیلنس کرنا جانتا ہے۔کیونکہ اچھے "
لوگوں کو دنیا والے برباد کر دیتے ہیں اور برے لوگ دنیا والوں کو۔"ان نے بے
تاثر چہرے کے ساتھ کہا تو حوریہ نے حیرانگی سے ابرو اٹھائے جیسے کہ ان کی بات
۔سے متاثر ہوئی ہو۔شاید وہ پہلی بار کسی کی بات سے متاثر ہوئی تھی

۔تبریز شیر خان کو لوگوں کو متاثر کرنے کا ہنر بخوبی آتا تھا

www.novelsclubb.com

اسلام آباد میں اس وقت ہلکی ہلکی دھوپ تھی۔منزل شیر خان کے سب مکیں ایک
بڑی سی عمارت کے باہر گاڑیوں سے نکل رہے تھے۔تبریز صاحب نے اس بار
اسلام آباد میں اور فن ایج کا افتتاح کیا تھا۔وہ ہر سال کے آغاز میں کسی نا کسی شہر میں
ایک اور فن ایج کھولا کرتے تھے اور اسی سلسلے میں سب وہاں جمع تھے۔تبریز

صاحب ہمیشہ کی طرح پینٹ کوٹ میں ملبوس تھے جبکہ وارث صاحب قمیص شلوار میں ملبوس تھے اور دونوں مہمانوں کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھے۔

حوریہ سکائے بیلو شارٹ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس، دوپٹا کندھوں پر رکھے، بال کھلے چھوڑے ہوئے تھی۔ جبکہ مرحا بھی لائٹ پرپل کلر کے سیم ڈریس میں ملبوس تھی اور حوریہ کو کچھ خواتین کے ساتھ متعارف کروا رہی تھی۔ حمائل بھی وائٹ ڈریس شرٹ پر گرے پینٹ کوٹ میں ملبوس، بال جیل سے ٹکائے ہوئے کسی سے گفتگو میں مصروف تھا۔

تو حمائل شیر خان یہ ہیں آپ کی وائف۔ مس حوریہ کمال۔" وانیہ مراد کہتے" ہوئے حمائل اور حوریہ کی طرف آئی جو آپس میں کوئی بات کر رہے تھے۔ وانیہ ریڈ شارٹ شرٹ اور وائٹ ٹراؤزر میں ملبوس بال کرل کر کے کندھوں پر رکھے خاصی ماڈرن لگ رہی تھی۔

جی مس وانیہ مراد۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا"۔

۔میرا تعارف نہیں کرواؤ گے ؟"اس نے حمائل کو دیکھتے ہوئے پوچھا"

حور، یہ وانیہ مراد۔لندن میں میری کلاس فیلو اور فرینڈ تھی۔"اس نے مسکراتے"

۔ہوئے تعارف کروایا

صرف کلاس فیلو نہیں شاید تمہاری پہلی محبت بھی۔"اس نے مسکراتے ہوئے"

۔فخریہ انداز میں کہا

حوریہ کا دل چاہا کہ ابھی کوئی چیز اٹھا کر اس لڑکی کے سر پر دے مارے اور حمائل جس کا دل کیا کہ یا تو وانیہ کو کسی طرح غائب کرے یا خود ہو جائے۔وانیہ اس کی دوست تھی اور وہ جان بوجھ کر حوریہ کو تنگ کرنے کے لیے ایسی باتیں کر رہی

۔تھی

ویسے باقی چیزوں کی طرح محبت بھی بدلتے ہو اب پتہ چلا اور شادی بھی بتائے بغیر"

کرلی۔"وہ جو حوریہ پر عجیب سی نظر ڈالتے ہوئے بولی۔حمائل بمشکل اپنی ہنسی

۔روکے کھڑا ہوا تھا

ایٹ لیسٹ ہی میڈ دا رائٹ چوائس۔"حوریہ جو تب سے صبر کیے ہوئے تھے منہ "
بناتے ہوئے بولی تو وانیہ زبردستی مسکراتے ہوئے وہاں سے چل دی۔حمائل نے
حیرانگی سے اسے جاتے ہوئے دیکھا جو کہ اس کی بیوی کے سامنے عجیب وغریب
۔باتیں کر کے چلی گئی تھی

آپ گھر چلیں پھر پوچھتی ہوں آپ کو۔"اس نے حمائل نے کانوں میں سرگوشی "
۔کرتے ہوئے کہا

یااللہ،آج بچالینا۔"وہ آسمان کی طرف دیکھ کر بڑبڑایا۔وہ حوریہ کی آنکھوں میں "
۔آنے والے طوفان کے آثار دیکھ سکتا تھا

www.novelsclubb.com

شہریارِ ولا کو بھی کالی رات کا اندھیرا اپنی آغوش میں لیے ہوئے تھی۔سارم لاؤنج
میں صوفے پر سر کے نیچے کشن دیے،ٹانگیں سیدھی کیے لیٹا فون میں مصروف
۔تھا

ہیلو مسٹر، یہ صوفے کا قبضہ تو چھوڑو۔"شہریار صاحب کی آواز پر وہ چونکا اور سیدھا"
۔ہو کر بیٹھ گیا

کہاں کھوئے ہوئے ہو آج کل؟"ان نے ساتھ بیٹھتے ہوئے اس کے کندھوں پر"
۔بازو پھیلاتے ہوئے پوچھا

کہیں نہیں۔یہیں ہوں۔"اس نے فون ایک طرف رکھتے ہوئے، شہریار"
۔صاحب کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا

کہیں تو ہوا ایک ویک سے تمہارا شیطانی دماغ سویا ہوا ہے اور آفس میں بھی صحیح"
۔سے کام نہیں کر رہے۔"ان نے سنجیدہ لہجے میں کہا

اف بابا کیوں ایسے ہی شک کرتے ہیں مجھ پر؟ معصوم سا تو بیٹا ہے آپ کا۔"اس"
۔نے منہ بناتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

شک نہیں کر رہا۔ فکر ہو رہی ہے تمہاری۔"ان نے اسے اپنے ساتھ لگاتے"
۔ہوئے کہا

کچھ نہیں ہے بابا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہااور شہریار صاحب کا ہاتھ اپنے"
۔ہاتھ میں لیتے ہوئے بوسہ دیا

۔تم کراچی ماہم سے ملنے گئے تھے نا؟"ان نے عام سے انداز میں اسے پوچھا"

بابا آپ کو کس نے۔۔۔"اس کے سر پر جیسے ان نے بم پھوڑا ہو۔وہ ایک جھٹکے"
۔سے سیدھا ہوا

مجھے کسی نے نہیں بتایا سارم۔میں باپ ہوں تمہارا اگر تمہیں لگتا ہے کہ مجھ سے"
کچھ چھپا لو گے تو غلط لگتا ہے۔"وہ نرمی سے بولے۔سارم خاموش رہا اور شاید وہ
۔شرمندہ بھی ہوا

"اس دن جب میں نے ماہم کی بات کی تھی تو تمہارے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ لیے تھے میں نے اور تم دوستوں کے ساتھ اچانک پلان ضرور بناتے ہو پر اس کا ذکر جانے سے ایک دو دن پہلے مجھ سے تو ضرور کرتے ہو۔" وہ شفقت سے بول رہے تھے اور سارم سن رہا تھا۔

"تم نے مجھ سے ماہم کے بارے میں بات کیوں نہیں کی؟" ان نے تجسس سے پوچھا۔

"میں چاہتا تھا کہ پہلے اس سے خود بات کر لوں پر۔۔۔۔ میں اسے مجبور نہیں کرنا چاہتا تھا۔" اس نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے بہت اچھا کیا ہے کیونکہ کسی کے دل میں نہ تو زبردستی جگہ بنائی جاتی ہے اور نہ ہی قبضہ کیا جا سکتا ہے۔" ان نے اس کا کندھا تھپکتے ہوئے کہا۔

لوگ کہتے ہیں کہ بیٹے ماں کے ساتھ زیادہ اٹیچ ہوتے ہیں مگر سارم کی اپنے باپ سے دوستی اس کے لیے کسی بھی تعلق سے انمول تھی۔

منزل شیر خان رات کے اندھیرے میں بھی اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ کھڑی تھی۔ حوریہ جو اسلام آباد سے واپس آنے کے بعد سے منہ بنائے بیٹھی ہوئی تھی۔ حمائل کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا اور وہ اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جب حمائل کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے کمرے میں آتے ہی حوریہ اٹھی اور کپڑوں کی الماری کھولی اور کپڑوں کو آگے پیچھے کر کے زور سے دروازہ بند کیا۔ حمائل بیڈ پر بیٹھے اس کو دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ ڈریسنگ ٹیبل تک آئی اور اس کے دراز کھولے اور باری باری زور سے بند کیے۔ اب سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھی اور اس کا دراز کھول کا روز سے بند کرنے لگی جب حمائل نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے روکا جس پر حوریہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

حوریہ غصے میں ایسے ہی کرتی تھی کبھی ایک دروازہ پٹختی اور کبھی دوسرا۔

www.novelsclubb.com

مجھ پر غصہ ہیں تو مجھ پر نکال لیں۔ان بے جان چیزوں کا کیا قصور ہے۔"اس نے"
۔دراز بند کرتے ہوئے کہا۔حوریہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی

کیوں غصہ ہو؟"اس نے حوریہ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اور اس کا"
۔رخ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا

۔کیا کہہ رہی تھی وہ آنیہ؟"وہ غصے میں منہ بناتے بولی"

۔آنیہ نہیں وانیہ مراد۔"اس نے اسے درست کرتے ہوئے کہا"

اس کا غلط نام لینا بھی برا لگ رہا ہے۔اس کے سامنے تو کچھ بولے نہیں۔نہ ہی اس"
۔کو ٹوکا۔"اس نے گھورتے ہوئے کہا

میں تو آپ کو موقع دے رہا تھا مقابلے کا۔اب ایک مرد کسی عورت کے ساتھ"
۔مقابلہ کرتا اچھا تھوڑی لگتا ہے۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

۔مجھ سے تو بڑے شوق سے کرتے ہیں۔"وہ اسی طرح گھورتے ہوئے بولی"

www.novelsclubb.com

میں نے "کسی عورت" بولا ہے۔بیوی نہیں۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا تو"
۔حوریہ نے غصے سے اپنے ہاتھ چھڑوائے اور بیڈ کی دوسری طرف جا کر بیٹھ گئی

اب میں کیا کروں اتنا ہینڈسم ہوں کہ لڑکیاں خود ہی مجھ پر جھوٹی محبت کے الزام"
۔لگاتی ہیں۔"وہ اس کے پیچھے پیچھے بیڈ کی دوسری طرف جا کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا

۔استغفر اللہ، ہینڈسم اور آپ۔"وہ منہ میں بڑبڑائی"

اور آپ سے بھی جیلس ہوتی ہیں۔اصل میں آپ اتنی خوبصورت جو ہیں۔"اس"
نے اپنا ہاتھ حوریہ کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔حوریہ کے چہرے پر مسکراہٹ
۔پھیلی

www.novelsclubb.com

آپ کو پتہ ہے شادی کے بعد آپ پہلی بار میری کھل کر تعریف کر رہے ہیں۔""
۔اس نے بلش کرتے ہوئے کہا

اپنی تعریف سن کر آپ ایسے بلش کرتیں ہیں کہ آپ کا نیچرلی ہی میک اپ ہو " جاتا ہے۔شادی پہ بھی کاش آپ بس مجھ سے تعریف ہی کروالیتیں۔ایسے ہی اتنا ۔میک اپ کروایا تھا۔"اس نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

حمائل یہ جو آپ تعریف کرنے کے ساتھ ہی اس کا بیڑا غرق کرتے ہیں نا۔زہر " ۔لگتے ہیں مجھے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا

شکر ہے آپکو زہر تو لگتا ہوں۔کیونکہ زہر انسان کے کام اس وقت آتا ہے جب " زندگی سے ساری امیدیں ختم ہو جاتی ہیں۔"اس نے اسی انداز میں مسکراتے ہوئے ۔کہا

www.novelsclubb.com

۔آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا حمائل۔"اس نے گھورتے ہوئے کہا"

نہیں مجھے امید ہے آپ کچھ نا کچھ ضرور کر لیں گیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے " ۔کہا تو حوریہ بھی مسکرا دی۔اب اس کا موڈ اچھا ہو گیا تھا

۔حوریہ کمال کو پریشان دیکھنا حمائل شیر خان کے بس میں نہیں تھا

صبح روشن ہوئی تو حوریہ اپنے ورکنگ روم میں آگئی۔حمائل اور مرحا بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔حوریہ سادہ شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس، بال جوڑے میں باندھے دیوار کے سامنے کھڑی تھی۔یہ اس کا ورکنگ سٹائل تھا۔مرحا بھی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھی جبکہ حمائل قمیص شلوار میں۔وہ کبھی کبھی قمیص شلوار پہنتا تھا مگر جب پہنتا تھا غضب لگتا تھا۔

یہ وہ سب لوگ ہیں جو ایم۔این۔اے کے ساتھ ملتے رہتے ہیں اور مشقوق" ہیں۔"حوریہ نے دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں اس نے ایک فلو چارٹ بنایا ہوا تھا۔جس میں سب سے اوپر سیکرٹ کلر لکھا ہوا تھا اس کے نیچے تیر کا نشان لگا کر ایم۔این۔اے خالد ندیم کی تصویر اور اس کے نیچے تیر لگا کر مختلف لوگوں کی تصویریں اور ان کے نام لگا رکھے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ ہے نظیر بیگ۔اس کو 2002 میں ایک بار قتل کیس میں جیل ہوئی تھی اور"
اس وقت ایم۔این۔اے خالد ندیم کے والد ایم۔این۔اے تھے۔ان نے اس کی
ضمانت کروائی تھی۔اس کے بعد سے اس کے ندیم ملک کے خاندان سے تعلقات
کافی گہرے ہو گئے تھے اور شک ہے کہ وہ ابھی بھی ان کے لیے کام کرتا ہے۔"
۔اس نے پہلی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دونوں کو تفصیل بتائی

ویسے شکل سے ہی خوفناک لگتا ہے۔"حمائل نے اس کی بڑی بڑی موچھوں کی"
۔طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

۔حمائل،بی سیریس۔"اس گھورتے ہوئے بولی"

۔اچھا تو اب کیا کرنا ہے اس کا؟"مرحا نے سوال کیا"

اس سے ملاقات کرنے جانا ہے۔آپ چلیں گے میرے ساتھ۔"اس نے بتایا"
۔اور حمائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

میں۔۔۔کیوں مروانا ہے مجھے ابھی تو جوان ہوا ہوں میں۔ابھی تو کچھ دیکھا بھی"
۔نہیں ہے میں نے۔"اس نے معصوم سا منہ بناتے ہوئے کہا

رائے نہیں مانگ رہی۔بتا رہی ہوں کل تیار رہیے گا۔"اس نے ابرو اٹھاتے"
۔ہوئے کہا تو حمائل نے اثبات میں سر ہلایا

مرحا اپنے فرمانبردار بھائی کو دیکھتی رہ گئی جو کبھی تے بی اور بابا کے کہنے پر آفس
۔نہیں گیا وہ بیوی کے حکم پر کیسے تیار ہو گیا ہے

دوپہر کا وقت تھا حوریہ اور حمائل اس وقت ایک کھلے میدان میں موجود تھے۔
حوریہ قمیص شلوار میں ملبوس، بال پونی کی شکل میں باندھے دوپٹہ گردن میں لپیٹے
ہوئے، آنکھوں پر سن گلاسز لگائے ہوئے تھی۔جبکہ حمائل نیوی بیلو ڈریس شرٹ
کے ساتھ ہم رنگ پینٹ پہنے ہوئے، بال جیل سے جمائے ہوئے آنکھوں پر سن
۔گلاسز لگائے ہوئے تھا

حور، یار کب آئے گا وہ؟"اس نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔وہ لوگ قریباً20"
۔منٹ سے ان کا انتظار کر رہے تھے

جب کسی پر رعب ڈالنا ہو تو خود کو بزی دکھانے کے لیے مقررہ وقت سے لیٹ "
۔پہنچو۔"اس نے گھڑی پر نظر ڈالی اور پھر دور سے آتی گاڑی پر

گاڑی سامنے آکر رکی۔پیچھے کی طرف سے گارڈز اترے اور اطراف میں پھیل گئے۔حوریہ نے نظیر بیگ کو اترتے دیکھا تو حمائل کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا اور خود بھی
۔باہر نکلی

تو تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتی تھی؟"نظیر بیگ نے مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے"
۔پوچھا

۔ایم۔این۔اے صاحب کیسے ہیں؟"اس نے جواب دینے کے بجائے سوال کیا"

کون سا ایم۔این۔اے؟"اس نے اس کے سوال پر عجیب انداز میں دیکھتے ہوئے" ۔پوچھا

خالد ندیم کیسے بھول گئے اس کے باپ کے تو احسان ہیں ناں آپ پر۔"اس نے" ۔طنزیہ انداز میں کہا

اس کے باپ نے کوئی احسان نہیں کیا تھا اپنے آپ کو پھنسنے سے بچایا تھا۔"اس" ۔نے مغرورانہ انداز میں کہا

ویسے تم ہو کون؟اور تم کہہ رہی تھی کہ حمید بٹ کے بارے میں کوئی اہم بات" ۔ہے بتا۔وقت نہیں ہے میرے پاس۔"وہ اب غصے سے بولا

حمید بٹ کے ساتھ اس کا بہت زیادہ بیر تھا اس لیے اس کا نام سنتے ہی ملنے کو تیار ہو ۔گیا

میں حوریہ کمال ہوں۔ہیڈماسٹر کمال مقصود کی بیٹی۔آپ تو جانتے ہوں گے"
۔ناں؟"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا

دیکھ لڑکی میں کسی ہیڈماسٹر کو نہیں جانتا۔"اس نے بے تاثر چہرے کے ساتھ"
۔کہا

اچھا بابا تو بتا رہے تھے آپ کافی اچھے دوست ہیں۔آپ بھول گئے ہیں پر بابا آپکو"
کبھی نہیں بھولے۔میں نے سنا ہے آپ کا نشانہ بہت اچھا ہے۔میں بھی شوٹنگ
اکیڈمی میں بیسٹ شوٹر کا ایوارڈ جیتی تھی اس لیے آپ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتی
ہوں۔امید ہے آپ اپنے دوست کی بیٹی کو اپنی بیٹی کی طرح سمجھیں گے اور انکار
نہیں کریں گے۔"اس نے معصوم سا منہ بناتے ہوئے آنکھوں میں آنسو لاتے
ہوئے کہا۔نظیر بیگ نے اپنی اکلوتی بیٹی کو حادثے میں کھو دیا تھا اور اب وہ کسی بھی
لڑکی کو دکھی دیکھ کر اس کی مدد کو تیار ہو جاتا۔حوریہ مکمل تیاری کر کے آئی تھی۔وہ

اپنے شکار کے بارے میں معمولی سے معولی معلومات دیکھ کر حملہ کرتی تھی۔اس کا وار کبھی رائیگاں نہیں جاتا تھا۔

"آہ حور، کتنی ایکٹنگ کر لیتیں ہیں آپ۔"حمائل نے اس کی باتیں سنتے ہوئے دل میں سوچا۔

"چلو کر لیتا ہوں مقابلہ۔"اس نے اس کے آنسو دیکھتے ہوئے کہا۔

"حمائل، بوتلیں نکالیں جو گاڑی میں رکھیں تھیں۔"اس نے حمائل کو کہا تو وہ گاڑی سے 6 شیشے کی بوتلیں نکال لایا جو کہ حوریہ نے راستے سے لی تھی۔

نظیر بیگ نے گارڈز کو کہہ کر بوتلیں کچھ فاصلے پر رکھوائیں۔تین بوتلوں کے سامنے نظیر بیگ کھڑا ہوا اور تین کے سامنے حوریہ۔نظیر بیگ نے ایک گارڈ سے خود گن لی اور دوسرے کو حوریہ کو گن دینے کا کہا۔

اب دونوں مقابلے کے لیے تیار تھے۔حوریہ نے مٹھی بنا کر انگوٹھا کھڑا کرتے ہوئے ریڈی کا سائن دیا اور تین تک گنتی گنی۔حوریہ نے ایک آنکھ بند کرتے ہوئے،دوسری آنکھ سے بوتل پر فوکس کیا۔ایک لمبا سانس لیا اور ٹریگر دبایا۔ اچانک ہوا میں گولیوں کی آواز نے خاموشی کو توڑا۔حوریہ کے سامنے کی تینوں بوتلیں چکنا چور ہو گئیں۔ادھر نظیر بیگ کے سامنے کی ساری بوتلیں بھی ٹوٹ گئیں۔

"یہ لڑکی کیا کیا کر لیتی ہے۔"حمائل تو حوریہ کا ایک نیا روپ دیکھ کر ابھی تک حیران تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب برابری کا مقابلہ ہو گیا ہے اس لیے گولیوں کی تعداد گنیں گے۔"اس نے واپس گاڑیوں کے پاس آتے ہوئے کہا۔

دونوں نے اپنی اپنی گنز کی گولیاں چیک کرنے کے لیے نکالیں۔

حوریہ کے ہاتھ سے ایک گولی نیچے گری اس نے جھک کر اٹھائی۔ گولیاں گنیں ۔ گئیں۔ حوریہ نے تین گولیاں استعمال کی جبکہ نظیر بیگ نے پانچ

۔آج میں نے بھی مان لیا تم بیسٹ شوٹر ہو۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا"

اب مجھے بھی یقین آگیا ہے۔آپ کے وقت کا شکریہ۔"حوریہ کہتے ہوئے گاڑی" کی طرف آئی۔ حمائل نے اس کے لیے دروازہ کھولا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے ۔ بیٹھنے کا کہا

۔ نظیر بیگ ابھی تک اس لڑکی کو حیرانگی سے دیکھ رہا تھا جس کا نشانہ اتنا اچھا تھا

اس وقت وہ دونوں ڈنر کے لیے ایک ریسٹوران میں بیٹھے تھے۔ حمائل اب تک حوریہ کا وہ روپ دیکھ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی بیوی کی مہارت پر فخر بھی ۔ کر رہا تھا

آپ کو کیا لگتا ہے نظیر بیگ سسپیکٹ ہے یا نہیں؟"ڈنر کے دوران حمائل نے"
۔پوچھا

اگر گن چلانے کی مہارت پر جایا جائے تو نہیں مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جان"
۔بوجھ کر ہمیں گمراہ کرنا چاہتا ہو۔"اس نے تفصیلاً جواب دیا

۔تو اب؟"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا"

آپ کو کیا لگتا ہے میرے ہاتھ سے گولی گری تھی؟"اس نے شیطانی مسکراہٹ"
۔چہرے پر لاتے پوچھا

۔پتہ نہیں۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

میں نے گولی جان بوجھ کر نیچے گرائی تھی اور نظیر بیگ کی گاڑی کے نیچے ٹریکر"
لگا دیا ہے۔اب اگر وہ ایم۔این۔اے سے ملنے جائے گا تو ہمیں پتا چل جائے گا۔اس
۔کی فون لوکیشن اور کالز سب پر میری نظر ہے۔"اس نے فخریہ انداز میں بتایا

واہ ! مائے باس لیڈی۔"اس نے فخریہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو"

۔حوریہ نے گردن کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے تعریف قبول کی

۔ڈنر کے بعد حوریہ نے مرحا کے لیے بھی اس کی فیورٹ ڈش پیک کروائی

حوریہ جب بھی حمائل کے ساتھ باہر کچھ کھاتی مرحا کے لیے ضرور پیک کرواتی۔

۔وہ مرحا کے لیے دوست سے بھی زیادہ کی حیثیت رکھتی تھی

تبریز شیر خان اس وقت اپنے آفس میں بیٹھے تھے۔وائٹ ڈریس شرٹ پر بلیک

چیک کوٹ اور بلیک پینٹ کے ساتھ، بلیک ٹائی پہنے ہوئے تھے۔ان کے سامنے

اس وقت گلفام نظامی صاحب بیٹھے ہوئے تھے جو کہ ملک کی مشہور کلاتھنگ

انڈسٹری کے مالک تھے اور تبریز صاحب کے ساتھ شراکت داری کے ساتھ اپنا

۔بزنس ملک سے باہر بھی سیٹل کرنا چاہتے تھے

گلفام صاحب آپکے وکیل کو بتا دیا تھا کہ آپ کی ڈیل مجھے منظور نہیں مگر آپ پھر" اسی بات پر اٹکے ہوئے ہیں۔"اس نے آگے کو جھکتے ہوئے ٹیبل پر اپنے ہاتھ ٹکاتے ہوئے کہا۔

دیکھیں آپ سے بولا تو ہے کہ ابھی بزنس کا اسٹارٹ ہے جب بزنس سٹینڈ کر گیا تو" آپ کی شرائط کے مطابق کام کر لیں گے۔"ان نے منت کرتے ہوئے کہا۔

آپ کو کیا لگتا ہے گلفام صاحب میں نے اتنے سال جھک ماری ہے؟"وہ اب غصے" سے بولے تو گلفام صاحب کو کوئی جواب نہ ملا۔

یہ بزنس ایمپائر قائم کرنے کے لیے میں نے کتنے ہی مشکل ڈیسیزنز لیے ہیں مگر" آج تک ایسا ڈیسین نہیں لیا جس سے میرے بزنس کو 0.01% نقصان کا بھی امکان ہو۔اس لیے جب آپ کو لگے کہ آپ اس قابل ہو گئے ہیں کہ میری شرائط پوری کر سکیں تو آجایئے گا میرے پاس۔"ان نے سرد لہجے میں کہا۔

تبریز شیر خان بزنس کے معاملے میں کبھی سمجھوتا نہیں کیا کرتے تھے۔

گلفام صاحب کے تو جیسے منہ میں زبان ہی نہ ہو، خاموشی سے اٹھے اور باہر چلے گئے۔

شہریار انٹرپرائزز" کی بلڈنگ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ آسمان کی بلندیوں" کو چھو رہی تھی۔اندر معمول کے مطابق سب ورکرز کام کر رہے تھے۔میٹنگ ہال میں اس وقت کوئی اہم میٹنگ جاری تھی۔شہریار صاحب سربراہی کرسی پر براجمان تھے۔ان کے دائیں طرف سارم جبکہ بائیں طرف کمپنی کی لیگل ٹیم کا ہیڈ اور باقی بزنس پارٹنرز بھی ٹیبل کے اطراف میں کرسیوں پر براجمان تھے۔

آج کی میٹنگ کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے میں ایک اور بہت امپورٹنٹ" اناؤنسمنٹ کرنا چاہتا ہوں۔" میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی تو شہریار صاحب نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ہال میں موجود سب نفوس مکمل طور پر ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آج سے میں اپنی کمپنی کا سارا ہولڈ اپنے بیٹے اور جانشین سارم شہریار کو دے رہا" ہوں۔آج سے یہ آپ کے نئے باس اور اس کمپنی کے سی۔ای۔او ہوں گے۔"ان نے سنجیدگی سے کہا۔سب کے ساتھ ساتھ سارم بھی ان کی بات سن کر حیرت میں ۔چلا گیا

بابا۔۔۔میں۔۔۔رائٹ۔"اس نے شہریار صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے مدھم" ۔آواز میں حیرت سے ہوچھا تو ان نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

یہ میرا ذاتی فیصلہ ہے اور امید ہے کہ آپ سب کو میرا فیصلہ پسند آیا ہو گا۔آج کی" میٹنگ یہی ختم ہوتی ہے۔اب نیکسٹ سب میٹنگز مسٹر سارم شہریار کی سربراہی میں ہوں گی۔"ان نے ہال میں سرگوشیاں سنتے ہوئے کہا تو سب نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ہال میں موجود سب لوگ سارم کو مبارک باد دے ۔رہے تھے جو کہ ابھی تک حیرت میں تھا

۔شہریار صاحب اپنے آفس روم آئے تو سارم بھی ان کے پیچھے آگیا

بابا۔۔۔آپ کو لگتا ہے میں اتنی بڑی ذمہ داری نبھالوں گا؟"اس نے شہریار صاحب کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں نے یہ فیصلہ بغیر سوچے سمجھے کیا ہے؟"ان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا تو سارم خاموش رہا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہے۔

دیکھو بیٹا تم او۔لیولز میں تھے جب سے تم میرے ساتھ آفس آرہے ہو۔میں نے تمہارے سوچنے کا انداز دیکھا ہے۔تمہارے آئیڈیاز سنے ہیں۔تم اس کمپنی کو مجھ سے زیادہ اچھے سے سنبھال سکتے ہو۔جب بھی تمہیں مشکل پیش آئے گی میں تمہارا ساتھ دوں گا فکر نہ کرو۔"ان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو سارم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

ویسے بھی اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔اب میں ریسٹ کروں گا۔اب تم جانو اور تمہاری کمپنی۔"ان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو سارم ہنس دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چلیں کسی بہانے آپ نے مان تو لیا کہ آپ بوڑھے ہو چکے ہیں۔"سارم نے ہنستے"
۔ہوئے کہا تو شہریار صاحب بھی ہنس دیے

منزل شیر خان رات کے اندھیرے میں بھی دور سے نظر آ رہی تھی۔سب ڈائننگ
۔ٹیبل پر موجود تھے

کل ایم۔این۔اے صاحب کے بیٹے کی برتھ ڈے ہے۔ان کی طرف سے"
۔انویٹیشن آیا ہے، تیار رہنا سب۔"تبریز صاحب نے سب کو متوجہ کیا

۔جی ٹھیک ہے۔"حمائل نے جواب دیا"

ویسے تے۔بی آپ نے شادی کی ہوتی تو آج ہمارے گھر بھی ایسے فنکشنز"
۔ہوتے۔"اس نے پھر سے تبریز صاحب کو چھیڑتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

میری شادی کو ہر بات میں بیچ کیوں لاتے ہو۔پہلے تو کہہ سکتے تھے کہ میری وجہ" سے تمہاری شادی نہیں ہو رہی اب تو وہ بھی کروادی ہے۔"ان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

ویسے شادی نہ کر کے اچھا ہی کیا ہے آپ نے۔ورنہ آپ جیسا بندہ تو بیوی کے" ترلے کرتا بالکل اچھا نہیں لگتا۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تم تو ویسے بہت اچھے لگتے ہو ترلے کرتے ہوئے۔"ان نے ہنستے ہوئے کہا۔تو" حمائل نے ایک دکھی نظر حوریہ پر ڈالی جو اس سب کو مزے سے انجوائے کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

حوریہ بیٹا یہ موقع ضائع مت جانے دینا۔ایم۔این۔اے کے تمام قریبی لوگ " انوائیٹڈ ہیں۔"ان نے حوریہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

آپکو لگتا ہے میں یہ موقع جانے دوں گی۔وہ نہ بھی موقع دیتا تو میں خود اسے موقع" دینے پر مجبور کر دیتی۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔حمائل کو اس کی نظیر بیگ ۔کے ساتھ ملاقات یاد آئی

وہ بہت چال باز آدمی ہے۔اسے بھی پہلے ہی اس بات کا شک ہو گا کہ تم نے آنا" ۔ہے۔اس نے بھی کچھ نا کچھ تیاری تو کی ہو گی۔"ان نے اسے دیکھتے بتایا چلیں دیکھتے ہیں اپنے دشمن کو اور اس کی چالوں کو۔"اس نے کندھے اچکاتے" ۔ہوئے کہا

۔اس کے دماغ میں کل کے فنکشن کے لیے ابھی سے پلانز بننا شروع ہو گئے تھے

دوپہر کے وقت منزل شیر خان کی کھڑکیوں سے دھوپ چھن کر اندر آ رہی تھی۔ حوریہ،حمائل اور مرحا اس وقت حوریہ کے آفس روم میں تھے۔ٹیبل پر اس وقت ایک چارٹ پیپر تھا جس پر حوریہ نے ایم۔این۔اے کے گھر کا نقشہ بنایا ہوا تھا اور ۔مرحا اور حمائل کو پلان سے آگاہ کر رہی تھی

دیکھو یہاں گھر کے چاروں طرف لان ہے اور پارٹی کے ارینجمنٹس یہاں سامنے" والے حصے میں ہوتے ہیں۔"اس نے نقشے پر اشارہ کرتے ہوئے دونوں کو سمجھا رہی تھی اور وہ دونوں بغور سن رہے تھے۔

اسٹڈی کی بالکونی دائیں طرف ہے اور اس طرف فنکشن کے دوران نہ کوئی ہو گا" اور نہ ہی کسی کی توجہ ہو گی۔"اس نے نقشے پر ایم۔این۔اے کی اسٹڈی پر دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔

حمائل آپ اسٹڈی کے باہر کچھ فاصلے ہر کھڑے ہوں گے اور مرحا تم یہاں لان" کی طرف کھلنے والے مین دروازے پر۔"اس نے ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔دونوں نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

ہم تینوں ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں ہوں گے۔مرحا اگر " ایم۔این۔اے اندر کی طرف آتا نظر آتا ہے تو آپ دونوں میرے کمانڈ پر یہاں

کچن کی طرف سے لان میں کھلنے والے دروازے سے باہر نکلیں گے۔"اس نے
۔اب نقشے پر گھر کے بائیں طرف موجود کچن کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا

فنکشن کی وجہ سے تمام ملازم باہر ہوں گے لیکن اگر کوئی کچن میں ہوا تو اسے باہر "
کچھ سرو کرنے کا کہہ کر آپ دونوں باہر آجائیں گے۔"اس نے اب ان دونوں کی
۔طرف دیکھتے ہوئے کہا

۔اور آپ کیسے آئیں گیں باہر؟"حمائل نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا"

میں سچویشن کو دیکھ کر کوئی فیصلہ کرلوں گی۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے "
۔کہا

www.novelsclubb.com

آہ، یہ لڑکی کیوں نہیں ڈرتی کسی چیز سے۔"اس نے دل میں سوچا مگر سر اثبات "
۔میں ہلا دیا

رات کے اس پہر "روئیل وِلا" کے گارڈن میں پر رونق سماں تھا۔ایم۔این۔اے صاحب کا بیٹا آج پانچ سال کا ہوا تھا۔"ٹوائے سٹوری" کے تھیم پر سجاوٹ کی گئی تھی۔گارڈن میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کئی ٹیبلز لگے ہوئے تھے جن کے ارد گرد مہمان کھڑے تھے۔انہی مہمانوں میں ایک ٹیبل کے گرد شیر خان فیملی موجود تھی۔حوریہ بلیک کلر کی شیفون کی میکسی میں، چوڑی دار پاجامہ پہنے، دوپٹہ گردن میں ڈالے، بال کرل کر کے سیٹ کیے ہوئے، ہونٹوں پر میرون لپ اسٹک سجائے ہوئے تھی۔حمائل بھی بلیک کلر کی ڈریس شرٹ اور پینٹ میں ملبوس تھا۔ مرحا پنک کلر کے فراک میں، بال سٹریٹ کر کے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھی۔ تبریز صاحب سفید پینٹ کوٹ میں ملبوس تھے اور وارث صاحب اسکن قمیص شلوار میں ملبوس تھے۔

کیک کٹنگ سرمنی شروع ہوئی تو حوریہ نے حمائل اور مرحا کو اشارہ کیا۔پہلے حوریہ اور مرحا اندر کی جانب بڑھیں اور قریباً 5 منٹ بعد حمائل بھی ان کے پیچھے اندر گیا۔

www.novelsclubb.com

تبریز صاحب کے مطابق ایم۔این۔اے کا لیپ ٹاپ اسٹڈی میں موجود ہوتا تھا اس لیے حوریہ سب کی نظروں سے بچتی، چوری چھپے اسٹڈی میں داخل ہوئی۔ حمائل پلین کے مطابق اسٹڈی سے کچھ فاصلے پر آنے جانے والوں پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ جبکہ مرحالان میں کھلنے والے دروازے پر باہر کے لوگوں پر نظر رکھے ہوئے تھی۔تینوں کے کانوں میں اس وقت ایئر پوڈز تھے اور تینوں اس وقت گروپ کال میں ایک دوسرے کو سن سکتے تھے۔

حوریہ نے اسٹڈی میں داخل ہونے کے بعد لیپ ٹاپ تلاش کیا۔میز کے دائیں طرف سے تیسرے دراز میں اسے لیپ ٹاپ مل گیا۔اس نے لیپ ٹاپ چلایا، پاسورڈ اسے تبریز صاحب سے مل گیا تھا، یو۔ایس۔بی کو نیکٹ کی اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔5 منٹ بعد مرحا کو ایم۔این۔اے صاحب اندر کی طرف آتے نظر آئے۔

حوری، ایم۔این۔اے آرہا ہے۔"اس نے اسے انفارم کیا"۔

www.novelsclubb.com

تم اور حمائل باہر چلے جاؤ۔مجھے ابھی کچھ وقت چاہیے۔"اس نے لیپ ٹاپ کی
۔اسکرین کو دیکھتے ہوئے کہا

۔اور آپ کیا کریں گیں؟"حمائل نے فکر مندی سے پوچھا"

آپ وہ کریں جو میں کہہ رہی ہوں۔آپ کا اور مرحا کا ادھر موجود ہونے سے"
۔انہیں شک میں ہو گا۔"اس نے لیپ ٹاپ پر ہی نظریں جمائی ہوئیں تھیں

مرحا اور حمائل اس کے دیے گئے کمانڈ کے مطابق کچن کی طرف بڑھ گئے اور
سرونٹ کوارٹر کی طرف کے دروازے سے باہر آئے۔تمام ملازم اس وقت پارٹی
میں سرو کرنے میں مصروف تھے،اسی وجہ سے دونوں کسی کی بھی نظروں میں
آئے بغیر باہر نکل گئے۔وہاں دوسری طرف دروازے سے ایم۔این۔اے اندر
۔داخل ہوا

حوریہ کو قدموں کی آواز اسٹڈی کے دروازے کے قریب محسوس ہوئی۔لیپ
۔ٹاپ کی سکرین پر اس کا کام 98%پر تھا۔اس کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی

ادھر اسٹڈی کے دروازے کی ناب گھومی،ادھر وہ لیپ ٹاپ کو بند کرتے بالکونی کی طرف بڑھ گئی۔

تمہیں کتنی بار بتایا ہوا ہے کہ جب میں ایک بار فون نہ اٹھاؤں تو صبر کر لیا کرو۔""

خالد صاحب فون پر چِلا رہے تھے۔

حوریہ نے بالکونی سے نیچے دیکھا فاصلہ تقریباً 12 فٹ تھا۔اس کے ایڈونچرس دماغ میں آئیڈیا کلک ہوا۔

چل حوریہ کمال آج اپنی کلائمبنگ سکلز کو یوز کرتے ہوئے ایک نیا اڈونچر ہی" سہی۔"اس کے دماغ نے خود کو بچانے کا واحد راستہ سوچا۔

پیروں میں موجود کھسہ اتارا اور نیچے پھینکا۔پھر گلے سے دوپٹا نکالا اور بالکونی کی ریلنگ میں ڈالا۔

سوری پر پلیز ساتھ دے دینا۔"اس نے دوپٹے کے دونوں سروں کو اپنے دونوں" ۔ہاتھوں کے گرد الگ الگ باندھا

۔ایم۔این۔اے ابھی تک فون پر مصروف تھا

وہ بالکونی کی ایک طرف سے نیچے کی طرف اتری۔اس نے دونوں پاؤں کے پنجے دیوار کے ساتھ مضبوطی سے جمائے ہوئے تھے جبکہ ہاتھوں سے دوپٹے کے سرے مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔وہ پنجوں کے بل دیوار پر نیچے کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی۔اب دوپٹہ اس سے زیادہ نیچے نہیں جا سکتا تھا۔اس نے نیچے ۔دیکھا اب فاصلہ تقریباً6-7 فٹ تک رہ گیا تھا

www.novelsclubb.com

آج بس ہڈیاں سلامت رہ جائیں۔شادی کو ایک ماہ ہوا ہے ابھی بس اور نئی نویلی" دلہن لنگڑی اچھی تھوڑی لگے گی۔"اس نے ایک ہاتھ سے دوپٹے کا سرا چھوڑتے ہوئے سوچا۔دوپٹہ ریلنگ پر سرکتا اس کے ساتھ فضا میں لہرایا اور وہ دوپٹے کے

ساتھ نیچے گھاس پر آ گری۔ فوراً سے کھڑی ہوئی دوپٹہ اٹھایا، جھاڑا اور واپس گلے میں رکھ لیا۔

"تھینکس اللہ تعالیٰ فار سیف لینڈ نگ۔" آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے، وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ پھر اپنا کھسہ اٹھاتے ہوئے پہنا۔

"ایڈونچر میں تھوڑا بہت ڈیمج تو ہو ہی جاتا ہے۔" اس نے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں دیکھتے ہوئے سوچا جو کہ تھوڑی سی رگڑ کی وجہ سے چھل گئیں تھیں اور پھر ایک کمرے کی کھڑکی کے شیشے میں دیکھتے، اپنے بالوں اور حلیے کو نارمل کرتے ہوئے پارٹی والی سائیڈ پر چل دی۔

www.novelsclubb.com

اگر حمائل اس کی یہ حرکت دیکھ لیتا تو واقعی میں بے ہوش ہو جاتا۔

پارٹی میں سب لوگ اپنی گپ شپ میں مصروف تھے کسی نے اسے نہیں دیکھا۔ وہ اپنے ٹیبل کی طرف بڑھ رہی تھی جب ایم۔این۔اے صاحب کی نظر اس پر پڑی۔

۔ہیلو مسز حمائل۔"خالد صاحب نے اسے راستے میں روکتے ہوئے کہا"

۔ہیلو مسٹر خالد ندیم صاحب۔"اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا"

پارٹی میں آنے کا شکریہ مسز حمائل۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔منافقوں"

۔جیسی جھوٹی اور دوغلی مسکراہٹ کے ساتھ

مسز حمائل کی بجائے حوریہ کمال کہیں گے تو زیادہ اچھا رہے گا۔میں چاہتی ہوں"

کہ آپ مجھے اپنے بزنس پارٹنرز کی بہو سمجھنے کی بجائے یہ یاد رکھیں کہ میں آپ کے

۔حریف کی بیٹی ہوں۔"حوریہ نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا

تم کیوں ان پرانے معاملات کو بیچ لا رہی ہو۔جو بھی مسئلہ ہوا تھا وہ میرے اور"

تمہارے بابا کے درمیان ہوا تھا اب تو دونوں اس دنیا میں نہیں۔چھوڑو ان پرانی

۔باتوں کو۔"خالد صاحب نے جیسے حوریہ کو سمجھاتے ہوئے کہا

آپ کو اگر لگتا ہے کہ میں یہ سب صرف بابا کی موت کا بدلہ لینے کے لیے کر رہی" ہوں تو آپ غلط ہیں اگر بات آپ کے بابا سے بدلے کی ہوتی تو بھی میں رک جاتی ۔مگر کیا آپ جانتے ہیں ایم۔این۔اے صاحب۔۔۔۔۔۔"وہ ایک پل کو رکی

آپ نے اپنے باپ کی طرح غلط راستہ چنا اور میں اپنے بابا کی طرح ظلم کے خلاف" ۔لڑوں گی۔"اس نے شہادت کی انگلی سے خود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

تمہیں چاہیے کہ ان معاملات میں نہ پڑو۔تم میری چالوں کو نہیں جانتی۔کسی" ۔مشکل میں پڑ جاؤ گی۔"ان نے مغرورانہ انداز میں کہا

ایم۔این۔اے صاحب شاید آپ کو نہیں پتہ لیکن قرآن نے بھی عورتوں کی" چالوں کو "بڑی چالیں" کہا ہے۔اس لیے احتیاط کریں کیونکہ آپ نے ابھی تک کسی عورت کی چال کا سامنا نہیں کیا۔"اس نے پراطمینان طریقے سے ابرو اٹھاتے ۔ہوئے کہا اور پاس سے گزر کر چلی گئی

ایم۔این۔اے صاحب کچھ دیر اپنی جگہ ساکت رہے۔کچھ تو ایسا تھا حوریہ کمال کے لہجے میں جس نے انھیں خوفزدہ کیا تھا۔کچھ موت جیسا سرد اور خوفناک۔

ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔وہ ننگے پاؤں اندھیرے رستے پر چل رہی تھی۔پاؤں میں درد کی شدت طویل سفر کا پتہ دے رہی تھی۔وہ روتی کسی کو پکارتی آگے بڑھ رہی تھی۔

بابا۔۔۔بابا۔۔۔"پھولے سانس کے درمیان وہ چلا کر پکار رہی تھی مگر وہاں کوئی نہ تھا۔کوئی اس کی پکار کا جواب دینے والا۔

ہانپتے کانپتے وہ آگے بڑھتے رہی تھی۔اندھیرے کی تاریکی میں نحوست سی تھی۔سانس بند کرتی نحوست۔

کچھ فاصلے پر اسے ہمیشہ کی طرح سفید کپڑوں میں موجود وجود دکھا۔

۔بابا۔۔۔"اس بار وہ زور سے چلائی تاکہ وہ اس کا جواب دیں مگر جواب ندارد تھا"

وہ مسلسل آگے بڑھ رہی تھی۔اس وجود کے قریب آنے پر ہمیشہ کی طرح وہ وجود درخت سے لٹکا ہوا تھا۔اس کے سر سے مسلسل بہتا خون اس کے سفید لباس کو سرخ کر رہا تھا۔اس کی چیخ بے ساختہ تھی۔وہ تڑپ کر رو دی ۔

۔بابا۔۔۔"وہ چلائی"

۔حور۔۔۔حور۔۔۔"دور سے اتی کسی آواز نے اسے متوجہ کیا"

حور۔۔۔"حمائل جو کہ لیپ ٹاپ چلائے اپنے کام میں مصروف تھا۔حوریہ کو نیند میں روتے اور کانپتے دیکھ کر اسے پکارا"۔

حوریہ اچانک اس خواب سے باہر آئی۔اس کا چہرہ پسینے اور آنسوؤں سے گیلا تھا۔اس کا وجود ہلکا ہلکا کپکپا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

حور۔۔۔آپ ٹھیک ہیں؟"حمائل نے اس کے بکھرے بال سنوارتے اسے اپنے"
۔ساتھ لگاتے نرمی سے سوال کیا

پانی۔۔۔"اس نے ہلکی سے آواز میں کہا۔حمائل نے سائیڈ ٹیبل پر جگ دیکھا جو"
۔کہ خالی پڑا تھا

آپ بیٹھیں میں پانی لے آؤں۔"اس نے جگ اٹھاتے بیڈ سے اترتے کہا۔روم"
۔فریزر میں بھی پانی موجود نہ تھا

وہ نیچے کچن میں پانی لینے آیا۔پانی لے کر وہ باہر آرہا تھا جب باہر کے دروازے سے
۔کوئی اندر داخل ہوا

www.novelsclubb.com

۔تے۔بی، خیریت ہے؟"اس نے تبریز صاحب کو اندر آتے دیکھ سوال کیا"

وہ ایک دوست کو ارجنٹ کام تھا۔وہیں گیا تھا۔"ان نے اس کے ساتھ سیڑھیاں"
۔چڑھتے بتایا

۔ صحیح۔"اس نے عجلت سے سیڑھیاں چڑھتے کہا"

پانی سونے سے پہلے یاد سے رکھا کرو۔اب تم اکیلے نہیں ہو لاپرواہی سے کام نہ لیا"

۔کرو۔"ان اپنے کمرے کی طرف بڑھتے کہا

۔جی تے۔بی۔"کہتے وہ کمرے میں داخل ہوا"

پانی گلاس میں ڈالتے حوریہ کو دیا۔اس نے پانی پیتے گلاس دوبارہ اس کی طرف

۔بڑھایا

۔اب آپ ٹھیک ہیں؟"اس نے بیڈ پر اس کے پاس بیٹھتے سوال کیا"

وہ۔۔میں خواب۔۔۔"اس نے کچھ کہنا چاہا مگر اس کی حالت دیکھتے ہوئے حمائل"

۔نے اسے روک دیا

حور کچھ نہیں ہوتا۔آپ ریسٹ کریں۔میں یہیں ہوں۔"اس نے سرہانہ سیٹ"

کرتے اسے لیٹنے کا کہا۔وہ اس سے اس وقت کسی قسم کی وضاحت نہیں چاہتا تھا۔

اگر وہ بھی اس سے ہر بات کی وضاحت طلب کرنے لگ جاتا تو اس میں اور دنیا والوں میں کیا فرق رہ جانا تھا۔

حوریہ بغیر کچھ بولے لیٹ گئی۔

حمائل دوسری طرف سے بیڈ پر آتے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا اور تب تک چلاتا رہا جب تک اسے یقین نہیں ہو گیا کہ وہ سو چکی ہے۔ آج حوریہ اس کے سامنے پہلی بار یوں خواب میں ڈری تھی۔

وہ حوریہ کمال جو کہ حقیقی دنیا سے کبھی نہیں ڈرتی تھی اپنے خوابوں میں ڈر جایا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

صبح کی روشنی ہر طرف پھیل چکی تھی۔منزل شیر خان میں حوریہ معمول کے مطابق اپنے آفس روم میں بیٹھی تھی۔کھلی سی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس بال جوڑے میں باندھے ہوئے۔ابھی مرحا اور حمائل میں سے کوئی نہیں آیا تھا۔وہ ایم۔این۔اے کے لیپ ٹاپ سے لایا ڈیٹا دیکھ رہی تھی۔جب حمائل روم میں داخل ہوا اور حوریہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آپ رات کو اسٹڈی سے باہر کیسے آئیں تھیں؟"حمائل نے تجسس سے پوچھا۔

"بس آگئی تھی جیسے بھی۔"اس نے لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔

"پھر بھی بتائیں۔میں جاننا چاہتا ہوں۔"اس نے اسرار کیا۔

"آپ کو اتنا تجسس کیوں ہے؟"وہ لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے ہوئے بولی۔

حمائل نے لیپ ٹاپ پر رکھے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اور سیدھے کیے۔ہتھیلیوں پر پڑی خراشیں ابھی بھی نظر آرہیں تھیں۔

میں نے رات کو ہی آپ کے ہاتھوں پر خراشیں دیکھ لیں تھیں مگر اس وقت" سوال نہیں کیا۔اب آپ بتائیں گی مجھے؟"اس نے اس کی ہتھیلیوں کو آزاد کرتے ہوئے کہا۔

خراشیں ہی پڑی ہیں اب اتنی بھی کوئی بڑی چوٹ نہیں لگی۔"اس نے کندھے" اچکاتے ہوئے کہا۔

میرا سوال یہ نہیں ہے۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا"۔

اچھا نا بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔"کہتے ہوئے اس نے بتانا شروع کیا۔حمائل مشکل" سے اپنی ہنسی روکے،حوریہ کے بازو پر موجود بریسلیٹ کو چھیڑتے ہوئے،حیرانگی سے اسے دیکھے جا رہا تھا جو کہ ہر بار ایک نئے انداز سے اسے حیران کر دیتی تھی۔

اور اگر آپ کو زیادہ چوٹ لگ جاتی تو؟"اس نے سارا واقعہ سننے کے بعد پوچھا"۔

ایڈونچر کے لیے رسک لیناپڑتا ہے اور میں اس کی عادی ہوں۔مجھے اندازہ تھا کہ " زیادہ چوٹ نہیں آئے گی۔بس ہڈیاں سلامت رہ جائیں تو۔"اس نے مزے سے کہا۔

آہ حور،آپ ڈرتی نہیں ہیں؟"اس نے اسے اتنے نارمل انداز میں بات کرتے " ہوئے پوچھا۔

اپنے خوف سے لڑنا ہی تو اصل جیت ہوتی ہے اور میں اپنے ہر خوف سے لڑنا جانتی" ہوں۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا۔

اور ویسے بھی جب کوئی لڑکا ایسا کام کرے تو اسے شاباشی دی جاتی ہے کہ واہ تم" کتنے بہادر ہو اور اگر لڑکی کرے تو یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ تم ڈرتی نہیں ہو؟چوٹ آجاتی تو؟اگر کچھ ہو جاتا تو؟ہم لڑکیوں کو خود ہی مضبوط ہونے نہیں دیتے۔"اس نے سنجیدہ لہجے میں بولا اور حمائل کی طرف دیکھا جو کہ شاید اپنی بات پر شرمندہ تھا۔

حور مجھے ہمیشہ سے آپ پر فخر ہے اور فخر رہے گا۔بس زرا سی فکر ہوتی ہے آپ" ۔کی۔"اس نے اس کا سر ہلکے سے تھپتھپاتے ہوئے کہا

میں جانتی ہوں اور مجھے آپ کا میری فکر کرنا اچھا لگتا ہے۔"وہ بھی مسکراتے" ۔ہوئے بولی

آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔میں نے ایک جنرل بات کی ہے لوگ" ایسے ہی کرتے ہیں۔آپ کی بات کا مقصد اور تھا، میں جانتی ہوں۔"اس نے مسکراتے ہوئے حمائل کے ہاتھ ہر اپنا ہاتھ رکھا۔پھر لیپ ٹاپ واپس لیا اور دوبارہ ۔فائلز دیکھنے لگی۔اب اسے آگے کا پلان ترتیب دینا تھا

www.novelsclubb.com

شہر یار ولا' میں آج سارم کی طرف سے پارٹی کا انعقاد کیا گیا تھا۔وہ بھی اس کے' دوستوں کے اسرار پر۔لان میں شاندار انتظام تھا۔جس میں خاندان کے لوگ اور ۔سارم کے دوست سب شامل تھے

سارم آج بلیک پینٹ کوٹ پہنے، بازو پر گھڑی سجائے، بال جیل سے سیٹ کیے، آج اپنے عام حلیے سے بہت مختلف لگ رہا تھا۔ آج وہ واقعی میں کسی کمپنی کا سی۔ای۔او لگ رہا تھا۔ ہینڈسم، کم عمر اور پرکشش۔

ویسے سارم یہ اچانک سرپرائز دینے کی کیا ضرورت تھی۔ میں نے کونسا کمپنی میں حصہ مانگ لینا تھا۔" حمائل نے اپنے ازلی انداز میں طنز کرتے ہوئے کہا۔ حمائل سفید ٹرٹل نیک کے ساتھ، بلیک پینٹ اور بلیک لانگ کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ وہ تو تھا ہی خوبصورت اور اس کی رعب دار شخصیت اس کی خوبصورتی پر بھاری تھی۔

نہیں تم جیسے آرام پسند شخص پر تو شک کرنا بھی فضول ہے۔ مجھے تو خود ہی سرپرائز" ملا ہے۔" اس نے بھی طنز کا جواب طنز سے دیتے کہا۔

میرے آرام سے بہت جلتے ہیں لوگ۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

نہیں یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ میرے پاس جلنے کے لیے فضول وقت نہیں" ہے۔" اس نے اپنی گھڑی درست کرتے ایک ادا سے کہا۔

۔بس کرو بڑے تم 'ایلون مسک' رہ گئے۔"اس نے آنکھیں گھماتے کہا"

کس بات پر آپ دونوں چونچیں لڑا رہے ہیں؟"حوریہ جو کہ اپنی ماما کے ساتھ" گپ شپ کر رہی تھی۔ان دونوں کو بحث کرتے دیکھ ادھر آئی۔وہ سفید لانگ شرٹ اور ہم رنگ ٹراؤزر میں ملبوس، بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھے ہوئے تھے۔

چونچ، وہ بھی اس کے ساتھ لڑاؤں۔اب اتنے برے حالات بھی نہیں ہیں۔""" ۔حمائل نے کندھے اچکاتے ہوئے، منہ بنا کر کہا

کوئی دیکھ کہ کہہ سکتا ہے کہ آپ دونوں دوست ہیں۔ایک دوسرے کی جان کے" ۔دشمن لگتے ہیں۔"اس نے ابرو اچکاتے کہا

لڑنا اور طنز کرنا، حمائل کی لو لینگویج ہے۔ تمہیں اب تک پتہ نہیں چلا۔"مرحاجو" کہ حوریہ کے ساتھ کھڑی تھی ہنس کر بولی۔بلیک کلر کی شارٹ شرٹ اور ٹراؤزر میں، بال کھلے چھوڑے ہوئے، وہ ہمیشہ کی طرح حسین لگ رہی تھی ۔

یہ تو تم نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے۔" حوریہ نے اس" ۔کی بات سے متفق ہوتے مسکرا کر کہا

حمائل شیر خان کا ہر اسٹائل یونیک ہوتا ہے۔ پھر چاہے وہ لو لینگو تیج ہی کیوں نہ" ۔ہو۔" اس نے کندھے اچکاتے فخریہ انداز میں کہا

پھر شوہر کس کے ہیں آپ۔" حوریہ نے سارا کریڈٹ لیتے ہوئے فخریہ انداز میں" ۔کہا

آہ حور، آپ لے لیں سارا کریڈٹ۔ میرا تو سب کچھ پہلے ہی آپ کا ہے۔" اس" نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کون جان سکتا تھا کہ حوریہ کمال کا یوں اس پر حق جتانا ۔اسے کتنا اچھا لگتا تھا

سنگل لوگوں کے سامنے ایسی گفتگو سے گریز کریں۔ ان کے پاس بھی ایک" ۔معصوم سا دل ہوتا ہے۔" سارم نے ہنسی روکتے ہوئے، دہائی پیش کی

سی۔ای۔او بن کر بھی ایک بے روزگار جلتے رہنا بس۔"حمائل نے ہنستے ہوئے کہا۔"

چلو تم نے مان تو لیا کہ بے روزگار ہو۔"اس نے اسی انداز میں جواب دیا۔" چاروں کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

منزل شیر خان میں اس وقت سب ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔

حوریہ بیٹا، کچھ ملا ایم۔این۔اے کے لیپ ٹاپ سے آپ کو؟"تبریز صاحب نے حوریہ کو پوچھا۔"

ابھی تک جتنی فائلز دیکھی ہیں ان میں سے تو کچھ نہیں ملا۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

میرے خیال میں سیکرٹ کلر آدمی بہت جینیس ہے۔مجھے نہیں لگتا کہ وہ یوں" اپنے بارے کوئی ثبوت کسی کے بھی پاس رہنے دے گا۔"ان نے اپنا خیال پیش کیا۔

آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔وہ اپنی کوئی کمزوری کسی کے ہاتھ آنے نہیں دیتا تاکہ کوئی" اسے دھمکا نہ سکے۔مگر مجھے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آرہی کے اگر ایم۔این۔اے کے پاس اس کی کوئی کمزوری نہیں ہے تو پھر وہ اس کے لیے کام کیوں کر رہا ہے؟"اس نے سوچتے ہوئے کہا۔

ہاں، ہے تو واقعی عجیب بات۔"ان نے کندھے اچکاتے کہا۔"

مگر میں نے ایم۔این۔اے کی اسٹڈی میں دیکھا تھا کہ وہاں بہت زیادہ مرڈر" مسٹری بکس ہیں۔اس کا مطلب، ایم۔این۔اے وہ بکس ہڑھتا ہے۔مگر وہ کیوں پڑھتا ہے یہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ابھی کچھ وقت لگے گا اس سب کو سمجھنے میں۔"اس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو تبریز صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔

مرحا تم آج کل بہت خاموش رہتی ہو۔ خیریت ہے؟"اب تبریز شیر خان نے"
۔مرحا کو مخاطب کیا جو کہ خاموشی سے ان دونوں کی گفتگو سب رہی تھی

۔سب ٹھیک ہے ایسی تو کوئی بات نہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

۔مجھے تو لگ رہا ہے تم پریشان ہو۔"ان نے فکر مندی سے کہا"

آپ ویسے ہی میرے بارے میں فکر مند رہتے ہیں اس لیے ایسا سوچتے ہیں۔""
۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا

تم تو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو۔ تمہیں میں پریشان نہیں دیکھ سکتا۔""
۔ان نے پیار سے کہا

جی جی، یہی تو ہے آپ کو جان سے عزیز۔ میں تو کچھ نہیں لگتا نہ آپ کا۔"حمائل"
۔نے جلتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

ہاں تو تم جیسے کام کے نہ کاج کے دشمن اناج کے، کو میں تو اپنی جان نہیں بنا"
۔سکتا۔"ان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

آہ تے۔بی، میری بیوی کے سامنے ایسی باتیں مت کیا کریں کیوں مجھے دوبارہ"
۔کنوارا کرنے پر تلے ہیں۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا

جب اس نے یہ جاننے کے باوجود تم سے شادی کر لی ہے کہ تم بے روزگار ہو تو"
۔اب بھی چھوڑ کر نہیں جائے گی۔"ان نے ہنستے ہوئے ایک اور وار کیا

ویسے آپ کے بھلے کے لیے ہی میں بے روزگار ہوں۔میں نے بزنس سٹارٹ کر"
لیا تو آپ کا بزنس رک جائے گا۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے، فخریہ انداز میں
۔کہا

تو سٹارٹ کرو۔ویسے بھی تم سے تو میں خوشی خوشی ہار بھی جاؤں گا۔"ان نے"
۔ابرو اٹھاتے ہوئے کہا

نہیں تے۔بی آپ کے اتنے احسان ہیں مجھ پر آپ کا برا کیسے کر سکتا ہوں میں۔""
۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا

۔وہ تبریز شیر خان کی کاپی تھا،ان سے برابری کا مقابلہ صرف وہی کر سکتا تھا

کاش حمائل تم میری بجائے اپنے باپ پر چلے جاتے۔اتنی باتیں بنانا تو نہ"
۔آتیں۔"ان نے دکھ بھرے انداز میں کہا

آپ کو کس نے کہا میں آپ پر گیا ہوں میں تو اپنے دادا پر گیا ہوں۔"اس نے"
۔کندھے اچکاتے ہوئے کہا

مان لیا حمائل شیر خان کہ تم میرے باپ پر ہی گئے ہو۔"وہ ہار مانتے ہوئے بولے"
۔تو سب کے قہقہے بلند ہوئے

صبح پھیلی تو حوریہ روز کی طرح اپنے آفس روم میں آگئی۔ حمائل اور مرحا بھی اس کے ساتھ موجود تھے۔

"ہیلو لیڈیز اینڈ جینٹل مین۔" سارم کی آواز پر سب چونکے جو کہ دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

"سارم، کیسے ہو؟" حوریہ نے خوشی سے کہا اور ہاتھ کی مٹھی بنا کر آگے کی۔

"تمہارے سامنے، ہمیشہ کی طرح پیارا اور ہینڈسم۔" اس نے اپنی مٹھی اس کی مٹھی سے ٹکراتے ہوئے کہا۔

مرحا کی تو جیسے آج عید ہو گئی تھی سارم کو دیکھ کر۔ حمائل اور مرحا نے ساتھ ہو کر سارم کے لیے جگہ بنائی تو وہ ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آہ سارم، لگتا ہے شیشہ نہیں دیکھ رہے آج کل۔" حمائل نے اس کی بات پر منہ بناتے ہوئے کہا۔

کتنا جلتے ہو نا مجھ سے، جلنا بھی چاہیے خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ کمپنی کا" ۔مالک بھی ہوں۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

کیوں جلتے ہو تم سب لوگ میرے آرام سے بیٹھ کر کھانے سے۔"اس نے منہ" ۔بناتے ہوئے کہا

۔ویسے آج کل تو تم بھی جاب کر رہے ہو نا۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا "

۔اور یہ تمہیں کس نے کہا؟"وہ بھی ابرو اٹھاتے ہوئے بولا"

میری بہن کے ڈرائیور اور باڈی گارڈ بنے ہوئے ہو۔مجھے تو پتہ ہو گا نا۔"اس نے " ۔کندھے اچکاتے ہوئے کہا

تمہیں لگتا ہے تمہاری بہن کو ڈرائیور یا باڈی گارڈ کی ضرورت ہے؟"اس نے ابرو" ۔اٹھاتے ہوئے سوال کیا

www.novelsclubb.com

ضرورت تو نہیں ہے پر ایک بے روزگار کو روزگار مہیا کرنا ثواب کا کام ہے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

حور آپ اپنے شوہر کی سائیڈ لیں یار۔کیسے آپ کا بھائی میری بستی کر رہا ہے۔"""اس نے اب حوریہ کو مخاطب کیا جو کہ ان دونوں کی باتیں انجوائے کر رہی تھی۔

سچ تو بول رہا ہے بیچارہ۔میں کیا کہہ سکتی ہوں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"سارم تم میرے سالے نہ ہوتے تو دیکھ لیتا تمہیں۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

دیکھ تو تم ابھی بھی رہے ہو۔"سارم نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔مرحابس"مزے سے اس شو کو انجوائے کر رہی تھی جو سارم نے آکر سٹارٹ کیا ہوا تھا۔

سارم میں نے تمہیں کام کے سلسلے میں بلایا تھا ڈرامے لگانے نہیں۔چلو اب کام"کرتے ہیں۔"حوریہ نے سارم کو گھورتے ہوئے کہا۔سارم نے ہاتھ میں پکڑے

شاپنگ بیگ سے لیز، کر کرے اور پاپ کارن نکالے اور سامنے ٹیبل پر رکھے اور ۔پاپ کارن کا پیک کھولا

"اب یہ سب کیا ہے؟"اس نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکاتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھو تمہاری پلیننگ مجھے کسی تھرِلر موووی کی طرح لگتی ہے تو ساتھ انجوائمنٹ بھی تو ہونی چاہیے۔"اس نے پاپ کارن منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا سارم۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سارم تم خوش قسمت ہو جس کا حوریہ کچھ نہیں کر سکتی ورنہ ہمیں تو بولنا بھی منع ہے۔"حمائل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اتنی بھی ظالم نہیں ہوں میں اب۔"حوریہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظالم نہیں ہیں پر آپ کے خوبصورت ہاتھوں کا بھروسہ نہیں۔"حمائل نے اس کے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو کہ ٹیبل پر رکھے کھڑی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اوہ، مطلب ایکسپیرینس ہو گیا ہے۔" سارم نے ہنستے ہوئے کہا تو حمائل نے"
۔ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

۔حمائل۔۔۔۔"حوریہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا"

جی حضور ارشاد۔"حمائل اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے مؤدب انداز میں بولا"
۔تو سارم اور مرحا اسے دیکھ کر ہنس پڑے

دوپہر کے قریب 12 بجے کا وقت تھا حوریہ ایک ڈاکٹر کے ساتھ گاڑی سے نکلی۔
حوریہ نرس کے یونیفارم میں ملبوس، بال جوڑے کی شکل میں باندھے ہوئے تھے
اور ساتھ موجود ڈاکٹر لڑکی سادہ قمیص شلوار میں ملبوس تھی، جس پر وائٹ کورٹ
۔پہن رکھا تھا

۔اس وقت دونوں ایک گھر کے گیراج میں گاڑی سے اترے تھے

حوریہ نے اس قصر نما گھر کو دیکھا جو کہ پوری شان و شوکت کے ساتھ کھڑا تھا اور پھر پلان کو ذہن میں لایا۔

1 دن قبل-----

"ہمارا دوسرا سسپکٹ ہے، جمیل اور نگزیب۔ ملک کے سب سے بڑے مافیہ گینگ کا سرغنہ ہے جس کے ڈر سے پولیس بھی اس کا کوئی کیس نہیں چلاتی۔" حوریہ نے دیوار پر لگی ایک اور تصویر کے گرد دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اس پر شک کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے مطابق پولیس جان بوجھ کر اس کے کیس کے ثبوت ختم کر دیتی ہے اور اسی کو سیکٹ کلر کا نام دے رکھا ہے۔" اس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب اس تک کیسے پہنچنا ہے؟" حمائل نے اس کی تصویر کو گھورتے ہوئے کہا۔

اس کا ایک بیٹا ہے جو کہ ابنارمل ہے۔جس کے چیک اپ کے لیے روز ایک نرس" جاتی ہے اور صرف سوموار کے دن نرس کے ساتھ ڈاکٹر بھی جاتی ہے جو کہ اس کا ویکلی چیک اپ کرتی ہے۔"اس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔سارم، حمائل اور مرحا پاپ کارن کھاتے ہوئے اس کو سن رہے تھے۔اور یہ بھی سارم کی وجہ سے ہی ممکن تھا۔

جو ڈاکٹر اس کے چیک اپ کے لیے جاتی ہے وہ شہریار انکل کے ایک فرینڈ کے" ہاسپٹل میں کام کرتی ہے۔ڈاکٹر آئمہ۔اور سارم تمہیں بلانے کی وجہ یہی ہے کہ شام کو تم مجھے اس کے پاس لے کر جاؤ گے۔"اس نے سارم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو کہ اب لیز کا پیک کھول رہا تھا۔

آپ ڈاکٹر بن کر جائیں گیں یا نرس بن کر؟"حمائل نے لیز کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے" ہوئے کہا۔سارم اور مرحا نے مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔

www.novelsclubb.com

یہ اہم نہیں ہے۔اہم بات یہ ہے کہ میں گھر میں داخل ہونے کے بعد اس کے "
۔لیپ ٹاپ تک کیسے پہنچوں گی؟"اس نے سیریس انداز میں کہا

کیسے؟"تینوں یک زبان ہو کر بولے۔حور یہ کا دل چاہا ابھی ان سب کو ایک بار ہی "
۔توپ سے اڑا دے مگر کیا کرے تینوں ہی اس کے لاڈلے تھے

یہ میں ڈاکٹر آئمہ سے مل کر سوچوں گی۔"اس نے کہا اور واپس ان سب کے "
۔سامنے صوفہ پر بیٹھ گئی

حمائل آپ کل ہمارے ساتھ جائیں گے۔اور گھر سے کچھ فاصلے پر رہیں گے۔"
کوئی بھی مسئلہ ہوا تو میں آپ سے رابطہ کروں گی۔"اس نے حمائل سے مخاطب
۔ہوتے ہوئے کہا

۔مروائیں گی آپ کسی دن مجھے۔"حمائل منہ میں بڑبڑایا"

۔میں سن رہی ہوں۔"وہ گھورتے ہوئے بولی"

شام کے وقت سارم اور حوریہ ہوسپٹل میں ڈاکٹر آئمہ کے سامنے بیٹھے تھے۔ڈاکٹر آئمہ درمیانی عمر کی ایک پرکشش لڑکی تھی۔

"سارم شہریار کیسے آنا ہوا؟"ڈاکٹر آئمہ نے سارم کو دیکھتے پوچھا۔سارم اکثر شہریار صاحب کے ساتھ وہاں آیا کرتا تھا اسی لیے ڈاکٹر زاسے جانتے تھے۔

"مجھے تم سے کام ہے ڈاکٹر آئمہ۔"حوریہ نے ڈاکٹر آئمہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں بولو۔"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کل تم جمیل جہانگیر کے بیٹے کا چیک اپ کرنے جارہی ہو۔مجھے اس کے گھر میں داخل ہونے کے لیے تمہاری مدد چاہیے۔"اس نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ بتایا۔

کیا تم نہیں جانتی کہ جمیل جہانگیر کتنا خطرناک آدمی ہے اسے بھنک بھی پڑ گئی تو وہ" ۔اسی وقت مار ڈالے گا ہمیں۔"اس نے تلخ انداز میں کہا

میں اس سے زیادہ خطرناک ہوں وہ تو اسی وقت مار دے گا، پر میں تمہاری ساری " زندگی جہنم بنا سکتی ہوں۔"اس نے ابرو اٹھاتے، سرد لہجے میں کہا۔ حوریہ کمال ۔کے لیے واقعی میں یہ سب کرنا ناممکن نہ تھا

۔تم مجھے دھمکی دے رہی ہو؟"اس نے اسے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا"

نہیں میں حقیقت بیان کر رہی ہوں ایک جھوٹا کیس بناؤں گی اور تمہارا سارا" ۔میڈیکل کیریئر تباہ۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا

۔تم ایسا کیسے کر سکتی ہو؟"اس نے اسی طرح حیرانگی سے کہا"

وہ اپنے سامنے بیٹھی اس خوبصورت لڑکی کو دیکھ رہی تھی، جس کے چہرے کی ۔معصومیت اس کی خطرناک باتوں سے بالکل مختلف تھی

کل ہی تم میری دوست کے بابا کو غلط انجیکشن لگایا جس کی وجہ سے ان کی موت" واقع ہو گئی۔"اس نے نم آنکھوں سے کہا۔ڈاکٹر آئمہ تو اس کی ایکٹنگ سکلز دیکھ کر حیران ہوئیں۔

کیوں سارم کیا ایسا نہیں ہوا؟اور تمہارے ہاسپٹل والے بھی اس بات کا اعتراف " کریں گے۔"اس نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے سارم کو مخاطب کیا۔سارم نے بس اثبات میں سر ہلایا۔

بولو کیا مدد چاہیے تمہیں؟"ڈاکٹر آئمہ نے ہار مانتے ہوئے کہا "۔

میں کل نرس کے طور پر تمہارے ساتھ جاؤں گی۔"اس نے سنجیدہ انداز میں" کہا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔موجودہ دن

دونوں اندر داخل ہوئیں۔ڈاکٹر آئمہ اور نرس حوریہ۔ جمیل جہانگیر کے بیٹے کے چیک اپ کے بعد دونوں صوفے پر بیٹھی ہوئیں تھیں۔ڈاکٹر آئمہ، جمیل جہانگیر کو اس کے بیٹے کی کنڈیشن کے بارے میں آگاہ کر رہیں تھیں۔

"جمیل صاحب میں کچھ ہفتوں کے لیے بزی ہوں۔کچھ ورک شاپس ہیں۔میں آپ کے بیٹے کے چیک اپ نہیں آسکوں گی۔"حوریہ کے اشارے پر ڈاکٹر آئمہ نے اس کی پڑھائی پٹی پڑھنی شروع کر دی۔

"تو پھر اس کی کنڈیشن کیسے ڈسکس ہو گی؟"جمیل جہانگیر نے پوچھا۔

"ہمارے ہاسپٹل کی ویب سائٹ ہے، جس کے ذریعے آپ دوسرے ڈاکٹرز سے اس بارے میں بات کر سکتے ہیں۔ہمارے ہر مریض کی رپورٹس اس ویب سایٹ پر ہوتی ہیں۔آپ کو بس مریض کا نام بتانا ہوتا ہے۔"اس نے تفصیلاً بتایا۔

"تو پھر سمجھا دیں کیسے رابطہ کرنا ہے؟"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ کا لیپ ٹاپ مل جائے تو سسٹر ویب سائٹ کھول کر آپ سمجھا دیں"
۔گی۔"اس نے حوریہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جمیل جہانگیر نے لیپ ٹاپ منگوایا اور پاسورڈ کھول کر حوریہ کو دیا اس نے احتیاط سے لیپ ٹاپ کے ساتھ یو۔ایس۔بی لگائی اور لیپ ٹاپ پر اس طرح ہاتھ رکھا کہ یو۔ایس۔بی چھپ گئی۔کچھ دیر بعد ویب سائٹ کھول کر جمیل اورنگزیب کو سمجھانے لگی۔سب سمجھانے کے بعد حوریہ نے کچھ کہتے ہوئے لیپ ٹاپ ذرا سا موڑا اور کچھ دیکھتے ہوئے لیپ ٹاپ پر رکھا ہاتھ ہٹایا اور لیپ ٹاپ واپس جمیل جہانگیر کے سامنے کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"امید ہے آپ کو سمجھ آ گئی ہو گی۔"اس نے مؤدب انداز میں کہا۔

جمیل جہانگیر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

ڈاکٹر آئمہ اور حوریہ اب واپسی کے لیے باہر بڑھ گئیں۔ گیراج میں آکر حوریہ نے جمیل جہانگیر کی گاڑی کے پاس کوئی چیز گرائی اور اٹھاتے ہوئے اس کے نیچے ٹریکر لگا دیا اور مطمئن ہو کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

وہ حوریہ کمال تھی، وہ ایسے ہی مہارت سے اپنا کام کرتی تھی کہ ساتھ بیٹھے شخص کو بھی بھنک نہیں پڑنے دیتی تھی۔

حوریہ اور حمائل اس وقت اپنے بیڈ روم کی بالکونی میں لگے صوفوں پر بیٹھے تھے۔ ہاتھوں میں چائے کے مگ دھواں اڑا رہے تھے۔ سٹریٹ لائٹس کی روشنیوں میں سڑک نظر آ رہی تھی۔

"حمائل، ماہم کی انگیجمنٹ سر منی ہے۔ اس نے انوائٹ کیا ہے ہمیں اور مرحا کو بھی۔ چلیں گے نا آپ؟" اس نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے پوچھا۔

چلیں چلتے ہیں ساتھ تھوڑی آؤٹنگ بھی ہو جائے گی۔ورنہ آپ کو بس اپنے کام"
سے ہی محبت ہے۔"وہ ایک ہاتھ سے چائے کا مگ پکڑے دوسرے ہاتھ سے حوریہ
۔کے بریسلیٹ کو چھیڑتے ہوئے بولا

۔حوریہ کو اس کی یہ عادت بہت بھانے لگی تھی

اب ایسا بھی نہیں ہے۔آپ آفر کریں آپ کے ساتھ کہیں بھی جا سکتی ہوں۔""
۔اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا

۔بات پر قائم رہیے گا۔"وہ چائے کا گھونٹ بھرتے مسکراتے ہوئے بولا"

۔حوریہ کمال کبھی اپنی بات سے نہیں مکرتی۔"اس نے فخریہ انداز میں کہا"

۔فائلز سے کچھ ملا؟"اس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا"

سیکرٹ کلر کے بارے میں کچھ نہیں ملا اور تو بہت کچھ ہے مگر سیکرٹ کلر کے ملنے" تک میں اور کسی کیس میں خود کو بزی نہیں کرنا چاہتی۔ میرا پہلا شکار وہی ہے۔" وہ دور سڑک کو گھورتے ہوئے بولی۔

آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ اسے ڈھونڈ لیں گیں؟" اس نے چائے کا گھونٹ لیتے" ہوئے پوچھا۔

ہاں۔" اس نے مختصر جواب دیا"۔

آپ بہت کئی سالوں سے اس پر کام کر رہی ہیں۔ مگر ابھی تک کوئی خاص" پروگریس نہیں ہوئی۔ آپ کو مایوسی نہیں ہوتی کیا؟" اس نے سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں انسان ہوں بعض اوقات میں بھی تھک جاتی ہوں تب جب مجھے کوئی امید" نظر نہیں آتی۔ دل سب کچھ چھوڑنے کو کرتا ہے۔ مگر میں خود کو مایوس نہیں ہونے

دیتی۔ کیونکہ مایوسی کفر ہے۔" وہ کپ کے کناروں پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"میں اس وقت اپنے رب پر بھروسہ کرتی ہوں کہ وہ ضرور میری مدد کرے گا اور جب رب مدد کرتا ہے نا تو اندھیرے میں بھی راستے نظر آنے لگتے ہیں اور ایسے راستے نظر آتے ہیں کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔" اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا مگر وہ خود پر قابو رکھنا جانتی تھی۔ حمائل اس پر نظریں جمائے اسے سن رہا تھا۔

"پتہ ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ کہ جب بنی اسرائیل کو کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا، خوفزدہ تھے۔ ایک طرف دریا تھا دوسری طرف فرعون کا لشکر۔ تو اس حالت میں حضرت موسیٰ نے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور خدا تعالیٰ نے ان کے لیے دریا میں سے راستہ بنا دیا۔" وہ حمائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

قرآن میں یہ واقع بتانے کی وجہ جانتے ہیں کیا ہے۔جب ہم کسی کو کوئی بات" سمجھاتے ہیں تو مثال دے کر سمجھاتے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔خدا تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو مثال دے کر سمجھاتا ہے کہ جب تمہیں کوئی راستہ نظر نہ آئے،جب ہر طرف اندھیرا ہو جائے،تو مجھ پر بھروسہ رکھنا راستہ بنانا اور اجالا کرنا میرا کام ۔ہے۔"اب کے وہ مسکراتے ہوئے بتا رہی تھی اور حمائل کو سننے میں مزہ آ رہا تھا

وہ رب مسبب الاسباب ہے،سبب بناتا ہے۔وہ کہاں،کب،کس سے اور کیسے" ہمیں ملوا دے ہمیں پتا ہی نہیں چلتا۔میری مرحا سے ملاقات اور دوستی ہوئی لیکن کون جانتا تھا کہ یہ ہماری شادی کا سبب بنے گی۔اسی طرح آپ سے شادی کے بعد مجھے ایم۔این۔اے کو اور قریب سے جاننے کا موقع ملا اور شاید خدا نے ایسا ہی کوئی سبب رکھا ہو گا مجھے میرے مقصد میں کامیاب کرنے کے لیے۔"وہ کسی استاد کی ۔طرح سمجھا رہی تھی اور حمائل کے دل میں سکون اتر رہا تھا

www.novelsclubb.com

رات کے اس پہر پر طرف اندھیرا تھا۔وہ اور زری دونوں اسٹڈی میں موجود تھے۔

۔زری کافی دیر سے اسے لیپ ٹاپ میں مصروف دیکھ رہی تھی

۔ابھی تک کام ختم نہیں ہوا آپ کا؟"زری نے منہ بناتے ہوئے کہا"

۔بس 5 منٹ۔"اس نے لیپ ٹاپ پر نظریں ٹکائے کہا"

پورا دن آپ کا انتظار کرتی ہوں۔ہم تو ایک وقت بھی اکٹھے کھانا نہیں کھاتے۔"

لندن سے پاکستان آنے کا کیا فائدہ۔"وہ دکھی انداز میں بول رہی تھی۔اس نے

۔لیپ ٹاپ بند کیا اور سائیڈ پر رکھتے ہوئے اس کی طرف رخ کیا

تم اور ارمان مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو۔میں یہ سب کچھ تم دونوں کے"

لیے کرتا ہوں۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں کیوں تم دونوں سے کم ملتا ہوں؟"اس نے

۔زری کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔زری کچھ نہ بولی

تم دونوں میری کمزوری ہو۔میں تم دونوں سے دور رہ کر تکلیف میں ہوتا ہوں مگر" ایک بات جو مجھے حوصلہ دیتی ہے وہ یہ ہے کہ تم دونوں حفاظت سے ہو۔" وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔

اگر کوئی میری وجہ سے تمہیں کوئی نقصان پہنچائے گا تو میں خود کو معاف نہیں کر" پاؤں گا۔" اس کے چہرے پر پیشانی اور فکر جھلک رہی تھیں۔زری اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے سن رہی تھی۔

تم ناراض مت ہوا کرو مجھ سے۔تم ناراض ہوتی ہو تو یہ دنیا بے معنی لگتی ہے۔"" اس نے زری کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

زری ساری دنیا سے ناراض ہو سکتی ہے آپ سے نہیں۔" اس نے مسکراتے" ہوئے کہا۔

اور میرے لیے تو ساری دنیا ہی تم ہو۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور زری کے" کندھے پر سر رکھ دیا۔

وہ ساری دنیا کا سکون درہم برہم کرنے والا شخص، زری کی ایک پل کی ناراضگی
۔برداشت نہیں کر سکتا تھا

کراچی میں رات کے پہر حوریہ اور حمائل سمندر کے کنارے ریت پر بیٹھے ہوئے
۔تھے۔دور سمندر کے پانی میں چاند کا عکس لہروں پر کھیل رہا تھا

حوریہ وائٹ فراک میں ملبوس، بال سٹریٹ کر کے پیچھے رکھے ہوئے، چہرے پر ہلکا سا میک اپ کیے، کلائیوں میں گجرے پہنے ہوئے، جو حمائل اس کے لیے لے کر آیا تھا، حسین لگ رہی تھی۔حمائل بھی وائٹ ڈریس شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ میں
۔ملبوس تھا

"چاند کتنا خوبصورت لگ رہا ہے نا؟"حوریہ نے سمندر پر مکمل روشن چاند کی طرف
۔اشارہ کرتے ہوئے کہا

۔ہاں، بالکل۔"اس نے اس کی بات سے اتفاق کیا"

ویسے حمائل، میں نے دیکھا ہے آپ میری تعریف نہیں کرتے۔"اس نے منہ "

۔بناتے ہوئے کہا

۔اور میں آپ کی تعریف کیوں کروں؟"وہ اسے تنگ کرتے ہوئے پوچھا"

بیوی ہوں آپ کی۔آپ کو نہیں پتہ کہ شوہر کیسے بیویوں کی تعریف کرتے "

۔ہیں؟"اس نے گھورتے ہوئے سوال کیا

نہیں۔آپ بتادیں کیسے؟"اس نے حوریہ کو ستانے کا منصوبہ بنالیا تھا اور اب اس "

۔پر عمل کر رہا تھا

جیسے آپ چاند جیسی حسین ہیں یا پھر پھولوں کی طرح نازک اور خوبصورت۔"وہ "

۔سوچتے ہوئے بولی

۔میں نے ایسا کہا تو چاند اور پھول برا مان جائیں گے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا"

www.novelsclubb.com

میں نہیں بولتی آپ سے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہااور اٹھ کر گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔"

آہ حور، کہاں جارہی ہیں آپ گاڑی لاکڈ ہے۔"وہ ہنستے ہوئے پکاراااور اس کے پیچھے چل دیا۔اور حوریہ کے پاس پہنچا جو کہ زور زور سے گاڑی کا لاک کھولنے کی کوشش کررہی تھی۔"

نہ کریں یہ گاڑی خراب ہوگئی تو کہاں سے ریپیئر کے پیسے دوں گا۔آپ تو جانتی ہیں کتنا غریب ہوں میں۔"اس نے حوریہ کے ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

چھوڑیں مجھے۔"اس نے گھورتے ہوئے ہاتھ کھینچے۔"

اب تو موت تک کا ساتھ ہے ایسے کیسے چھوڑ دوں۔"اس نے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔"

۔حمائل۔۔۔"وہ دوبارہ گھورتے ہوئے بولی"

اس کے بال ہلکی ہوا میں حوریہ کے بال اڑ کر اس کے چہرے پر آ رہے تھے۔حمائل نے ایک ہاتھ سے اس کے چہرے سے بال ہٹائے۔

حور میں آپ کو چاند اور پھولوں سے نہیں ملاتا کیونکہ یہ چیزیں ہیں اور آپ" میرے لیے کوئی چیز نہیں بلکہ ایک احساس ہیں سکون کا، محبت کا اور بھروسے کا۔" وہ اپنی پرکشش کالی آنکھیں حوریہ کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

آپ حور ہیں۔ان دنیاوی چیزوں سے آپ کا کوئی مقابلہ نہیں۔"اس نے اسے" اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ویسے آپ نے بھی میری کبھی تعریف نہیں کی میرا ناراض ہونا بھی بنتا ہے۔""" اس نے سمندر کی لہروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

۔تو ہو جائیں ناراض۔"وہ شرارتی انداز میں بولی"

۔آہ حور، آپ کو میری زرا پرواہ نہیں ہے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

واپس چلیں۔مرحا کو بھی اکیلا چھوڑ کر آئے ہوئے ہیں۔"اس نے بات بدلتے"

۔ہوئے کہا

یہ مرحا مجھے میری بہن کم اور دشمن زیادہ لگتی ہے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے"

۔کہا

چلیں۔۔۔"اس نے ہنستے ہوئے، حمائل کو دونوں ہاتھوں سے دھکیلتے ہوئے کہا تو"

۔حمائل بھی ہنس دیا

۔سمندر کی لہریں اور چاند کی چاندنی ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہیں تھیں

دوپہر کے وقت منزل شیر خان ہر طرف اپنی وجاہت بکھیر رہی تھی۔حوریہ، حمائل اور مرحا صبح کی فلائٹ سے واپس آچکے تھے۔حمائل فریش ہو کر آیا۔وہ

براؤن شرٹ اور جینز میں ملبوس تھا بال ماتھے پر بکھرے ہوئے۔اس نے حوریہ کو دیکھا جو کہ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس بال جوڑے میں باندھے، بیڈ پر اپنے سامنے ایک باکس کھولے بیٹھی ہوئی تھی۔ایک خوبصورت سا ٹراسپیرنٹ موتیوں کا بنا باکس، جس کے کنارے میٹل کے بنے ہوئے تھے۔

"یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟"اس نے شرٹ کے بازو فولڈ کرتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھ لیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو حمائل بیڈ پر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

"یہ تو پھولوں کی پتیاں ہیں، مرجھائی ہوئی۔"اس نے باکس میں دیکھتے ہوئے کہا۔اور حیرت سے حوریہ کی طرف دیکھا

www.novelsclubb.com

"جی۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تو یہ آپ نے سنبھال کر کیوں رکھی ہوئی ہیں؟"اس نے تجسس سے پوچھا۔

"یہ میرے دل کے بہت قریب ہیں اس لیے۔"وہ باکس بند کرتے ہوئے بولی۔

۔مجھ سے بھی زیادہ؟"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا"

جس کی دی ہوئی چیز کا یہ مقام ہے تو اس کا مقام تو زیادہ اعلیٰ ہو گا نا۔"اس نے"
۔مسکراتے ہوئے کہا

۔مطلب؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا"

مسٹر حمائل، مطلب یہ کہ نکاح کے بعد آپ نے جب، جب مجھے پھول، گجرے"
یا پھر کوئی گلدستہ دیا ہے میں نے انہیں اس باکس میں سنبھال کر رکھا ہے۔"اس
۔نے الماری میں باکس رکھتے ہوئے کہا۔حمائل حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا

یہ مرجھائے ہوئے پھول اپنے اندر خوبصورت یادیں لیے ہوئے ہیں جنہیں میں"
کھونا نہیں چاہتی۔"وہ واپس مڑی تو حمائل کو دیکھتے ہوئے بولی۔حمائل نے اسے
۔مسکرا کر دیکھا، حوریہ نے آج اسے لاجواب کر دیا تھا

حمائل سمجھتا تھا کہ شاید حوریہ اس سے محبت نہیں کرتی مگر وہ تو اس کے دیے ہوئے پھول بھی سنبھال کر رکھتی تھی۔یہ محبت نہیں تو کیا تھا۔

آج حمائل کو سمجھ آیا تھا کہ ہر کسی کے اظہار کا الگ انداز ہوتا ہے۔کوئی الفاظ سے اس کا اظہار کرتا ہے اور کوئی پھولوں کی شکل میں یادیں سنبھال کر۔

شام کا اندھیرا پھیل رہا تھا۔آسمان کئی رنگوں کو خود میں سمو رہا تھا۔حوریہ اپنے آفس روم میں لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی تھی۔ایک ہاتھ لیپ ٹاپ پر رکھے دوسرے سے اپنا ماتھے پر پھیر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے؟"حمائل جو کہ سامنے صوفے پر بیٹھا فون چلا رہا تھا،اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں، بس چائے کی طلب ہو رہی تھی۔" اس نے گردن صوفے کی پشت پر ٹکاتے"
۔ہوئے کہا

چلیں آج میں آپ کو اپنے ہاتھ کی چائے پلاتا ہوں۔ لندن میں بنایا کرتا تھا۔" وہ"
۔کہتے ہوئے اٹھا

۔واقعی؟" اس نے حیرانگی سے پوچھا"

۔جی، جسٹ ویٹ۔" وہ کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا"

۔کچھ دیر بعد واپس آیا تو مرحا بھی کمرے میں موجود تھی

۔آہ مرحا، تم لیٹ آئی ہو۔" اس نے چائے کے کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا"

ویسے حمائل تمہیں تو "بیسٹ ہسبینڈ آف ایئر" کا ایوارڈ ملنا چاہیے۔" مرحا نے"
۔ہنستے ہوئے کہا

۔میری بیوی پھر بھی خوش نہیں ہوتی۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

حوری، یہ زیادتی ہے۔ حمائل شادی سے پہلے خود اٹھ کر پانی نہیں پیتا تھا اور ادھر "
۔بیوی کے لیے چائے بن رہی ہے۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا

۔ میچور ہو گیا ہوں ناشادی کے بعد۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

۔ماشااللہ، آپ کی میچورٹی پر قربان جاؤں۔"مرحا نے منہ بناتے ہوئے کہا"

۔شکریہ بہت بہت۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

۔مرحا کپ لے آؤ، ہم چائے شیئر کر لیتے ہیں۔"حوریہ نے اسے مخاطب کیا"

نہیں تم پیو۔ تمہیں پتہ ہے مجھے چائے زیادہ پسند نہیں ہے۔"اس نے مسکراتے "
۔ہوئے کہا

ویسے مرحا تم میرا کپ لے لو۔ ویسے بھی حمائل شیر خان کے ہاتھ کی چائے پینے کا"
شرف ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔"حمائل نے اپنا کپ اس کی طرف بڑھاتے
۔ہوئے کہا تو اس نے آفر قبول کر لی

www.novelsclubb.com

واہ، حمائل ویسے چائے کافی اچھی بنائی ہے آپ نے۔"حوریہ نے چائے کا گھونٹ"
۔لیتے ہوئے کہا

آپ کی تعریف کا شکریہ۔"اس نے مسکراتے ہوئے سر کو ہلکا سا خم کرتے ہوئے"
۔کہا

آپ کو چائے کا ڈھابہ کھول لینا چاہیے۔کافی مشہور ہو جائیں گے آپ۔"حوریہ"
۔نے ہنستے ہوئے کہا

۔بالکل صحیح۔ویسے بھی کوئی کام تو کرتے نہیں ہو۔"مرحا نے ہنستے ہوئے کہا"

۔اور تمہیں اس ڈھابے پر ویٹر رکھ لوں گا۔"اس نے ہنستے ہوئے مرحا کو کہا"

۔کافی اچھا پلین ہے پھر کب افتتاح ہو رہا ہے۔"حوریہ نے ہنستے ہوئے کہا"

۔آہ حور، کبھی تو شوہر کی سائیڈ لے لیا کریں۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

آپ کی سائیڈ ہی تو لے رہی ہوں۔اتنا اچھا بزنس آئیڈیا دیا ہے آپ کو۔"حوریہ"
۔نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

نہیں حوری، حمائل کو تمہارا ڈرائیور بن کر رہنا پسند ہے۔ بزنس تو اس سے ہونا"
۔نہیں ایسے ہی اس نوکری سے بھی چلا جائے گا۔"مرحا نے ہنستے ہوئے کہا

اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں آپ یہ دونوں عورتیں مجھے لفظی ٹارچر دے رہی ہیں۔""
۔اس نے اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جی یہ تو ہماری نازک پری ہیں۔یہ کیوں کام کریں گے۔"حوریہ نے ہنستے ہوئے
۔کہا

www.novelsclubb.com

اب آپ مجھے پری بنا دیں۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا تو حوریہ اور مرحا ہنس"
۔دیں

دوپہر کے وقت سورج پورے آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔حمائل کسی دوست کے ساتھ لنچ کرنے کے لیے آیا تھا اور اس وقت پارکنگ میں گاڑی کھڑی کر کے اندر کی طرف بڑھ رہا تھا جب کسی نے اسے مخاطب کیا۔

"حمائل شیر خان۔" خالد صاحب کی آواز پر حمائل پلٹا۔

"ایم۔این۔اے صاحب۔" اس نے انہیں دیکھتے ہوئے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"بڑے دن بعد نظر آئے ہو۔" ان نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو نسا میری محبوبہ ہیں جس سے ہر روز ملنے آجایا کروں۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو تم سے بہت ضروری کام تھا۔" ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایم۔این۔اے صاحب میں اپنے گھر والوں کے کام نہیں کرتا آپ کو کیوں خوش فہمی ہے کہ میں آپ کا کام کروں گا۔" اس نے ابرو اٹھاتے، کندھے اچکا کر کہا۔

تمہیں بس اتنا کہنا تھا کہ اپنی بیوی کو کنٹرول کرو ایسے ہی اپنے سے بڑے بڑے" ۔خطرے مول لے رہی ہے۔"ان نے حمائل کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا

میری بیوی خطروں سے نبٹنا اچھے سے جانتی ہے،ایم۔این۔اے صاحب۔آپ" ۔بالکل بے فکر ہو جائیں۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے فخریہ انداز میں کہا

تمہیں کیا لگتا ہے اسے گن چلانا آتی ہے تو اسے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں" ہے۔مجھے امید ہے کہ وہ اپنے ہاتھ خون میں رنگنا نہیں چاہے گی۔"وہ اپنے ۔مغرورانہ انداز میں بولے

وہ حوریہ کمال ہے اسے بغیر گولی کے بندہ مارنا آتا ہے اور آپ کو اپنی موت کے" ۔دن اس بات کا اندازہ ہو جائے گا۔"اس نے بے تاثر چہرے کے ساتھ کہا

تم ابھی بچے ہو وہ جس لڑائی میں کود رہی ہے اس میں سب سے پہلے تمہاری جان" ۔جائے گی۔"ان نے جیسے اسے ڈرانے کی کوشش کی

ایم۔این۔اے صاحب میں اپنی بیوی کے لیے جان بھی دے سکتا ہوں اور اگر" مجھے ہر بار زندہ کر کے سب سے زیادہ تکلیف دہ موت بھی دے جائے تو میں تب بھی اپنی بیوی کے لیے جان دینے سے گریز نہیں کروں گا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بہت بڑے دعوے کر رہے ہو۔"وہ اب غصے سے بولے۔

"ایم۔این۔اے صاحب ابھی دعوے ثابت کرنے کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔ابھی مجھے کسی کے ساتھ لنچ کرنا ہے۔آپ کے ساتھ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔"اس نے منہ بناتے ہوئے بازو پر پہنی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں بس تمہیں وارن کرنا چاہتا ہوں کہ حوریہ کو سنبھال کر رکھو، بہت پر نکل آئے ہیں اس کے۔"ان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

ایم۔این۔اے صاحب آج تو آپ نے اپنی زبان سے میری بیوی کا نام لے لیا ہے" آئندہ یہ غلطی مت دوہرائے گا کیونکہ مجھے آپ کی زبان کے ٹکڑے کرنے میں دیر نہیں لگے گی۔"اس نے غصے سے انگلی اٹھاتے ہوئے وارن کیا اور پلٹ گیا۔

تم پچھتاؤ گے ایک دن، حمائل شیر خان۔"وہ پیچھے سے چلائے"۔

آہ یہ بڈھا ایم۔این۔اے سارا موڈ خراب کر دیا۔"وہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے" آگے بڑھ گیا۔

رات گہری ہونے کے ساتھ ساتھ ہر چیز کو اپنی تاریکی میں فنا کر رہی تھی۔حمائل اور حوریہ اس وقت بیڈ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

حمائل میں نے اتنے دن سے ایم۔این۔اے، نزیر بیگ اور جمیل جہانگیر کو ٹریس" کیا ہے مگر ان تینوں کا میں سے کوئی بھی ایک دوسرے سے ملنے نہیں گیا۔"حوریہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

تو اب؟"اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا"۔

اب ہمیں اپنے باقی سسپیکٹس کو دیکھنا ہوگا۔"اس نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے" کہا تو حمائل نے اثبات میں سر ہلایا۔

مگر کل آپ مجھے اس اے۔ایس۔پی کے گھر لے کر جائیں گے جس کا مرڈر" ہمارے لندن گئے ہوئے ہوا تھا۔"اس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

کیا اسے بھی سیکرٹ کلر نے ہی مارا تھا؟"اس نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے پوچھا"۔

ہاں۔ مگر وجہ کسی کو نہیں پتہ۔اب اس کی فیملی سے ہی مل کر پتہ چلے گی۔"اس" نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

۔آج ایم۔این۔اے مجھ سے ملا تھا۔"اس نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا"

۔کیا کہہ رہا تھا؟"اسے تو جیسے اس کے نام سے ہی نفرت تھی"

بس ڈرا ہوا ہے آپ سے اور مجھے دھمکا رہا تھا۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے"

۔کہا

میرا بس چلے تو سب سے پہلے اسی کا بندوبست کروں مگر سیکرٹ کلر تک پہنچنے کے"

۔لیے اس کا زندہ رہنا ضروری ہے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا

ہو جائے گا اس کا بندوبست بھی۔ چلیں کوئی اور بات کرتے ہیں۔"اس نے اس کا"

۔ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

۔ایم۔این۔اے تمہیں تو میں کل دیکھتی ہوں۔"وہ منہ میں بڑبڑائی"

اسے چھوڑیں کبھی مجھے بھی دیکھ لیا کریں۔"اس نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تو"

۔حوریہ اس کی طرف دیکھتے مدھم سا مسکرائی

www.novelsclubb.com

ابھی تو اس ایم۔این۔اے کی وجہ سے سارا موڈ برباد ہو گیا ہے میرا۔"اس نے" ۔منہ بناتے ہوئے کہا

اس ایم۔این۔اے کو تو میں ابھی ٹھکانے لگانا چاہتا ہوں۔دن کو میرا موڈ برباد کیا" ۔اور اب آپ کا۔"اس نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا تو حوریہ ہنس دی

صبح کا سورج ہر طرف روشنی بکھیر رہا تھا۔حوریہ اور حمائل اس وقت ایک گھر کے باہر گاڑی پارک کر کے گارڈ سے بات کر رہے تھے۔حوریہ سادہ قمیص شلوار میں ملبوس، بالوں کی فرنچ چٹیا بنائے دوپٹہ گلے میں لپیٹے ہوئے تھی۔جبکہ حمائل براؤن شرٹ اور جینز میں ملبوس بال سیٹ کیے ہوئے تھا۔گارڈ اس کی بات سن کر ۔اندر گیا اور کچھ دیر بعد باہر آیا اور انھیں لاؤنج کی طرف لے گیا

حوریہ اور حمائل لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے، جب ایک 28-30 سال کا جوان لاؤنج کی طرف آیا۔ وائٹ ٹی شرٹ کے ساتھ جینز پہنے، گھنگریالے بال پیچھے کی طرف سیٹ کیے ہوئے، اچھی خاصی پرسنالٹی کا مالک تھا۔

اندر داخل ہوتے ہوئے دونوں کو سلام کیا اور ان کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"جی آپ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں؟" حمدان نے سوال کیا۔

"جی، میں حوریہ کمال، ایک وکیل ہوں اور سیکرٹ کلر کے کیسز کو اسٹڈی کر رہی ہوں اور اس تک پہنچنا چاہتی ہوں۔ اس نے میرے بابا کا بھی قتل کیا تھا۔ مجھے آپ سے اے۔ ایس۔ پی حماد سلیم کے بارے میں معلومات چاہیے۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو۔" اس نے تفصیلاً بتایا۔

"جی پوچھیں۔" اس نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔

آپ کا حماد سلیم سے کیا رشتہ ہے اور ان کی کسی سے کوئی دشمنی وغیرہ تھی کیا؟""
۔اس نے سوال کیے

میں، حمدان سلیم اور حماد سلیم، جڑواں بھائی تھے اور وہ اپنی باتیں مجھ سے ہی شیئر کیا"
کرتے تھے۔ جہاں تک دشمنی کی بات ہے ایک ایماندار ہولیس والے کے کئی دشمن
ہوتے ہیں مگر حماد آج کل سیکرٹ کلر کے کیس پر کام کر رہا تھا اور اسے امید تھی کہ
۔جلد وہ اس تک پہنچ جائے گا۔"اس نے تفصیلاً جواب دیا

آپ کا یا اے۔ایس۔پی کا ایم۔این۔اے خالد ندیم سے کوئی جھگڑا یا دشمنی تھی"
کیا؟ کیونکہ سیکرٹ کلر کے اکثر کیسز میں ایم۔این۔اے ہی کی دشمنی وجہ کے طور
۔پر سامنے آتی ہے۔"اس نے پھر سے سوال کیا

نہیں ہمارا ایم۔این۔اے سے کوئی تعلق نہیں اور حماد کے قتل کی وجہ اس کی"
۔سیکرٹ کلر کے کیس میں کامیابی بنی ہے۔"اس نے دکھ بھرے لہجے میں کہا

آپ کے پاس کوئی ایسی معلومات ہوں جو کہ اس کیس میں میری مدد کر سکیں؟""
۔اس نے پھر سے سوال کیا۔ملازمہ چائے اور لوازمات رکھ کر گئی تھی

زیادہ تر کام جو حماد نے اس کیس پر کیا تھا وہ اس کے لیپ ٹاپ میں موجود تھا جو کہ "
سیکرٹ کلر نے اس کے لیپ ٹاپ سے اسی رات ختم کر دیا تھا۔البتہ کچھ فائلز ہوں
گی اس کیس پر وہ میں آپ کو دے دوں گا۔ابھی تو فائلز بھی یہاں نہیں ہیں۔"اس
۔نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

جی سہی جب آپ کو آسانی ہو آپ مجھ سے اس نمبر پر رابطہ کر لیجیے گا۔میں کسی"
۔طرح لے لوں گی۔"اس نے ایک کارڈ آگے بڑھاتے ہوئے کہا

آپ کو ڈر نہیں لگتا۔سیکرٹ کلر آپ کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے؟"اس نے"
سوال کیا وہ اس لڑکی کی بہادری سے متاثر ہوا تھا جو کہ ایسے کھلے عام سیکرٹ کلر کے
۔کیس کے بارے میں بات کر رہی تھی

اگر میں ڈر کر بیٹھ جاؤں تو اس طرح سیکرٹ کلر کی جیت ہو جائے گی۔ وہ ہمیں" ڈرانہ چاہتا ہے اور میں اسے اس کے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی پھر چاہے اس سب میں میری جان بھی کیوں نہ چلی جائے۔" اس نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

اس بات پر حمائل شیر خان کے ہاتھ ایک بار کانپے تھے، وہ کیسے اپنی جان دینے کی باتیں کرتی تھی یہ سوچے بغیر کہ حمائل کی تو ساری دنیا اس کے ساتھ چلتی ہے۔

"ایکسکیوز می، میں آتا ہوں۔" وہ کہتے ہوئے اٹھا اور باہر گیا اور کچھ دیر بعد واپس آیا" یہ حماد کو سیکرٹ کلر کے ایک وکٹم کے پاس سے ملی تھی۔ یہ واحد چیز تھی جس" کے ساتھ حماد نے اس کیس کو بہت حد تک کامیاب بنایا تھا۔ میں یہ کسی کو دینا نہیں چاہتا تھا مگر آپ کی باتوں سے مجھے لگا ہے کہ مجھے یہ آپ کو دینی چاہیے۔" اس نے ایک کی۔ چین حوریہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

تو یہ ثبوت حماد نے منظر عام پر کیوں نہیں لایا؟"اس نے کی۔چین پکڑتے ہوئے" ۔پوچھا

حماد جانتا تھا کہ سیکرٹ کلر کو اگر اس بارے میں علم ہو گیا تو وہ ضرور اس ثبوت کو" مٹانے کی کوشش کرے گا۔اس لیے اس نے اس بارے میں کسی کو نہیں بتایا۔" ۔اس نے تفصیلاً بتایا

حوریہ نے کی۔چین کو دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔وہ کی۔چین سفید قیمتی ۔پتھر کا بنا ہوا تھا جس پر کالے رنگ میں "ایس۔کے "کندہ تھا

۔ایس۔کے، سیکرٹ کلر۔"وہ کی۔چین کو دیکھ کر بولی"

حماد کے مطابق اس کی چین پر موجود ایس۔کے اس کلر کا اصلی نام ہے کیونکہ" سیکرٹ کلر نام تو اسے لوگوں نے اور میڈیا نے دیا ہے۔"اس نے نفی میں سر ہلاتے ۔ہوئے کہا

مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ شخص اس نام کو اپنے لیے اعزاز سمجھتا ہو اور اسی وجہ" سے اس نے یہ حروف کندہ کروائے ہوں۔"اس نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

ممکن ہے۔"اس نے اس کی بات سے متفق ہوتے ہوئے کہا۔"

آپ کی مدد کا بہت بہت شکریہ مسٹر حمدان سلیم۔امید ہے جلد آپ باقی فائلز بھی" ڈھونڈ دیں گے۔"اس نے اٹھتے ہوئے کہا تو حمائل اور حمدان بھی اپنی جگہوں سے اٹھے۔

اپنی حفاظت کیجیے گا مس حوریہ۔اس شخص کو بھنک بھی پڑی تو وہ آپ کو نقصان" پہنچانے کی کوشش کرے گا۔"اس نے انہیں دروازے تک چھوڑتے ہوئے کہا۔

حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔

حوریہ معمول کے مطابق اپنے آفس روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔حمائل اور مرحا بھی اس کے ساتھ موجود تھے۔حوریہ نے آفس ٹیبل۔کے دراز سے وہ پیک نکالا جس ۔میں حمدان کی دی ہوئی کی۔چین تھی

حوریہ کی۔چین تمہیں کہاں سے ملی؟"مرحا نے اس کے ہاتھ میں کی۔چین" ۔دیکھتے ہوئے سوال کیا

کی۔چین مجھے اے۔ایس۔پی کے بھائی نے دی ہے۔یہ سیکرٹ کلر کی ہے۔"" ۔اس نے کی۔چین دیکھتے ہوئے کہا

ایسی کی۔چین تے۔بی کے پاس بھی تھی۔مگر وہ گم ہو گئی تھی۔مجھے لگا وہ ہے۔"" ۔اس نے کی۔چین دیکھتے ہوئے کہا

میں نے تو کبھی نہیں دیکھی ایسی کوئی کی۔چین تے۔بی کے پاس۔"حمائل نے" ۔کی۔چین حوریہ کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا

دو سال پہلے لائے تھے تے۔بی کسی کنڑی سے۔تب تم لندن ہوا کرتے تھے تم"
۔نے نہیں دیکھی ہوئی۔"اس نے سوچتے ہوئے بتایا

چلیں جب بھی لی تھی۔اس وقت ہم سیکرٹ کلر کی بات کر رہے ہیں اور ایک"
۔طرح کی کتنی کی۔چیز ہو سکتی ہیں۔"حوریہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

ہاں یہ تو ہے۔میں بس ویسے ہی دیکھ رہا تھا۔"حمائل نے کی۔چین واپس حوریہ کو"
۔دیتے ہوئے کہا

شام ڈھلنے کو تھی،ہر طرف اندھیرا پھیل رہا تھا۔حوریہ آئینے کے سامنے کھڑی بالوں میں برش کر رہی تھی۔سبز رنگ سادہ قمیص شلوار میں ملبوس،بال کھلے چھوڑے،دوپٹہ کندھے پر لٹکائے کہیں جانے کی تیاری میں لگ رہی تھی۔حمائل بھی اس کے ساتھ تیار ہو رہا تھا۔گرے ڈریس شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس،
۔بال سیٹ کر رہا تھا

۔حوریہ کو اپنے استاد سے ملنا تھا اور اس کیس کے بارے میں کچھ ڈسکشن کرنی تھی

دونوں کچھ دیر بعد پراسیکیوٹر احمد نسیم کے آفس میں تھے۔حوریہ نے پراسیکیوٹر صاحب سے بات کی اور پھر دونوں واپس پارکنگ میں پہنچے۔حوریہ کی نظر پارکنگ میں کچھ فاصلے پر کھڑی ایک کار کی طرف پڑی تو اسے کچھ عجیب لگا۔

"حوریہ نے حمائل کو روکتے ہوئے کہا جو کہ ،آج میں ڈرائیو کروں گی۔حمائل

اس وقت ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول رہا تھا۔

"اس نے حیرانگی سے پوچھا ۔رئیلی۔

"اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو حمائل نے بھی خوشی خوشی ،ہاں جی۔

اسے ڈرائیونگ سیٹ سونپ دی اور دوسری طرف سے جا کر بیٹھ گیا۔

حمائل شیر خان اس بات سے بالکل بے خبر تھا کہ آج کے بعد وہ حوریہ کو دوبارہ اسی خوشی سے کبھی ڈرائیونگ سیٹ نہیں سونپے گا۔حوریہ نے گاڑی اسٹارٹ کی اور پارکنگ ایریا سے باہر نکلتے ہوئے اس کی نظر بیک ویو مرر میں اپنے پیچھے آنے والی گاڑی پر پڑی تو اسے سمجھ آ گیا کہ اس کا اندازہ بالکل ٹھیک تھا۔

سڑک پر رات کے اندھیرے میں لائٹ پولز کی روشنی تھی۔ایک طرف گاڑیوں سرخ لائٹس اور سڑک دوسری طرف اکادکا پیلی لائٹس نظر آرہیں تھیں۔

۔اندھیرے میں اندازہ لگانا مشکل تھا کہ پیچھے آنے والی گاڑی میں کتنے افراد ہیں

۔حمائل، سیٹ بیلٹ باندھ لیں۔"اس نے سڑک پر نظریں جمائے کہا"

تھوڑی تو دور جانا ہے بیلٹ کی کیا ضرورت۔"اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے"

۔کہا

آپ پلیز باندھ لیں۔امید ہے آپ کو پچتاوا نہیں ہو گا۔"اس نے بغیر مڑے کہا تو"

۔حمائل نے بیلٹ باندھ لیا

حوریہ نے بیک ویو مرر میں اس کار کو اپنی کار کے قریب آتے دیکھا تو فوراً سے گیئر لگاتے ہوئے، ایکسلریٹر پر پاؤں رکھا۔گاڑی کی سپیڈ اچانک تیز ہونے پر حمائل تو

۔بوکھلا گیا

www.novelsclubb.com

حورا احتیاط سے۔ سپیڈ کم کریں۔"اس نے ڈیش بورڈ پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے" پریشانی سے کہا۔

زندہ گھر پہنچنا ہے؟"اس نے سپیڈ اور بڑھاتے ہوئے کہا اور ایک گاڑی کو اوور" ٹیک کیا۔

جیسے آپ گاڑی چلا رہی ہیں مجھے تو لگتا ہے گھر کی بجائے ڈائیریکٹ جنت کی ٹکٹ" لگنے والی ہے۔"اس نے پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

میں گارنٹی کے ساتھ آپ کو گھر پہنچاؤں گی مگر میں نے سپیڈ کم کر دی تو وہ پیچھے" آنے والی گاڑی ضرور ہمیں اوپر پہنچائے گی۔"اس نے ہارن بجاتے ہوئے ایک اور گاڑی اوور ٹیک کی۔ حوریہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد بیک ویو مرر بعد پیچھے آنے والی گاڑی کو دیکھ رہی تھی۔ حمائل نے گردن موڑتے ہوئے پیچھے دیکھنے کی کوشش کی مگر پیلی لائٹس کے علاوہ کچھ دکھائی نہ دیا۔

حور، ابھی میں مرنا نہیں چاہتا۔ ابھی میری عمر ہی کیا ہے۔ ابھی تو اپنے بچے، پوتے" اور پر پوتے بھی دیکھنے ہیں مجھے۔ خدا کے لیے گاڑی آہستہ کریں۔" اس نے پریشانی سے منت کرتے ہوئے کہا۔

حمائل شیر خان، آج پھر سے حوریہ کمال کے ایک نئے روپ کو دیکھ رہا تھا۔ وہ ہر بار اسے حیران کرتی تھی مگر اس بار وہ حیران کے ساتھ ساتھ پریشان بھی ہو رہا تھا۔

بس تھوڑی دیر اور برداشت کر لیں۔" اس نے کچھ فاصلے پر یو۔ٹرن دیکھتے ہوئے" کہا۔

حمائل، ڈیش بورڈ کھولیں۔" وہ پھر سے سڑک پر نظریں گاڑھے بولی تو حمائل نے" ڈیش بورڈ کھولا۔ حوریہ نے کچھ پل نظر سڑک سے ہٹائی اور ایک ہاتھ سے ڈیش بورڈ کے اندر سے پسٹل نکالی۔

حور، یہ آپ کیا کرنے لگی ہیں۔ کیس ہو جائے گا ہم پر۔" اس نے حیرنگی سے اسے" دیکھتے ہوئے کہا۔

ایک وکیل ہوں اور سیلف ڈیفنس میں کر رہی ہوں کوئی کیس ویس نہیں ہو گا۔""

اس نے گاڑی کی ونڈو کھولتے ہوئے کہا۔یو۔ٹرن اب بالکل قریب آ چکا تھا اور ساتھ والی سڑک پر اکا دکا گاڑی تھی۔حوریہ نے ہارن بجاتے ہوئے تیزی سے یو۔ٹرن لیا۔حمائل کو لگا کہ جیسے ابھی گاڑی الٹی ہو گی اور بس۔وہ منہ میں جانے کون سی دعائیں، سورتیں اور وظیفے دہرا رہا تھا۔

اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھیں۔"اس نے حمائل کو کہا تو اس نے اسٹیرنگ کو پکڑا۔"

حوریہ نے اپنے پیچھے آتی گاڑی کو دیکھا جو کہ ابھی مخالف سڑک پر تھی اور وہ لوگ یو۔ٹرن لینے کی تیاری کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

حور،اس گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو جائے گا۔یہ بندے مارنے والا کام خطرناک ہے"

پلیز نہ کریں۔"اس نے اسے حیرنگی سے دیکھتے ہوئے کہا جو کہ ونڈو سے باہر نکل کر دوسری گاڑی پر نشانہ باندھ رہی تھی۔

آپ کو لگتا ہے میں انھیں ماروں گی۔بے وقوف نہیں ہوں میں بس انھیں ڈرانا" چاہتی ہوں۔فکر نہ کریں۔"اس نے کہتے ہوئے ونڈو سے باہر ہاتھ نکالا اور اس کے ٹائر کے قریب گولیاں چلائیں۔ان نے گاڑی فوراً اپنی سپیڈ بڑھائی اور یو۔ٹرن کی ۔بجائے سیدھا لے گئے

آہ حور،آج آپ نے میری ملک الموت سے میٹنگ کروا کر ہی چھوڑنا ہے۔"اس" ۔نے واپس سیدھے ہوتے اسٹیرنگ سنبھالا تو حمائل نے پریشانی سے کہا

مجھے ایک پرسنٹ بھی شک ہوتا کہ آپ کو کسی قسم کا نقصان پہنچ سکتا ہے تو میں" کبھی بھی یہ رسک نہ لیتی۔آپ کی زندگی میرے لیے،میری اپنی زندگی سے زیادہ ۔اہم ہے۔"اس نے اب گاڑی کی سپیڈ نارمل کرتے ہوئے کہا

۔حور،اس سب میں آپ کو بھی نقصان ہو سکتا تھا۔"اس نے فکر مندی سے کہا"

ان سب خطروں سے نپٹنے کی مکمل پریکٹس کی ہوئی ہے میں نے۔"اس نے"
حمائل کی طرف شرارتی مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا۔جو کہ ابھی تک اس سب کو
۔دیکھ کر حیران وپریشان تھا مگر اس کی شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر ہنس دیا

آج سورج بادلوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ٹھنڈی ہوا کھڑکی سے ہوتی کمرے میں
آرہی تھی۔حوریہ اس وقت معمول کے مطابق صوفے پر بیٹھی،آگے کا پلین بنا
رہی تھی۔حمائل اس کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھا فون میں مگن تھا اور مرحا
۔بھی اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

اچانک حوریہ کا فون بجا جو کہ اس نے بورڈ میں چارجنگ پر لگایا ہوا تھا۔مرحا نے
۔اٹھتے ہوئے فون چارجنگ سے اتارا اور سامنے آتے نام کو پڑھا

ٹارزن کالنگ۔"مرحا نے حیرانگی سے نام پڑھتے ہوئے فون حوریہ کی طرف"
۔بڑھایا۔اس نے بمشکل ہنسی روکتے ہوئے فون لیا اور بات کرنے لگی

۔یہ ٹارزن کون ہے ویسے ؟"وہ کال سے فارغ ہوئی تو مرحا نے پوچھا"

۔سارم ہے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا"

۔اوہ سہی۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

سارم کے نام پر ہی مرحا کو اپنے دل میں ایک انجانی سی خوشی محسوس ہوتی تھی۔

۔شاید اپنے محبوب شخص کی بات سن کر ایسا ہی لگتا ہے

اس نے فرمائش کی ہے کہ میرے ہاتھ کا پاستہ کھانا چاہتا ہے۔"اس نے مسکراتے"

۔ہوئے کہا

ایسے حسین مواقع ہمیں کبھی میسر نہیں آئے۔"حمائل نے اس کی بات سنتے"

۔ہوئے منہ بناتے ہوئے کہا

آپ حکم کریں روز آپ کے لیے تین ٹائم کھانا اپنے ہاتھوں سے بنایا کریں گے۔""

۔اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا

۔واقعی نا؟"اس نے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا"

حوریہ کمال اپنی بات سے کبھی نہیں مکرتی۔"اس نے فخریہ انداز میں کہا اور لیپ"

۔ٹاپ بند کر دیا

نیچے آکر حوریہ کچن میں آئی تو مرحا بھی اس کے ساتھ آگئی۔حمائل اوپر ہی لاؤنج میں بیٹھ گیا۔کام کرتے ہوئے اچانک مرحا کی چیخ نے حوریہ کو ڈرایا اور پھر ساتھ ہی حوریہ کی چیخ بھی بلند ہوئی۔حمائل ان دونوں کی چیخیں سن کر تیزی سے سیڑھیاں ۔اترتا نیچے آیا اور سامنے کا منظر دیکھ کر حمائل کی ہنسی چھوٹ گئی

مرحا اور حوریہ دونوں ڈائننگ ٹیبل کی چیئرز پر کھڑی ہوئیں تھیں اور کچن کے ۔کونے میں ایک چوہے کے بچے کو دیکھتے ہوئے چیخ رہیں تھیں

۔حور کیا ہو گیا ہے؟"اس نے جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے لیے سوال کیا"

اتنا بڑا چوہا ہے یہاں۔"اس نے چوہے کے بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا"
۔جو کہ باہر نکلنے کے لیے کوئی سوراخ تلاش رہا تھا

زیادہ ہی بڑا ہے۔چیخ تو ایسے رہیں ہیں دونوں جیسے کسی ڈائینوسار کو دیکھ لیا ہو۔""
۔اس نے طنزیہ انداز میں کہا

یہ آیا کہاں سے؟"مرحا نے چوہے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔جو اس وقت حوریہ کو"
۔پکڑے چیئر پر کھڑی تھی

لان میں واک کرنے نکلا ہو گا اور پھر راشن اکٹھا کرنے ادھر آنکلا۔"اس نے ہنستے"
۔ہوئے جواب دیا

www.novelsclubb.com

۔حمائل اسے باہر نکالیں نا۔"حوریہ نے اس کی منت کرتے ہوئے کہا"

آپ کیوں نہیں نکال دیتیں۔پسٹل لا کر دیتا ہوں۔فائر کر دیں ویسے بھی نشانہ"
۔کافی اچھا ہے آپ کا۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے لاپرواہ انداز میں کہا

حمائل مزاق کا ٹائم نہیں ہے۔یہ کہیں چھپ جائے گا۔کچھ کریں۔"اس نے پھر"
۔سے منت کرتے ہوئے کہا

آپ تو کسی چیز سے نہیں ڈرتی نا۔میں تو رہا ڈرپوک بندہ خود ہی سنبھال لیں۔"وہ"
۔کندھے اچکاتے ہوئے بولا اور واپس مڑا

۔حمائل نہ تنگ کرو یار۔"اب کے مرحا بمشکل ضبط کرتے ہوئے بولی"

حور۔"حمائل نے اسے مخاطب کرتے ہوئے ایک شرارتی مسکراہٹ سے اسے"
۔دیکھا

حمائل،مجھے کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا مگر یہ کوئی چیز تھوڑی ہے۔یہ چوہا ہے۔اس"
۔سے بچالیں۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا

چلیں آپ بھی کیا یاد رکھیں گی۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور چوہے کو" پکڑنے والا اسٹکی بورڈ نکال کر اس کے راستے میں رکھا۔چوہے کا معصوم بچہ بھاگتے ۔ہوئے اس پر چپک گیا

ویسے کیوں نا اسی چوہے کا پاستہ بنالیا جائے۔"اس نے اٹکی بورڈ اٹھاتے سامنے" ۔کرتے چوہے کو غور سے دیکھتے کہا

میرا بھائی ایسی چیزیں نہیں کھاتا مگر آپ کو پسند ہے تو فریز کروادیں آپ کے لیے" بنادوں گی۔اب آپ کے لیے اتنا تو کر سکتی ہوں نا۔"اس نے چیئر سے اترتے،ایک ۔شرارتی مسکان اچھالتے کہا

www.novelsclubb.com

نہیں مجھے فروزن آئٹمز سے الرجی ہے۔"اس نے کندھے اچکاتے کہا اور چوہے" ۔کو باہر پھنکوادیا

حوریہ اور مرحا کو تو جیسے سکون کا سانس آیا اور دونوں واپس کام کرنے میں مصروف ۔ہو گئیں

سارم آفس سے جلدی نکلااور سیدھا حوریہ سے ملنے آیا تھا۔اس وقت وہ حمائل کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا جبکہ حوریہ اور مرحا ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگانے میں مصروف تھیں۔لنچ کا وقت تھا تو اور کوئی بھی گھر نہیں تھا۔ڈائننگ ٹیبل سیٹ کر کے حوریہ نے ان دونوں کو بھی باہر بلا لیا۔اب چاروں لنچ کرنے کے لیے موجود تھے۔

"""حوری، تمہیں پتہ ہے کتنا مس کرتا ہوں میں تمہارے ہاتھ کے کھانے کو۔"

سارم نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔جو کہ اس کے لیے پلیٹ میں پاستہ نکال رہی تھی۔

"ہاں بس کھانے کو ہی مس کرنا، بہن کو نہ کرنا۔"حمائل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بہن کو بھی مس کرتا ہوں تمہیں کیا پتہ ہو روز میں سارے دن کی رپورٹ اسے سنایا کرتا تھا اور اب بس۔۔۔"اس نے پاستہ کھاتے ہوئے، منہ بناتے کہا۔

۔تو ادھر آجایا کرو، بہن کون سا دور رہتی ہے۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا"

اب تمہاری طرح فارغ نہیں ہوں نا۔ان نازک کندھوں نے ذمہ درایوں کا بوجھ"

جو اٹھا رکھا ہے۔"وہ پاستے سے لطف اندوز ہوئے، طنزیہ انداز میں کندھے اچکاتے

۔ہوئے بولا

تمہیں بھی کہیں ٹھکانے لگواتا ہوں انکل کو کہہ کر۔بڑی زبان چلتی ہے"

۔تمہاری۔"اس نے اس کی بات پر منہ بناتے ہوئے کہا

ہاں کچھ کرو مجھ معصوم کا۔یہ نہ ہو تنہائی مار دے مجھے۔ویسے بھی اتنا عظیم شخص"

۔جلدی رخصت نہیں ہونا چاہیے دنیا سے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا

۔آہ سارم، کتنی خوش فہمیاں ہیں تمہیں۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے ابرو اٹھا کر بولا"

خوش فہمیاں ہی ہیں، تمہاری کی طرح غلط فہمیاں تو نہیں ہیں نہ۔"اس نے"

۔کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو حمائل نے منہ بناتے ہوئے اسے دیکھا

حمائل، یہ بریانی خاص طور پر آپ کے لیے بنائی ہے۔آپ کو پسند ہے نا۔"حوریہ" نے اب حمائل کی پلیٹ میں بریانی ڈالتے ہوئے کہا۔

سارم ویسے تمہارا آنا ہمیشہ مبارک ہوتا ہے۔زرا وقت نکال کر روز چکر لگا لیا" کرو۔"اس نے بریانی کا چمچ لیتے ہوئے کہا۔

یہ تو ہے۔ایسے ہی تو حوری مجھے خوش قسمت نہیں کہتی۔"اس نے فخریہ انداز" میں ابرو اٹھاتے ہوئے کہا۔

تم واقعی خوش قسمت ہو جسے حور جیسی بہن ملی ہے۔"اس نے حوریہ کی طرف" دیکھتے ہوئے کہا۔

پھر تو تم بھی خوش قسمت ہوئے کیونکہ حوریہ کمال کا شوہر ہونا بھی واقعی میں" خوش قسمتی ہے۔"اس نے حمائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

نہیں یہ لڑکیوں کا اچھے والا روپ صرف بھائیوں کے لیے ہوتا ہے۔شوہروں" ۔کے لیے ایسی مہربانیاں نہیں ہوتیں۔"اس نے حوریہ کو تنگ کرتے ہوئے کہا

استغفراللہ،حمائل آپ تو ایسے کہتے ہیں جیسے پتہ نہیں کون سے ظلم ڈھاتی ہوں" ۔آپ پر۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا

آہ حور، کبھی تو سچ بولنے دیا کریں۔"اس نے اسے دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں" ۔کہا

جی جی بول لیں سچ بعد میں دیکھتی ہوں میں آپ کو۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے" کہا اور کھانے میں مصروف ہوگئی۔مرحا بھی کھانا کھاتے ان کی باتیں انجوائے کر ۔رہی تھی

سب کے سامنے تو دھمکیاں مت دیا کریں۔"اس نے مشکل سے ہنسی روکتے" ۔ہوئے کہا

آپ سب کے سامنے میری تعریفیں کریں گے تو ایسا تو ہو گا نا پھر۔"اس نے ہنستے"
۔ہوئے کہا

ویسے بریانی بہت مزے کی بنی ہے۔"اس نے پلیٹ میں اور بریانی ڈالتے ہوئے"
۔کہا

ہاں ہاں اب کرو تعریف۔بیوی کے غضب سے بچنے کا یہی طریقہ ہے۔"سارم"
۔نے ہنستے ہوئے کہا

تمہیں بھی پوچھ لوں گا بس شادی کر لو ایک دفعہ۔"اس نے اسے گھورتے ہوئے"
۔کہا

www.novelsclubb.com

۔دیکھ لیں گے۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

لنچ کے بعد کافی دیر تک سارم حوریہ کے ساتھ باتیں کرتا رہا اور پھر شام سے پہلے
۔گھر روانہ ہو گیا

صبح سے بارش ہو رہی تھی ہر شے بارش کے قطروں سے تازہ دم ہو رہی تھی۔

حوریہ، مرحا اور حمائل اس وقت آفس روم میں بیٹھے تھے۔ حوریہ اب آگے کا لائحۂ عمل تیار کر رہی تھی۔

ہمارا اگلا سسپیکٹ سیف خانزادہ ہے۔ایم۔این۔اے کا سالا۔" حوریہ اٹھ کر دیوار تک گئی جہاں پر اس نے سب سسپیکٹس کی تصاویر لگائیں ہوئیں تھیں اور ایک تصویر کے گرد دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اور اس پر شک کی وجہ؟" حمائل نے اس کو غور سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"اگر حمدان سلیم کی کہی بات پر غور کیا جائے تو یہ واحد شخص ہے ایم۔این۔اے کے قریبی لوگوں میں جس کا نام کے پہلے الفاظ ایس۔کے ہیں۔اور دوسری بات۔۔۔۔۔" وہ رکی اور واپس صوفے پر آئی۔

یہ واحد شخص ہے جس کا ایم۔این۔اے کے گھر سب سے زیادہ آنا جانا ہے۔"
کیونکہ اگر ایم۔این۔اے کے کال ریکارڈز سے کچھ نہیں ملا تو اس کا یہی مطلب ہوا
کہ وہ شخص ایم۔این۔اے سے ڈایریکٹ مل کر پلانز کرتا ہے۔"اس نے تفصیل
۔بتاتے ہوئے کہا

۔تو اس کو کیسے قابو کرنا ہے پھر؟"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا"

آج تک کوئی ایسا شخص پیدا ہی نہیں ہوا جسے حوریہ کمال قابو نہ کر سکے۔"اس نے"
کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو حمائل نے اسے فخریہ نظروں سے دیکھا جیسے اس کی
۔بات سے متفق ہو

www.novelsclubb.com

پھر حوریہ، حمائل کو پلان سمجھانے لگی جو کہ وہ بغور سن رہا تھا۔حوریہ کمال کو سننا
۔اس کا پسندیدہ مشغلہ بن چکا تھا

شام کے وقت ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔حوریہ اس وقت اپنے آفس روم میں ہی
بیٹھی ہوئی لیپ ٹاپ پر مصروف تھی۔کھڑکیوں پر بارش کے قطروں کے ٹکرانے

کی آواز ایک سر بکھیر رہی تھی۔جب حمائل اندر داخل ہوا حوریہ نے نظریں اٹھائیں تو اسے دیکھا جو کہ ٹرے میں چائے کے کپ رکھے ہوئے ٹیبل تک آیا اور ٹرے رکھ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

چائے۔۔۔"اس نے ایک کپ حوریہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا"۔

شکریہ بہت بہت۔ مسٹر حمائل میں کل کی بات پر معاف نہیں کر رہی۔فری ہو کر" حساب کتاب کروں گی۔"اس نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

محترمہ، یہ رشوت نہیں ہے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"۔

اچھا پھر کیا ہے؟"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا اور چائے پیتے ہوئے کام کرنے" لگی۔

کام کرتے ہوئے چائے پینا آپ کی عادت ہے اور میرے ہاتھ کی چائے آپ کو" پسند آئی تھی۔ تو سوچا کیوں نا اب سے آپ کو اپنے ہاتھ کی چائے پلائی جائے۔" ۔حمائل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسے کام کرتے دیکھتا چائے پینے لگا

آپ کتنے اچھے ہیں نا حمائل۔" اس کے لیپ ٹاپ پر چلتے ہاتھ لمحے بھر کو ساکت" ہوئے، چہرے پر مسکراہٹ ابھری اور وہ حمائل کی کالی آنکھوں میں دیکھتے بولی۔ حمائل کو لگتا تھا کہ صرف حوریہ ہی اسے حیران کرتی تھے مگر وہ بھی ہمشہ اپنی چھوٹی ۔چھوٹی باتوں سے اسے حیران کرنے کا موقع ضائع نہیں جانے دیتا تھا

وہ تو میں پہلے سے ہوں آپ کو ہی اب لگنے لگا ہوں یا آپ نے غور اب کیا ہے۔" " ۔اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

۔استغفر اللہ، میں نے آپ کو کب برا کہا؟" اس نے منہ بناتے ہوئے پوچھا"

۔اور اچھا بھی تو نہیں کہا کبھی۔" اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا"

۔آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔"وہ ہنستے ہوئے بولی تو حمائل بھی ہنس دیا"

۔نہیں محترمہ آپ کچھ نہ کچھ کر ہی لیں گی۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا"

۔ویسے عادت خراب کر رہے ہیں آپ میری۔"وہ چائے کا سپ لیتے ہوئے بولی"

۔وہ کیسے؟"اس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا"

آپ کے ہاتھ کی چائے کی عادت ہو گئی تو پھر کسی کے ہاتھ کی چائے نہیں پی جائے"
۔گی۔"اس نے کپ کے سرے پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا

تو اچھی بات ہے ایسے میں آپ کو چائے کے بہانے یاد تو رہوں گا نا۔"اس نے"
۔کندھے اچکاتے ہوئے کہا

آپ کو یاد کرنے کے لیے کسی چائے کے بہانے کی ضرورت نہیں۔جو لوگ دل"
میں رہتے ہیں ان کو یاد کرنے کے لیے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔"اس نے

www.novelsclubb.com

حمائل کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیا۔ حوریہ اسے ایسے ہی لاجواب کر دیا کرتی تھی۔

"حوریہ نے بھوری آنکھیں اس کے مسکراتے چہرے پر ٹکائے سوچا وہ مسکراتے کتنا پیارا لگتا تھا۔"

آج کا سورج بھی بادلوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ دن کے 2 بجنے والے تھے۔ حوریہ اور حمائل اس وقت لاہور کے ایک نامی گرامی اسکول کے باہر حمائل کی بلیک فارچونر میں تھے۔ حوریہ براؤن سادہ قمیص شلوار میں ملبوس، بال پونی میں باندھے، آنکھوں پر کالے سن گلاسز لگائے ہوئے تھی۔ حمائل اس کے برعکس سفید ڈریس شرٹ کے ساتھ براؤن پینٹ پہنے ہوئے، آنکھوں پر کالے سن گلاسز لگائے ہوئے تھا۔ دونوں جیسے کسی کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ جب ایک گاڑی

آکر پارکنگ ایریا میں رکی۔ حوریہ نے حمائل کو اشارہ کیا، دونوں نے ماسک سے چہرے چھپائے، ہاتھوں پر گلوز پہنے اور حوریہ اپنی گاڑی سے اتر گئی۔

اب وہ کچھ فاصلے پر کھڑی سفید رینج روور کی طرف بڑھی۔ چھٹی کا وقت ہوا ڈرائیور دو بچوں کو لے کر گاڑی کی طرف بڑھا ایک 6 سالہ بچی اور 4 سالہ بچہ۔ اس نے بچوں کو گاڑی میں بیٹھایا اور ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا۔ حوریہ نے فرنٹ پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھولا اور فوراً سے اندر بیٹھ گئی۔

"اوہ بی بی، تم کدھر؟ یہ تمہاری گاڑی نہیں ہے نکلو۔" ڈرائیور سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اسے دیکھ کر بوکھلایا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ شاید میں نے جلدی میں غور نہیں کیا۔" اس نے گلاسز کی پیچھے سے ایک نظر ڈرائیور پر ڈالتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑی جیسے کہ دروازہ کھول کر اترنے لگی ہو مگر اس نے دروازے کے ساتھ رکھے اپنے بیگ سے پسٹل نکالی اور ڈرائیور کی ران پر رکھ دی۔

ایک لفظ بھی نکلا تو تمہیں اور ان بچوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گی اور اب جو میں" کہوں وہ کرو۔"اس سے پہلے کہ ڈرائیور کوئی رد عمل دیتا حوریہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

بی بی۔۔۔۔"ڈرائیور نے ڈر کے مارے پھیلی آنکھوں سے اسے دیکھا"

میں نے کہا آواز نہیں بس کام۔"اس نے پسٹل کا دباؤ مزید بڑھاتے ہوئے کہا۔تو" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔حوریہ نے اسے گاڑی اسٹارٹ کر کے، سیف خانزہ کے گھر کی جانب لے جانے کا کہا۔

گاڑی روکو۔"اس نے سیف خانزادہ کے گھر کے راستے میں قدرے ویران جگہ" دیکھتے ہوئے کہا۔ڈرائیور نے جیسے سنا ہی نہ ہو۔

میں نے کہا گاڑی روکو۔"اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے دوبارہ کہا۔" ڈرائیور نے گاڑی روکی۔

اب اپنے صاحب کو فون کر کے اس جگہ بلاؤ۔ کہو کہ گاڑی خراب ہو گئی ہے۔""
۔اس نے ڈرائیور کو اگلا حکم دیا

بی بی۔۔۔میں کیسے ؟"ڈرائیور کے منہ سے بس اتنا نکل سکا۔اس نے خاموشی"
۔سے دوسرے ہاتھ میں پکڑا اپنا فون چلایا اور ایک تصویر ڈرائیور کے سامنے کی

تو بشیر حاکم۔یہ تمہاری بیوی، بیٹی اور بیٹا ہیں۔اب اگر میری کوئی بھی بات سننے"
میں تمہیں کسی بھی قسم کی دشواری ہوئی تو تمہارا اپنے خاندان سے ملنا ہمیشہ کے لیے
دشوار ہو جائے گا۔"اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ڈرائیور کے تو
جیسے پسینے چھوٹ گئے۔گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھے بچے اپنے ٹیبلٹ پر کوئی پوئمز
۔دیکھنے میں مصروف،اس سب سے بے خبر تھے

ڈرائیور نے فون اٹھایا سیف کو فون کیا اور حوریہ کی پڑھائی پٹی اس کو سنا دی اور وہ
۔آفس کے کام چھوڑ کر دوسری گاڑی لے کر وہاں پہنچنے کو تیار ہو گیا

اولاد واقعی ایک آزمائش ہوتی ہے اس کے لیے کیسے، کوئی بھی بغیر سوچے، کچھ" ۔بھی کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔"اس نے سوچا

حوریہ نے بیک مرر میں کچھ دوری پر کھڑی حمائل کی گاڑی کو دیکھا جو اس کے ۔پلان کے مطابق اسے فالو کر رہا تھا

اب جب میں اشارہ دوں تو آرام سے بچوں کو لے کر سیدھا گھر پہنچنا اگر زرا سی" بھی ہوشیاری کی یا کسی کو کچھ بتانے کی کوشش کی تو، میں تو بچ نکلوں گی مگر تمہارا خاندان مفت کا نقصان اٹھائے گا۔"اس نے اسے سرد لہجے میں کہا۔وہ واقعی اپنی ۔فیملی کو دیکھنے کے بعد سے بہت زیادہ ڈرا ہوا تھا

بی بی، میرے گھر والوں اور بچوں کو کچھ مت کہنا۔جیسا کہو گی میں ویسا کروں گا۔"" ۔ڈرائیور نے بے بسی سے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

حوریہ کو تکلیف ہوتی تھی یوں کسی بے گناہ کو بے بس کرتے ہوئے مگر وہ جانتی تھی ۔کہ بعض دفع انسان کو دل سے نہیں دماغ سے کام لینا ہوتا ہے

کچھ دیر گزری تو ایک بلیک کلر کی گاڑی، اس گاڑی کے پیچھے کچھ فاصلے پر آ کر رکی اور سیف خانزادہ تیزی سے باہر نکلتے ہوئے بچوں والی گاڑی کی طرف بڑھا۔ جب اسے اپنے ناک پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا، اس نے سانس لینے کی کوشش کی اور اگلے ہی لمحے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا اور جسم بے جان ہو گیا۔ یہ حمائل شیر خان تھا جس نے اسے بے ہوش کیا تھا اور پھر اس کے بے جان ہوئے وجود کو اسی کی گاڑی میں ڈالا۔

حوریہ ڈرائیور کو ہدایات دیتے ہوئے گاڑی سے نکلی اور حمائل کی طرف بڑھی۔ حمائل سے گاڑی کی چابیاں لے کر، دو انگلیاں ماتھے کے پاس لے کر جاتی سلیوٹ کرتی، اس کی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔ اور حمائل نے سیف خانزادہ کی کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

حوریہ نے حمائل کی گاڑی میں بیٹھتے، بیک سیٹ سے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا۔ اسے حمائل کے پیچھے جانے سے پہلے سکول کے باہر سے لے کر اب تک کے سب سی سی

www.novelsclubb.com

ٹی وہ کیمرا ز سے اپنی فوٹیج ریموو کرنی تھی۔وہ ہر سسپیکٹ سے ملنے کے بعد یو نہی ۔اس علاقے اور اس کے آس پاس کے کیمرا ز کی فوٹیج ریموو کر دیا کرتی تھی

ایم۔این۔اے اور سیکرٹ کلر، حوریہ کمال کے بارے میں ہر قسم کی خبر رکھتے تھے مگر ایک بات جس سے وہ بے خبر تھے وہ یہ کہ حوریہ کمال ہیکنگ کی دنیا میں بھی ۔کسی سے پیچھے نہیں تھی

سیف خانزادہ کی آنکھیں کھلیں تو اس نے ہاتھ پاؤں ہلانے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہا۔اس نے آنکھیں دوبارہ بند کر کے کھولیں تو دھندلا منظر کچھ صاف ہوا۔ اس نے اپنے بازوؤں کو کرسی کے ساتھ بندھے پایا اور ٹانگوں کو بھی،اس نے اٹھنے ۔کی کوشش کی مگر اٹھ نہ پایا

اس نے سامنے دیکھا تو ایک لڑکی ماسک لگائے، آنکھوں کو چشمے کے پیچھے چھپائے نظر آئی اور اس کے ساتھ ایک لڑکا بلکل اسی کی طرح چہرہ اور آنکھیں چھپائے نظر ۔آیا۔جگہ پہچاننے کی کوشش کی مگر ناکام رہا

تم دونوں کون ہو اور مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"اس نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے"
۔پوچھا

۔سیکرٹ کلر۔"حوریہ نے اس کی طرف آتے ہوئے کہا"

۔کھولو مجھے۔میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟"اس نے اس بار غصے سے کہا"

ایسے کیسے چھوڑ دوں اتنی مشکل سے تو ہاتھ آئے ہو۔"اس نے اس کے پاس رکتے"
۔ہوئے کہا

میں نے کیا کیا ہے؟میں تمہیں نہیں جانتا اور تم سیکرٹ کلر نہیں ہو۔"وہ پھر سے"
۔چیخا

www.novelsclubb.com

اوہ ہاں، سیکرٹ کلر تو تم ہو نا۔پھر میں کیسے ہو سکتی ہوں۔"اس نے اب کے طنزیہ"
۔انداز میں کہا

۔میں نہیں ہوں سیکرٹ کلر۔"وہ چلایا"

۔حوریہ نے حمائل کو ہاتھ سے کچھ اشارہ کیا تو اس نے پسٹل حوریہ کو پکڑائی

چھوڑو مجھے۔۔۔۔میں نہیں ہوں سیکرٹ کلر۔میں کچھ نہیں جانتا۔"وہ مسلسل"

۔چلا رہا تھا

تمہارے پاس تین موقع ہیں سچ بتانے کے۔بس تین موقع۔اس کے بعد میں

تمہیں جھوٹ کیا سچ بولنے کا موقع بھی نہیں دوں گی۔"حوریہ نے اس کی دائیں

۔طرف ٹیبل پر رکھے تین سیبوں میں سے پہلے پر نشانہ بنایا

۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"وہ دوبارہ چلایا"

اتنے لوگوں کا قتل کرنے کے بعد بھی تمہیں لگتا ہے کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔""

اس نے تلخ لہجے میں کہا اور فضا میں گولی کی آواز گونجی اور پہلے سیب کو درمیان سے

۔چیرتی گولی پیچھے سے نکلی

میں نے کسی کا قتل نہیں کیا۔۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں۔"وہ پھر سے چلایا مگر اس بار" ۔اس کی آواز میں خوف تھا

ایس۔کے۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے مجھے نہیں پتہ ہو گا کہ ایم۔این۔اے لوگوں" سے تمہیں عام سی زمین کے بدلے منہ مانگی رقم کیوں دلواتا ہے۔"اس نے پھر سے کہا اور دوسرے سیب کا نشانہ لیتے ہوئے گولی چلائی۔گولی دوسرے سیب کو بھی ۔پہلے کی طرح درمیان سے چیرتی ہوئی گزری

وہ۔۔۔ایم۔این۔اے کرپشن کا پیسہ میرے پاس محفوظ کروانے کے لیے کرتا" ۔ہے۔میں بعد میں سب اس کو واپس کرتا ہوں۔"وہ کانپتی آواز سے چلا رہا تھا

اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہاری اس کہانی پر یقین کر لوں گی۔"اس نے" تیسرے سیب کا نشانہ لیا اور گولی چلائی جو اسے بھی درمیان سے چیرتی ہوئی گزری۔ ۔سیف ڈر سے مکمل طور پر پسینے میں شرابور تھا

۔حوریہ اب اس کی بائیں طرف رکھے تین سیبوں کی طرف مڑی

پہلے تین موقع میں نے لیے اب تمہیں تین موقع دوں گی سیکرٹ کلر کے بارے"
میں جو کچھ جانتے ہو بولنا شروع کرو۔"اس نے پہلے سیب پر گولی چلاتے ہوئے
۔کہا

وہ کوئی مرد ہے جو پہلے ایم۔این۔اے کے باپ کے لیے کام کرتا تھا۔"اس نے"
۔ڈرتے ہوئے جواب دیا

کوئی نئی بات بتاؤ یہ تو پورا ملک جانتا ہے۔"اس نے دوسرا سیب نشانے پر لیا اور"
۔گولی چلائی

ایم۔این۔اے اس سے سارے معاملات مل کر طے کرتا ہے۔نہ کوئی فون کال"
اور نہ ہی کوئی بینک سٹیٹمنٹ۔وہ پیسہ بھی اس سے ملاقات کے دوران اس تک پہنچاتا
۔ہے۔"اس نے پھر سے ڈرتے ہوئے جواب دیا

۔اور۔۔۔"اس نے تیسرے سیب پر گولی چلائی"

وہ شخص بہت اچھا ہیکر ہے۔وہ جس جگہ قتل کرتا ہے اس جگہ کے سکیورٹی سسٹم" کو ہیک کرتا ہے اور اس وقت اس کی نظر تمہارے ہر قدم پر ہو گی۔وہ تمہاری فون کالز اور میسجز سب ٹریس کر رہا ہو گا اور جب اسے تم سے خطرہ معلوم ہو گا اگلے ہی ۔پل وہ تمہیں موت سے ملوا دے گا۔" وہ کہہ کر چپ ہوا

آخری خواہش۔۔۔۔"اب حوریہ کا نشانہ سیف خانزادہ کے سر پر تھا اس نے" ۔نشانہ لیتے ہوئے پوچھا۔حمائل حیرانگی سے اپنی خطرناک بیوی کو دیکھ رہا تھا

میں۔۔۔میں بس اتنا ہی جانتا ہوں۔میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔مجھے چھوڑ" دو۔۔۔میں کسی کو اس بارے میں نہیں بتاؤں گا۔"اس نے گھبراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، جسم پسینے سے شرابور اور ہاتھ پاؤں پھولے ۔ہوئے تھے۔اسے آج صحیح معنوں میں اپنی موت نظر آ رہی تھی

حوریہ نے ٹریگر پر ہاتھ رکھا اور نشانہ لیتے ہوئے دبایا۔سیف نے آنکھیں میچ لیں اسے لگا اب بس اس کے بعد وہ سانس نہیں لے پائے گا۔گولی چلنے کی آواز نے

خاموشی کو توڑا اور ساتھ ہی شیشے کے ٹوٹنے کی آواز آئی۔ سیف نے آہستہ آہستہ، کانپتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور سامنے اسی لڑکی کو پایا۔

"اگر اس بات کی بھنک بھی کسی کو پڑی تو میں تمہاری سانسیں تم پر ہی عذاب بنا ڈالوں گی۔ سوچو ایم۔این۔اے کو پتہ چلا کہ تم نے مجھے یہ سب بتایا ہے تو وہ تمہارا کیا حال کرے گا۔ مجھے کچھ کرنا ہی نہیں پڑے گا اور ایم۔این۔اے اسی سیکرٹ کلر کے ہاتھوں تمہیں ایک گم نام موت دے گا۔" اس نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔" اس نے فوراً سے کانپتی آواز میں کہا۔

"اور ہاں تمہارے ڈرائیور کا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔ اگر اسے نوکری سے نکالنے یا کوئی تکلیف دینے کی کوشش کی تو میری باتیں یاد رکھنا۔ سمجھ گئے۔" اس نے پسٹل اس کی کن پٹی پر رکھتے ہوئے کہا۔

وہ بس اثبات میں سر ہلا سکا، بولنے کی ہمت تو اسے ہو ہی نہ سکی۔

یہ سب ایک خوفناک خواب تھا جو تم نے دیکھا اور امید ہے تم دوبارہ نہیں دیکھنا" چاہو گے۔"اس نے کہتے ہوئے ایک کپڑا اس کے منہ پر رکھا اور سیف کی آنکھوں کے سامنے منظر دھندلے ہوئے اور وہ پھر سے بے سود ہو گیا۔

حمائل،اب اسے واپس اسی جگہ چھوڑنا ہے جس جگہ سے اٹھایا تھا۔"اس نے" حمائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اپنا لیپ ٹاپ اور باقی چیزیں سمیٹنے لگی۔

رات کے اس پہر اندھیرا منزل شیر خان کو گھیرے ہوئے تھا۔مرحا اپنے روم میں بیڈ پر ٹیک لگائے،ایک سرہانے کو گود میں رکھے ہوئے کسی سوچ میں گم تھی۔حب اپنے روم کے دروازے پر کسی کی دستک سنی۔

کم ان۔"اس نے خیالوں کو جھٹکتے ہوئے کہا"

مرحاتم نے کوئی بات کرنی تھی مجھ سے۔"حوریہ اندر داخل ہوئی اور دروازہ بند"
۔کرتے ہوئے بولی

۔ہاں آؤ بیٹھو۔"اس نے اپنے پاس بیڈ پر اشارہ کرتے ہوئے کہا"

۔حوریہ آکر بیٹھ گئی۔کچھ دیر خاموشی چھائی رہی

حوری، کیا لڑکی کا کسی کو پسند کرنا، کسی سے محبت کرنا غلط ہوتا ہے؟"اس انگلیوں"
۔کو سرہانے پر پھیرتے ہوئے بولی

۔نہیں بالکل نہیں۔ تمہیں کس نے کہا۔"اس نے اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا"

اور اگر لڑکی کو محبت ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟"اس نے کچھ سوچتے پھر سے"
۔سوال کیا

اسے جس سے محبت ہو اسے بتانا چاہیے اور اسے پوچھنا چاہیے کہ کیا وہ اس کے"
۔ساتھ زندگی گزارنے کے لیے راضی ہے یا نہیں۔"اس نے نرمی سے جواب دیا

مگر حوری۔ ہمارے یہاں تو لڑکی کا اظہار کرنا برا سمجھا جاتا ہے نا۔" وہ مسلسل"
۔انگلیاں سرہانے پر پھیرتے ہوئے بول رہی تھی

جو ایسا سمجھتے ہیں وہ غلط سمجھتے ہیں۔ محبت کا اظہار کرنے میں کوئی برائی نہیں۔ ہاں"
البتہ اگر کوئی محبت کے اظہار کے بعد صرف ایک حرام تعلق بنائے تو غلط بات
ہے۔ یہ سوچ کر کہ بعد میں تو شادی کر ہی لینی ہے۔" اس نے اس کے سرہانے پر
۔چلتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

مطلب؟" اس نے اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھا جہاں اسے ہمیشہ اپنے لیے"
۔ایک ہمدرد ملا

اگر وہ شخص مان جاتا ہے اور اپنے گھر والوں کے ذریعہ تم سے نکاح کا پاک رشتہ"
بناتا ہے تو ٹھیک ہے۔ مگر اگر وہ شخص تمہیں صرف راتوں کو بات کرنے کے لیے
اور ملاقاتوں کے لیے استعمال کرتا ہے اور ایک جھوٹی آس پر رکھتا ہے۔ کبھی ایک، تو

www.novelsclubb.com

کبھی دوسرا بہانہ بنا کر۔تو وہ غلط ہے۔"اس نے نرمی سے اسے سمجھایا۔مرحا نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا۔

اگر تمہارے دل میں کسی کے لیے بھی ایسا کوئی خیال ہے تو دو ہی راستے ہیں۔" ایک بہادری سے اس شخص سے اظہار کرو اور اس سے ہر قسم کے جواب کی توقع رکھو۔اس کا جواب شاید تمہیں توڑ دے یا پھر شاید تمہیں اس میں زندگی بھر کا ساتھ مل جائے۔اور دوسرا راستہ بزدلی کا ہے، خاموش رہو اور تقدیر کے آسرے سب چھوڑ دو۔"وہ نرمی سے اسے سمجھا رہی تھی اور مرحا ہمیشہ کی طرح اسے سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر بہادری کے راستے میں کوئی پچھتاوا نہیں رہتا اور بزدلی کے راستے میں ہمیشہ " پچھتاوا رہتا ہے کہ شاید اگر میں ایک بار بات کر کے دیکھ لیتی تو۔۔۔اور پچھتاوا پھر جلدی پیچھا نہیں چھوڑتا۔"وہ اب خاموش ہوئی۔مرحا اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

شکریہ حوری۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

دوستی میں شکریہ جیسے تکلف کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تمہیں جب جب میری" ۔ضرورت پڑے گی تم مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔"اس نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا ۔چلو اب سو جاؤ۔کافی دیر ہو گئی ہے۔"حوریہ کہتے ہوئے اٹھی اور باہر بڑھ گئی"

مرحا کی تو سوچوں کے سفر کا آغاز ہو گیا۔اور سوچوں کا سفر کتنا حسین ہوتا ہے نا۔ ۔انسان جدھر جانا چاہے بغیر کسی روک ٹوک کے اور بغیر کسی خوف کے

صبح کی دھوپ کھڑکیوں سے چھن کر کمرے کو روشن کر رہی تھی۔حوریہ معمول کے مطابق اپنے آفس روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس، بال جوڑے میں باندھے ہوئے، لیپ ٹاپ پر کوئی کام کرتے ہوئے۔اور حمائل بھی ۔اس کے سامنے والے صوفے پر براجمان تھا

حور ویسے اگر سیف کو مارنا نہیں تھا تو یہ سیبوں پر اتنی گولیاں چلانے کا کیا فائدہ۔"
۔ایسے ہی گولیاں ضائع کیں۔"حمائل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

آپ کو پتہ ہے انسان سب سے زیادہ سچ کب بولتا ہے؟"اس نے اس کی طرف"
۔دیکھتے ہوئے سوال کیا۔حمائل نے بغیر کچھ کہے نفی میں سر ہلایا

انسان سب سے زیادہ سچ تب بولتا ہے جب اسے خوف ہو،اپنی جان کو کھونے کا"
خوف۔میں نے سیف کو موت سے خوف زدہ کیا اور وہ جتنا جانتا تھا اس نے سب
۔کہہ ڈالا۔"اس نے حمائل کو دیکھتے ہوئے کہا

اور آپ کو کیا لگتا ہے سیف اس بارے میں کسی کو بتائے گا یا نہیں"اس نے پھر"
۔سے پوچھا

وہ کسی کو نہیں بتائے گا۔"اس نے ایک نظر لیپ ٹاپ سے اٹھا کر حمائل کو دیکھا"
۔اور بولی

آپ اتنے اطمینان سے کیسے کہہ سکتی ہیں؟"اس نے اس کے لاپرواہ انداز کو دیکھتے" ۔ہوئے کہا

وہ یہ حماقت اس لیے نہیں کرے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر ایم۔این۔اے کو" پتہ چل گیا کہ اس نے ہمیں کیا کیا بتایا ہے تو وہ اسے بھی مروا سکتا ہے۔"اس نے ۔کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو حمائل نے متفق ہوتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

آج آپ میرے لیے کام چھوڑیں دیں گی؟"اس نے فون ایک طرف رکھتے" ۔ہوئے لیپ ٹاپ پر چلتے حوریہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے پوچھا

۔جی بولیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا"

آپ نے مجھے اپنے بچپن کی تصویریں نہیں دکھائی۔آپ نے کہا تھا دکھاؤں گی۔"" ۔اس نے اسے یاد کرواتے ہوئے کہا

چلیں آج میں آپ سے اپنا بچپن شیئر کرتی ہوں اور آپ میرے ساتھ اپنا بچپن" شیئر کریں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

مرحا اس وقت ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی ہوئی کسی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کی نظر بار بار انٹرینس کی طرف جاتی مگر خالی پلٹ آتی۔وہ اسکن لانگ ٹاپ اور ہم رنگ ٹراؤزر میں ملبوس، بال کھلے چھوڑے ہوئے، میک اپ سے پاک چہرے کے ساتھ بھی پرکشش اور خوبصورت لگ رہی تھی۔چہرے پر کنفیوژن اور آنکھوں میں ڈر تھا۔اس نے فون پر ٹائم دیکھا اور پھر سے انٹرنس کی طرف نظریں اٹھائیں، جب اسے سارم آتا دکھائی دیا وائٹ ڈریس شرٹ کے ساتھ گرے پینٹ کوٹ میں ملبوس، بالوں کو جیل سے جمائے، آنکھوں پر لگی سن گلاسز اتارتے

www.novelsclubb.com

ہوئے، متلاشی نظروں سے اسے ہی ڈھونڈ رہا تھا۔اسے دیکھ کر مرحا کوئی اور نظارہ ۔دیکھنا بھول جاتی تھی۔وہ ایسا ہی تھا یا مرحا کو ایسا لگتا تھا، وہ نہیں جانتی تھی

اس نے مرحا کو دیکھا اور اس کی طرف چلتا ہوا آیا اس کے سامنے آکر کوٹ کا بٹن ۔کھولتے ہوئے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا

۔سوری تھوڑا لیٹ ہو گیا" اس نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا"

۔کوئی بات نہیں۔" اس نے مشکل سے مسکراتے ہوئے کہا"

تم مجھ سے ملنا چاہتی تھی۔" اس نے دونوں ہاتھ باہم پیوست کرتے ہوئے ٹیبل" ۔پر ٹکائے اور بولا

ہاں کچھ کام ہے۔پہلے کچھ آرڈر کر لیں۔" اس نے بمشکل تھوک نگلتے ہوئے کہا" ۔اور ویٹر کو اشارہ کیا اور آرڈر دیا

www.novelsclubb.com

اس نے سارم کو بلا تو لیا تھا مگر اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ بات کہاں سے شروع کرے۔ وہ بہادر نہیں تھی اور آج بھی وہ ڈر رہی تھی مگر اسے یہ کرنا تھا۔

"مرحاسب ٹھیک ہے کیا؟ تم کچھ بول کیوں نہیں رہی اور پریشان بھی لگ رہی ہو۔" اس نے اس کے کانپتے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ۔۔۔ تم مجھے جج تو نہیں کرو گے۔" اس نے ہاتھوں کو ٹیبل کے نیچے چھپاتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں کیوں جج کروں گا تمہیں۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں۔۔۔ کیا تم مجھ سے شادی کرو گے؟" اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ اس لمحے اسے لگا جیسے وہ اب دوبارہ بول ہی نہیں پائے گی۔

"کیا۔۔۔؟" اس کے منہ سے اچانک سے نکلا وہ واقعی میں حیران ہوا تھا۔ مرحا اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔ وہ نظریں جھکائے ٹیبل کو گھورے جا رہی تھی۔

اور میں کیوں شادی کروں تم سے؟"اس نے اسے یوں نظریں چراتے دیکھ کر"
۔سوال کیا

مجھے تم اچھے لگتے ہو۔"وہ بس اتنا ہی بول پائی، نظریں اسی طرح جھکی ہوئیں اور"
ہاتھ کپکپاتے ہوئے۔سارم نے دیکھا کہ آس پاس کے ٹیبلز پر بیٹھے لوگ مرحا کو
عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں تو وہ اس کے سامنے والی چیئر سے اٹھا اور اس کے
۔ساتھ والی چیئر پر آکر بیٹھا ایسے کہ مرحا اس کی کمر کے پیچھے چھپ گئی

مرحا تم بہت اچھی ہو مگر میں تمہیں ڈیزرو نہیں کرتا۔"اس نے نرمی سے کہا۔"
۔مرحا کی جھکی آنکھوں میں ایک سیلاب امڈ آیا

میں تمہیں وہ کیئر اور وہ محبت نہیں دے سکوں گا جو تم ڈیزرو کرتی ہو۔"اس نے"
اس کے ہاتھوں پر آنسو گرتے دیکھے تو ٹیبل سے ٹشو اٹھاتے ہوئے اس کے سامنے
۔کیا۔مرحا نے بمشکل کپکپاتے ہاتھوں سے ٹشو تھاما

تم ویسی محبت ڈیزرو کرتی ہو جیسی حمائل حوریہ سے کرتا ہے۔"اس نے بات"
۔مکمل کی۔ویٹر آرڈر لے کر آیا اور ٹیبل پر رکھ دیا

سارم تم۔۔۔تم تو جانتے ہو نا کہ اپنے پسندیدہ شخص کو کھونے سے کتنی تکلیف"
ہوتی ہے؟"اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے ضبط سے چہرہ اٹھایا اور سوال
۔کیا۔مرحا کی آنکھیں،وہ سیاہ آنکھیں سارم کو بہت تکلیف میں محسوس ہوئیں

سارم کچھ بول نہ پایا لیکن اس کی آنکھوں میں شدید تکلیف اور اذیت کے آثار
۔ابھرے

ماہم کی انگیجمنٹ کی رات جب حوریہ اور حمائل سی ویو پر گئے تھے تو میں نے"
بالکونی سے دیکھا تھا۔تم گارڈن کے تاریک حصے میں چھپے بیٹھے تھے۔میں نے تمہیں
پہچان لیا تھا کیونکہ میں تمہیں تمہاری پرچھائی سے بھی پہچان سکتی ہوں۔"اس نے
پھر سے نظریں جھکالی۔سارم اس نئے انکشاف پر ابھی تک حیران تھا کہ مرحا ماہم
۔کے بارے میں جانتی تھی

تم دل ٹوٹنے کی تکلیف سے واقف ہونا۔ خدارا مجھے اس تکلیف سے بچالو۔" اس کا"
ضبط پھر سے جواب دے گیا، آنسو پھر سے بندھ توڑ کر گالوں پر پھسل پڑے۔ سارم
۔نے ایک اور ٹشو اس کے سامنے بڑھایا جسے اس نے تھام لیا

میں جانتی ہوں دل میں کوئی ایک ہو تو دوسرے کی جگہ نہیں بن پاتی۔ مگر میں تم"
سے صرف زندگی بھر کا ساتھ مانگتی ہوں۔ کیا تم میرا ساتھ بھی نہیں دے سکتے؟"
۔اس نے زکام زدہ آواز میں بمشکل کہا

مجھے کچھ وقت چاہیے۔۔۔ میرے لیے یہ سب بہت مشکل ہے۔" وہ بس اتنا ہی"
کہہ پایا۔ اس کی آواز بھی بھرائی ہوئی تھی مگر اسے ضبط کرنا آتا تھا۔ اس کی آنکھوں
۔میں بھی کسی ٹوٹے خواب کی کرچیاں تھیں

تمہارے لیے ساری زندگی انتظار کرنے کو تیار ہوں۔" اس نے ٹشو سے چہرہ"
۔صاف کرتے ہوئے نم آواز میں کہا

کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ کھالو۔"اس نے اسکی توجہ بھٹکانے کے لیے کہا۔دونوں" نے کھانا شروع کیا مگر دونوں ہی نہ کھا پائے۔دونوں کے دلوں کی کیفیت اس پل ۔ایک جیسی تھی،ٹوٹی ہوئی،درد بھری اور اذیت ناک

روئیل وِلا کی اسٹڈی میں ایم۔این۔اے خالد ندیم صوفے پر براجمان تھے۔ تبریز صاحب بھی ساتھ والے صوفے پر بیٹھے تھے دونوں چائے پیتے ہوئے گفتگو کر رہے ۔تھے

www.novelsclubb.com

تبریز صاحب آپ حوریہ کو منع کیوں نہیں کرتے کہ وہ ان سب کاموں سے دور" ۔رہے؟"خالد صاحب نے سگار سلگاتے ہوئے پوچھا

اس کو شوق ہے اس سب کا کرنے دیں شوق پورا آپ کو کیا مسئلہ ہے؟"ان نے"
۔ہنستے ہوئے لاپرواہ سے انداز میں کہا

وہ جن لوگوں سے مل رہی ہے وہ بہت خطرناک ہیں۔اسے کوئی نقصان بھی پہنچ"
۔سکتا ہے۔"ان نے دھواں اڑاتے ہوئے کہا

وہ وکیل ہے اس کا کام ہے ایسے لوگوں سے ملنا اس میں کوئی نئی بات تو نہیں۔""
۔ان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور سگار سلگایا

اس کو فرق نہیں پڑتا مگر آپ کو پڑنا چاہیے۔کیونکہ اس سب میں حمائل سب کی"
نظروں میں آئے جائے گا اور اس کی جان کو خطرہ ہوگا۔"ان نے ضبط سے مٹھیاں
۔بھینچتے ہوئے کہا

وہ جانتا ہے لیکن پھر بھی وہ یہ سب کر رہا ہے تو میں کیا کروں؟"ان نے ہوا میں"
۔دھواں اڑاتے سوال کیا

۔آپ اسے روکتے کیوں نہیں؟"ان نے غصے سے کہا"

وہ بچہ نہیں ہے اب کہ میرے اشاروں پر چلے گا۔وہ مرد ہے اب اپنے فیصلے خود" ۔کر سکتا ہے۔"وہ بھی سرد لہجے میں بولے

آپ جانتے ہیں وہ آپ کی بات رد نہیں کرے گا۔ایک بار بات کر کے تو" ۔دیکھیں۔"ان نے منت کرتے ہوئے کہا

خالد صاحب،آج آخری دفعہ ہم اس ٹاپک پر بات کر رہے ہیں۔میں نہیں چاہتا" کہ آئندہ آپ ہماری بزنس میٹنگز کا ٹاپک،حوریہ اور حمائل کو بنائیں۔"تبریز صاحب نے سخت لہجے میں کہا،سگار لبوں میں دبایا اور اٹھ کر باہر نکل گئے۔خالد ۔صاحب پیچھے دروازے کو گھورتے رہ گئے

حوریہ اور حمائل اس وقت اپنے بیڈ روم میں موجود قالین پر بیٹھے ہوئے تھے۔
حوریہ فوٹو البم کھولے حمائل کو اپنے بچپن کی تصاویر اور ان کے ساتھ جڑے
۔واقعات سنا رہی تھی

"حور، تو یہ ہے وہ یلو کار جیسی آپ لینا چاہتی ہیں؟" اس نے حوریہ کی ایک تصویر کی
۔طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس میں وہ اپنے ہاتھ میں کار لیے کھیل رہی تھی

"ہاں بالکل ایسی۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"ویسے آپ انوکھی لڑکی ہیں جس کا فیورٹ کلر یلو ہے۔ ورنہ لڑکیاں پنک کلر کے
۔پیچھے پاگل ہوتیں ہیں۔" اس نے اس کی تصاویر دیکھتے ہوئے کہا

"میرے بابا کہتے تھے کہ میری بیٹی پر سب سے زیادہ یلو رنگ اچھا لگتا ہے شاید اسی
لیے اس رنگ سے الگ سی محبت ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے اپنی اور اپنے بابا
۔کی تصویر دیکھتے ہوئے کہا

انکل صحیح کہتے تھے۔"اس نے یلو کلر کے فراک میں حوریہ کی تصویر دیکھتے ہوئے"
۔کہا

۔دونوں پھر سے اب تصاویر دیکھتے ہوئے باتوں میں مشغول ہو گئے

حمائل،اب آپ کی باری۔"اس نے اپنا البم ایک طرف رکھتے ہوئے حمائل سے"
کہا۔تو وہ اب حوریہ کو اپنے بچپن کی تصاویر دکھاتے ہوئے باتیں بتا رہا تھا اور حوریہ
۔ہنس رہی تھی

حمائل،آپ بچپن میں بہت کیوٹ تھے۔"اس نے اس کی تصاویر دیکھتے ہوئے"
۔کہا

www.novelsclubb.com

۔وہ تو میں اب بھی ہوں۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا"

یہ کس نے کہہ دیا آپ کو؟"اس نے اس کی طرف رخ کرتے ہوئے،شرارتی"
۔مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا

میں روز شیشے میں خود کو دیکھ کر سوچتا ہوں اور آپ کو بھی تو لگتا ہوں نا۔"اس"
۔نے اسے دیکھتے ہوئے کندھے اچکا کر کہا

۔استغفر اللہ، ویسے سارم بالکل ٹھیک کہتا ہے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا"

کیا؟"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ محترمہ کو سارم کی کوئی"
۔الٹی بات ہی یاد آئی ہو گی

۔یہی کہ آپ کو بہت زیادہ غلط فہمیاں ہیں۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا"

۔آہ حور، جلتا ہے وہ میرے حسن سے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

ویسے حمائل، سیم آپ کی شکل کا بچہ میں نے کہیں دیکھا ہے۔"اس نے حمائل کی"
۔تصویر کو بغور دیکھتے ہوئے کہا

اب میری ایک ہی شادی ہوئی ہے۔ابھی تک کوئی خفیہ شادی تو نہیں کی کوئی میں"
۔نے۔"اس نے اسے یوں بغور اپنی تصویر دیکھتے ہوئے کہا

آپ کو زری آنٹی یاد ہیں، پھوپھو کی فرینڈ؟"اس نے حمائل کی طرف دیکھتے"
۔ہوئے پوچھا

۔ہاں۔کیوں؟"اس نے ناسمجھی سے پوچھا"

ان کا بیٹا بالکل ایسا تھا۔سیم۔آپ کو یاد ہے؟"اس نے اسے یاد کروانے کی"
۔کوشش کی

اب جب میرے ساتھ آپ بیٹھی ہوں تو میں کسی اور پر توجہ دے سکتا ہوں۔""
۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ایک لمحے کو حوریہ کا چہرہ لال ہوا

۔سچ بتائیں نا۔"اس نے اس کے کندھے پر ہلکا سا پنچ کرتے ہوئے کہا"

۔سچ کہہ رہا ہوں۔مجھے نہیں یاد۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

سہی۔"حوریہ کہتے ہوئے واپس تصویروں کی طرف متوجہ ہو گئی اور حمائل اسے"
۔اپنے بچپن کی کہانیاں سنانے لگا

آسمان پر شام کے آنے کے ساتھ ساتھ سرخیاں اور رنگ بکھرے ہوئے تھے۔ حوریہ اور حمائل تصاویر دیکھنے کے بعد، بالکونی میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"حور، میں نے غور کیا ہے کہ آپ بدلہ لینے کے لیے بھی بچوں کا استعمال نہیں کرتیں۔ مطلب آپ نے سیف خانزادہ کے ڈرائیور کو شامل کیا جبکہ آپ اس کے بچوں کو بھی تھوڑی دیر اپنے ساتھ رکھ سکتی تھیں۔" اس نے اس کے بریسلیٹ پر انگلیاں پھیرتے ہوئے بولا۔

"یہ میرا رول ہے کہ اپنے کسی بھی کام کے لیے بچوں کو استعمال کبھی نہیں کروں گی۔" اس نے چائے کا سپ لیتے ہوئے حمائل کی طرف دیکھا اور مسکرا کر جواب دیا۔

"اچھا اور ایسا کیوں؟" اس نے پھر سے سوال کیا۔

بچے بہت نازک ہوتے ہیں حمائل۔ معمولی سی بات بھی ان کے ذہن پر بہت بری" طرح اثرانداز ہو سکتی ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے کسی بھی بچے کی ذہنی حالت پر برا اثر پڑے۔" وہ بولتے ہوئے کچھ دیر رکی اور پھر گویا ہوئی۔ حمائل بغور ۔اسے سن رہا تھا

بارہ سال کی عمر میں جو میری ذہنی حالت ہوئی تھی وہ کسی اور کی ہو میں کبھی نہیں" چاہوں گی۔ کتنی تھیراپیز کے بعد اب بھی بعض دفعہ خواب مجھے ڈرا دیتے ہیں۔ کیونکہ میرے خیال سے ٹراما سے انسان کبھی بھی مکمل طور پر ریکور نہیں ہوتا ۔ کہیں نہ کہیں اس کے اندر اس سب کے آثار رہ جاتے ہیں۔" اس نے بغیر کسی تاثر کے بات مکمل کی۔ حمائل اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ۔اداسی تھی جسے وہ ہمیشہ دنیا سے چھپا کر رکھتی ہے

آج پہلی بار حوریہ نے اس سے اپنے ٹراما کے بارے میں کچھ بات کی تھی۔ ورنہ حمائل کو ثمرہ جہاں نے اس بارے میں اتنا بتایا تھا کہ اپنے بابا کی موت کے بعد

حوریہ ٹراما میں رہی تھی اسی وجہ سے وہ بہت کم لوگوں کے ساتھ گھلتی ملتی ہے۔اس نے کبھی حوریہ سے اس بارے میں نہیں پوچھا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ حوریہ اس سے اس بارے میں خود بات کرے اور آج حوریہ نے اسے خود بتایا تھا۔

رات گہری ہونے کے ساتھ ساتھ ہر چیز کو اپنے اندھیرے میں چھپا رہی تھی۔وہ اس وقت زری کے ساتھ صوفے پر بیٹھا باتوں میں مصروف تھا۔

"وہ حوریہ کیا کچھ کر رہی ہے آج کل؟"اس نے کچھ یاد آتے پوچھا۔

"در بدر بھٹک رہی ہے۔"اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب؟"اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

اسے لگتا ہے کہ وہ بہت عقلمند ہے۔ وہ ایم۔این۔اے کے سب قریبی لوگوں میں" مجھے ڈھونڈھ رہی ہے۔ مگر وہ صرف اور صرف اپنا وقت ضائع کر رہی ہے اور میں اس سب کو انجوائے کر رہا ہوں۔"اس سے طنزیہ لہجے میں کہا۔

تو آپ بھی تو ایم۔این۔اے کے قریبی لوگوں میں ہیں؟"اس نے حیرانگی سے" سوال کیا۔

وہ یہ نہیں جانتی کہ میں صرف ایم۔این۔اے نہیں بلکہ اس کے بھی قریبی" لوگوں میں ہوں۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تو زری مسکرا دی۔

اس وقت انہیں دیکھ کر معلوم ہوتا تھا جیسے دو شیطان گفتگو کر رہے ہوں۔

وہ مجھے ان لوگوں میں ڈھونڈ رہی ہے جو جیل میں وقت گزار کر آئے ہوں اور" کسی دور میں بڑے مجرم رہ چکے ہوں۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

پھر تو خطرے کی کوئی بات ہی نہیں۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا"

۔اور تم تو جانتی ہو وہ چاہ کر بھی مجھ پر شک نہیں کر سکتی۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا"
مطلب میں غلط نہیں کہتی آپ واقعی شیطان کو بھی مات دے سکتے ہیں۔"اس"
۔نے مسکراتے ہوئے کہا

شیطان سے زیادہ خطرناک انسان ہوتا ہے اور جو انسان کو مات دے سکتا ہے اور جو"
انسان کو مات دے سکتا ہے پھر وہ کسی کو بھی مات دے سکتا ہے۔"اس نے
۔ مسکراتے ہوئے کہا۔زری نے اس کے کندھے پر سر رکھ کر مسکرا دی

آج سورج اپنی مکمل آب وتاب سے چمک رہا تھا۔حوریہ کو ہلکی سی بخار کی شکایت تھی اور حمائل کے خصوصی آرڈر کی وجہ سے آج وہ کوئی کام نہیں کر رہی تھی۔گھر کے سادہ سے پنک ڈریس میں ملبوس بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھے ہوئے، وہ بیڈ پر نیم دراز تھی۔حمائل کو سارم کے ساتھ لنچ پر جانا تھا اس لیے وہ گھر سے نکل
۔چکا تھا۔جب اس کا فون بجا

۔ہیلو سارم۔"حوریہ نے فون اٹھاتے ہوئے کہا"

۔بات کرنی ہے فری ہو؟"اس نے پوچھا"

۔ہاں بولو۔"اس نے متوجہ ہوتے ہوئے کہا"

کچھ دن پہلے مرحانے مجھے پرپوز کیا تھا۔اور میں نے اس سے وقت مانگا تھا۔مجھے" کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں؟"اس نے ہمیشہ کی طرح اپنی پریشانی حوریہ کو بتائی۔ حمائل جو کہ ابھی ریسٹورنٹ آیا تھا اس کی بات پر جم سا گیا۔اپنی بہن کا نام سن کر ۔جیسے اس کے بدن میں آگ لگ گئی ہو۔اس نے ضبط کرتے ریسٹ روم کا رخ کیا

وہی کرو جس کے لیے تمہارا دل راضی ہو۔"اس نے مختصر جواب دیا۔حوریہ کو" ۔دوسروں پر اپنے فیصلے تھوپنے کی عادت نہیں تھی

۔دل کو اگر کچھ سمجھ نہ آرہی ہو تو؟"اس نے پھر سے سوال کیا"

۔تو دل کو اور وقت دو۔وہ ہمیشہ بہترین فیصلہ سنائے گا۔"اس نے جواب دیا"

اچھا۔حمائل ابھی میرے ساتھ لنچ کرنے آرہا ہے۔اس بارے میں بات کروں" ۔کیا؟"اس نے پھر سے پوچھا

نہیں تم وقت لو اور سوچو۔میں حمائل سے خود بات کرلوں گی۔"اس نے کچھ" ۔سوچتے ہوئے کہا

اوکے۔بائے۔"اس نے کہتے ہوئے فون رکھا اور بازو پر پہنی گھڑی پر دوبارہ" وقت دیکھا اور پھر مڑ کر انٹرنس کی طرف دیکھنے لگا جو کہ اس کی بیک سائیڈ پر موجود ۔تھی

سوری یار لیٹ ہو گیا۔"حمائل کہتے ہوئے تیزی سے اس کے سامنے والی چیئر" ۔کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا

یہ تمہارے چہرے پر پسینہ آیا ہوا ہے؟"سارم نے اس کے چہرے پر قطروں کو" ۔دیکھتے ہوئے پوچھا

نہیں ابھی منہ دھو کر آیا ہوں۔"اس نے نیپکن سے چہرہ صاف کرتے ہوئے" بتایا۔

دونوں نے آرڈر کیا اور گپ شپ کے ساتھ لنچ کرنے لگے۔

حمائل، تم پریشان لگ رہے ہو۔"اس نے نوٹ کیا کہ حمائل آج کچھ سیریس" تھا۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے ویسے ہی تھوڑا سر میں درد ہے۔"اس نے بہانہ بناتے" ہوئے کہا۔

اگر طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو پھر کسی اور دن لنچ کر لیتے۔آج ضروری تو نہیں" تھا۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔

آہ سارم، سر میں درد ہے بس تھوڑا سا کوئی ہارٹ اٹیک نہیں آیا مجھے۔"اس نے" ہنستے ہوئے کہا اور کھانے میں مشغول ہو گیا۔

شکر ہے تم ہنس دیے ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا شاید صبح صبح بیوی سے خاطر مدارت"
۔کروا کر آئے ہو۔"اس نے بمشکل ہنسی روکتے ہوئے کہا

۔تمہاری ہی بہن ہے نا پھر وہ بھی۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

اسی لیے تو تمہاری فکر ہو رہی ہے۔"اس نے ایک آنکھ دباتے ہوئے شرارتی انداز"
۔میں کہا

مجھ پر ایک قتل معاف ہوتا تو میں تمہارا ہی قتل کرتا۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے"
۔کہا

تمہارے ان خطرناک ارادوں کا اللہ کو پتہ تھا۔اسی لیے اللہ نے قتل معاف نہیں"
۔کیا۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر دونوں ہنس دیے

منزل شیر خان اپنے جاہ و جلال کے ساتھ کھڑی تھی۔ مرحا پانی پینے کچن میں آئی۔اس نے فریج سے بوتل نکالی اور ڈائننگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے گلاس بھرا اور چیئر کھینچتے ہوئے بیٹھ کر پانی پینے لگی۔

"ابھی وہ پانی پی کر چیئر سے اٹھی ہی تھی جب حمائل کی غصے بھری آواز مرحا۔۔۔ پر اس نے ڈرتے ہوئے پلٹ کر دیکھا۔وہ شدید غصے میں اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ مرحا کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔

"کیا جو میں نے سنا ہے وہ سچ ہے؟" وہ اس کے بازو کو تھامے اس کا رخ اپنے طرف کرتے غصے سے چلایا تھا۔

مرحا، حمائل کا غصہ دیکھ کانپ اٹھی۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"مرحا میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟" وہ پھر سے چلایا۔ حوریہ جو اپنے بیڈ روم میں تھی شور کی آواز سن کر باہر بھاگی اور تیزی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی۔

www.novelsclubb.com

تم سارم سے ملنے گئی تھی؟"اس نے پھر سے اسے جھنجوڑتے ہوئے پوچھا۔مرحا"
۔بس ثبات میں سر ہلا سکی۔آنسو اس کے چہرے پر پھسل رہے تھے

حمائل یہ کیا طریقہ ہے بہن سے بات کرنے کا۔"حوریہ نے آگے بڑھتے ہوئے"
۔حمائل کو مخاطب کیا اور غصے سے بولی

یہ جو حرکت کر کے آئی ہے، میں کتنی شرمندگی اور ضبط سے سارم کے ساتھ بیٹھا"
ہوا تھا یہ مجھے پتہ ہے۔"وہ مٹھیاں بھینچے پھر سے چلایا۔مرحا کی آنکھوں سے
۔سیلاب بہہ رہا تھا۔اسے امید نہیں تھی کہ سارم حمائل کو سب بتادے گا

حمائل اپنے روم میں جائیں۔"حوریہ نے اس کا بازو تھامتے ہوئے کہا۔حمائل غصے"
۔میں تیز قدم اٹھاتا، سیڑھیاں چڑھتا اپنے روم میں چلا گیا اور دروازہ روز سے پٹخا

۔حوریہ نے مرحا کو اپنے ساتھ لگا لیا اور پھر اس کے آنسو صاف کیے

حمائل ابھی غصے میں ہیں۔میں ان سے بات کروں گی تم فکر نہ کرو۔"حوریہ نے" اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔پھر اس کے آنسو صاف کیے اور اسے اس کے کمرے ۔میں چھوڑا۔اسے اس وقت حمائل سے بات کرنی تھی

حوریہ کمرے میں آئی تو حمائل غصے میں کمرے کے چکر کاٹ رہا تھا۔وہ اس کے پاس آئی اس کا بازو تھام کر اسے روکا اور بیڈ پر بٹھایا۔سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھایا،گلاس ۔میں پانی بھرا اور اسے تھما دیا۔جو اس نے ایک سانس میں اندر انڈھیل دیا

حمائل یہ آپ کیسے بات کر رہے تھے مرحا سے؟"اس نے اس کے ساتھ بیٹھتے" ۔ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

سارم کیا سوچے گا کہ میری بہن ایسی ہے؟"اس نے ضبط سے ماتھا مسلتے ہوئے" ۔کہا

مرحا نے کچھ غلط نہیں کیا اور سارم کیوں کچھ غلط سوچے گا وہ میرا بھائی ہے اسے" ۔مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔"اس نے نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

پھر بھی مرحا کو چاہیے تھا تم سے بات کرتی، مجھ سے بات کرتی۔"اس نے بمشکل" ۔آواز نیچی رکھتے ہوئے کہا

اس نے مجھ سے بات کی تھی۔اس نے مجھے نام نہیں بتایا تھا مگر اس نے مجھ سے" پوچھا تھا اور میں نے ہی اسے ملنے کا کہا تھا۔"اس نے حمائل کا ہاتھ تھامتے ہوئے ۔کہا

آہ حور، آپ مجھ سے بات کر لیتیں۔میں خود سارم سے بات کر لیتا۔"اس نے" ۔حیرت سے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا

آپ جانتے ہیں مرحا ابھی تک ایسی کیوں ہے ڈرپوک اور نازک؟ کیوں وہ اپنا کوئی" ۔فیصلہ نہیں کر پاتی؟"اس نے اس سے سوال کیا تو حمائل لاجواب ہو گیا

آپ نے اسے کوئی فیصلہ کرنے نہیں دیا۔وہ ہر بات مجھ سے پوچھ کر کرتی ہے۔" اسے اپنے کیے فیصلے پر بھروسہ ہی نہیں ہوتا۔"اس نے نرمی سے اسے بتایا۔حمائل ۔کو احساس ہو رہا تھا کہ ان نے واقعی مرحا کو میچور اور بڑا ہونے ہی نہیں دیا

اور جہاں تک پرپوز کرنے کی بات ہے تو جب آپ نے مجھے پرپوز کیا تھا۔ میں اور" میری ماما راضی نہیں تھے تب مر حانے ہی ہمیں منایا تھا۔ کیا اس نے آپ سے ایسے بات کی تھی؟ اور اگر آپ کا لڑکی کو پرپوز کرنا غلط نہیں ہے تو ایک لڑکی کا لڑکے کو پرپوز کرنا غلط کیسے ہوا؟" اس نے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا۔ حمائل لاجواب تھا وہ بس اسے سن رہا تھا۔ حوریہ وہ واحد لڑکی تھی جسے حمائل کسی بھی وقت، کتنی ہی دیر تک ایسے بیٹھے سن سکتا تھا۔

آپ جانتے ہیں ہمارے نبی کی پہلی زوجہ اور محبوب خاتون حضرت خدیجہ سے" شادی کیسے ہوئے؟" اس نے پھر سے سوال کیا حمائل نے خاموشی سے نظریں جھکا لیں۔

حضرت خدیجہ نے جب آپ کو دیکھا تھا تو انہیں آپ سے محبت ہو گئی تھی۔ پھر" ان نے اپنے غلام سے نبی کریم کی بہت تعریف سنی اور ان نے نبی اکرم کو شادی

www.novelsclubb.com

کے لیے پیغام بھیجا۔ نبی اکرم نے قبول کر لیا۔" وہ نرم لہجے میں بول رہی تھی وہ ۔جب بھی بولتی تھی سامنے موجود شخص کھو سا جاتا تھا

اگر لڑکی کا لڑکے کو پرپوز کرنا غلط ہوتا تو کیا نبی اکرم نہ بتاتے؟"اس نے سوالیہ " نظروں سے حمائل کو دیکھا جو ایک ہاتھ سے اس کے بریسلٹ سے کھیلتے اسے دیکھتے ۔سن رہا تھا

لوگ تو ایسی لڑکی کے کردار پر بات کرتے ہیں نا۔اس لیے مجھے اس کی فکر ہے میں " نہیں چاہتا کہ کوئی بھی میری بہن کے بارے میں غلط بات کرے۔ وہ حساس ہے ۔اسے کوئی کچھ کہے گا تو میں برداشت نہیں کر پاؤں گا۔" وہ آہستہ سی آواز میں بولا

اگر کوئی بات کرے گا تو آپ اسے پروٹیکٹ کرنے کے لیے ہوں گے نا۔لوگوں " کے سامنے اس کے حق میں لڑنے کے لیے ہوں گے نا۔"اس نے سمجھاتے ہوئے ۔کہا تو حمائل نے اثبات میں سر ہلایا

لوگوں کا کیا وہ تو بہت سی غلط باتوں کو صحیح اور صحیح باتوں کو غلط بولتے ہیں۔تو کیا" ہمیں لوگوں کی ہر غلط بات کو سننا چاہیے؟"اس نے اس کی طرف دیکھتے سوال کیا تو حمائل نے نفی میں سر ہلایا۔

آج آپ کے مرحا کے ساتھ اس رویے نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے۔"اس نے" منہ بناتے ہوئے کہا۔

ایم سوری۔پتہ نہیں کیوں اچانک غصے میں آ گیا۔"اس نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے" کہا۔اس کے لہجے میں ندامت تھی۔

آپ جانتے ہیں مرحا سینسٹو ہے ہر چھوٹی چھوٹی بات کو فیل کرتی ہے۔اب مرحا" سے بات کریں۔اس سے معافی مانگیں۔اس کے لیے آپ بہت اہم ہیں۔باقی بات ہم بعد میں کریں گے۔"اس نے حمائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

میں جاتا ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا"۔

مرحا اپنے بیڈ پر لیٹی سرہانے کے نیچے منہ چھپائے رو رہی تھی۔آج پہلی بار حمائل نے اس سے اتنے غصے سے بات کی تھی۔اس کا دل بہت بری طرح ٹوٹا تھا۔

حمائل نے دروازے پر دستک دی۔اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔وہ جانتا تھا کہ جب بھی مرحا ناراض ہوتی تھی تو کبھی بھی دستک کا جواب نہیں دیتی تھی۔اس نے پھر سے دستک دی مرحا بیڈ پر بیٹھ گئی اور سرہانہ گود میں رکھ لیا وہ جانتی تھی کہ اب حمائل اسے منانے آیا ہے۔

حمائل نے تیسری بار دستک دی اور اندر داخل ہوا۔دروازہ بند کرتے ہوئے بیڈ پر آکر مرحا کے سامنے بیٹھ گیا۔

"اس نے مرحا کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ نظریں جھکائے، آئی ایم سو سوری مرحا۔" تکیے پر انگلیاں پھیر رہی تھی۔

ناراض ہو مجھ سے؟"اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے"

۔پوچھا۔مرحا نے اثبات میں سر ہلایا

۔معافی نہیں ملے گی کیا؟"اس نے پھر سے سوال کیا۔مرحا نے نفی میں سر ہلایا"

تم نے پہلے کبھی مجھ سے ایسے بات نہیں کی۔تم چلائے تھے مجھ پر۔"وہ بھرائی"

۔ہوئی آواز میں بولی

۔غلطی ہو گئی ہے مجھ سے معافی مانگ رہا ہوں نا۔"اس نے نرمی سے کہا"

آپ نے بھی تو حوریہ کو پرپوز کیا تھا نا۔کسی نے آپ کو ڈانٹا تھا؟کوئی آپ پر چیخا"

۔تھا۔"اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

میں غلط تھا مرحا مجھے لگا تمہیں مجھ سے بات کرنی چاہیے تھی۔مگر شاید تم مجھ سے"

بھی بات کرتی تو میں تب بھی ایسے ہی غصہ کرتا۔"اس نے نظریں جھکا کر کہنا

۔شروع کیا

مجھے تم بہت پیاری ہو، بہت لاڈلی ہو۔اس لیے میں تمہیں پریشان نہیں دیکھ"
۔سکتا۔"اس نے اس بار ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

۔میں سارم سے خود بات کروں گا۔"اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا"

نہیں تم اس سے بات نہیں کرو گے۔میں نے اس سے بات کی ہے۔اب اسکی"
۔مرضی وہ جو بھی فیصلہ کرے۔"اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

اچھا جیسا تم کہو مگر مجھے معاف کرنے کا ارادہ ہے یا نہیں۔اتنی مشکل سے دو چار"
ایموشنل لائنز کہی ہیں۔"وہ اس کا موڈ سہی کرنے کے لیے شرارتی انداز میں بولا۔
۔مرحا نے اسے گھور کر دیکھا

ہاں تو تمہیں ڈانٹنے کی وجہ سے اتنی کلاس لی ہے حور نے میری۔"اس نے منہ"
۔بناتے ہوئے کہا

۔زرا پرواہ ہے بہن کی تمہیں۔"اس نے اس کی بات پر منہ بناتے ہوئے کہا"

www.novelsclubb.com

ہاں ہے اسی لیے اسے منانے کی کوشش کر رہا ہوں نا۔ ورنہ ایسے کسی کی منتیں" ۔نہیں کرتا میں۔" اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

۔تم کبھی سدھرو گے؟" اس نے سوال کیا"

کبھی نہیں۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا تو مرحا بھی ہنس دی۔ حمائل نے پیار سے" ۔اسے گلے لگایا اور اس کے ماتھے پر پیار دیا

شمسہ خان کی وفات کے بعد سے حمائل، مرحا کے لیے صرف بڑا بھائی ہی نہیں بلکہ ۔ماں کی طرح شفیق اور ہمدرد بھی تھا

www.novelsclubb.com

رات کا اندھیرا ہر طرف پھیل رہا تھا۔ منزل شیر خان میں، تبریز صاحب اس وقت اپنے اسٹڈی روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان نے شبنم آنٹی کو بھیج کر حمائل کو بلوایا ۔تھا

یااللہ آج بچالینا۔ضرور آنٹی نے تے۔بی کو شکایت لگادی ہو گی۔"وہ دروازے
۔کے باہر کھڑا سوچ رہا تھااور پھر ہمت کرتے ہوئے دستک دے کر اندر داخل ہوا

تشریف رکھو۔"ان نے حمائل کو دیکھتے ہوئے اپنے سامنے پڑے صوفے کی"
۔طرف اشارہ کیاتو وہ وہاں براجمان ہو گیا

۔آپ نے بلایا تھا؟"اس نے ہمت کر کے سوال کیا"

میں نے سنا ہے آج تم مرحا پر چیخے چِلائے ہو؟"ان نے ہاتھ میں پکڑی فائلز ایک"
۔طرف رکھتے ہوئے سوال کیا

۔تے۔بی وہ۔۔۔تھوڑا غصے میں تھا۔"اس نے سر جھکائے کہا"

کیا تم نے کبھی مجھے اور اپنے بابا میں سے کسی کو بھی مرحا کے ساتھ غصے میں بات"
کرتے دیکھا ہے؟"ان نے سخت لہجے میں سوال کیا۔حمائل نے سر جھکائے ہوئے
۔نفی میں سر ہلایا

۔سوری تے۔بی آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔"اس نے شرمندگی سے کہا"

آئندہ کی دیکھی جائے گی۔میں آج کی بات کر رہا ہوں۔"ان کا لہجہ تلخ ہوتا جا رہا"

۔تھا

اگر مرحا کسی کو پسند کرتی ہے تو تم کون ہوتے ہو اس کی مخالفت کرنے والے۔تم"

نے بھی اپنی مرضی سے شادی کی ہے۔وہ بھی جس شخص کو پسند کرے گی اس کی

وہیں شادی کرواؤں گا۔"ان نے سخت لہجے میں کہا۔غصے کو ضبط کرنے کے باعث

۔ان کا چہرہ لال ہو رہا تھا

مرحا مجھے تم سے بھی زیادہ عزیز ہے حمائل۔اس کے لیے میں کچھ بھی کرنے کو"

تیار ہوں۔پسند کی شادی تو ایک چھوٹی چیز ہے اس کے لیے تو میں کسی کی جان بھی

۔لے سکتا ہوں۔"ان نے غصے میں کہا

اور حمائل اگر آئندہ تم نے مرحا سے بدتمیزی کی تو جان لے لوں گا تمہاری۔""

۔ان نے انگلی اٹھاتے ہوئے تنبیہہ کی۔حمائل حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگا

سوری تے۔بی۔میں نے مرحا سے بھی معافی مانگ لی ہے۔"اس نے پھر سے"
۔شرمندگی سے کہا

دیکھو حمائل۔عورت کا دل خدا نے بہت نازک بنایا ہے۔تم اسے کوئی بھی بات"
پیار سے سمجھاؤ گے تو وہ تمہاری ہر بات مان لے گی۔اور اگر اس کے ساتھ اپنا رویّہ
۔تلخ رکھو گے تو وہ بھی ضد پر اتر آئے گی۔"اب ان کا لہجہ تھوڑا نرم ہوا

اور تمہیں پتا ہے کہ جب عورت ضد پر اتر آئے تو اس سے زیادہ خطرناک اور باغی"
۔کوئی نہیں ہوتا۔"ان نے سمجھاتے ہوئے کہا۔حمائل نے اثبات میں سر ہلایا

۔دوبارہ شکایت کا موقع نہ ملے مجھے۔"ان نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا"

۔جی۔"اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا"

اب جاؤ یہاں سے۔کام کرنا ہے مجھے۔"تبریز صاحب منہ بنا کر کہتے ہوئے دوبارہ" فائلز کی طرف متوجہ ہو گئے۔اور حمائل شیر خان زندہ بچ جانے پر خدا کا شکر ادا ۔کرتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا

سورج کی روشنی میں شہر یارِ ولا پوری شان کے ساتھ کھڑا تھا۔آج اتوار کا دن تھا حوریہ کافی دن بعد ثمرہ جہاں سے ملنے آئی تھی۔سارم کو آفس سے چھٹی تھی اس ۔لیے وہ بھی حوریہ کا سن کر اوپر ہی تھا

۔حوری یار تمہارے ہاتھ کی چائے پینی ہے۔"سارم نے فرمائش کی"

۔اچھا۔بناتی ہوں۔"وہ کہتے ہوئے اٹھی اور چائے بنانے چلی گئی"

۔حوریہ چائے بنا کر لائی۔اور سب نے اپنا اپنا کپ لے لیا

حوری، حمائل کو کہناڈنر ہمارے ساتھ کرے۔اسے بریانی بہت پسند آئی تھی"
میرے ہاتھ کی بریانی بناؤں گی اس کے لیے۔" ثمرہ جہاں نے کہااور کچن کی طرف
۔بڑھ گئیں

۔اچھاماما۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

سارم تم نے اس دن حمائل سے مرحا کے بارے میں بات کی تھی؟"اس نے یاد"
۔آنے پر پوچھا

۔نہیں تم نے خود منع کیا تھا۔"اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا"

۔اچھا پھر حمائل کو کیسے پتہ چلا؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا"

۔کیا واقعی؟"وہ بھی سن کر حیران ہوا۔حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا"

اس دن لنچ کرتے ہوئے کچھ پریشان سا لگا تھا مجھے بھی۔شاید جب میں تم سے فون"
۔پر بات کر رہا تھا تب سن لیا ہو۔"اس نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا

۔ہاں شاید۔"اس نے سوچتے ہوئے کہااور چائے کا کپ اٹھایا"

تم نے کیا سوچا ہے اس بارے میں؟"حوریہ نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے پھر"
۔سے سوال کیا

مرحا مجھ سے بہتر انسان ڈیزرو کرتی ہے۔جو اسے محبت کرے اور اسکی کیئر"
۔کرے۔"اس نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا

اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ تم اس کے لیے بہتر نہیں ہو؟"اس نے پھر سے سوال"
۔کیا

تم جانتی وہ کتنی حساس اور نازک ہے وہ ویسی محبت ڈیزرو کرتی ہے جیسی حمائل تم"
سے کرتا ہے۔میں شاید اسے یہ مقام کبھی نہ دے سکوں۔"اس نے چائے کا
۔گھونٹ لیتے ہوئے کہا

وہ ٹوٹ جائے گی سارم اور میں اسے ٹوٹا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔"اس نے سارم کو" ۔دیکھتے فکر مندی سے کہا

حور میں بہت کوشش کر کے بھی ماہی کو بھول نہیں پا رہا۔ایسے میں میرے دل" ۔میں مرحا کی جگہ نہیں بن پائے گی۔"اس نے پریشانی سے کہا

میں مرحا کو جانتی ہوں سارم۔وہ کسی کے بھی دل میں جگہ بنا سکتی ہے۔"اس نے" سارم کو دیکھتے ہوئے کہا۔وہ سارم کو مجبور نہیں کرنا چاہتی تھی مگر وہ مرحا کے لیے ۔بھی فکر مند تھی

تم چاہتی ہو میں مرحا سے شادی کر لوں تو تمہارے لیے کر لوں گا۔"اس نے" ۔چائے کے کپ کو گھورتے ہوئے کہا

نہیں میں تمہیں فورس نہیں کروں گی مگر اتنا ضرور کہوں گی کہ اس بارے میں" ۔دوبارہ سوچنا ضرور۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا

۔کوشش کروں گا۔"اس نے کچھ سوچتے ہوئے، چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا"

۔پھر چائے پیتے ہوئے دونوں گپ شپ لگانے لگے

حوریہ اور حمائل ڈنر کے بعد گھر کے لیے نکل گئے۔حمائل گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اور

۔حوریہ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی

حمائل، حمدان کا میسج آیا ہے وہ کل مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔"اس نے کچھ یاد آتے"

۔حمائل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

۔سہی چلو چلیں گے۔"اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا"

نہیں، میں اکیلی جاؤں گی۔"اس نے دوبارہ نظریں سڑک کی طرف موڑتے"

۔ہوئے کہا

۔کیوں؟"اس کو حیرت ہوئی"

جب تک کسی قسم کا خطرہ نہیں تھا میں آپ کو ساتھ لے جاتی تھی مگر اب نہیں" لے کر جا سکتی۔ مجھے امید ہے کہ سیکرٹ کلر میرے میسجز اور کالز ٹیپ کر رہا ہے۔ ۔وہ ضرور کوئی چال چلے گا۔" اس نے تفصیلاً بتایا

آپ مجھے ساتھ چلنے دیں کچھ نہیں ہو گا۔" اس نے جیسے خود کو تسلی دیتے ہوئے" ۔کہا

۔نہیں، آپ مجھ سے ایک وعدہ کریں؟" وہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی" بولیں۔" اس نے اس کی طرف دیکھا۔ آج ان آنکھوں میں کچھ عجیب تھا، اک" ۔خوف

www.novelsclubb.com

مجھے کچھ بھی ہوا تو وہ فائلز حمدان سے لے کر آپ پر اسیکیوٹر احمد نسیم تک پہنچا" دیجیے گا اور ان کی آپ جیسے بھی مدد کر سکے کیجیے گا۔" اس نے اس کی آنکھوں میں ۔دیکھتے ہوئے کہا

حور آپ ایسے کیوں بول رہی ہیں؟"حمائل کو لگا جیسے کسی نے اس کے دل کو نوچا"
۔ہے

وہ حوریہ کمال تھی اسے موت سے ڈر نہیں لگتا تھا لیکن حمائل شیر خان کیا کرے
۔اس کے لیے تو وہ سانسوں کی طرح اہم تھی

میں اس لیے کہہ رہی ہوں کیونکہ مجھے امید ہے کہ حمدان جو ثبوت لے کر آئے گا"
ان میں ضرور سیکرٹ کلر کے بارے کچھ نہ کچھ ضرور مل جائے گا اور سیکرٹ کلر
کبھی نہیں چاہے گا کہ اس کی فائلز میرے ہاتھ لگیں۔"اس نے دوبارہ سڑک پر
۔دیکھتے کہا

www.novelsclubb.com

حور۔۔۔"حمائل نے کچھ کہنا چاہا مگر حوریہ کی طرف دیکھتے ہی اس سے آگے بات"
ہی نہ کی گئی۔وہ پریشان ہوا تھا کیونکہ آج سے پہلے حوریہ نے کبھی ایسی بات نہیں کی
۔تھی

۔حمائل کا دل چاہا کہ کاش آج کی رات بیتے ہی نہ اور کل کا دن کبھی نہ آئے

صبح کا سورج پریشان تھا اور فضا سوگوار۔ حور یہ اس وقت ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔ وہ بیلو کلر کی سادہ قمیض شلوار میں ملبوس، بال پونی میں مقید، میک اپ سے پاک چہرے کے ساتھ کھڑی تھی۔

حمائل کافی دیر سے بیڈ پر بیٹھا غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ جینز پر بلیک شرٹ پہنے، بال سیٹ کیے ہوئے تھا۔ چہرے پر واضع پریشانی کے آثار تھے۔ رات ساری وہ فکر سے سو نہیں سکا تھا۔

"حور، پلیز یار چلنے دیں نا مجھے بھی ساتھ۔" وہ اٹھ کر اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور اس کے بازوؤں کو تھام کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

"مت کریں ایسے آپ مجھے پریشان کر رہے ہیں۔" اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور جو رات سے مجھے پریشان کیا ہے اس کا کیا۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"""آپ کی جان اور آپ کی زندگی اہم ہے میرے لیے۔اس لیے ضد مت کریں۔" اس نے نظریں پھیرتے ہوئے کہا۔

"مجھے کسی کا علم نہیں پر میرے لیے تو آپ اہم ہیں نا۔آپ یہ کیوں نہیں سمجھتیں؟" اس نے پھر سے اسے منانے کی کوشش کی۔

"جب جب آپ کو ساتھ لے جانا سہی لگا آپ کو ساتھ لے کر جاتی رہی تھی نا۔ مگر اب نہیں۔اب آپ کو میرا وعدہ پورا کرنا ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"تم ایسے حالات میں بھی کیسے مسکرا لیتی ہو؟" اس نے اسے مسکراتے دیکھ کر سوال کیا۔

ایسے۔"اس نے دوبارہ مسکراتے ہوئے کہا تو حمائل بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔"

۔اس نے حوریہ کے ماتھے پر بوسہ دیا اور کچھ دیر اسی طرح رہا اور پھر پیچھے ہو گیا

اپنا خیال رکھیے گا حور۔مجھے آپ کی ضرورت ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

۔اور حوریہ کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گیا

حوریہ اس وقت ایک ریستوران میں حمدان کے سامنے والی چیئر پر براجمان تھی۔

حمدان وائٹ ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس، بال جیل سے جمائے ہوئے تھا۔دونوں

۔اس وقت کافی پی رہے تھے

یہ سب فائلز ہیں جو آپ کو چاہیے تھیں۔"حمدان نے کچھ فائلز ٹیبل پر رکھتے"

۔ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

آپ کا بہت شکریہ۔کیا آپ میرا ایک اور چھوٹا سا کام کر سکتے ہیں؟"اس نے"
۔فائلز دیکھتے ہوئے کہا

۔اگر ممکن ہوا تو ضرور۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا"

مجھے لگتا ہے سیکرٹ کلر میری کالز اور میسجز ٹیپ کر رہا ہے۔آپ نے بھی میسج پر"
۔ان فائلز کے بارے میں مجھ سے بات کی تھی۔"اس نے کچھ سوچتے کہا

۔جی ہاں۔"اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا"

سیکرٹ کلر ان فائلز کے پیچھے ضرور آئے گا یا کوئی چال ضرور چلے گا ان کو حاصل"
کرنے کے لیے۔اس لیے میں چاہتی ہوں کہ یہ فائلز آپ کسی اور تک پہنچا دیں۔"
۔اس نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا

۔کس کو دینی ہیں؟"اس نے سمجھتے ہوئے سوال کیا"

شہریار انٹرپرائزز کے سی۔ای۔او کو تو آپ جانتے ہیں نا؟"اس نے سوال کیا تو"

۔حمدان نے اثبات میں سر ہلایا

سارم شہریار۔آپ اس کے آفس یہ فائلز دے دیں اور کہہ دیجیے گا کہ یہ حوریہ"

۔کمال کی امانت ہے۔وہ رکھ لے گا۔"اس نے تفصیلاً بتایا

اوکے شیور۔پھر میں چلتا ہوں۔میری فلائٹ بھی ہے آج کی۔"وہ کہتے ہوئے"

۔اٹھا اور ٹیبل سے فائلز اٹھاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا

حوریہ بھی پیمنٹ کرتے ہوئے باہر آئی اور گاڑی اسٹارٹ کر کے پارکنگ سے

نکالتے ہوئے، سڑک پر ڈال دی۔ابھی حوریہ مین روڈ پر پہنچی ہی تھی جب اس کا

فون بجا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا۔سامنے ایک ان ناؤن نمبر تھا۔حوریہ نے

۔کال پک کی

۔ہیلو مس حوریہ کمال۔"ایک انجان آواز سنائی دی"

۔کون؟"اس نے نا سمجھی میں پوچھا"

گاڑی دھیان سے چلایئے کیونکہ اگر گاڑی کی بریکس فیل ہوں تو گاڑی حادثے کا" شکار ہو جاتی ہے۔"فون سے ابھرتی آواز پر اس نے حیرانگی سے بریک لگانے کی ۔کوشش کی مگر بریک کام نہیں کر رہی تھی

اگلی زندگی مبارک مس حوریہ کمال۔"فون سے دوبارہ آواز ابھری اور کال کٹ" گئی۔حوریہ نے ایک نظر فون پر ڈالی اور پھر سڑک پر۔اسے ہر ممکن کوشش کر کے ۔خود کو کسی بڑے حادثے سے بچانا تھا

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی،اچانک ایک گاڑی سامنے آئی۔حوریہ نے ہارن پر ہاتھ رکھتے ہوئے، تیزی سے سٹیرنگ گھمایا،ٹائیروں کی رگڑ کی آواز فضا میں گونجی اور گاڑی کلابازیاں کھاتے ہوئے سڑک سے باہر جا گری۔ونڈ اسکرین کا شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی اور حوریہ کو شیشے کے ٹکڑے اپنے چہرے اور جسم میں پیوست ہوتے محسوس ہوئے۔اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تو ادھ کھلی آنکھوں سے بس

اتنا دیکھ سکی کہ گاڑی الٹ چکی ہے اور انجن سے کالا دھواں نکل۔اس کا سر کسی چیز سے ٹکرایا تھا اور ایک درد کرنٹ کی طرح پورے سر اور پھر جسم میں دوڑ رہا تھا۔ پھر اسے اپنے سر پر گرم مائع نکلتا محسوس ہوا۔آہستہ، آہستہ اس کی آنکھوں کے سامنے سب منظر دھندلے ہوئے اور پھر اچانک ہر چیز تاریکی میں ڈوب گئی۔

حوریہ جانتی تھی کہ اس کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔شاید اس کی قسمت میں یہی لکھا تھا اور قسمت میں لکھے حادثے سے کوئی بچ سکا کیا؟

حوریہ کے گھر سے نکلنے کے کچھ دیر بعد حمائل بھی گھر سے نکلا۔اس کی گاڑی تو حوریہ لے کر گئی تھی اس لیے اس نے اپنے دوست سے گاڑی لی اور حوریہ کے پیچھے چلا آیا۔

حوریہ نے اسے منع کیا تھا مگر حمائل اسے مصیبت میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔اس نے حوریہ سے ہر مشکل میں ساتھ رہنے کا وعدہ کیا تھا اور اسے وہ وعدہ بھی نبھانا تھا۔ ۔اسے حوریہ کی حفاظت کرنی تھی

جب حوریہ ریسٹورنٹ میں گئی تو حمائل ریسٹورنٹ سے کچھ فاصلے پر گاڑی میں ہی بیٹھا اس کا انتظار کرتا رہا۔وہ زندگی بھر اس کا انتظار کر سکتا تھا یہ تو کچھ منٹوں کا انتظار ۔تھا

حوریہ جب گھر کی طرف روانہ ہوئی تو حمائل بھی اس سے کچھ فاصلے پر تھا مگر پھر اس کے راستے میں ایک گاڑی آئی اور ایک پل کے لیے حوریہ کی گاڑی اس کی ۔نظروں سے اوجھل ہوئی اور وہی پل تھا جب حوریہ حادثے کا شکار ہوئی

حمائل نے اگلی گاڑی کو اوورٹیک کیا اور اگلا منظر دیکھ کر حمائل کو اپنی روح قبض ہوتی محسوس ہوئی۔حوریہ کی گاڑی سڑک کے کنارے الٹی پڑی تھی اور انجن سے

کالا دھواں تیزی سے نکل رہا تھا جو کہ اس بات کی نشاندہی کر رہا تھا کہ اگلے ہی لمحے گاڑی آگ کی لپیٹ میں آنے والی ہے۔

حمائل نے ایک پل کی دیر کیے بغیر گاڑی، حوریہ کی گاڑی کے پیچھے روکی اور تیزی سے نکل کر اس کی گاڑی کی طرف بھاگا۔اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر گاڑی لاکڈ تھی۔اس نے ٹوٹے ہوئے شیشے سے اندر ہاتھ ڈال کر گاڑی کا لاک کھولا اور اس کے دوران ٹوٹے شیشے کا ایک ٹکڑا اس کے بازو میں پیوست ہو گیا اور خون جاری ہو گیا مگر اس کو اپنی فکر کہاں تھی اسے تو بس حوریہ کو بچانا تھا۔

حادثہ دیکھتے اور بھی لوگ آس پاس اکٹھے ہو گئے۔اس نے چلاتے ہوئے انہیں مدد کا کہا ایک دو آدمیوں نے مل کر زور لگاتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور حمائل نے آگے بڑھ کر حوریہ کو سیٹ بیلٹ کی زد سے آزاد کرتے ہوئے احتیاط سے نکالا۔

حوریہ بے ہوش تھی، آس پاس کی ہل چل سے بے خبر۔ سر، چہرے اور بدن پر جگہ جگہ کانچ پیوست تھے، اور جسم سے خون بہہ رہا تھا۔وہ اسے باہوں میں اٹھائے

تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا ابھی اس نے اپنی گاڑی کی طرف دو قدم ہی بڑھائے تھے کہ حوریہ کی گاڑی میں ایک دم آگ بھڑک اٹھی۔

حمائل نے بے ساختہ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہوئے دیکھا اور خدا کا شکر ادا کیا۔ ایک پل کی دیری کتنا زیادہ نقصان کر سکتی تھی۔اس کا چہرہ اور آنکھیں ضبط کے باعث لال ہو رہیں تھیں۔

ایک آدمی اپنی گاڑی وہیں ایک طرف کھڑی کر کے حمائل کے ساتھ آیا،اسے پیچھے بیٹھنے کو کہا اور خود گاڑی اسٹارٹ کی۔حمائل نے گاڑی کی بیک سیٹ پر حوریہ کو رکھا اور اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔

پلیز انکل جلدی کریں کسی بھی قریبی ہاسپٹل میں لے جائیں۔"حمائل اس سب "
میں پہلی بار گویا ہوا۔اس کی آواز لرز رہی تھی۔آنکھوں سے ضبط کے باوجود آنسو
۔نکل رہے تھے اسے یہ یاد ہی نہیں تھا کہ اس کا اپنا بازو بھی زخمی ہے

حور۔۔۔۔"اس نے حوریہ کے خون سے بھرے چہرے کو دیکھتے کہا اس کی آواز "
بمشکل نکل رہی تھی۔حوریہ کی آنکھ کے پاس لگے کانچ کے ٹکڑے کی وجہ سے چہرہ
خون سے بھرا ہوا تھا۔سر پر لگی چوٹ سے بھی خون نکل کر حمائل کے بازو اور
۔کپڑوں پر لگ رہا تھا

حوریہ بالکل بے سود تھی۔ہوسپٹل 5 منٹ کی دوری پر تھا اور یہ پانچ منٹ حمائل
۔شیر خان پل پل کو ئلوں پر چلنے کی مانند تھے

ہاسپٹل کے باہر گاڑی رکتے ہی حمائل نے گاڑی سے اترتے ہوئے حوریہ کو اٹھایا اور
۔اندر کی طرف بھاگا

۔حوریہ کی حالت کے پیش نظر اسے ایمرجنسی میں شفٹ کیا گیا

۔حمائل نے اپنا فون نکالا اور سارم کا نمبر ملایا

۔ہیلو حمائل۔کیسے ہو؟"سارم نے فون اٹھاتے ہی کہا"

حمائل کچھ دیر بول نہ سکا۔اس کا جسم ضبط کے باوجود کانپ رہا تھا۔آنکھوں سے

۔آنسو چہرے کو بھگو رہے تھے۔بدن پسینے میں نہایا ہوا تھا

۔حمائل۔یار بول کیوں نہیں رہے۔"اس نے پھر سے کہا"

۔وہ حور۔۔۔"حمائل کی بھرائی ہوئی آواز نکلی"

۔کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟"سارم کو اس کی آواز میں واضع تکلیف نظر آئی"

حور کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔تم آجاؤ۔میں اکیلا ہوں۔"اس نے مشکل سے الفاظ"

۔ادا کیے

کہاں ہو بتاؤ؟میں آتا ہوں۔"وہ جلدی سے آفس روم سے نکلا اور بھاگتے ہوئے"

۔باہر گاڑی تک آیا

www.novelsclubb.com

۔حمائل نے اسے ہاسپٹل کا نام بتایا

ابھی ایمر جنسی میں جو پیشنٹ آئی ہیں ان کے ساتھ کون ہے؟"ایک نرس نے"

۔ایمر جنسی روم سے باہر آتے ہو چھا

۔حمائل آگے بڑھا

سر آپ کنسنٹ فارم سائن کریں۔پیشنٹ کی سر جری کرنی پڑے گی اور او نیگیٹو" بلڈ ارینج کر لیں۔زیادہ بلیڈ نگ کی وجہ سے بہت بلڈ لاس ہو گیا ہے ضرورت پڑے گی۔ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔"نرس کے الفاظ حمائل کے دل پر اس وقت ۔کسی تلوار کی کاری ضرب کی طرح لگ رہے تھے

حمائل کے ذہن میں تے۔بی کا نام آیا۔اس نے دوبارہ فون نکالا اور تے۔بی کا نمبر ۔ڈائل کیا

۔ہیلو حمائل۔"تبریز صاحب کی آواز فون میں ابھری"

تے۔بی۔۔۔حور کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔اس کی سرجری ہونی ہے۔بلڈ بھی"
چاہیے۔آپ کا بلڈ گروپ بھی او نیگیٹو ہے۔پلیز جلدی آجائیں۔"اس نے ایک
۔پل بھی ضائع کیے بغیر تفصیل سے آگاہ کیا۔وہ بمشکل خود پر ضبط کیے ہوئے تھا

تم کون سے ہاسپٹل ہو بتاؤ؟میں ابھی آجاتا ہوں۔ویسے بھی میں ابھی گھر ہی جا رہا"
ہوں۔"ان نے فکر مندی سے پوچھا تو حمائل نے بتاتے ہوئے فون بند کیا اور
پاکٹ میں ڈالتے ہوئے اس کا زخمی بازو شرٹ کے ساتھ لگا اور ایک درد کے لہر اس
کے بازو سے گزری اس نے درد سے اپنی آنکھیں میچ لیں۔اپنا بازو دیکھا جہاں سے
۔خون اب بھی رس رہا تھا

www.novelsclubb.com

حمائل۔"سارم کی آواز پر وہ پلٹا اور اسے دیکھتے ہی اس کے گلے لگ گیا اور رو دیا۔ "
۔سارم کا کندھا آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا

حمائل،حوصلہ رکھو کچھ نہیں ہو گا۔"سارم نے اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا اور"
۔اسے پاس پڑی چیئر پر بٹھایا۔اس کی نظر حمائل کے بازو کی طرف گئی

حمائل یار تمہارا بازو بھی زخمی ہے۔تم بینڈاج کرواؤ۔میں یہاں ہوں۔"اس نے"
حمائل کا بازو اوپر کرتے ہوئے دیکھا جہاں شیشے کا بڑا سا ٹکڑا پیوست ہوا تھا۔اس
۔نے نرس کو بلایا اور حمائل کو ضد کے باوجود پٹی کروانے بھیجا

سارم۔بیٹا کہاں ہے حوریہ؟"تبریز صاحب کی آواز پر وہ چونکا جو کہ تیزی سے"
۔اس کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھ رہے تھے

اسے شاید او۔ٹی میں لے گئے ہیں۔"اس نے انہیں بتایا۔چہرے پر پریشانی"
۔کے واضع تاثرات تھے

۔کیسی ہے حوریہ؟کتنی چوٹ لگی ہے؟"ان نے پریشانی سے سوال کیا"

مجھے نہیں پتہ کچھ بھی۔"اس نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا کیونکہ اس کے لیے اب"
۔مزید کھڑے رہنا محال ہو چکا تھا

۔اور حمائل کہاں ہے؟"ان نے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے سوال کیا"

اس کا بازو زخمی ہوا تھا بینڈاج کروانے بھیجا ہے۔"اس نے پریشانی سے پیشانی" ۔مسلتے ہوئے کہا

۔کچھ دیر بعد حمائل واپس آیا۔اس کے بازو پر تین سٹیچز لگے تھے

تم ٹھیک ہو؟"تبریز صاحب نے اس کی اجڑی حالت دیکھتے ہوئے سوال کیا اور" اسے اپنے ساتھ والی چیئر پر بیٹھالیا۔حمائل نے بس اثبات میں سر ہلایا وہ کچھ بھی بولنا نہیں چاہتا تھا۔اس نے اپنی نظریں آپریشن تھیٹر کے دروازے پر جمادیں۔کئی لمحے یونہی بیت گئے۔کچھ دیر بعد نرس باہر آئی اور تبریز صاحب کو اپنے ساتھ لے گئی۔حوریہ کو بلڈ کی ضرورت تھی۔اس کا بلڈ گروپ بھی اسی کی طرح نایاب تھا مگر ۔وہ خوش قسمت بھی تھی جس کو وہ بلڈ گروپ اتنی آسانی سے مل رہا تھا

کچھ لمحات اور سرکے جب ایک ڈاکٹر باہر آیا۔حمائل میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اٹھ ۔کر ڈاکٹر تک جائے مگر اس نے لرزتے قدم اٹھائے اور ڈاکٹر کی طرف بڑھا

ڈاکٹر۔۔۔حور، حور یہ کیسی ہے؟"اس کی آواز بمشکل نکل رہی تھی۔آنکھیں"
۔لال اور کپڑے خون آلود

۔کار ایکسیڈنٹ پیشنٹ؟"ڈاکٹر نے سوال کیا۔تو حمائل بس اثبات میں سر ہلا سکا"

ان کی باڈی سے گلاس کے پیسز نکال دیے گئے ہیں۔مگر ان کی برین انجری"
۔ڈینجرس ہے۔"ڈاکٹر نے بتایا

۔برین انجری؟"اس نے حیرانگی سے سوال کیا"

جی۔برین انجری کی وجہ سے برین کی لیئرز میں سویلنگ ہو گئی ہے۔72آورز تک"
کا ٹائم ہے اگر اس کے اندر اندر سویلنگ ختم ہو گئی تو یہ دوبارہ ٹھیک ہو سکتی ہیں مگر
پیرالائسز اور میموری لاس کا خدشہ ہے اور اگر سویلنگ کم نہ ہوئی تو کاما یا ڈیتھ بھی ہو
۔سکتی ہے۔آپ بس دعا کریں۔"ڈاکٹر نے کہا

حمائل کے دل کو سب سن کر دھچکا لگا۔اسے لگا کہ کسی نے اس کی سانسیں روک لی ہیں یا اس کے دل کو مٹھی میں ضبط کر لیا ہو۔اسے اپنی ٹانگیں بے جان محسوس ہوئیں۔اس نے ہاتھ بڑھا کر ساتھ کھڑے سارم کا بازو تھام لیا۔

"کیا ہم پیشنٹ کو دیکھ سکتے ہیں؟"سارم نے اب سوال کیا۔

"جی، مگر احتیاط کیجیے گا کہ پیشنٹ کے پاس کوئی شور نہ ہو۔"ڈاکٹر نے کہا اور ایکسکیوز کر کے آگے بڑھ گئی۔

""""کچھ نہیں ہو گا حوریہ کو۔وہ سٹرونگ ہے۔اس سب سے بھی مقابلہ کر لے گی۔"""" اس نے حمائل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے حوصلہ دیا مگر شاید اس وقت اسے خود کسی سے ان الفاظ کو سننے کی ضرورت تھی۔

حمائل اس وقت وارڈ روم کے باہر کھڑا تھا۔اس نے دروازے میں لگی گلاس ونڈو سے اندر دیکھا۔حوریہ اس وقت مشینوں کے درمیان تھی۔چہرے پر آکسیجن ماسک۔ماتھے، چہرے اور بازوؤں پر پٹیاں لپٹیں ہوئیں تھیں۔حمائل کے لیے اسے اس طرح دیکھنا تکلیف دہ تھا۔اس نے دروازہ کھولنا چاہا مگر اسے محسوس ہوا کہ اس میں قوت ہی نہیں۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی قطرہ قطرہ کر کے اس کی روح ضبط کر رہا ہے۔اس کی نظروں کے سامنے ایک پرانہ منظر واضع ہوا۔

۔۔۔۔۔۔۔ایک ہفتہ پہلے

حوریہ اور حمائل رات کے اندھیرے میں، اپنے کمرے کی بالکونی میں صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"حور آپ کو موت سے ڈر نہیں لگتا یا سیکرٹ کلر سے کہ وہ آپ کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔"اس نے نا جانے کیا سوچتے ہوئے پوچھا۔شاید دل کا خوف تھا جو کہ زبان پر آیا تھا۔

کیا آپ یا کوئی بھی شخص مجھے گارنٹی دے سکتا ہے کہ اگر میں گھر میں رہوں یا اس کیس پر کام نہ کروں تو میں ہمیشہ زندہ رہ سکتی ہوں؟"اس نے ابرو اچکاتے سوال کیا۔

حمائل نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

موت تو برحق ہے اور ایسی چیز سے کیا ڈرنا جس سے انسان چاہ کر بھی پیچھا نہیں چھڑا سکتا۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔حمائل اسے دیکھتا رہ گیا۔

اور موت تو بس ایک ذریعہ ہے انسان کا اپنے رب سے ملنے کا۔اس لیے اس سے ڈرنا کیسا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔جانے وہ ایسی باتوں پر کیسے مسکرا لیا کرتی تھی۔

۔۔۔۔حال

منظر بدلے حمائل دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔اس نے ناب گھمایا اور اندر داخل ہوا۔ حوریہ کے پاس آیا اور اس کا آئی وی لگا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"حور۔۔۔۔ حور مجھے آپ کی ضرورت ہے اور ہمیشہ رہے گی۔" حمائل نے ضبط سے آنسو روکتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔اور کچھ دیر وہ اس کے پاس یونہی بیٹھا رہا۔اس کے پٹیوں اور مشینوں میں جکڑے ہوئے وجود کو دیکھتا رہا۔

سارم نے شہریار صاحب کو فون کر کے اطلاع دے دی تھی جو ثمرہ جہاں اور سلمہ شہریار کو ساتھ لے کر ہاسپٹل آ گئے تھے۔

حمائل حوریہ کے چہرے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔جب دروازہ ہلکا سا ناک کرتے ہوئے ثمرہ جہاں اندر داخل ہوئیں۔ حمائل مرے قدموں سے اٹھ کر ان کے پاس آیا اور ان کے گلے لگ کر بے آواز رو دیا۔

"ماما۔ میں حور کی حفاظت نہیں کر سکا۔" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

بیٹا تمہارا کوئی قصور نہیں۔اس کی قسمت میں یہ تکلیف لکھی تھی اور ہماری قسمت" میں یہ آزمائش ہمیں اس سے گزرنا تھا۔"ان نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر نرمی سے کہا۔عجیب حوصلہ تھا دونوں ماں بیٹی کا کہ اتنی مشکل حالات میں بھی اتنی پرامید باتیں کر لیتیں تھیں۔

بیٹا جاؤ گھر سے فریش ہو آؤ۔میں حوری کے پاس ہوں۔"ان نے حمائل کا ماتھا" چومتے،اس کا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کیا اور اس کے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے کہا جن پر خون کے دھبے لگے ہوئے تھے۔اس نے اثبات میں سر ہلایا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

منزل شیر خان آج اداس لگ رہی تھی۔مرحاکب سے حوریہ اور حمائل کا انتظار کر رہی تھی اور بار بار حمائل کو کالز کر رہی تھی۔

مرحابیٹا دونوں کو کوئی کام ہو گا آجائیں گے ادھر میرے پاس آکر بیٹھ جاؤ۔""

۔وارث صاحب جو کب سے اسے پریشان دیکھ رہے تھے بولے

بابا فون بھی نہیں اٹھا رہے دونوں۔"اس نے وارث صاحب کے ساتھ صوفے "

۔پر بیٹھتے ہوئے فکر مندی سے کہا

بیٹا فون کی بیٹری ختم ہو گئی ہو گی۔"ان نے پیار سے مرحا کے سر پر ہاتھ پھیرتے"

۔ہوئے ماتھے ہر بوسہ دیا اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا

۔باہر سے گاڑی کے ہارن کی آواز آئی

لو آ گئے ہیں نا۔"ان نے ہارن کی آواز سنتے ہوئے کہا۔مرحا تیزی سے اٹھی اور "

دروازے کی طرف بڑھی جب حمائل کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔بال بکھرے

۔ہوئے، کپڑوں پر خون اور بازو پر پٹی۔مرحا اسے دیکھتے فوراً اس کی طرف لپکی

حمائل یہ سب۔۔۔تم ٹھیک ہو؟حوری کہاں ہے؟"اس نے کپکپاتے ہاتھوں"
۔سے حمائل کا بازو پکڑتے، بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا

حور کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے وہ ہاسپٹل میں ہے۔"اس نے مرحا کی طرف دیکھے بغیر"
۔کہا

۔کیا؟کتنی چوٹ لگی ہے؟"اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے"

میں کپڑے چینج کر لوں پھر چلتے ہیں ہاسپٹل۔"اس نے اسے اپنے ساتھ لگاتے"
۔ہوئے کہا۔مرحا نے آنسو صاف کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

۔حمائل اسے صوفے پر بیٹھاتے اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا

۔بابا حوری۔۔۔"وہ وارث صاحب کے گلے لگ کر رو دی"

۔بیٹا کچھ نہیں ہو گا۔تم اللہ سے دعا کرو۔"ان نے اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے کہا"

مرحا کے لیے حوریہ صرف ایک دوست نہیں بلکہ ہر وہ رشتہ تھی جو مرحا کے پاس نہیں تھا۔ جانے کیوں وہ سب کے لیے ہی اہم تھی سب کو ہی اس کی ضرورت تھی۔

ہاسپٹل کی وارڈ کے باہر اب صرف ثمرہ جہاں، حمائل اور مرحا تھے۔ مرحا نے تو حوریہ کو گلاس ڈور سے ہی دیکھا تھا اور اس کے بعد اس نے اندر جانے سے انکار کر دیا۔ اس کے لیے حوریہ کو یوں مشینز اور پٹیوں میں لپٹا ہوا دیکھنا مشکل تھا۔ وہ مسلسل رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ماما آپ دعا کریں حور بالکل ٹھیک ہو جائے۔" حمائل نے ثمرہ جہاں کے پاس" بیٹھتے ہوئے کہا۔

وہ میری بیٹی ہے میں اس کے لیے دعا کروں گی۔ مگر تم بھی دعا کرو جانے کس کی" دعا خدا جلدی قبول کر لے۔"ان نے حمائل کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نے تو اپنی ماما کی ڈیتھ کے بعد سے نماز تک نہیں پڑھی۔ میں کس منہ سے خدا" کا سامنا کروں یا اس سے دعا مانگوں؟"اس نے سر جھکاتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

ہر انسان خدا کی عبادت کسی نہ کسی ضرورت کے تحت کرتا ہے۔ کسی کو جنت کی" طلب ہوتی ہے اور کسی کو اپنی خواہشات کی۔ مگر وہ خدا ہے، وہ ہر کسی کو عطا کرتا ہے، وہ تو ایک کافر کو بھی سب دیتا ہے اس کے برعکس کے وہ اس پر یقین نہیں رکھتا۔ تم تو مسلمان ہو۔"وہ اسے نرمی سے سمجھا رہیں تھیں۔ حمائل سر جھکائے انھیں سن رہا تھا۔ مرحا بھی نم آنکھوں سے انھیں دیکھ رہی تھی۔

"بیٹا خدا تعالی وہ واحد ذات ہے جس کی طرف جب بھی پلٹ کر جاؤ وہ کبھی آپ کے ماضی کا سوال نہیں کرے گا۔ وہ ذات تواب ہے اور غفور ہے۔ وہ معاف کر دیتا ہے اور اپنی طرف پلٹنے والوں کو پسند کرتا ہے۔" ان نے حمائل کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"میں تو بہت گناہگار ہوں ماما۔" اس نے ندامت سے کہا۔ آنکھیں اب تک نم تھیں۔

"بیٹا کسی کے گناہ اگر دنیا کی ساری مخلوقات کی تعداد سے زیادہ ہوں یا پھر تمام سمندروں کی گہرائیوں سے زیادہ سچی توبہ سے خدا سب معاف کر دیتا ہے۔ وہ انسان کو مواقع دیتا ہے اپنی طرف پلٹنے کے اور جو اس کی طرف پلٹتے ہیں نا خدا ان کو پہلے دن کی طرح گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔" ان نے اسے پیار سے سمجھایا۔

"تم جانتے ہو خدا جب کسی کو اپنے قریب کرنا چاہتا ہے تو اس پر مشکلات اور آزمائشیں مسلّط کرتا ہے۔ اور تم کیا جانو کہ خدا تمہیں بھی اپنے قریب کرنے کا

موقع دے رہا ہو۔اس لیے اس موقع کو غنیمت جانو۔"ان نے پیار سے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا تو حمائل نے اثبات میں سر ہلایا۔

چلیں آئیں کھانا کھالیں۔"سارم گھر سے آیا تو سلمہ شہریار نے اس کے ہاتھ کھانا بھیجا۔وہ جانتا تھا کہ حمائل نے تو دوپہر سے کچھ نہیں کھایا۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔"حمائل نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ضد مت کرنا میرے ساتھ تم نے دوپہر سے کچھ نہیں کھایا۔"سارم نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔

حمائل بیٹا تم اور مرحا کھانا کھاؤ تم نے دوپہر سے کچھ نہیں کھایا۔مجھے ابھی بھوک نہیں ہے۔"ثمرہ جہاں نے حمائل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

ماما آپ کھائیں گی تو میں بھی کھاؤں گا۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اچھا چلو میں بھی تھوڑا کھالیتی ہوں۔"ان مسکراتے ہوئے بولیں۔

سارم تم گھر جاتے ہوئے مرحا کو ڈراپ کرتے جانا۔ میں اور ماما ادھر ہیں۔""

۔حمائل نے کھانا کھاتے ہوئے کہا۔ تو سارم نے اثبات میں سر ہلایا

حمائل مجھے گھر نہیں جانا۔ مجھے ادھر ہی رہنا ہے۔"مرحا نے بھرائی ہوئی آواز میں"

۔کہا۔ وہ کہیں نہیں جانا چاہتی تھی، خاص کر سارم کے ساتھ

۔وہ شخص جب جب مرحا کے سامنے آتا تھا مرحا کو اپنا دل باغی ہوتا محسوس ہوتا تھا

صبح پھر سے آجانا ابھی جاؤ ریسٹ کرو۔"حمائل نے نرمی سے کہا تو مرحا نے اثبات"

۔میں سر ہلایا

www.novelsclubb.com

سارم اس وقت مرحا کے ساتھ اپنے گھر کے راستے میں تھا۔ مرحا مسلسل بے آواز رو رہی تھی۔ سارم نے ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر اس کی طرف بڑھا مگر مرحا نے

۔اس کے ہاتھ سے ٹشو لینے کی بجائے خود ٹشو باکس سے ٹشو نکالا

ناراض ہو مجھ سے؟"سارم نے اپنا ٹشو والا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔وہ اس کا"
۔دھیان بٹانا چاہتا تھا

تم نے حمائل کو میری شکایت کیوں لگائی؟"اس نے سڑک پر چلتی دوسری"
۔گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا

تمہیں لگتا ہے کہ میں نے حمائل کو بتایا ہے؟"اس نے حیرانگی سے مرحا کی طرف"
۔دیکھتے پوچھا

۔تو پھر کیسے پتہ چلا؟"اس نے بھی اب کی بار سارم کی طرف دیکھا"

میں نے حوری سے بات کی تھی شاید تب حمائل نے سن لیا۔"اس نے واپس"
۔سڑک پر نظریں جماتے ہوئے کہا

۔مرحا نے پھر سے رونا شروع کر دیا

پریشان مت ہو مرحا۔ حوری ٹھیک ہو جائے گی۔"اس نے پھر سے ٹشو اس کی"
۔طرف بڑھایا

تم میری فکر نہ کرو۔"اس نے پھر سے اس کے ہاتھ کا ٹشو اگنور کرتے ہوئے ٹشو"
۔باکس سے خود ٹشو نکالا۔سارم مسکرا دیا

اب کیا میرے ہاتھ سے ٹشو بھی نہیں لینا؟"وہ اس کی حرکت دیکھتے ہوئے، مسکرا"
۔کر بولا

تم میری کیئر مت کرو۔ تم نے خود تو کہا تھا تم میری ویسے کیئر نہیں کر سکتے جیسی"
۔میں ڈیزرو کرتی ہوں۔"اس نے ٹشو سے ناک رگڑتے ہوئے کہا

۔دوست تو ہیں نا ہم۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

سارم میں اپنے دل کو اور تکلیف نہیں دے سکتی۔جب تم سامنے آتے ہو تو"
۔میرے دل کا زخم تازہ ہو جاتا ہے۔"اس نے سر جھکائے کہا

میں صحیح کہتا ہوں تم مجھ سے بہتر انسان ڈیزرو کرتی ہو۔" وہ ایک نظر اس پر ڈالتے" ۔ہوئے بولا

تم مجھ سے زیادہ مجھے نہیں جانتے سارم۔ تم غلط کہتے ہو۔" اس نے اس کی طرف" ۔دیکھا اور پھر نظریں موڑ لیں

اچھا یوں رو تو نہیں۔ حوری اگر اس وقت تمہارے ساتھ ہوتی تو کیا تمہیں یوں" ۔رونے دیتی؟" اس نے نرم لہجے میں پوچھا

حوری، کبھی میرا دل بھی نہ توڑتی۔ تم نے توڑا ہے۔" اس کی آنکھوں سے پھر" ۔سے آنسو جاری ہو گئے

www.novelsclubb.com

۔ویسے میں نے انکار تو نہیں کیا ابھی۔" اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

سارم شہریار، اقرار کرنے والے سوچنے کے لیے اتنا وقت نہیں لیتے۔" وہ اس کی" ۔طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ سارم لاجواب ہو گیا

وہ سمجھ رہا تھا کہ مرحاب بھی حوریہ کی وجہ سے رو رہی ہے۔ مگر جب دل پر چوٹ لگتی ہے تو نئے، پرانے سب زخم دوبارہ تازہ ہو جاتے ہیں۔

حمائل ساری رات حوریہ کے پاس بیٹھا رہا۔ اور اب فجر کی آذانیں فضا میں گونج رہیں تھیں۔ حمائل اٹھا وضو کیا، حوریہ کے بیڈ کی ایک طرف جائے نماز بچھائی اور نماز پڑھنے لگا۔ نماز کے بعد وہ کتنی ہی دیر سجدے کی حالت میں روتا رہا۔ جائے نماز کا وہ حصہ آنسوؤں سے گیلا ہو چکا تھا جہاں وہ سجدہ ریز تھا۔

یا اللہ میں تجھ سے حور کی زندگی مانگتا ہوں۔" اس کے لب پھڑ پھڑائے۔ آنسو" مسلسل گالوں کو بھگو رہے تھے۔ آنکھیں ساری رات جاگتے رہنے کی وجہ سے سرخ تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حور کئی لوگوں کی امید ہے۔اس نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر مشکل راستہ چنا۔"
یااللہ اسے صحت، ہمت اور حوصلہ دے تاکہ وہ اپنا مقصد حاصل کر سکے۔" وہ
۔سجدے کی حالت میں پھر سے گویا ہوا

آج کئی سال بعد حمائل شیر خان دعا مانگ رہا تھا مگر اس کی دعا میں صرف حوریہ
کمال ہی تھی۔وہ کتنی ہی دیر سجدہ ریزرہ کر دعا مانگتا رہا اور پھر جب دل پر سکون ہوا تو
اٹھا اور واپس حوریہ کے پاس آ بیٹھا۔اس کا ہاتھ تھاما۔اس کی نظر پاس پڑی میز پر
موجود، حوریہ کے بریسلیٹ اور رنگ پر گئی جو کہ آپریشن کے بعد نرس نے حمائل
۔کو دیں تھیں۔حمائل نے آگے بڑھ کر وہ اٹھالیں اور پھر کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہا

www.novelsclubb.com

حورا گر یہ ایکسیڈنٹ واقعی میں سیکرٹ کلر کی چال ہوئی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ "
میں اس کی ہر چال اس پر الٹا دوں گا۔" اس نے ہلکی سی بڑبڑاہٹ کے ساتھ کہا۔
دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور ثمرہ جہاں اندر داخل ہوئیں۔وہ تہجد کے وقت
۔اٹھ کر باہر گئیں تھیں اور اب واپس آئیں تھیں

حمائل بیٹا تم بھی ریسٹ کر لو تھوڑا سا۔"ان نے پیار سے اس کی پشت سہلاتے ہوئے کہا۔

مجھے نیند ہی نہیں آ رہی ماما۔"اس نے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔" ثمرہ جہاں بیڈ کی ایک طرف لگے صوفہ پر بیٹھ گئیں۔

ایکسیڈنٹ کس وجہ سے ہوا ہے کچھ پتہ چلا؟"ان نے مدھم آواز میں سوال کیا تو" حمائل نے نفی میں سر ہلایا۔

ساڑھے چھ بجے کے قریب حمائل وارڈ روم سے باہر نکلا اور 10 منٹ بعد چائے اور ناشتہ لے کر اندر داخل ہوا اور ٹیبل پر ناشتہ رکھا۔

ماما یہ آپ کے لیے ناشتہ۔"اس نے ثمرہ جہاں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا" تمہیں کیسے پتہ کہ میں جلدی ناشتہ کرتی ہوں؟"ان نے حیرانگی سے سوال کیا"۔

www.novelsclubb.com

حور نے بتایا تھا کہ آپ کی عادت ہے جلدی ناشتہ کرنے کی۔"اس نے صوفے پر" ۔بیٹھتے ہوئے،ایک نظر حوریہ پر ڈالتے ہوئے کہا

حور نے بتایا اور تم نے یاد رکھا۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا تو حمائل نے اثبات" ۔میں سر ہلایا

دن کے گزرنے کے ساتھ ساتھ حوریہ اور حمائل کے جاننے والے کئی لوگ جو اس حادثے کے بارے میں جان سکے ہاسپٹل، حوریہ کے لیے گلدستے اور دعاؤں سے بھرے کارڈز لے کر آئے تھے۔رئیسہ خان بھی حوریہ کے حادثے کا سن کر ۔پاکستان آ گئیں تھیں

www.novelsclubb.com

حمائل نے دن کا کچھ حصہ ایکسیڈنٹ کی وجہ جاننے کے لیے نکالا تھا مگر کوئی فائدہ نہ ہو سکا۔اب اس بارے میں صرف حوریہ ہی بتا سکتی تھی اگر قدرت اسے موقع دیا ۔تو

رات کے اندھیرے میں زری کسی کا انتظار کرتے ہوئے، لاؤنج میں چکر لگا رہی تھی۔ جب دروازے پر ہارن کی آواز آئی۔ تو وہ باہر کی طرف بڑھی اور گیٹ کھولا، ۔گاڑی اندر داخل ہوئی اور وہ گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے ہوئے باہر نکلا

اتنی دیر کیوں لگادی؟ میں کب سے انتظار کر رہی ہوں۔"زری نے منہ بناتے" ۔ہوئے سوال کیا

۔تم جانتی ہو دیر کیوں ہوئی۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

۔ہاں یہ تو ہے۔"اس نے اس کے ساتھ اندر بڑھتے ہوئے کہا"

آج میں حوریہ کو دیکھنے گئی تھی۔"اس نے اندر آتے، رخ اس کی طرف کرتے،" ۔اسے دیکھ کر بتایا

۔تمہیں لگتا ہے میں نہیں جانتا۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا"

میں جانتی ہوں آپ کو پتہ ہے پر میں آپ کو کوئی بات بتائے بغیر رہ سکتی ہوں"
۔کیا؟"اس نے مسکراتے ہوئے کہا

حمائل آج ایکسیڈنٹ کی وجہ تلاش کرنے نکلا تھا۔ مگر شاید وہ اس بات سے انجان"
ہے کہ میں صرف کام نہیں کرتا بلکہ ثبوت بھی مٹاتا ہوں۔"اس نے طنزیہ انداز
۔میں کہا

۔اور فائلز ملی کیا وہ؟"اس نے کچھ سوچتے ہوئے سوال کیا"

گاڑی جل گئی ہے تو فائلز کیسے بچنی ہیں؟ ویسے میرا ارادہ گاڑی جلانے کا نہیں تھا"
کیونکہ وہ اس بے روزگار حمائل کی تھی مگر وہ خود ہی جل گئی۔"اس نے کندھے
۔اچکاتے ہوئے کہا

۔اور اس کال کا کیا جو آپ نے حوریہ کو کی تھی؟"اس نے یاد آنے پر سوال کیا"

کال میں نے ان۔ناؤن نمبر سے کی تھی۔اور وائس بھی چینج کی تھی۔اگر اسے" ہوش آ بھی گیا تو وہ مجھ تک کبھی پہنچ نہیں پائے گی۔"اس نے فخریہ انداز میں کہا تو زری نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

سیکرٹ کلر کچی گولیاں نہیں کھیلتا۔"اس نے کہتے ہوئے ایک قہقہہ لگایا تو زری" بھی ہنس پڑی۔

آپ اسے اپنے راستے سے ہٹا کیوں نہیں دیتے؟"زری نے کچھ سوچتے ہوئے" ہوچھا۔

یہ تو تم بہت اچھے سے جانتی ہو کہ میں حوریہ کو کیوں نہیں مار رہا۔"اس نے دیوار" کو گھورتے ہوئے کہا۔

تم نے ارمان کو سلا دیا ہے میں نے کہا تھا آج اسے جاگتے رہنے دینا؟"وہ شاید اس" موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔

دن سارا شرارتیں کرتا رہتا ہے اور اس وقت نیند سے نڈھال ہو جاتا ہے تو میں" ۔نے سلا دیا۔"اس نے صوفے کی پشت پر سر ٹکاتے ہوئے کہا

اچھا چلو میں اسے سوتے ہوئے ہی دیکھ لوں گا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔" زری نے صوفے سے اٹھتے ہوئے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔اس نے زری کا ہاتھ ۔تھاما اور اس کے ساتھ چل دیا

اگلا دن بھی یونہی گزر گیا۔حوریہ بیڈ پر بے سود،دنیا کی فکروں سے آزاد پڑی رہی اور حمائل اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرتا رہا اور انتظار سے زیادہ اذیت ناک ؟کوئی احساس ہو سکتا ہے کیا

رات کے ایک بجے کا وقت تھا جب حمائل چیئر بیڈ کے پاس رکھے، حوریہ کا ہاتھ تھامے، بیٹھے بیٹھے جانے کب نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔ جب اپنے ہاتھ پر اسے حرکت محسوس ہوئی اور پھر کسی نے اس کا ہاتھ نرمی سے تھاما۔ اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں تو جیسے کسی نے اس کے اندر نئی روح پھونک دی ہو، اسے دوبارہ سے زندہ کر دیا ہو۔ حوریہ نے اس کے ہاتھ کو تھاما ہوا تھا اور اس نے آنکھیں کھولی ۔ہوئیں تھیں۔ حمائل نے اس کا ہاتھ لبوں سے لگایا

حور۔۔۔"حمائل نے حوریہ کے پاس جھکتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں پکارا"

حوریہ نے اس کی طرف آنکھیں گھمائیں۔ حمائل کی آنکھیں نم ہو گئیں، خوشی کے آنسو جیسے آنکھوں کی باڑ سے نکلنے کو بے تاب ہوئے۔ حوریہ کی آنکھ سے آنسو بہا ۔جسے حمائل نے ہاتھ بڑھا کر صاف کیا۔ وہ باہر کی طرف بھاگا اور ڈاکٹر کو بلا کر لایا

ڈاکٹرز چیک اپ کرنے لگے۔ حمائل ڈاکٹرز کو سننے کے لیے بے قرار کوریڈور کر ۔چکر کاٹنے لگا۔ ثمرہ جہاں باہر بنچ پر بیٹھے کسی ورد میں مصروف ہو گئی تھیں

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات سر کے، کچھ پل مزید بیتے اور پھر ڈاکٹرز روم سے باہر آئے۔ حمائل تیزی سے ان کی طرف لپکا۔

"کنگریچولیشنز مسٹر حمائل۔ آپ بہت لکی ہیں۔ آپ کی وائف ان چند لوگوں میں سے ہیں جو اس قدر شدید برین انجری سے صحت مند واپس آئی ہیں۔ ابھی ان سے زیادہ بات چیت کرنے سے گریز کیجیے گا۔ ہم کچھ دن انہیں انڈر آبزرویشن رکھیں گے اس کے بعد ڈسچارج کریں گے۔" ڈاکٹر نے تفصیل سے آگاہ کیا اور باہر چلا گیا۔

خوشی کے مارے حمائل کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی مگر ڈاکٹرز کے سامنے اس نے خود پر ضبط کر لیا۔ حمائل کے لیے، اس سے بڑھ کر خدا کی طرف سے کیا انعام ہو سکتا تھا کہ اسے اس کی حور لوٹا دی گئی تھی۔

ثمرہ جہاں حوریہ کے پاس اس کا ہاتھ تھامے کھڑیں تھیں ان کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے۔ انہوں نے جھک کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ حوریہ کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل کر تکیے میں جذب ہوئے۔

حمائل کچھ دیر بعد وضو کر کے اندر داخل ہوا اور نم آنکھوں سے حوریہ کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو حوریہ بھی مسکرا دی۔خوشی کے آنسو پلکوں کا بند توڑ کر بہہ نکلے۔

حمائل نے شکرانے کے نوافل ادا کیے اور پھر حوریہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

حمائل نے سارم اور مرحا کو، حوریہ کے ہوش میں آنے کے بارے میں میسج کیا۔وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں بھی حوریہ کے لیے اس جتنے ہی بے چین ہیں۔

ڈاکٹر نے حوریہ کو ڈسچارج کرنے سے پہلے اس کی صحت کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے کسی کو بلایا۔حمائل ثمرہ جہاں کو ساتھ لے کر گیا۔

"آپ کی وائف کی ریکوری امیزنگ ہے۔ایسے کیسز میں ایسی اور اتنی جلدی ریکوری کے چانسز کم ہوتے ہیں۔"ڈاکٹر نے حوریہ کی رپورٹس دیکھتے ہوئے کہا۔

مگر کچھ ایسے معاملات ہیں جن کے بارے میں آپ کے لیے جاننا ضروری ہے۔""
۔ڈاکٹر نے تمہید باندھتے ہوئے کہا

جی آپ سب کچھ کلئیر بتائیں۔ہم ان کی صحت پر کسی قسم کا کمپرومائز نہیں"
۔کر سکتے۔"حمائل نے سنجیدہ لہجے میں کہا

آپ کی پیشنٹ باقی تو نارمل لائف گزاریں گی مگر شاید اب کبھی ایکسپیکٹ نہیں کر"
پائیں گی کیونکہ شیشے کے ٹکڑوں سے کافی انٹرنل ڈیمیج ہوا ہے۔"ڈاکٹر کی بات نے
۔جیسے حمائل اور ثمرہ جہاں کے سر پر ایک دھماکا کیا

۔کیا۔۔۔"حمائل اتنا ہی کہہ سکا"

یہ سب رپورٹس دیکھتے ہوئے بتایا ہے مگر خدا کے کاموں کا کسے علم۔یہ سب اس"
کی قدرت میں ہے۔"ڈاکٹر نے پر سکون انداز میں کہا۔ڈاکٹر سے مزید حوریہ کے
کھانے اور میڈیسن وغیرہ کے بارے میں بات کرنے کے بعد حمائل اور ثمرہ جہاں
۔واپس آئے

www.novelsclubb.com

ماما پلیز اس بارے میں میرے اور آپ کے علاوہ کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے۔ حور" کو تو بالکل بھی نہیں۔"اس نے کوریڈور میں چلتے ہوئے ثمرہ جہاں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے میں کسی کو نہیں بتاؤں گی مگر میرے خیال سے حوری کو تو اس بارے" میں پتہ ہونا چاہیے نا۔"ان نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

بیٹھیں ہم بات کر کے چلتے ہیں۔"اس نے رک کر ایک طرف لگی چیئرز کی طرف" اشارہ کرتے ہوئے کہا۔تو ثمرہ جہاں بیٹھ گئیں اور حمائل بھی ان کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

ماما آپ جانتی ہیں حور نے پہلے ہی اس کیس پر کام کرتے ہوئے پریشان رہتیں" ہیں۔وہ ظاہر نہیں کرتیں مگر وہ پریشان رہتیں ہیں۔وہ اکثر خواب میں ڈر جاتیں ہیں۔میں نہیں چاہتا کہ اس سب میں ان پر ایک اور بوجھ ڈالا جائے۔"اس کے لہجے میں واضع پریشانی اور فکر مندی تھی۔وہ واقعی میں صحیح بات کر رہا تھا۔

اگر حور کو پتہ چل گیا تو وہ اس بارے میں سوچ سوچ کر خود کو پریشان کریں گی۔"
خود کو مجرم محسوس کریں گی، نہ چاہتے ہوئے بھی خود کو مجھ سے الگ کرنے کی
کوشش کریں گی اور میں یہ کبھی نہیں ہونے دے سکتا۔"اس نے ثمرہ جہاں کا ہاتھ
۔تھامتے ہوئے کہا

۔جیسے تمہاری مرضی بیٹا۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا"

یقین کریں۔ماما میں حور کی کسی بھی پریشانی کا بوجھ اٹھا سکتا ہوں اور یہ بھی اٹھالوں"
۔گا۔"اس نے مسکراتے ہوئے یقین دہانی کروائی

۔ہمیشہ خوش رہو بیٹا۔"ان نے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا"

ویسے بھی شاید یہ خدا کی طرف سے میرے لیے ایک آزمائش ہو۔اور اس بار میں"
۔آزمائش پر پورا اترنا چاہتا ہوں۔"اس نے نم آنکھوں سے کہا

چلو حوری کے پاس چلیں نیند سے جاگنے والی ہو گی۔"ان نے اٹھتے ہوئے کہا۔تو"
۔وہ بھی ان کے ساتھ اٹھا اور چل دیا

منزل شیر خان میں حوریہ کے آنے سے جیسے رونق دوبارہ سے آگئی تھی۔حوریہ کو کل رات ہی ڈسچارج کر دیا گیا تھا مگر ابھی اسٹچز کھلنے میں کچھ دن تھے۔اس کی آنکھ کے نیچے بھی اسٹچز لگے ہوئے تھے جس کی وجہ سے ایک آنکھ پر بینڈاج لگی ہوئی تھی۔شاید خدا کا اس پر کرم تھا کہ اس کو کسی قسم کی بون انجری نہیں آئی تھی۔البتہ
۔جسم کے مختلف حصوں شیشے کے ٹکڑے دھنسنے کی وجہ سے چوٹیں آئی تھیں

مرحا،حوریہ کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اور اپنے ہاتھوں سے حوریہ کو سوپ پلا
۔رہی تھی

حوری، تمہیں پتہ ہے،میں کتنا ڈر گئی تھی۔تم جانتی تو ہو تمہارے علاوہ کوئی"
۔دوست نہیں ہے میرا۔"مرحا نے سوپ کا چمچ بڑھاتے ہوئے نم آنکھوں سے کہا

مجھے پتہ ہے اسی لیے تو واپس آئی ہوں تمہارے لیے۔"اس نے مسکراتے ہوئے" ۔کہا

جی جی، محترمہ ہمارا تو آپ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے نا۔"حمائل نے منہ بناتے" ۔ہوئے کہا

آپ کو کیا تھا آپ تو دوسری شادی کر لیتے مرحا کیا کرتی؟"اس نے کندھے" ۔اچکاتے ہوئے کہا

ویسے آئیڈیا برا نہیں تھا مگر میرے ذہن میں کیوں نہیں آیا۔"حمائل نے افسوس" ۔کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

حمائل تم جھوٹ کیوں بول رہے ہو۔تم تو پوری تیاری کر رہے تھے نا دوسری" شادی کی۔"سارم نے ایک شرارتی مسکان کے ساتھ کہا۔حوریہ نے حمائل کو ایک ۔گھوری سے نوازا

۔ایسا کب ہوا؟"حمائل نے حیرانگی سے سارم کو دیکھتے ہوئے کہا"

وہی وہ جو ماڈرن حسینہ آئی تھی حوریہ کی عیادت کرنے۔وہ جس سے بڑا مسکرا"
۔مسکرا کے گپ شپ ہو رہی تھی۔"سارم نے مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا

۔حمائل کون تھی وہ؟"حوریہ نے حمائل کو گھورتے ہوئے پوچھا"

سارم، تم کیوں میری بیوی کو قاتل بنانا چاہتے ہو؟"حمائل نے اسے جواب دیے"
۔بغیر سارم کو دیکھتے ہوئے کہا

حوری، بہت ہی ماڈرن تھی۔شاید اسلام آباد سے آئی تھی۔"سارم نے سنجیدہ"
۔انداز میں کہا۔حمائل نے اسے آنکھیں نکالتے ہوئے گھورا

۔وہ آنیہ۔۔۔"حوریہ نے اچانک سے اس کا نام لیا"

۔ہاں ہاں کچھ ایسا ہی نام تھا اس کا۔"سارم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا"

آنیہ نہیں وانیہ مراد۔"حمائل نے حوریہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔مرحا حیرت"
۔سے ان سب کے ڈرامے دیکھ رہی تھے

زرا ان سب کو جانے دیں پھر میں بتاتی ہوں آنیہ کے وانیہ۔"حوریہ نے گھورتے"
۔ہوئے کہا

۔سارم کے بچے تو اکیلے میں مل زرا۔"حمائل نے اسے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا"
مجھے نہیں لگتا آج کے بعد موقع ملے گا۔"سارم نے حوریہ کی طرف اشارہ کرتے"
۔ہوئے کہا جو کہ ابھی بھی حمائل کو گھور کر دیکھ رہی تھی

۔حمائل نے ایک نظر حوریہ کو دیکھا اور پھر سارم کو

اوکے بائے۔میں چلتا ہوں۔حمائل ول سی یوان جنت ناؤ۔"سارم نے مسکراتے"
۔ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا

ایک بار تم شادی کر لو۔ گن گن کر بدلے لوں گا۔"حمائل نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

سارم ایک شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ، کندھے اچکاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا اور حمائل اسے باہر تک چھوڑنے چلا گیا۔

حمائل کو واپس آنے میں دیر ہو گئی کیونکہ وہ مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا تھا۔ وہ روم میں واپس آیا تو حوریہ نماز پڑھ رہی تھی۔ وہ روم میں پڑے صوفہ پر بیٹھ کر حوریہ کو دیکھنے لگا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حوریہ نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے جائے نماز دراز میں رکھی اور اس کو زور سے بند کیا۔ حمائل مسکرا دیا وہ جانتا تھا حوریہ غصے میں ہے۔

"آہ، سارم تمہیں ترس نہیں آتا مجھ پر۔"اس نے دل میں سوچا۔

حوریہ اب وارڈروب کی طرف بڑھی،وارڈروب میں چادر رکھی اور اس کا دروازہ زور سے بند کیا۔اب وہ بیڈ پر آکر بیٹھی اور ایک نظر حمائل کو دیکھا جو فون پر نظریں جمائے،اسے مکمل طور پر نظر انداز کر رہا تھا۔

اب حوریہ نے سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولا اور اسے بھی زور سے بند کیا۔

"آہ حور،رحم کریں تھوڑا مجھ غریب پر۔پہلے ہی میری گاڑی جل گئی ہے.اب کیا فرنیچر بھی توڑنا ہے؟"اس نے موبائل سے نظریں اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اس نے جو پیسہ دوسری شادی کے لیے جمع کر رہے ہیں نا اس کی گاڑی لے لیں۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔حمائل صوفے سے اٹھ کر بیڈ پر اس کے سامنے آکر بیٹھا۔

"وہ اسے تنگ کرتے ہوئے میرے اکاؤنٹس پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے آپ نے؟"بولی۔

مجھے نہیں ضرورت آپ کے اکاؤنٹس چیک کرنے کی ویسے بھی آپ کے" ۔اکاؤنٹس میں پیسے تھوڑی ہونے ہیں۔"اس نے طنزیہ انداز میں کہا

تو پھر آپ کو اس وانیہ سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔مجھ جیسے غریب سے" صرف آپ ہی شادی کر سکتی ہیں اور کوئی نہیں۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے ۔کہا

تو پھر وہ اسلام آباد سے یہاں کیا کرنے آئی تھی؟"اس نے تفتیشی انداز میں ابرو" ۔اٹھاتے ہوئے سوال کیا

اس کی خالہ یہاں ہوتی ہیں۔ان کے پاس آئی ہوئی تھی اور ساتھ ہی اپنی" انگینجمنٹ پر انوائٹ کرنے بھی آئی تھی،تو آپ کے ایکسیڈنٹ کا سن کر عیادت ۔کرنے چلی آئی۔"اس نے حوریہ کی خالی کلائی سہلاتے ہوئے مسکرا کر کہا

تو پھر آپ دوسری شادی والی بات پر اتنا خوش کیوں ہوئے تھے؟"اس نے" ۔گھورتے ہوئے پوچھا

ہر مرد خوش ہوتا ہے جب اس کی بیوی اس کی دوسری شادی کی بات کرے۔"وہ"
۔مُسکراتے ہوئے کندھے اچکا کر کہا

استغفراللہ۔حمائل کتنا مسکرا رہے ہیں آپ دوسری شادی کا سن کر۔"اس نے"
۔حمائل کے کندھے پر پنچ کرتے ہوئے کہا

۔تشدد تو مت کریں کریں اپنے معصوم شوہر پر۔"وہ کراہتے ہوئے بولا"

۔آرام سے تو مارا ہے۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

عورتیں اپنے شوہروں پر تشدد کا کیس فائل کرتی ہیں مگر ہمارے کیس میں مجھے"
۔اپنی بیوی پر تشدد کیس فائل کرنا پڑے گا۔"اس نے بمشکل ہنسی روکتے ہوئے کہا

اتنی زور سے تو نہیں مارا ویسے ہی کہیں جیل میں بھیجنے کا بہانہ چاہیے تاکہ دوسری"
۔شادی کر سکیں۔"اس نے گھورتے ہوئے کہا

آہ حور، آپ کیسے میرے دل کی ہر بات جان لیتی ہیں۔"وہ اسے ستاتے ہوئے"

۔بولا

۔حمائل۔۔۔"وہ اسے گھوری سے نوازتے ہوئے بولی"

حور، کیسے بتاؤں آپ کو کتنی دعائیں کیں ہیں آپ کی صحت کے لیے۔"اس نے"

۔حوریہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

ویسے ہی جیسے وانیہ سے باتیں کر رہے تھے۔ویسے اس سے باتیں کرتے ہوئے"

دعا کے لیے وقت نکالنا مشکل ہوا ہو گا نا؟"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔حمائل

۔اس کے انداز پر ہنس دیا۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ جیلسی میں کتنی کیوٹ لگتی تھی

حور، پتہ نہیں میں جنت میں جاؤں گا یا نہیں مگر اگر جنت میں گیا تو میں وہاں بھی"

خدا سے ستر حوروں کی بجائے آپ کا ساتھ مانگوں گا۔"اس نے مسکراتے ہوئے

۔کہا

حمائل میرا بریسلیٹ اور رنگ کہیں گم ہو گئیں ہیں؟"اس نے اپنی کلائی دیکھتے" ۔ہوئے یاد آنے پر کہا

آہ حور،ایسی خوفناک باتیں کر کے کیوں ہارٹ اٹیک کروانا چاہتی ہیں مجھے۔"اس" ۔نے افسوس کرتے ہوئے کہا

اب ایکسیڈنٹ کے بعد مجھے ہوش تھوڑی تھی کہ میں ہاسپٹل کیسے پہنچی یا کون لے" کر گیا اور بریسلیٹ اور رنگ کہاں گئی۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔حمائل اس کے پاس سے اٹھا اور بیڈ کے دوسری طرف سائیڈ تک گیا۔اس میں سے کچھ نکالا اور واپس حوریہ کے پاس آکر بیٹھا۔اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کی انگلی میں رنگ پہنائی اور پھر اس کی کلائی میں بریسلیٹ پہنایا اور پھر مسکراتے ہوئے حوریہ کی ۔طرف دیکھا جو کہ حیرانی اے اسے دیکھ رہی تھی

۔یہ آپ کو کیسے ملیں؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا"

اب میں اتنا بڑا نقصان برداشت نہیں کر سکتا تھا پہلے ہی بے روزگار ہوں۔"اس"
۔نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

۔بتائیں نا۔"اس نے اسرار کیا"

۔آپ کو ہاسپٹل میں ہی لے کر گیا تھا۔"اس نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا"

۔واقعی؟ مگر آپ تو گھر تھے نہ؟"اس نے حیرت سے پوچھا"

میں جانتا ہوں آپ مجھے ساتھ نہیں لے کر گئیں پر حور میں نے آپ سے ہر"
مشکل میں ساتھ کھڑے ہونے کا وعدہ کیا تھا تو اپ کی حفاظت کے لیے آپ کی
گاڑی سے کچھ فاصلے پر تھا۔ مگر جانے کہاں اور کیسے مجھ سے بھول ہو گئی اور آپ کے
ساتھ حادثہ پیش آیا۔"اس کی آنکھیں حادثہ یاد کرتے ہوئے نم ہوئیں مگر وہ مسکرا
۔دیا

تو آپ کے بازو پر چوٹ بھی تبھی آئی تھی؟ جسے آپ مجھ سے چھپانے کی کوشش" کر رہے ہیں۔"اس نے اس کا بازو سیدھا کرتے ہوئے پوچھا۔حمائل نے اثبات میں سر ہلایا۔

"شکریہ حمائل مجھے سٹاک کرنے کے لیے۔"اس نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

""شکریہ کی کوئی بات نہیں۔آپ میری بیوی ہیں اور آپ کی حفاظت میرا فرض۔"" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔تو حوریہ نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگے۔

"کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے؟"اس نے حمائل کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

"محترمہ ایسے مت دیکھیں مجھے نظر لگ جائے گی۔"اس نے شرارتی انداز میں کہا۔

"اب اتنے بھی پیارے نہیں ہیں آپ۔"اس نے نظریں پھیرتے ہوئے کہا۔

"مطلب تھوڑا تو ہوں نا۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

"آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا حمائل۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور کچھ نہیں مگر مجھے امید ہے جلد آپ مجھے کنگال ضرور کر دیں گی۔"اس نے"
۔ہنستے ہوئے کہا تو حوریہ بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہنس دی

دن کی روشنی میں منزل شیر خان کسی محل کی طرح کھڑی تھی۔حمائل لاؤنج میں
بیٹھا ہوا تھا۔جب ملازمہ نے بتایا کہ کوئی اس سے ملنے آیا ہے۔حمائل اٹھ کر
۔ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا

ایم۔این۔اے صاحب آپ؟"حمائل نے اندر داخل ہوتے ہوئے صوفے پر"
۔براجمان خالد صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا

۔کیوں میرا آنا اچھا نہیں لگا۔"ان نے اٹھ کر اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا"

۔ہاں بالکل بھی نہیں۔"وہ منہ بناتے ہوئے بڑبڑایا"

www.novelsclubb.com

حوریہ کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں سنا ہا سپٹل بھی پتہ کرنے آتا مگر وقت نہیں" تھا۔ تھوڑی مصروفیت تھی۔"ان نے حمائل کو سامنے والے صوفہ پر بیٹھنے کا اشارہ ۔کرتے ہوئے کہا

جی بالکل آپ تو مصروف ہوں گے ہی نا۔ حوریہ کی گاڑی کی بریکس فیل کروانے" ۔کا ثبوت ختم کرنے میں۔"اس نے طنزیہ انداز میں کہا

۔میں ایسا کیوں کرواؤں گا؟"ان نے حیرانگی سے پوچھا"

وہ کیا ہے نا حوریہ سے آپ کو فائلز چرانیں تھیں مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا گاڑی کے" ۔ساتھ ساتھ فائلز اور ثبوت بھی جل گئے۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا

کونسی فائلز اور کونسے ثبوت؟اور یہ سب تو ہونا ہی تھا میں نے تمہیں پہلے ہی" ۔وارن کیا تھا۔"ان نے طنزیہ انداز میں کہا

ایم۔این۔اے صاحب بس ایک بار کوئی ثبوت ہاتھ لگ جائے پھر آپ اپنی خیر" ۔منایئے گا۔"اس نے بے تاثر چہرے کے ساتھ کہا

تمہیں لگتا ہے تمہاری باتوں سے میں ڈر جاؤں گا۔"ان نے غصے سے لال ہوتے " ۔ہوئے کہا

میں بس آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کفن کا انتظام کر لیں کیونکہ آپ کی موت" ۔بس زرا فاصلے پر ہے۔"اس نے شیطانی مُسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا

۔تم۔۔تم مارو گے مجھے ؟"ان نے انگلی اٹھاتے ہوئے پوچھا"

آپ کے گندے خون سے ہاتھ رنگنے کا مجھے کوئی شوق نہیں البتہ سیکرٹ کلر یہ" ۔آسانی سے کر سکتا ہے۔"اس نے طنزیہ انداز میں کہا

۔اور تمہیں لگتا ہے سیکرٹ کلر مجھے مار سکتا ہے ؟"ان نے طنزیہ انداز میں پوچھا"

جلد آپ کو علم ہو جائے گا کہ کون کیا کیا کر سکتا ہے۔"اس نے مُسکراتے ہوئے" ۔کہا

میں بھی دیکھ لوں گا اور تم بھی دیکھ لینا۔"وہ غصے سے کہتے ہوئے اٹھے اور باہر کی" ۔طرف بڑھ گئے

بڈھا ایم۔این۔اے اپنی شکل دکھا کر سارا موڈ خراب کر دیتا ہے۔"حمائل" ۔ڈرائنگ روم سے نکلتے ہوئے بڑبڑایا

حمائل اور حوریہ کو ہاسپٹل آئے ہوئے تھے کیونکہ آج ان دونوں کے اسٹچز کھلنے تھے۔واپسی پر گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے حمائل کے ذہن میں سوال ابھرا اس نے ۔حوریہ کی طرف دیکھا جو کھڑکی سے باہر سڑک کو دیکھ رہی تھی

۔حور،ایک بات پوچھوں؟"اس نے حوریہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا"

جی، پوچھیں۔"اس نے اپنا رخ حمائل کی طرف موڑتے ہوئے، اثبات میں سر"
۔ہلایا

آپ کے مطابق آزمائش کیا ہے؟"اس نے سڑک پر نظریں جمائے سوال کیا۔وہ"
۔حوریہ کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا

آزمائش۔۔۔میرے نزدیک خدا اپنے بندے کو اپنے قریب کرنے کے لیے"
اسے آزماتا ہے۔وہ اس کی کوئی بھی محبوب چیز اس سے دور کر کے اسے اپنے تک
آنے کا راستہ دکھاتا ہے۔وہ کوئی بھی دنیاوی چیز ہو سکتی ہے۔محبت، دولت،
شہرت، اولاد یا خاندان۔"وہ حمائل کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔حمائل نے زرا دیر
۔کو رخ اس کی جانب موڑا اور پھر دوبارہ سڑک کی طرف متوجہ ہو گیا

اور انسان کو کیسے پتہ چلتا ہے کہ وہ آزمائش میں کامیاب ہو گیا ہے؟"اس نے"
۔سنجیدہ لہجے میں، سڑک پر نظریں جمائے پھر سے سوال کیا

"میرے نزدیک جب انسان آزمائش میں کامیاب ہو جاتا ہے تو خدا اسے وہی چیز لوٹا دیتا ہے جو اس سے دور کی جاتی ہے اور بعض دفعہ اس سے بہتر۔" وہ، حمائل کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی اور وہ ڈرائونگ کرتے ہوئے اسے بغور سن رہا تھا۔

"حضرت ابراہیم کو خدا نے اولاد سے آزمایا اور پھر انہیں اولاد لوٹا دی، حضرت یونس کو مچھلی کے پیٹ میں اندھیروں میں رکھا اور پھر روشنی سے روشناس کروایا، حضرت ایوب کو شدید بیماری کے بعد صحت عطا کی، حضرت یعقوب کو حضرت یوسف سے جدا کیا اور ان کی بینائی لے لی اور پھر بینائی بھی دی اور بیٹے سے بھی ملوا دیا، حضرت یوسف کو غلامی اور قید سے آزمایا اور پھر بادشاہت سے نوازا اور حضرت موسی اور ان کی قوم کو فرعون جیسے ظالم انسان سے آزمایا اور پھر دریا میں ان کے لیے راستہ بنایا۔" اس نے مختصراً انبیاء کے واقعات کو دہرا کر جیسے اپنی بات سمجھائی۔ اسے اپنی بات سمجھانے کا فن آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ان سب واقعات سے مجھے یہی سمجھ آتا ہے کہ خدا اپنے بندوں کو آزماتا ہے اور" کامیاب ہونے والوں کو بہترین سے نوازتا ہے۔ مگر ایک شرط ہے کہ خدا پر پورا یقین ہو اور اس سے مانگنا ترک نہ کیا جائے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سامنے سڑک کی طرف نظریں پھیر لیں۔

مگر بعض دفعہ کوئی چیز ہمیشہ کے لیے بھی تو چھن جاتی ہے۔ کبھی واپس نہیں" آتی۔" حمائل نے کچھ دیر خاموشی کے بعد کہا۔

شاید اس چیز کا چھن جانا ہمارے لیے کتنا بہتر ہو۔ انسان کی عقل اس بات کو تسلیم" نہیں کر پاتی مگر ایسا ہوتا ہے۔ فرض کرو اگر میرے پاس موت اور ساری زندگی معزوری، دو آپشن ہوں تو میں کسی پر بوجھ بننے کی بجائے موت کو ترجیح دوں گی۔ بالکل ایسے ہی ہم نہیں جانتے وہ سب جو خدا جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے ہمارے لیے کیا بہتر ہے کیا نہیں۔" اس نے کہا۔ کچھ دیر گاڑی میں دوبارہ خاموشی چھائی اور پھر حمائل گویا ہوا۔

خدا واقعی جس چیز سے آزماتا ہے وہی چیز لوٹا بھی دیتا ہے اگر اس پر یقین کیا جائے" اور اس سے پورے دل سے مانگا جائے۔"اس نے ایک نظر حوریہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔خدا نے اسے حوریہ کو کھو دینے کے خوف سے آزمایا تھا اور اسے حوریہ مل گئی تھی۔

رات کا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔سارم اس وقت اپنے گھر کے گارڈن میں کرسی پر بیٹھا، کسی سوچ میں گم تھا۔شہریار صاحب نے کمرے کی کھڑکی سے اسے یوں بیٹھے دیکھ کر باہر اس کے پاس آ گئے۔

www.novelsclubb.com

کن سوچوں میں گم ہو، کس کی یاد ستاتی ہے؟"ان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہنسی روکتے ہوئے کہا۔

بابا۔۔۔آپ۔آئیں۔"وہ پہلے اچانک سے بوکھلایا اور پھر اپنے بابا کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔

۔کیا سوچ رہے ہو؟"ان نے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا"

۔ایک مشکل میں ہوں۔فیصلہ کرنا مشکل ہے۔"اس نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا"

۔کیا ہو گیا اب؟"ان نے ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا"

ایک لڑکی نے پرپوز کیا ہے اور اب سمجھ نہیں آ رہی کیا کروں۔"اس نے شہریار"
۔صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا

۔لڑکی کی نظر ٹھیک ہے کیا؟"ان نے سنجیدہ انداز میں پوچھا"

۔جی بابا۔کیوں؟"اسط نے حیرانگی سے پوچھا"

۔بیٹا تمہیں پرپوز کیا ہے اس لیے پوچھ رہا ہوں۔"ان نے ہنستے ہوئے کہا"

۔بابا میں سیریس ہوں۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

۔مزاق تو میں بھی نہیں کر رہا۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولے تو سارم ہنس دیا"

۔اچھا۔اس سب میں مسئلہ کہاں ہے؟"ان نے واپس مدعے پر آتے ہوئے پوچھا"

www.novelsclubb.com

بابا میں ماہی کو ابھی تک اپنے دل سے نہیں نکال سکا اور اس طرح کسی دوسری" لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کر کے میں اس کے ساتھ بے ایمانی نہیں کر سکتا۔" ۔اس نے سنجیدہ انداز میں کہا

اس سب کا بے ایمانی سے کیا تعلق؟"ان نے سنجیدگی سے پوچھا وہ سارم کے تمام" ۔خدشات سے باخبر ہونا چاہتے تھے

میرے نزدیک ہر لڑکی کا حق ہے کہ وہ جس شخص کی زندگی میں شامل ہو اس" شخص کے دل میں بھی وہی ہو۔اگر دل میں کسی اور رکھ کر کسی اور شخص کو زندگی ۔میں شامل کیا جائے تو یہ بے ایمانی ہی ہوئی۔"اس نے کہتے ہوئے سر جھکا لیا

کیا وہ لڑکی جانتی ہے کہ تم ماہی کو پسند کرتے تھے؟"ان نے سارم کی بات سمجھتے" ۔ہوئے سوال کیا

۔جانتی ہے وہ۔"اس نے اسی طرح سر جھکا جواب دیا"

تو پھر اس میں بے ایمانی تو نہ ہوئی۔ تم خود کو خود ہی الجھا رہے ہو۔"ان نے اس" ۔کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر پیار سے کہا

مگر اس لڑکی کا بھی تو حق ہے کہ اسے بھی اتنی ہی محبت ملے جتنی وہ کرتی" ۔ہے۔"اس نے نم آنکھوں سے کہا

سارم تمہیں زندگی میں آگے بڑھ جانا چاہیے۔ یہ سب واقعات تو زندگی میں آتے" جاتے رہتے ہیں۔ زندگی کو روکا تو نہیں جا سکتا نا۔"ان نے نرمی سے کہا تو سارم نے ۔اثبات میں سر ہلایا

تمہیں بھی آگے بڑھنا چاہیے اور جہاں تک محبت کی بات ہے تو خدا نے عورت کو" ۔بنایا ہی محبت کے لیے ہے۔"وہ اسے پیار سے سمجھا رہے تھے

محبت اور دل میں جگہ بنانے کے لیے تو ایک ہی نظر یا ایک ہی ادا بھی کافی ہوتی " ۔ہے۔"ان نے اس کے ہاتھوں کو تھپتھپاتے ہوئے کہا

میری اور تمہاری ماما کی شادی جب ہوئی تھی تو ہم دونوں ایک دوسرے کو جانتے" بھی نہیں تھے اور میں بھی کسی اور کو پسند کرتا تھا مگر حالات میرے حق میں نہیں تھے۔ میری شادی تمہاری ماما سے ہوئی اور اب کیا کوئی دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ ۔ہماری ارینج میرج تھی؟"ان نے اس سے سوال کیا

کیا واقعی بابا؟"اس نے حیرانگی سے شہریار صاحب کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو ان نے" ۔اثبات میں سر ہلایا

نکاح میں بہت طاقت ہوتی ہے بیٹا۔ خدا جس شخص کو آپ کی زندگی میں شامل" کرتا ہے اس کے لیے دل میں نرمی پیدا کر دیتا ہے اور پھر کچھ وقت بعد وہ نرمی محبت میں بدل جاتی ہے۔"ان نے نرمی سے کہا۔ سارم پوری توجہ سے انہیں سن اور سمجھ ۔رہا تھا

۔ویسے وہ لڑکی ہے کون؟"ان نے تجسس سے پوچھا"

۔مرحا۔"اس نے مختصر جواب دیا"

حمائل کی بہن مر حا؟ واقعی؟"ان نے خوشی اور حیرانگی سے پوچھا تو سارم نے ان"
۔کے تاثر پر مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

سارم وہ تو اتنی اچھی بچی ہے۔بہت ہی پیاری۔میں گارنٹی دے سکتا ہوں کے وہ"
تمہاری زندگی میں آگئی تو دل میں بھی جلد جگہ بنالے گی۔"ان نے پر جوش انداز
۔میں اس کے کندھے تھپتھپاتے ہوئے کہا

۔امید ہے۔بس کچھ وقت درکار ہے۔"اس نے مسکرا کر کہا"

تم وقت لے لو مگر جواب ہاں میں دینا۔اپنا دل تو ٹوٹا ہے اس کا مت توڑنا۔"وہ"
۔بھی مسکرا کر بولے

۔کوشش کروں گا۔"اس نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا"

www.novelsclubb.com

اچھا چلو اب اندر چلیں۔"ان نے اٹھتے ہوئے اس کے سامنے ہتھیلی پھیلاتے" ہوئے کہا۔سارم بھی ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور ان کے ساتھ چل ۔دیا

رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔حوریہ مکمل طور پر ریکور ہو چکی تھی۔وہ ثمرہ جہاں کے اسرار پر ان کے پاس رہ رہی تھی۔حوریہ نے حمائل کو صبح ہی میسج کر دیا تھا کہ وہ اسے لینے آجائے۔حمائل اسے لینے آیا مگر حوریہ نے ایک دن اور رہنے کی فرمائش کر دی کیونکہ اسے کسی دوست سے ملنا تھا۔حمائل مان گیا اور اسے وہیں چھوڑ کر واپس گھر کے لیے نکلا۔رات کے وقت سڑک کے ایک طرف گاڑیوں کی پیلی اور دوسری طرف سرخ لائنیں چل رہیں تھی۔حمائل جب مین روڈ سے اپنے گھر والی روڈ پر مڑا تو اس کی گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ شروع ہو گئی۔اس نے زور سے بریک پر پاؤں رکھا،ٹائروں کی رگڑ کی آواز فضا میں گونجی اور گاڑی رک

گئی۔گاڑی کی ونڈ سکرین گولیوں کی بوچھار سے چکنا چور ہو گئی۔ایک گولی حمائل کے بازو کو چھو کر گزری اور دوسری اس کے کندھے کے پاس لگی اور باقی سب گولیاں پیسنجر سیٹ پر ماریں گئیں تھیں۔اس نے درد سے کراہتے ہوئے اپنے بازو ۔اور کندھے سے بہتے خون کو دیکھا اور فون نکال کر تبریز صاحب کا نمبر ملایا

ہیلو تے۔بی۔آپ گھر ہیں؟"حمائل نے ضبط سے پوچھا۔درد اس کا برا حال ہو رہا" ۔تھا

۔ہاں کیوں؟"ان نے پوچھا"

وہ میں بابا کی گاڑی لے کر حور کو لینے گیا تھا مگر واپسی پر میری گاڑی پر حملہ ہو گیا" ہے۔میں آپ کو لوکیشن بھیجتا ہوں پلیز جلدی آئیں۔"اس نے درد بھری آواز ۔میں کہا

ٹھیک تو ہو نا تم؟میں آتا ہوں۔"ان نے حیرت اور فکر مندی سے پوچھتے ہوئے" ۔کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں ٹھیک ہوں بس آپ جلدی پہنچ جائیں۔"اس نے کہتے ہوئے فون کاٹااور پھر" ۔سے زخم کو دیکھتے ہوئے کراہا

تبریز صاحب اسے ہاسپٹل لے کر گئے۔پولیس کیس تھااس لیے پولیس کی انوسٹیگیشن کے بعد ہی حمائل کو آپریشن تھیٹر میں لے کر گئےاور بلٹ نکالی گئی۔ جب تک آپریشن ہوتا سب فیملی والے ہاسپٹل پہنچ گئے۔حمائل کو وارڈ روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا مگر اس وقت وہ دوائیوں کے اثر میں بے ہوش تھا۔حوریہ اور ۔مرحا اسی کے پاس تھیں

تبریز کچھ پتہ چلا یہ سب کس نے کیا ہے؟"وارث صاحب نے پریشانی سے" ۔پوچھا۔رئیسہ خان بھی ان کے ساتھ موجود تھیں

پولیس کے مطابق حرکت سیکرٹ کلر کی ہی لگتی ہے کیونکہ پولیس کے مطابق سی" سی ٹی وی کیمرا زسے حملے سے گھنٹہ پہلے اور بعد کی فوٹیج غائب۔"ان نے تفصیلاً بتایا ۔جو کہ ابھی پولیس سے مل کر آئے تھے

مگر حمائل کو ایم۔این۔اے پر شک ہے۔حمائل نے بتایا ہے کہ ایم۔این۔اے" نے اسے ایک دو بار دھمکایا بھی ہے اور اگر یہ اس نے کیا ہوا تو میں اسے چھوڑوں گا ۔نہیں۔مگر وہ کیسے یہ سب۔۔۔۔"ان نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا

اور حمائل سے ایم۔این۔اے کو کیا مسئلہ ؟"وارث صاحب نے پریشانی سے" ۔پوچھا

گاڑی پر ہوا حملہ اصل میں حوریہ کو مروانے کے لیے کیا گیا تھا مگر حوریہ کی قسمت" اچھی تھی کہ اس نے آج وہیں رہنے کا فیصلہ کر لیا۔"ان نے تپتے ہوئے لہجے میں ۔کہا

www.novelsclubb.com

میں تمہیں شروع سے ہی کہتا ہوں اس ایم۔این۔اے سے دور رہو مگر تم نے" میری کبھی سنی۔وہ پہلے تمہیں استعمال کرتا رہا ہے اور اب میرے بیٹے کے پیچھے پڑ ۔گیا ہے۔"وارث صاحب شدید غصے میں بولے

صبر کریں بھائی میں صبح اس ایم۔این۔اے کو بھی دیکھ لوں گا۔"ان نے غصے سے"
۔سرخ ہوتے ہوئے کہااور کچھ سوچتے ہوئے کاریڈور کے چکر کاٹنے لگے

رات آہستہ آہستہ ڈھل رہی تھی۔فجر کا وقت قریب تھا۔حوریہ اس وقت حمائل
کے بیڈ کے پاس پڑے صوفے پر بیٹھی،اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہی
۔تھی۔جب حمائل کی آواز پر حوریہ جلدی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھی
پانی۔۔۔"اس نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو حوریہ نے گلاس میں پانی ڈالا،"
۔حمائل کو بیٹھنے میں مدد کی اور اسے پانی پلایا
۔میں زندہ ہوں کیا؟"اس نے حوریہ کی طرف دیکھتے مُسکراتے ہوئے پوچھا"
کیوں افسوس ہو رہا ہے کہ ستر حوروں کی جگہ مجھے چن کر غلطی ہو گئی۔"اس نے"
۔ہنستے ہوئے کہااور گلاس واپس ٹیبل پر رکھا

۔آہ حور، آپ کیسے میرے دل کی باتیں جان لیتی ہیں۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا"

اور پھر مزہ آرہا ہے گولی کھا کر بہت شوق تھا نا۔"اس نے اس کے زخمی بازو کی"

۔طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

۔بہت۔آپ کو بھی مزہ لینا ہے؟"وہ منہ بناتے ہوئے بولا"

نہیں شکریہ۔اپنا پلان تھا نا گولی کھانے کا،اسی لیے مزہ آرہا ہے۔"اس نے منہ"

۔بناتے ہوئے کہا

۔کسی کو پتہ تو نہیں چلانا؟"اس نے فکر مندی سے پوچھا"

حور یہ کمال ہوں۔لوگوں کے دماغوں سے کھیلنا جانتی ہوں۔"اس نے کندھے"

۔اچکاتے ہوئے کہا تو حمائل مسکرا دیا

۔۔۔۔۔۔ہفتہ پہلے 1

حوریہ بیڈ پر نیم دراز، گود میں لیپ ٹاپ لیے بیٹھی تھی اور حمائل اس کے پاس بیٹھا فون چلا رہا تھا۔

"حور میرے پاس ایک پلان ہے سیکرٹ کلر تک پہنچنے کا؟" اس نے حوریہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"کیا؟" اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

"سیکرٹ کلر آپ کی کالز ٹریس کر رہا ہے اور میسجز بھی۔ اور ایم۔این۔اے بھی یہ جانتا ہو گا۔ رائٹ؟" اس نے حوریہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو شوٹنگ آتی ہے اور ہیکنگ بھی؟" اس نے پھر سے پوچھا۔

"""آپ کو کیسے پتہ کہ مجھے ہیکنگ آتی ہے؟ یہ تو کوئی نہیں جانتا سارم کے علاوہ۔" اس نے حیرت سے پوچھا۔

۔آپ نے ہی بتایا تھا۔آپ کو یاد نہیں رہا۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا"

۔میں نے؟"اس نے پھر سے حیرانگی سے پوچھا"

اچھا جیسے بھی پتہ چلا۔آپ اس کیس کے لیے جس جس سے ملنے جاتیں ہیں اس" سب کا ریکارڈ آپ سی سی ٹی وی فوٹیج سے ختم کروا دیتی ہیں۔اور آپ کہتی ہیں کہ آپ کسی سے یہ کام کرواتی ہیں مگر کوئی آپ کے لیے فری میں کبھی یہ سب نہیں کرتا۔اور جہاں آپ نے اتنا سب سیکھا ہے تو آپ ہیکنگ بھی سیکھ سکتی ہیں۔"اس نے یہ سب اتنے عام انداز میں کہا کہ حوریہ بھی حیران رہ گئی۔

۔پلان بتائیں۔"اس نے ابرو اٹھاتے پوچھا"

ہم اپنی گاڑی پر حملہ کروائیں گے بالکل سیکرٹ کلر کے طریقے سے۔تمام" ثبوت مٹا کر اور سی سی ٹی وی کیمرا زہیک کر کے۔"وہ کہتے ہوئے رکا۔

۔کیسے؟"اس نے پھر سے سوال کیا"

www.novelsclubb.com

آپ اپنی ماما کے گھر جا رہی ہیں۔ایک دن آپ مجھے میسج کریں گی کہ میں آپ کو" لینے آؤں۔میں آپ کو لینے آؤں گا۔مگر آپ کو کسی دوست سے ایمرجنسی میں ملنا پڑ جائے گا تو آپ میرے ساتھ واپس نہیں آپائیں گیں۔آپ کا وہ میسج سیکرٹ کلر بھی پڑھے گا اور حملہ پلان کرے گا۔جو کہ اصل میں وہ نہیں ہم کریں گے۔"

۔حمائل نے کہتے ہوئے حوریہ کی طرف دیکھا جو کہ بغور اسے سن رہی تھی

حملہ آپ کو مارنے کے لیے ہو گا مگر آپ گاڑی میں نہیں ہوں گی۔بس میں ہوں" گا۔مجھے بازو پر اور کندھے پر گولی لگے گی۔جس سے میں مروں گا تو نہیں۔"اس

۔نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

۔اس سے کیا ہو گا؟"اس نے نا سمجھی میں پوچھا"

اس سے ہو گا یہ کہ، یہ ایک پولیس کیس ہو گا اور پولیس مجھ سے کسی مشکوک" شخص کا نام پوچھے گی اور میں ایم۔این۔اے کا نام لوں گا اور بتاؤں گا کہ وہ مجھے دھمکیاں بھی دیتا رہا ہے۔ایم۔این۔اے کو تو شاید پولیس نہیں پکڑے گی مگر اس

کے اس کیس میں نام کی وجہ سے وہ سیکرٹ کلر سے ضرور ملے گا۔کیونکہ سیکرٹ کلر نے اسے بتائے بغیر کسی پر حملہ کیا ہو گا۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"اور اس سب کے دوران ہم ایم۔این۔اے کے گھر کے آس پاس کے سب کیمرا ز پر پہلے سے ہی نظر رکھیں گے۔اس کے گھر آنے جانے والے ہر شخص کو دیکھیں گے۔اور اگر سیکرٹ کلر کی بجائے ایم۔این۔اے خود اس سے ملنے گیا تو ہم نے اس کی گاڑی میں بھی ٹریکر لگا رکھا ہے۔مجھے پوری امید ہے کوئی نہ کوئی سراغ تو ضرور مل جائے گا۔"اس نے فخریہ انداز میں بتایا۔

"اور کیا آپ پر گولی چلانا ضروری ہے؟"حوریہ نے ابرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں،اس سب کو واقعی میں سیکرٹ کلر کی چال دکھانے کے لیے بہت ضروری ہے۔"اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور اگر آپ کو کچھ ہو گیا؟"اس نے پریشانی سے پوچھا۔

آپ بیوہ ہو جائیں گی مگر میری طرف سے پوری اجازت ہو گی آپ کو دوسری"
۔شادی کر لیجیے گا۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا

۔استغفر اللہ۔ کبھی ڈھنگ کی بات مت کیجیے گا۔"وہ منہ بناتے ہوئے بولی"

آپ جانتی ہیں کہ آپ کا نشانہ کتنا اچھا ہے تو پھر ایسی بات ہی کیوں کر رہی ہیں؟"
اور جہاں اتنا کچھ کیا ہے ایک اور پلان ہی سہی۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے
۔کہا

۔چلیں۔یہ بھی کر لیتے ہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

اور پلیز اس بارے میں ہم دونوں کے علاوہ کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے۔"حمائل"
۔نے مسکراتے ہوئے کہا تو حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا

رات کے اندھیرے میں وہ زری کے ساتھ لاؤنج کے صوفہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ارمان بھی جاگ رہا تھا اور اس وقت اپنے بابا کی گود میں بیٹھا کبھی ان کے چہرے کو اپنے ننھے ہاتھوں سے چھو رہا تھا اور کبھی اپنے باپ کو پیار کر رہا تھا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے، حمائل پر کس نے حملہ کیا ہے؟"زری نے اسے دیکھتے ہوئے فکر مندی سے ہو چھا۔

"پتہ نہیں۔حمائل نے تو پولیس کے سامنے ایم۔این۔اے کا نام لیا ہے۔ مگر میرے خیال سے ایم۔این۔اے ایسا تو بالکل نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اپنا ایسا ہر کام مجھ سے کرواتا ہے۔"اس نے فکر مندی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ایم۔این۔اے کے پاس آپ کے علاوہ بھی کوئی شخص ہو جسے وہ استعمال کر رہا ہو۔"زری نے اپنا خیال پیش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔اور تمہیں کیا لگتا ہے ایم۔این۔اے مجھے استعمال کر رہا ہے؟"اس نے طنزیہ انداز میں سوال کیا۔تو زری نے لاعلمی کندھے اچکا دیے۔

اسے لگتا ہے وہ مجھے استعمال کر رہا ہے مگر سیکٹ کلر کو کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔"
جب کبھی مجھے اس سے خطرہ محسوس ہوا میں اسے ختم کرنے میں بھی دیر نہیں
۔لگاؤں گا۔"اس نے ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

۔تو آج ادھر ہی رہیں گے یا دوسرے گھر؟"زری نے ایک امید سے پوچھا"

آج تمہارے ساتھ رہوں گا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور ارمان کے ننھے"
۔ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے چومے

حمائل ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو چکا تھا۔اسے اور حوریہ کو امید تھی کہ ان کا پلان
ضرور کامیاب ہو گا مگر ان دونوں کو حیرانگی اس بات کی ہوئی کہ نہ تو کوئی
۔ایم۔این۔اے سے ملنے آیا اور نہ ہی ایم۔این۔اے کسی مشکوک شخص سے ملا تھا

اس وقت سب لوگ افطار کرنے ڈائننگ ٹیبل پر موجود روزہ کھولنے میں مصروف تھے۔

حمائل میرے خیال میں تم دونوں کو اب اس کیس کو چھوڑ دینا چاہیے۔"تبریز" صاحب نے حمائل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔حوریہ نے حیرانگی سے ایک بار انہیں دیکھا اور ایک بار حمائل کو۔

مگر کیوں؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا"۔

کیوں تم دیکھ نہیں رہے۔جو کچھ پہلے حوریہ کے ساتھ ہوا اور اب تمہارے" ساتھ۔کیوں شوق ہے تم دونوں کو مرنے کا؟"وہ ذرا سخت لہجے میں بولے۔

تے۔بی، مگر حور اس پر کافی عرصہ سے کام کر رہی ہے ایسے کیسے سب چھوڑ دیں" وہ؟"اس نے بھی تھوڑا سخت لہجے میں بات کی۔

حمائل یہ تم کیسے بات کر رہے ہو تبریز سے۔"وارث صاحب نے غصے"
۔اسے جھڑکتے ہوئے کہا

بابا، حور نے مجھے شادی سے پہلے ہی مجھے اس سب کے بارے میں بتایا تھا۔اس"
نے اس کیس پر کام کرنے سے پہلے بھی مجھے ان سب خطرات سے آگاہ کیا تھا۔اب
بھی میں اسے کبھی بھی اس سب کو چھوڑنے کا مشورہ نہیں دوں گا۔"اس نے تھوڑا
۔نرم پڑتے ہوئے کہا

تم جانتے ہو۔تمہاری وجہ سے مرحا کی اور باقی سب کی جانوں کو بھی خطرہ ہے۔"
۔تمہیں اپنی جان پیاری نہیں ہو گی مگر ہمیں ہے۔"تبریز صاحب نے غصے سے کہا

تے۔بی اگر آپ سب کو لگتا ہے کہ ہماری وجہ سے آپ سب کی جانوں کو خطرہ"
ہے تو میں اور حور یہ گھر چھوڑ کر واپس گوجرانوالہ دادا کے گھر شفٹ ہو جائیں گے۔
بس رمضان ختم ہونے کا انتظار کریں۔"اس کی آواز پھر سے بلند ہو چکی تھی۔سب
۔لوگ کھانا چھوڑ کر ان دونوں کی بحث کی طرف موجہ تھے

تمہیں کیا لگتا ہے تم اکیلے فیملی سنبھال لو گے۔نوکری تم کوئی کرتے نہیں ہو اور" اب تک میرے پیسوں پر عیش کرتے رہے ہو جب خود کماؤ گے تو دیکھوں لوں گا ۔میں۔"تبریز صاحب غصے سے بولتے ہوئے ٹیبل سے اٹھ کر چلے گئے

حمائل یہ سب کیا بد تمیزی ہے؟"رئیسہ خان نے تبریز صاحب کو یوں کھانے" ۔کے درمیان اٹھ کر جاتے دیکھ کر غصے سے کہا

پھوپھو، میں حور کو کبھی اس سب سے نہیں روکوں گا۔"اس نے بس اتنا کہا اور" ۔کھانا چھوڑ کر چلا گیا

سوری، پھوپھو میری وجہ سے یہ سب ہوا۔میں حمائل سے بات کروں گی۔پتہ" نہیں کیوں غصہ کر رہے ہیں اتنا۔"حوریہ، حمائل کے اس طرح ری ایکٹ کرنے پر ۔کافی شرمندہ تھی

دیکھو حوریہ، جب تک سب ٹھیک تھا تبریز نے تم دونوں کو کبھی منع نہیں کیا مگر" اب وہ پریشان ہے۔تم جانتی ہو تبریز حمائل اور مرحا کو کتنا پیار کرتے ہیں اور وہ ان

دونوں کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اسی لیے پریشان ہے۔"رئیسہ خان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

جی پھوپھو میں جانتی ہوں۔آپ فکر نہ کریں میں بات کروں گی حمائل سے۔""" حوریہ کہتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل سے اٹھ گئی۔

حوریہ کے لیے اب ایک نیا محاذ کھل گیا تھا۔جس میں سب اس کے خلاف کھڑے تھے اور شاید یہ سب سے مشکل محاذ تھا۔

حوریہ اپنے بیڈ روم میں آئی تو حمائل اپنا بازو سر پر رکھے لیٹا ہوا تھا۔حوریہ بیڈ کی دوسری طرف سے اوپر آئی اور اس کے پاس بیٹھ گئی۔

حمائل۔۔۔"حوریہ نے اسے مخاطب کیا"

جی۔بولو۔"اس نے بازو ہٹاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا"

آپ کو تے۔بی سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔"حوریہ نے اس کے ماتھے پر بکھرے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا۔"

تے۔بی بھی تو غلط بات کر رہے ہیں نااور اتنے غصے سے بولے تھے مجھے۔"اس کی کالی آنکھوں میں ایک طوفان سا تھا۔"

ہاں مگر وہ بڑے ہیں نا۔اگر کچھ کہہ دیا تھا تو ان کی بات سن لیتے بعد میں ہم دیکھ لیتے جو بھی کرنا ہوتا۔"اس نے نرمی سے کہا۔"

حور، تم نہیں جانتی۔تے۔بی بہت پیار کرتے ہیں ہم سے لیکن مجھ پر ہمیشہ اپنی مرضی چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔"حمائل نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔"

مجھے ہمیشہ سے کمپیوٹرز میں انٹرسٹ تھا مگر جب میں کالج گیا اور کمپیوٹر چوز کیا تو تے۔بی نے زبردستی میرے سبجیکٹ میتھ اور سٹیٹ رکھوا دیے۔پھر میں نے بیچولز میں کمپیوٹر پڑھنا چاہا تے۔بی نے مجھے زبردستی بزنس سائیڈ پر بھیجا جس میں میرا

زیرو انٹرسٹ تھا۔"اس نے ہمیشہ کی طرح اس کے بریسلیٹ پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔

تے۔بی نے مجھے ویڈنگ گفٹ میں بھی ہوٹل اسی لیے دیا تھا کہ شاید میں اس کی" وجہ سے بزنس میں انٹرسٹ لیناشروع کردوں مگر بزنس میں میرا انٹرسٹ نہیں ہے۔اسی لیے میں ہوٹل کے کسی کام میں انٹرسٹ نہیں لیتااور ہوٹل سے آنے والا پیسہ بھی بابا کے اکاؤنٹ میں جاتا ہے۔"وہ اسے اپنی داستان پہلی بار سنا رہا تھااور وہ اس کے چہرے پر نظریں جمائے بغور سن رہی تھی۔

مجھے ڈر ہے حور کہ وہ اب بھی ہمیں ہماری مرضی کرنے نہیں دیں گے۔میں تو" عادی ہوں اس سب کا مگر میں آپ کے ساتھ نہیں ہونے دوں گا یہ سب۔"اس نے حوریہ کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"۔

اگر ہمیں یہاں سے جانا پڑا تو کیا آپ میرا ساتھ دیں گی؟"اس نے نظریں"
۔جھکاتے ہوئے پوچھا

جیسے آپ میرے ساتھ ہر مشکل میں کھڑے رہتے ہیں میں بھی آپ کے ساتھ"
۔کھڑی رہوں گی۔ہمیشہ۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا

میں تو بے روزگار ہوں۔ہمیں تو شاید پھر فاقے بھی کرنے پڑیں۔"اس نے"
۔مسکراتے ہوئے کہا

آپ چائے اچھی بنا لیتے ہیں تو چائے کا ڈھابہ کھول لیجیے گا۔"اس نے ہنستے ہوئے"
۔کہا

www.novelsclubb.com

۔ہاں اب یہی واحد راستہ رہ گیا ہے۔"حمائل نے ہنستے ہوئے کہا"

۔دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر سے ہنس دیے

10 مئی، آج حمائل کی سالگرہ کا دن تھا اور عید میں دو دن باقی تھے۔ حوریہ نے سارم اور مرحا نے مل کر حمائل کے لیے سرپرائز پلان کیا ہوا تھا۔

آج ان چاروں نے افطار بھی باہر کرنا تھا۔ اس وقت وہ چاروں شہر کے مشہور ریسٹورانٹ کے اپر فلور میں موجود تھے۔ جو کہ حوریہ نے سارا بک کروایا ہوا تھا۔

حوریہ ہیزل کلر کے پیروں تک آتے فراک میں ملبوس، بالوں کو کرل کر کے ایک طرف رکھے ہوئے کسی حور کی مانند حسین لگ رہی تھی۔ اس کے سامنے والی کرسی پر حمائل براجمان تھا۔ حمائل جینز پر زنک کلر کی ٹی شرٹ میں ملبوس، بال اچھے سے سیٹ کیے ہوئے بہت خوبرو لگ رہا تھا۔ اس کے ایک طرف مرحا پرپل کلر کے لانگ فراک میں ملبوس، بال اسٹریٹ کر کے کھلے چھوڑے ہوئے، بہت پیاری لگ رہی تھی۔ حمائل کے دوسری طرف سارم تھا، جینز پر بیلورنگ کی ٹی شرٹ میں ملبوس، بال اچھے سے سیٹ کیے ہوئے ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا۔

۔افطار کے بعد کیک لایا گیا اور سب نے مل کر حمائل کو وش کیا اور کیک کھایا

یار کیا ایسے ہی سوکھا سوکھا برتھ ڈے وش کرنا ہے۔ گفٹس کہاں ہیں؟"حمائل"

۔نے کیک کھاتے ہوئے کہا

میری طرف سے تو بہت ساری دعائیں ہیں۔"سارم نے کیک کے ساتھ مکمل"

۔انصاف کرتے ہوئے کہا

ویسے سارم اتنی بڑی کمپنی کا مالک ہونے کا کوئی فائدہ نہیں جب بندہ دوست کو"

برتھ ڈے پر کوئی چھوٹی موٹی گاڑی گفٹ نہ کر سکے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے

۔کہا

www.novelsclubb.com

میں نے اس دن بازار میں گاڑی دیکھ کر لینے کا سوچا مگر پھر خیال آیا تم اتنے بڑے"

۔ہو گاڑی سے کھیلتے اچھے تھوڑی لگو گے۔"سارم نے ہنستے ہوئے کہا

ویسے تم کھلونا گاڑی ہی دے دیتے چلو میرے نہیں فیوچر میں میرے بچوں کے" ۔کام ہی آجاتی۔"س نے افسوس کرتے ہوئے کہا

چلو۔ابھی واپسی ہر راستے سے لے دوں گا۔اب اتنا سخی دل تو ہوں ہی میں۔"" ۔سارم نے کندھے اچکاتے ہوئے، فخریہ انداز میں کہا

۔مرحا گفٹ؟"اس نے اب مرحا کو اشارہ کرتے ہوئے کہا"

چھوٹی بہنوں سے بھی کوئی گفٹ مانگتا ہے کیا؟"مرحا نے معصوم سا منہ بناتے" ۔ہوئے کہا۔اس کا انداز ہمیشہ کی طرح دل موہ لینے والا تھا

سارم نے آج پہلی بار مرحا کو نظر بھر کر دیکھا تھا۔اسے وہ اچھی لگی تھی۔نازک، معصوم اور پیاری۔حوریہ سہی کہتی تھی۔مرحا ہر کسی کے دل میں جگہ بنا سکتی ہے۔ ۔اور آج سارم کو لگا تھا کہ وہ ضرور اس کے دل میں بھی جگہ بنا لے گی

اللہ نے سارے نکمے دوست اور رشتہ دار میری قسمت میں لکھ دیے ہیں۔"اس" نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

گھر چلیں کافی دیر ہو گئی ہے نماز بھی پڑھنی ہے۔پھر تراویح بھی پڑھنی ہے۔"""

حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ویسے حور آپ سے اس طرح کی بے وفائی کی امید نہیں تھی مجھے۔"اس نے" حوریہ کی بات سن کر دل جلے انداز میں کہا۔تو حوریہ،سارم اور مرحا سے نظر انداز کرتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔

آہ حمائل،اپنی ہی برتھ ڈے پر اتنی بری طرح اگنور ہوئے ہو۔"وہ بڑبڑاتے" ہوئے ان کے پیچھے چل دیا۔

پارکنگ میں آتے ہوئے حمائل سارم کی گاڑی کے پاس آیا۔حوریہ،مرحا اور سارم پہلے سے ہی وہاں موجود تھے۔سارم ہی ان سب کو اپنی گاڑی میں لے کر آیا تھا۔

حمائل۔۔۔"حمائل سارم کی گاڑی بیٹھنے لگا جب حوریہ نے اسے آواز دی تو اس"
۔نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا

واپسی پر اپنی گاڑی میں ہی نہ چلیں۔"حوریہ، سارم کی گاڑی سے کچھ فاصلے ہر"
۔کھڑی ایک بریںڈ نیو گاڑی کے پاس کھڑی تھی

آہ حور، مانا کہ میں بے روزگار ہوں مگر چوری کرنے کا کبھی نہیں سوچا۔"حمائلؔ"
۔نے فخریہ انداز میں کہا

اب میری حق حلال کی کمائی سے آئی گاڑی کو آپ چوری کا مال کہیں گے۔"اس"
۔نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

سارم یہ میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔"حمائل نے سارم کو مخاطب کرتے ہوئے"
۔کہا تو اس نے ایک پنچ اس کے بازو پر مارا

۔آہ کیا ہے؟"حمائل نے کراہتے ہوئے کہا"

۔میں تو بس بتا رہا تھا کہ نیند میں نہیں ہو۔"سارم نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

۔یہ میری طرف سے آپ کا برتھ ڈے گفٹ۔"حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا"

حور،اس کی کیا ضرورت تھی لے لیتا نا میں بعد میں۔"حمائل نے مسکراتے"

۔ہوئے کہا

مجھے تو یہی واحد چیز لگی تھی جس کی آپ کو ضرورت تھی سو میں نے یہ چوز کی۔""

۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا

نہیں حمائل اگر تمہیں اتنا مہنگا گفٹ لینا اچھا نہیں لگ رہا تو واپس کروا دیتے"

۔ہیں۔"سارم نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا

کسی کا تحفہ ٹھکرانا پہت بڑا گناہ ہے۔ خصوصاً جب کوئی اتنے پیار سے دے۔""

۔حمائل نے مسکراتے ہوئے کہا

۔چلیں۔"حوریہ نے چابی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا"

۔چلیں۔"حمائل نے چابی پکڑی اور گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا"

ہیپی برتھ ڈے ایگین۔"سارم نے حمائل کی فیورٹ پرفیوم کا باکس اس کی"

۔طرف بڑھاتے ہوئے کہا

۔تم کتنے اچھے ہو سارم۔"اس نے مسکراتے ہوئے، گفٹ تھامتے کہا"

۔مکھن مت لگاؤ۔"سارم کہتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا"

یہ میری طرف سے حمائل۔"مرحا نے اس کی فیورٹ شوز برینڈ کا نیا لانچ شوز"

۔سیٹ گفٹ دیا جو کہ اس نے شمسہ خان کو لندن سے بہت پہلے لانے کا کہہ دیا تھا

۔آہ مرحا، تم تو سب سے زیادہ اچھی ہو۔"حمائل نے اس کا تحفہ دیکھتے ہوئے کہا"

جی جی سب اچھے ہیں سوائے بیوی کے۔"حوریہ نے حمائل کو گھورتے ہوئے "

۔کہا

آہ حور، آپ ہمیشہ میرے دل کی بات جان لیتی ہیں۔" حمائل نے ہنستے ہوئے کہا" اور گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ حوریہ اور مرحا بھی اس کے ساتھ بیٹھیں ۔اور وہ سب گھر کی طرف روانہ ہو گئے

عید ہر طرف خوشیاں لے کر اتری مگر شاید منزل شیر خان کے لوگوں پر یہ عید ۔سب سے بڑی آفت کے ساتھ اترنے والی تھی

حوریہ اس وقت کچن میں کھڑی عید کی خوشی میں اپنے ہاتھوں سے ڈشز تیار کر رہی تھی۔ وہ یلو کلر کے لانگ فراک میں ملبوس، بھوری آبشار جیسے بال کمر پر سیدھے ۔پھیلے ہوئے، چہرے پر ہلکی سی لپ اسٹک لگائے ہوئے تھی

مرحا بھی اس کے ساتھ ہیلپ کروا رہی تھی۔ وہ کاپر کلر کے لانگ فراک میں ملبوس بال کرل کر کے کمر پر رکھے ہوئے، ہلکی سی لپ اسٹک کے ساتھ آنکھوں پر ۔لائنر لگائے ہوئے تھی

ساری فیملی نے مل کر کھانا کھایااور سب ہی حوریہ کے ہاتھ کے پکے کھانے کے دیوانے ہوگئے۔ کھانے سے فارغ ہو کر حوریہ اور حمائل اپنے روم میں آئے۔ حمائل اس بار حوریہ کی پرزور فرمائش پر سفید قمیص شلوار میں ملبوس تھا۔ بال ہمیشہ کی طرح سیٹ کیے ہوئے، رعب دار اور پرکشش لگ رہا تھا۔

"حمائل میری عیدی؟" حوریہ نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا۔

"عیدی بچوں کو دیتے ہیں آپ بچی تھوڑی ہیں۔" اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"""ویسے آپ کو غریب کہو تو مسئلہ ہوتا ہے مگر حرکتیں ساری غریبوں والی ہیں۔"

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"غریب نہیں بے روزگار ہوں میں۔" وہ شرارتی انداز میں ایک آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

توبہ ہے ویسے عیدی نہیں دینی تو نہ دیں ایسی عجیب باتیں تو نہ ہی کریں۔"اس" ۔نے گھورتے ہوئے کہا

اچھا چلو تم بھی کیا یاد رکھو گی پہلی عید ہے لے لو جتنے پیسے لینے ہیں۔"اس نے اپنا" والٹ حوریہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔حوریہ نے خوشی سے والٹ تھامتے ۔ہوئے کھولا اور اگلے ہی لمحے مسکراہٹ غائب ہو گئی

اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔"اس نے حمائل کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ چہرے پر" ۔شرارتی مسکان سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا

آہ حور، میرا کریڈٹ کارڈ تو ہے نہ اس میں۔لے لیں جتنے پیسے لینے ہیں۔"اس" ۔نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

یہ بھی اچھا طریقہ ہے جان چھڑوانے کا ویسے۔"اس نے والٹ واپس حمائل کی" ۔طرف بڑھاتے ہوئے کہا

حور آپ بہت اچھی بیوی ہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے والٹ تھاما اور اپنی"
۔جیب میں رکھ لیا۔حوریہ نے منہ بناتے اسے دیکھا

ایسے نہ دیکھیں باہر چلیں گے نا۔تو جتنے پیسے چاہیے ہوئے لے لیجیے گا۔"اس نے"
۔پیار سے حوریہ کی ناک کھینچتے کہا

۔سچی؟"اس نے مسکرا کر پوچھا"

www.novelsclubb.com

۔مچی۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تو حوریہ بھی ہنس دی"

شام کے وقت حوریہ، مرحا اور حمائل باہر گھومنے پھرنے نکل گئے۔کافی دیر تک گھومنے پھرنے کے بعد واپس گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔واپسی پر حوریہ اور مرحا نے اپنی فیورٹ بیکری کی براؤنیز کھانے کی پرزور فرمائش کی تو حمائل نے بیکری کے باہر گاڑی روکی۔عید کی وجہ سے بیکری پر کافی رش تھا۔

حمائل آپ جا کے لے آئیں گھر چل کر کھا لیں گے ہم۔"حوریہ نے رش دیکھتے ہوئے کہا تو حمائل اثبات میں سر ہلاتا ہوا بیکری پر چلا گیا۔

وہ براؤنیز لے کر ابھی مڑا ہی تھا جب اس کی ٹکر کسی سے ہوئی۔کوئی اس کی ہم عمر لڑکی تھی جو کہ پیمنٹ کر کے واپس مڑ رہی تھی۔ان کے ہاتھ سے کریڈٹ کارڈ زمین پر گرا۔حمائل نے فوراً جھکتے ہوئے کریڈٹ کارڈ اٹھایا اور اس پر لکھے نام کو پڑھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔اس نے اٹھتے ہوئے اس لڑکی کو دیکھا۔

زری آنٹی آپ؟"حمائل نے سیدھے ہوتے ہوئے اسے دیکھا تو اس کے منہ"
بے اختیار نکلا۔'پھوپھو کی کم عمر فرینڈ۔'اس کے ذہن میں اپنے ولیمے کے فنکشن کی
۔ایک جھلک آئی

حمائل تم؟"اس نے فوراً حمائل کے ہاتھ سے کریڈٹ کارڈ لیتے ہوئے کہا اس"
امید پر کہ شاید اس نے کارڈ پر لکھا نام نہ ہی پڑھا ہو۔حمائل کی نظر اس کی گرفت
۔میں موجود ارمان پر پڑی تو حوریہ کی بات اس کے ذہن میں دوڑی
۔زری آنٹی کا بیٹا آپ جیسا ہے۔"حوریہ واقعی میں ٹھیک کہتی تھی"
۔حمائل بھی اس سب سے انجان بنتے ہوئے تیزی سے باہر نکل آیا

اس کے بعد گھر تک کے راستے میں اس نے کوئی بات نہیں کی۔گھر آتے ہی وہ
تیزی سے اندر کی طرف بڑھا اور سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے لاؤنج تک آیا جہاں
۔وراث صاحب،رئیسہ خان اور تبریز صاحب گپ شپ میں مصروف تھے

۔تے۔بی۔۔۔"حمائل نے اونچی آواز میں پکارا"

کیا ہو گیا؟"تبریز صاحب نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جو کہ ضبط سے لال ہو رہا" تھا۔ابھی تو تین چار دن پہلے لڑائی کرنے کے بعد دونوں میں مشکل سے صلح ہوئی ۔تھی

تے۔بی زری آنٹی سے آپ کا کیا تعلق ہے؟"اس نے غصے کو ضبط کرتے ہوئے" پوچھا۔حوریہ اور مرحا بھی اس کے پیچھے اوپر آئیں اور اس کی بات پر حیرانی سے اسے ۔دیکھنے لگی

تم ہوتے کون ہو تبریز سے یہ سوال پوچھنے والے؟"اس سے پہلے تبریز صاحب" ۔کچھ بولتے رئیسہ خان نے حمائل کو ٹوکا

پھوپھو میں تے۔بی سے بات کر رہا ہوں اور آپ تو اس سب میں مت بولیں" کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ بھی اس سب میں شامل ہیں۔"اس نے رئیسہ خان ۔کی طرف دیکھے بغیر کہا

تم جانتے ہو وہ رئیسہ کی دوست ہے اور کونسا تعلق؟"تبریز صاحب نے پر سکون" ۔انداز میں کہا

دوستی تے۔بی کیا دوستی اتنی ہی گہری ہے کہ ان کے بیٹے کی شکل ہم سے ملتی ہے" اور ان کے پاس آپ کا کریڈٹ کارڈ بھی ہے؟"اس نے غصے سے پھٹتے ہوئے سوال ۔کیا

کوئی ناجائز تعلق نہیں ہے اس سے میرا۔بیوی ہے وہ میری کیا کر لو گے تم؟"""
تبریز صاحب بھی اس بار چلائے۔حمائل کے ساتھ ساتھ مرحا اور حوریہ بھی
۔حیرت سے سب کے چہروں کو دیکھنے لگے

www.novelsclubb.com

واہ،ایسی بھی کیا مجبوری تھی تے۔بی کہ آپ نے ہمیں بتانا بھی مناسب نہیں" سمجھا؟ بڑی محبت ہے نا آپ کو مجھ سے اور مرحا سے شادی کے وقت ہم یاد نہیں ۔آئے؟اور کیا کچھ چھپا رکھا ہے؟"اس نے اب کہ طنزیہ انداز میں سوال کیے

تم۔۔۔تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال کرنے والے میں جیسے مرضی جس سے" مرضی شادی کروں۔"تبریز صاحب نے اس کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ جڑتے ہوئے کہا۔

حمائل تو بس حیرانگی سے منہ پر ہاتھ رکھے دیکھتا رہا۔حوریہ اور مرحا حیرت سے یہ سب دیکھ رہیں تھیں۔حوریہ نے آگے بڑھتے حمائل کو بازو سے تھاما۔

اور خبردار یہ بات کسی اور کو پتہ بھی چلی حمائل تو میں بھول جاؤں گا کہ تم میرے" بھتیجے ہو۔"تبریز صاحب انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

www.novelsclubb.com

بابا میں اب اس گھر میں نہیں رہوں گا اور نہ ہی آپ مجھے روکیں گے۔"وہ کہتے" ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا اسے جاتا دیکھ حوریہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔ مرحا تو ابھی تک حیرانگی سے اپنی جگہ کھڑی تھی۔

حور، اپنا سامان پیک کریں ہم کل گوجرانوالہ جا رہے ہیں۔" حوریہ کو اندر آتا دیکھ" اس نے کہا۔ حوریہ نے پانی کا گلاس بھر کر حمائل کی طرف بڑھایا جسے وہ ایک ہی سانس میں اندر انڈھیل گیا۔

حمائل، کل ماما نے بلایا ہوا ہے۔ کل ان کی طرف جانا ہے تو۔ انہیں اس سب کا تو" نہیں پتہ نا۔" حوریہ نے اس کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

تے۔ بی نہیں چاہتے کہ یہ بات کسی کو پہ چلے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی" اس بارے میں کسی سے بات مت کیجیے گا۔" اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو حوریہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

چلو پر سو چلیں گے اور ماما نے پوچھا تو کہہ دینا کہ گاؤں میں زمینوں پر کام ہے اس" لیے شفٹ ہو رہے ہیں۔" اس نے پر سکون انداز میں جواب دیا تو حوریہ نے متفق ہوتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

رات گہری ہونے کے ساتھ ہو طرف پھیل چکی تھی۔ تبریز صاحب اور زری اس وقت لاؤنج کے صوفوں پر براجمان تھے۔

"تمہیں کتنی بار منع کیا تھا میں نے کہ باہر احتیاط سے نکلا کرو مگر تم بھی اپنی من مانی کرتی ہو۔" وہ سخت لہجے میں بولے۔ آج پہلی بار وہ زری سے اس لہجے میں بات کر رہے تھے۔

"اب مجھے تھوڑی پتہ تھا کہ وہاں حمائل آجائے گا اور یہ سب ہو گا۔" اس نے فکر مندی سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"""تم مجھے بتا دیتی اگر تمہیں کچھ کھانے کا دل کر رہا تھا یا آن لائن آرڈر کر لیتی۔" تبریز صاحب ضبط سے بولے۔

"اب جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب غصہ تو مت کریں۔" اس نے ان کا بازو تھامتے پیار سے کہا۔

میں غصہ نہیں ہوں بس پریشان ہوں، فکر مند ہوں۔دیکھو اگر ایم۔این۔اے کو" میری شادی کے بارے میں بھنک بھی پڑ گئی تو وہ ضرور تمہیں اور ارمان کو میرے خلاف استعمال کرے گا۔"ان نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔

حمائل آپ سے ناراض ضرور ہے مگر مجھے امید ہے کہ وہ کسی کو نہیں بتائے گا۔"""

اس نے نرمی سے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

مجھے بھی امید ہے پر ایک خوف ہے دل میں۔"ان نے زری کی طرف فکر مندی" سے دیکھا۔

ٹینشن چھوڑیں۔آج عید کا دن ہے۔میں نے آپ کا فیورٹ لزانیا بنایا ہے لاتی" ہوں آپ کے لیے۔"وہ مسکراتے ہوئے کہ کر اٹھی اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔

تبریز صاحب فکر مندی سے سوچ میں گم ہو گئے۔

اگلی صبح حوریہ اور حمائل ثمرہ جہاں کی طرف چلے گئے۔ ثمرہ جہاں کے اسرار پر وہ دونوں رات کے لیے بھی وہیں رک گئے۔

مرحا سارا دن اسی کشمکش میں رہی کہ اگر حمائل اور حوریہ چلے گئے تو وہ اکیلی کیا کرے گی۔

ڈنر کے بعد تبریز صاحب، رئیسہ خان کے ساتھ اپنی اسٹڈی میں موجود تھے جب دروازے پر دستک ہوئی۔

کم ان۔" تبریز صاحب نے دستک سنتے ہوئے کہا۔ مرحا دروازہ کھولتے ہوئے" اندر داخل ہوئی۔

آؤ مرحا۔ بیٹھو۔" وہ نے اسے آتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے سامنے صوفے کی" طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ تو مرحا آکر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر واضع پریشانی تھی۔

www.novelsclubb.com

۔کیا ہوا؟پریشان لگ رہی ہو۔"ان نے نرمی سے پوچھا"

تے۔بی مجھے آپ کی شادی سے کوئی مسئلہ نہیں مگر۔۔۔"اس نے ہچکچاتے ہوئے"

۔کہا

۔مگر کیا؟"ان نے پیار سے استفسار کیا"

مگر حمائل اور حوریہ چلے گئے تو میں ادھر پھر سے اکیلی ہو جاؤں گی۔بابا بھی"

زمینوں کے لیے اکثر گوجرانوالہ چلے جاتے ہیں اور آپ بھی پورا دن آفس ہوتے

۔ہیں۔پھوپھو بھی کچھ دن بعد واپس چلی جائیں گی۔"اس نے پریشانی سے کہا

تم حمائل اور حوریہ کے ساتھ جانا چاہتی ہو؟"ان نے نرمی سے سوال کیا تو مرحا"

۔نے اثبات میں سر ہلایا

تو چلی جانا تم بھی۔ ویسے بھی میں سوچ رہا تھا کہ وارث بھائی کو بھی تم لوگوں کے ساتھ وہیں بھیج دوں۔ حمائل بھی وقتی غصے میں ہے بعد میں ٹھیک ہو جائے گا تو واپس آ جانا تم سب۔" ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تھینک یو تے۔ بی۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

مر حا تم مجھے ہو ہی بہت لاڈلی۔ تمہارے لیے تو میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔" اس" نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ رئیسہ خان نے بھی اس کو پیار سے اپنے گلے لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

رات کا اندھیرا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گہرا ہو رہا تھا۔ تبریز صاحب اور رئیسہ خان اس وقت بھی اپنی اسٹڈی میں تھے۔

تبریز ابھی تو حمائل کو صرف زری سے تمہارے تعلق کا پتہ چلا ہے تو ایسے ری" ایکٹ کر رہا ہے۔تو سوچو اگر اسے یہ پتہ چل گیا کہ تم سیکرٹ کلر ہو تو وہ کیا کرے ۔گا؟"رئیسہ خان نے فکر مندی سے پوچھا

۔اسے یہ سب کیسے پتہ چلے گا؟"ان نے بے فکری سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

حوریہ اس پر کام کر رہی ہے اور شاید وہ اس میں کامیاب ہو جائے تو۔"ان نے" ۔تبریز صاحب کو اتنا پر سکون دیکھتے ہوئے فکر مندی سے کہا

حوریہ کو میں اتنے اچھے سے استعمال کر رہا ہوں کہ اسے کبھی مجھ پر شک بھی نہیں" ۔ہو سکتا۔"ان نے طنزیہ انداز میں کہا

اور تم یہ پہلے سے جانتے تھے کہ حوریہ کون ہے اور وہ کیا کر رہی ہے؟"ان نے" ۔تجسس سے سوال کیا

www.novelsclubb.com

حمائل کی شادی سے پہلے سے میں سب جانتا تھا اور حمائل کی اس سے شادی پر" اعتراض اس لیے نہیں کیا کہ وہ جو کچھ کرے گی وہ میری نظروں کے سامنے رہے گا۔"ان نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔رئیسہ خان اپنے سامنے بیٹھے اس انسان نما شیطان کو دیکھ رہیں تھیں جو واقعی میں اپنی چالوں میں بے مثال تھا۔

اور آپ جانتی ہیں حوریہ مجھے ان لوگوں میں ڈھونڈ رہی ہے جن کے نام بھی اسے" میں نے خود دیے ہیں تو مجھے اس سے زرا سا بھی خوف نہیں۔"ان نے پر سکون لہجے میں کہا۔

اور جو فائلز اس اے۔ایس۔پی کا بھائی لایا تھا؟"ان نے یاد آنے پر پوچھا۔

اس کی فائلز میں ہے کیا تھا یہ میں نہیں جانتا مگر ان فائلز کو حاصل کرنے کے لیے" ہی حوریہ کا ایکسیڈنٹ پلان کیا تھا امید تھی کہ وہ مر جائے گی مگر پھر بھی بچ گئی مگر وہ فائلز گاڑی کے ساتھ جل کر راکھ ہو گئیں اور خطرہ بھی ختم ہو گیا۔"وہ فخریہ انداز

میں اپنے کارنامے سنا رہے تھے اور رئیسہ خان سب کچھ حیرانگی سے سن رہیں تھیں۔

حمائل، حوریہ اور مرحا وارث صاحب کے ساتھ اس وقت گوجرانوالہ کے قریبی گاؤں میں اس بنگلے میں موجود تھے۔ بنگلہ کافی زیادہ رقبے پر موجود تھا اور صاف ستھرا تھا جیسے یہاں کوئی آباد تھا۔

حمائل اور مرحا مل کر حوریہ کو گھر دکھایا۔

"حمائل یہاں کوئی رہتا تھا کیا؟ مطلب صفائی ہوئی ہے نا۔" حوریہ نے صفائی دیکھ کر سوال کیا۔

"نہیں، مگر جو انکل ہماری زمینوں پر بابا کے ساتھ کام میں ہیلپ کرواتے ہیں ان کی وائف سے کہہ کر صاف کروایا ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

۔تو حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا

فرنیچر اور کچھ سامان سیٹ کرنے کے بعد، وارث صاحب باہر سے سب کے لیے لنچ لے کر آئے۔ لنچ کے بعد لان تینوں لان میں لگی چیئرز پر آ کر بیٹھ گئے۔

"حور، گھر کیسا لگا آپ کو؟" حمائل نے حوریہ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

"بہت اچھا۔ جو جگہ آپ کو سر چھپانے، دھوپ سے بچنے میں مدد دے اور آپ کے لیے محفوظ ہو وہ اچھی ہی ہوتی ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میری طرف سے معذرت آپ دونوں کی عید کا دن خراب کرنے کے لیے۔" حمائل نے دونوں کو باری باری دیکھتے کہا۔

"کوئی بات نہیں ہوتا ہے۔ چلتا ہے۔" حوریہ نے مسکراتے کہا۔

"حور، تمہیں میں اس گھر کی اپنے بچپن کی باتیں سناؤں گی۔" مرحا نے ارد گرد نظری ڈالتے ہوئے کہا۔ وہ اس سب میں پہلی بار بولی تھی۔ وہ جب سے آئی تھی،

خاموش اور بجھی بجھی تھی۔گھر کی سیٹنگ اور کام میں مصروفیت کی وجہ سے کسی نے اس کے موڈ پر غور نہیں کیا۔

"چلو پہلے میں چائے بنالاؤں پھر چائے کے ساتھ سٹوریز انجوائے کریں گے۔""
حوریہ کہتے ہوئے چیئر سے اٹھی۔

"آپ بیٹھیں۔میرے ہاتھ کی چائے ہو گی تو زیادہ مزہ آئے گا۔"حمائل، حوریہ کو بیٹھنے کا کہتے ہوئے، اٹھا۔

"جی جی ویسے بھی پریکٹس کی ضرورت ہے۔اب چائے کا بزنس ہی تو سٹارٹ کرنا ہے۔"اس نے واپس بیٹھتے ہوئے کہا۔

""حور، آپ مجھے ہلکے میں لے رہیں ہیں۔ابھی آپ جانتی نہیں میں کیا چیز ہوں۔"
اس نے اندر کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

وقت آنے پر دیکھ لوں گی۔"اس نے ہنستے ہوئے کہااور مرحا کے ساتھ باتوں میں"
۔مصروف ہو گئی

حوریہ نے اس نئے گھر میں بھی آفس روم بنالیا تھااور اب اکثر وہاں بیٹھ کر کام کیا کرتی تھی۔کچھ دن تو مسلسل چیزیں ان پیک کرنے اور سیٹ کرنے میں لگ گئے تھے مگر اب حوریہ فارغ تھی۔آج بھی معمول کے مطابق حوریہ آفس روم میں بیٹھی کچھ فائلز دیکھ رہی تھی۔کھڑکی سے آتی دھوپ اس کے چہرے کی ایک
۔طرف کو روشن کر رہی تھی۔حمائل بھی اس کے پاس بیٹھا فون پر مصروف تھا

حور،اب کون سی فائلز دیکھ رہی ہیں؟"حمائل نے فون سے نظریں اٹھاتے"
۔ہوئے ہو چھا

۔حمدان نے جو فائلز لائی تھیں۔"اس نے فائل کو دیکھتے ہوئے جواب دیا"

"اس نے حیرانگی سے سوال کیا؟"۔وہ فائلز تو گاڑی کے ساتھ جل گئیں تھیں نا

"اس نے کندھے اچکاتے جلتی تو تب ناحب یہ فائلز میری گاڑی میں ہوتیں۔
۔ہوئے کہا۔حمائل نے حیرانگی اور تجسس سے اسے دیکھا

"میں جانتی تھی سیکرٹ کلر کوئی چال چلے گا اس لیے میں نے گاڑی میں کوئی اور
فائلز رکھی ہوئیں تھیں اور وہ فائلز حمدان کے ہاتھ سارم کے آفس تک پہنچا دیں
۔تھیں۔"حوریہ نے تفصیلاً بتایا

"واہ حور، کیا چال چلی ہے آپ نے۔"اس نے متاثر ہوتے ہوئے کہا تو حوریہ نے
۔ہلکا سا سر خم کرتے ہوئے داد وصول کی

"اگر سیکرٹ کلر خود کو چالیں بُننے میں ماہر سمجھتا ہے تو اسے پتہ ہونا چاہیے کہ حوریہ
۔کمال چالوں کو پلٹنا جانتی ہے۔"اس نے فخریہ انداز میں کہا

"اور کچھ ملا اب تک؟"۔اس نے امید سے پوچھا

www.novelsclubb.com

ابھی تک تو نہیں مگر ابھی کچھ فائلز رہتی ہیں۔سب دیکھ لوں شاید پھر کوئی سراغ" ۔ملے۔"اس نے دوبارہ فائلز پر جھکتے ہوئے کہا

حمائل عصر کی نماز پڑھ کر واپس آیا تو مرحا لاؤنج میں ٹی۔وی کے سامنے ۔بیٹھی جانے کون سی سوچوں میں کھوئی ہوئی تھی

۔مرحا۔۔۔"حمائل نے آواز دی مگر مرحا نے کوئی ریسپونس نہ دیا"

مرحا کدھر گم ہو؟"اب کی بار اس نے کشن اٹھا کر اس کی طرف پھینکتے ہوئے" ۔کہا

www.novelsclubb.com

حمائل ڈرا دیا مجھے۔"وہ پہلے تو اچانک سے چونکی اور پھر حمائل کو دیکھتے مسکرا کر" ۔بولی

۔کدھر گم تھی؟"اس نے اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا"

ٹی۔وی دیکھ رہی تھی اور کدھر گم ہونا۔"اس نے ٹی۔وی کی طرف اشارہ کرتے"
۔ہوئے کہا۔سچ چھپانے کی ناکام کوشش

اچھا یہ تم نے کمرشلز کو اتنے غور سے کب سے دیکھنا شروع کر دیا ہے؟"اس نے"
۔ٹی۔کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہوچھا جہاں پر کوئی کمرشل چل رہی تھی

۔وہ ویسے۔۔۔پتہ نہیں۔"اس سے کوئی بات نہیں بن پائی"

مرحا تمہیں کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ۔جب سے ہم گوجرانوالہ آئے ہیں تم نے"
اکیلے رہنا شروع کر دیا ہے۔کیا تم تے۔بی کے پاس،لاہور جانا چاہتی ہو؟"اس نے
۔نرمی سے ہوچھا

نہیں حمائل میں تو اپنی مرضی سے آئی تھی یہاں۔"اس نے نفی میں سر ہلاتے"
۔ہوئے کہا

۔تو پھر کیا پریشانی ہے؟"اس نے فکرمندی سے پوچھا"

www.novelsclubb.com

حمائل کچھ نہیں ہے۔ تم میرے بارے میں زیادہ سوچتے ہو۔" وہ مسکراتے"
۔ہوئے بولی مگر اس کی مسکراہٹ پھیکی اور نقلی سی تھی

فکر تو ہوتی ہے، چھوٹی بہن ہو۔ قیامت والے دن ماما کو منہ بھی دکھانا ہے۔" اس"
۔نے ہنستے ہوئے کہا۔ شاید اس کا موڈ بہتر کرنے کی ایک کوشش

حمائل کل واک کے لیے جائیں گے۔ تو مجھے ماما کی قبر پر بھی جانا ہے۔" اس نے"
۔کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ آنکھوں میں نمی تیری جسے اس نے بخوبی چھپالی

چلو چلیں گے۔ مگر ایک شرط پر، ماما کو میری شکایتیں نہیں لگاؤ گی۔ یہ نہ ہو ماما مجھے"
۔ بھی اپنے پاس بلالیں۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ مرحا کا موڈ بہتر کرنا چاہتا تھا

۔ کبھی کوئی اچھی بات مت کرنا۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

جو آپ کا حکم۔" حمائل نے ہنستے ہوئے کہا اور مرحا کے سر پر پیار دیتا اٹھ کر اپنے"
۔کمرے کی طرف بڑھ گیا

حوریہ اس وقت کچن میں رات کا کھانا تیار کر رہی تھی جب حمائل کچن میں داخل ہوا۔ مرحا بھی پہلے اس کے ساتھ کام کر رہی تھی مگر وارث صاحب زمینوں سے تھکے ہوئے آئے تھے تو وہ ان کے پاس چلی گئی۔

"ایم سوری حور۔ میری وجہ سے آپ کو یہ سب کرنا پڑ رہا ہے۔" حمائل نے اسے کچن میں کام کرتے دیکھا تو کہا۔

"اس میں سوری کی کیا بات۔ میں اپنے گھر بھی کھانا بناتی تھی اور ادھر بھی بنا لوں گی۔" اس نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے صفائی کے لیے تو آنٹی کو کہہ دیا ہے مگر کھانا پکانے کے لیے کوئی کوک نہیں مل رہا ورنہ آپ کو یہ زحمت نہ کرنی پڑتی۔" اس نے فکر مندی سے کہا اور اس کے ساتھ کھڑے ہو کر اسے کام کرتے دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"حمائل آپ ایسے ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان نہ ہوا کریں۔ یہ وقت بھی کسی نہ کسی طرح گزر جائے گا۔" اس نے اسے فکر مند دیکھ کر کہا تو حمائل مسکرا دیا۔ بالوں کی چند لٹیں اس کے کام میں خلل ڈال رہیں تھیں۔

"ویسے میں کوشش کر رہا ہوں لاہور میں ہی کوئی اچھا سا گھر مل جائے تو ادھر ہی شفٹ ہو جائیں گے۔ مگر ابھی کچھ وقت لگ جائے گا۔" حمائل نے اس کے چہرے پر آتی لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے کہا۔ اس کی بائیں آنکھ کے نیچے موجود زخم کا نشان واضع ہوا تھا۔ جب جب یہ نشان حمائل کو نظر آتا تھا تب تب اس کے دل میں ایم۔این۔اے اور سیکرٹ کلر کو موت کے گھاٹ اتارنے کی خواہش زور پکڑتی تھی۔

"حمائل میں نے دیکھا ہے یہاں بیسمنٹ بھی ہے مگر وہ لاکڈ کیوں ہے؟" اس نے بات بدلتے ہوئے تجسس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں اس میں دادا جی اور دادی کی چیزیں ہیں۔ان کی ڈیتھ کے بعد تے۔بی نے" وہاں رکھ کر لاک کر دی تھیں۔وہ نہیں چاہتے کوئی ان چیزوں کو چھیڑے۔اس لیے ہم نے بھی کبھی ضد نہیں کی دیکھنے کی۔"اس نے تفصیلاً بتایا۔حوریہ اس کا دھیان بھٹکانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

اس نے ایک بات نوٹ کی تھی کہ حمائل تے۔بی سے ناراض ہونے کے باوجود بھی ان کی ہر بات کو بہت اہمیت دیتا تھا۔

سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا اور گرمی دن بدن زور پکڑتی جا رہی تھی۔ تبریز صاحب اس وقت اپنے آفس میں براجمان تھے دو دن پہلے ہی وہ جرمنی میں بھی اپنی کمپنی کی برانچ کا افتتاح کر کے آئے تھے۔

خالد صاحب ان کے سامنے والی کرسی پر براجمان تھے۔

تبریز صاحب میں نے پچھلے سال آپ سے اس بارے میں بات کی تھی تب بھی" آپ نے مجھے ٹال دیا تھا مگر اب آپ مجھے باتوں سے ٹال نہیں سکتے۔" خالد صاحب نے پریشانی سے کہا۔

ایم۔این۔اے صاحب آپ جانتے ہیں میں بزنس میں کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس" میں مجھے نقصان کا اندیشہ ہو۔" ان نے پر سکون انداز میں کہا۔

وہ میرے شیئرز ہیں میں جب چاہوں لے سکتا ہوں میرا حق ہے۔آپ ایسا نہیں" کر سکتے۔" ان نے میز پر رکھی اپنی مٹھیاں ضبط سے بھینچتے ہوئے کہا۔

آپ کو پہلے اپنے شیئرز یاد نہیں آئے لیکن پچھلے ایک سال سے ایسا کیا ہوا ہے کہ" آپ کو ان کی شدت سے ضرورت ہے؟" ان نے طنز کرتے ہوئے پوچھا۔

اگر آپ مجھے میرے شیئرز نہیں دینا چاہتے تو اپنا نیویارک والا ریسٹورانٹ میرے" نام کر دیں۔" ان نے اپنے دل کی بات کہتے ہوئے تجویز پیش کی۔

اوہ، تو میں اب سمجھا ایم۔این۔اے صاحب۔آپ کی نظر میرے اس" ریسٹورانٹ پر ہے۔ مگر آپ کو یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ میں وہ ہوٹل آپ کے نام کر دوں گا؟"ان نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پیوست کرتے ہوئے میز پر رکھیں اور ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

میں نے تو بس ایک حل بتایا ہے آپ کو ویسے بھی میرے شیئرز کی قیمت اس" ریسٹورنٹ کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے۔"ان نے اپنی طرف سے بہت چالاکی سے کہا مگر شاید وہ بھول گئے تھے کہ ان کے سامنے بھی تبریز شیر خان ہیں۔وہ جس کے سائے سے بھی شیطان دور بھاگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ اپنے ذہن سے ایسی تمام غلط فہمیاں نکال دیں کیونکہ جو ایک دفعہ میرے" ساتھ پارٹنر شپ کر لیتا ہے میں اسے پھر خود سے الگ ہونے کی اجازت کبھی نہیں دیتا۔"ان نے ابرو اٹھاتے ہوئے سنجیدہ انداز سے کہا۔

یہ آپ اچھا نہیں کر رہے تبریز صاحب۔"ان نے افسوس کرتے ہوئے کہا"۔

ایم۔این۔اے صاحب آپ ناراض مت ہوا کریں۔آپ تو جانتے ہیں آپ سے" میرا الگ ہی محبت کا رشتہ ہے۔"تبریز صاحب نے طنزیہ انداز میں کہا اور ٹائی کی ناٹ درست کی۔

ایم۔این۔اے صاحب کچھ دیر ادھر بیٹھے رہے اور پھر کچھ کہے بغیر اٹھ کر باہر نکل گئے۔

حوریہ اور مرحا اس وقت لان میں چیئر پر بیٹھے ہوئیں تھیں۔لاہور رہتے ہوئے مرحا اپنا سارا وقت حوریہ کے ساتھ گزارتی تھی مگر گوجرانوالہ آکر اس نے اکیلے رہنا شروع کر دیا تھا۔

مرحا، تمہیں کوئی بات پریشان کر رہی ہے کیا؟"حوریہ نے اسے مخاطب کرتے" ہوئے پیار سے پوچھا۔

۔نہیں تو کیوں؟"اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا"

مرحا جھوٹ مت بولو مجھ سے۔میں نے اس دن تمہیں ڈرائنگ روم میں روتے" ہوئے دیکھا تھا۔"اس نے مرحا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔حوریہ سے مرحا کا کوئی راز چھپا رہ سکتا تھا کیا؟

کب۔۔۔کہاں۔۔۔؟"ان نے حیرانگی سے پوچھا۔جیسے اس کا کوئی جرم پکڑا گیا" ہو۔

میں پانی لینے آئی تھی کچن میں تب دیکھا تھا۔اب بتاؤ کیا پرابلم ہے؟"اس نے" مرحا کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔

کچھ نہیں بس ماما کی یاد آ رہی تھی۔اس گھر میں ماما کے ساتھ ہماری بہت سی یادیں" جڑی ہوئی ہیں۔"اس نے نم آنکھوں سے بتایا۔ہاں اس نے جھوٹ بولا تھا یا پھر یہ کہنا بہتر ہو گا کہ اس نے سچ چھپایا تھا۔

کیا صرف یہی وجہ ہے؟"اس نے نرمی سے سوال کیا۔مرحا نے اثبات میں سر"
۔ہلایا

تو تم میرے ساتھ رہا کرو خود کو کسی ایسی ایکٹیوٹی میں انوالو کرو کہ تمہارا دھیان"
۔آگے پیچھے نہ بھٹکے۔"اس نے پیار سے مرحا کو سمجھایا اور اسے گلے سے لگایا

مرحا نہیں جانتی تھی کہ حوریہ کیسے اس بارے میں سب جان لیتی ہے اور پھر
۔انجانے میں اس کے زخموں پر مرہم رکھتی ہے

دن کے اس پہر سورج ہر چیز کو روشن کر رہا تھا۔حوریہ آفس روم میں بیٹھی فائلز
۔دیکھ رہی تھی جب ایک نام پڑھ کر اسے حیرانی ہوئی

حمائل،ان فائلز میں تے۔بی کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔"حوریہ حیرانگی سے اسے"
۔مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگی

تے۔بی بھی توایم۔این۔اے کے قریبی لوگوں میں ہیں۔اس لیے اس نے ان"
۔کے بارے میں بھی انفارمیشن اکٹھی کی ہو گی۔"اس نے پر سکون انداز میں کہا

ہاں یہ تو ہے مگر اس کے مطابق تے۔بی کسی کیس کی وجہ سے ایک بار جیل میں"
۔بھی جا چکے ہیں۔کیا واقعی میں ایسا ہے؟"اس نے پریشانی سے پوچھا

ہاں،جب ہم چھوٹے تھے تب کی بات ہے۔دادا کی کوئی پرانی دشمنی تھی کسی کے"
ساتھ ان لوگوں نے تے۔بی پر جھوٹا کیس کروایا تھا۔"اس نے کچھ سوچتے ہوئے
۔بتایا

کیا آپ تفصیل سے اس بارے میں بتا سکتے ہیں مجھے؟"اس نے حمائل کی طرف"
۔رخ کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا

میرے دادا ابو،شیر خان،اس گاؤں کے سرپنچ تھے۔وہ فیصلے کیا کرتے تھے۔ایک"
بار یہ لوگ دادا کے پاس اپنی زمین کا فیصلہ کروانے آئے جو کہ ان کے حق میں نہیں

آیااوراس کے بدلے میں ان لوگوں نے دادا کو قتل کر دیا۔" وہ کہہ کر رکا۔ حوریہ بغور اسے سن رہی تھی اور سمجھ رہی تھی۔

یہ معاملہ معافی تلافی اور دیت سے حل ہو گیا کیونکہ دادی جان کسی قسم کا بدلہ اور خون خرابہ نہیں چاہتیں تھیں اور پھر ہم تے۔بی کی پڑھائی کے سلسلے میں یہاں سے لاہور شفٹ ہو گئے۔ مگر کئی سال بعد ان کے خاندان کا بڑا بیٹا قتل ہوا اور انہوں نے اس کا لزام تے۔بی پر لگا دیا۔" وہ حوریہ کو ساری کہانی تفصیلاً بتا رہا تھا۔

ان لوگوں نے الزام لگایا کہ تے۔بی نے بدلے میں ان کے گھر کا فرد قتل کیا ہے۔" مگر عدالت میں وہ لوگ ثابت نہ کر سکے اور تے۔بی باعزت بری ہو گئے۔" وہ ساری داستان سنا کر فارغ ہوا اور حوریہ کو دیکھا جو غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔

حوریہ کمال پیشے کی وکیل لڑکی، کسی پر بھی بغیر ثبوتوں اور گواہوں کے یقین نہ کرنے والی، حمائل کی کسی بھی بات پر آنکھ بند کر کے اعتبار کر لیا کرتی تھی۔

تے۔بی کو میں بھی جانتی ہوں اسی وجہ سے یہاں ان کا نام پڑھ کر حیرت ہوئی"
تھی۔تو سوچا وجہ جان لیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور فائلز بند کرتے،ایک
۔طرف رکھتے ہوئے اٹھ گئی

۔حور،کہاں جا رہی ہیں؟"اس نے اسے اٹھتے دیکھ کر سوال کیا"

کھانا بنانے جا رہی ہوں۔کیوں آج رات بھوکا رہنے کا ارادہ ہے؟"اس نے ابرو"
۔اٹھاتے ہوئے مسکرا کر پوچھا

اچھا چلیں میں بھی چلتا ہوں۔آج میں سبزی کاٹنے میں آپ کی ہیلپ کروں"
۔گا۔"اس نے اٹھ کر حوریہ کے ساتھ چلتے ہوئے کہا

جی ضرور۔مگر آج آپ صرف پیاز کاٹ دیجیے گا۔پہلا دن ہے نہ کام کا،اس لیے"
آج آپ سے صرف چھوٹا سا کام کرواؤں گی۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور
۔دونوں کمرے سے نکل کر کچن کی طرف بڑھ گئے

کچھ دیر بعد حمائل پر جوش انداز میں پیاز کاٹنے کے لیے چھری اور کٹنگ بورڈ لیے کھڑا تھا۔ مگر جیسے ہی اس نے پیاز کاٹنا شروع کیا اس کی آنکھوں میں جلن شروع ہو گئی اور آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔

حمائل کیا وانیہ کی یاد آ رہی ہے جو اتنے آنسو بہا رہے ہیں؟"اس نے شرارتی" مسکان چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔

آہ حور، آپ کیسے اپنے معصوم شوہر سے ایسا مشقت کا کام لے سکتی ہیں۔ یہ تو" سیدھا سیدھا ٹارچر ہے۔"اس کا اس وقت جلن سے برا حال ہو رہا تھا۔اس وقت کون وانیہ اور کون نہیں اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

حمائل رونے کی کیا بات ہے اگر آپ کام نہیں کرنا چاہتے تو میں کر لوں گی مگر" ایسے رو رو کر کام تو مت کریں۔"اس نے حمائل کے ہاتھ سے چھری لیتے ہوئے کہا۔

چائے بنانے تک ہی ٹھیک ہوں میں مجھ سے نہیں ہوتے یہ پیاز کاٹنے کے کام۔""
اس نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔تو اس کی آنکھوں کی جلن ختم ہونے کی بجائے مزید
۔بڑھ گئی

جلن ہو رہی ہے کیا؟"اس نے حمائل کو آنکھیں ملتے دیکھ کر ہنسی روکتے ہوئے"
۔پوچھا

حور، میں کل ہی کوک کا انتظام کروادوں گا۔ایسے مجھ پر ظلم تو مت کریں۔"اس"
۔نے آنسوؤں سے بھری سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

حمائل میں نے کب کہا ہے ایسا۔آپ نے خود ہیلپ کرنے کی آفر کی تھی۔"اس"
۔نے حمائل کے انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا

میری توبہ آئندہ جو آپ کو ہیلپ کی آفر کی۔آپ تو جان لینے لگی ہیں میری۔""
۔اس نے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا

حمائل، ادھر آئیں منہ دھوئیں فرق پڑ جائے گا۔" اس نے سنک میں ٹوٹی کھولتے ہوئے کہا۔ حمائل نے فوراً سے ہاتھ منہ دھویا۔ ٹھنڈے پانی نے جیسے اس کی آنکھوں کو قرار بخشا۔ کچھ دیر یونہی ٹھنڈے پانی سے منہ دھونے کے بعد وہ پیچھے ہوا۔ تو حوریہ کو دیکھا جو اسے دیکھ کر ہنس رہی تھی۔

"جی جی، محترمہ کو مجھے تڑپا کر ہی تو سکون ملتا ہے۔ ہنس لیں۔ ہنس لیں۔ دیکھ لوں گا آپ کو بھی۔" وہ کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔

"ڈرتی نہیں ہوں میں۔" اس نے فخریہ انداز میں کہا اور پیاز کاٹنے لگی۔

"مجھ سے بہتر کون جانتا ہے۔ مگر میں آپ کو بتاتا چلوں کہ کل میں نے کچن میں چوہے کا بچہ دیکھا تھا۔" اس شرارتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے، کہتے ہوئے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ایسے ہی ڈرا رہے ہیں مجھے۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا مگر اب اس کا دھیان بار بار کچن میں آگے پیچھے جاتا۔

۔حمائل لاؤنج کے صوفے پر بیٹھا اسے دیکھ کر ہنس رہا تھا

مرحا اپنے روم میں بیڈ پر لیٹی فون میں اپنے بچپن کی اور شمسہ خان کی تصویریں دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال تھیں۔اور اس وقت بھی اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔

"ماما آپ کی بیٹی سٹرانگ نہیں ہے۔وہ تو اتنی بڑی حقیقت جاننے کے بعد اس کا سامنا بھی نہیں کر پا رہی۔"اس نے فون پر شمسہ خان کی تصویر دیکھتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"بی تو کہتے تھے وہ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں پھر ان نے آپ کے ساتھ ایسا کیوں کیا ماما؟"اس نے پھر سے پوچھا مگر اسے سننے والا کوئی نہیں تھا۔اس کے پاس ان سوالوں کا جواب دینے والا کوئی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

میں تے۔بی سے سوال کرنا چاہتی ہوں پر میں ڈرتی ہوں۔۔۔وہ مجھے بھی مار دیں" گے۔"اس کو اپنا دل کٹتا محسوس ہو رہا تھا۔وہ بہت درد میں تھی مگر اس درد کی کوئی شفانہ تھی۔

تے۔بی کہتے ہیں وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں مگر ماما وہ تو آپ سے بھی بہت پیار" کرتے تھے۔آپ کو بھی بہن کہتے تھے۔جب وہ آپ کی جان لے سکتے ہیں تو میری بھی لے لیں گے۔"مرحا نے روتے ہوئے فون بند کر دیا۔اب اس کے لیے یہ سب برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔وہ تڑپ رہی تھی۔

عید کے دوسرے دن مرحا پر کھلنے والے راز سے اس کا اعتبار پر رشتے سے اٹھ گیا تھا۔وہ چاہ کر بھی اب محبت،پیار اور دوستی جیسے کسی رشتے پر اعتبار نہیں کرنا چاہتی تھی۔

جب چوٹ اپنے قریبی اور پیارے رشتے سے ملے ہر کسی سے اعتبار اٹھ جاتا ہے۔اور مرحا بھی اس وقت ایسی ہی ایک کیفیت سے گزر رہی تھی۔

مئی، حوریہ کا برتھ ڈے اور اس کے حمائل کے ساتھ نکاح کا دن۔ وہ صبح سے 30 حمائل کے وش کرنے کا انتظار کر رہی تھی جو کہ انجان بنا ہوا تھا۔ وہ کبھی بھی حوریہ کی برتھ ڈے نہیں بھولتا تھا۔ مگر اس بار پہلی بار ایسا ہوا تھا۔ حوریہ کے ذہن میں یہی بات آ رہی تھی کہ شاید شادی کے بعد مرد یہ سب چونچلے بھول جاتے ہیں۔ مرحا نے اسے صبح ہی وش کر دیا تھا اور اس نے بھی حمائل کو یاد دلانے کی کوشش نہیں کی۔

مغرب کی نماز کے بعد سے تو حمائل گھر سے ہی غائب ہو گیا تھا۔ حوریہ کو اس کی ماما کی کال آ گئی اور وہ ان سے باتوں میں مصروف تھی جب بیل کی آواز آئی۔ ویسے تو گیٹ پر حوریہ اور مرحا کبھی نہیں گئیں۔ مگر آج گھر میں کوئی مرد نہیں تھا تو مرحا گیٹ پر گئی۔

"کون؟" مرحا نے اندر سے صدا لگائی۔

میں ہوں۔"دوسری طرف سے آواز آئی۔مرحا اس آواز کو بھرے مجمع میں بھی"
۔پہچان سکتی تھی۔دھڑکنیں لمحے بھر کو بڑھیں

۔کون؟"وہ جان گئی تھی کہ دروازے پر کون ہے مگر اس نے دوبارہ سے پوچھا"

سارم ہوں۔"اب دوسری طرف سے نام بھی بتایا گیا۔مرحا کے چہرے پر"
۔مسکراہٹ آئی اور ساتھ ہی مدھم ہو گئی۔اس نے گیٹ کھولا

۔اندر آنے کا نہیں کہو گی؟"س نے ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا"

جو دل میں رہتے ہوں انھیں گھر میں آنے سے روکا جا سکتا ہے۔"اس نے سارم"
۔کو دیکھتے دل میں سوچا

۔مطلب واپس چلا جاؤں۔"وہ اسے خاموش دیکھ کر بولا"

www.novelsclubb.com

نہیں۔میں بڑا گیٹ کھولتی ہوں۔تم گاڑی اندر لے آؤ۔"اس نے کہااور بڑا گیٹ" کھولا۔سارم نے گاڑی اندر لائی اور گیراج میں کھڑی کر کے مرحا کے ساتھ اندر ۔آیا

سارم،واٹ آ سرپرائز یار۔مجھے پتہ تھا تم ضرور آؤ گے۔"حوریہ اسے دیکھتے" ہوئے آگے بڑھی اور ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس کے سامنے کی۔تو سارم نے بھی اپنے ۔ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس کے ساتھ ٹکرائی

ہیپی برتھ ڈے حوری۔اینڈ ہیپی نکاح اینورسری ٹو۔"سارم نے مسکراتے ہوئے" ۔کہا

www.novelsclubb.com

۔تھینکس ٹارزن۔"حوریہ نے ہنستے ہوئے کہا"

حوری،کا موڈ صبح سے خراب تھا۔چلو کسی بہانے تو ٹھیک ہوا۔"مرحا نے حوریہ کو" ۔دیکھتے کہا

"سارم نے فکر مندی سے پوچھا ؟میری بہن کا موڈ کیوں آف ہے۔"

"حوریہ نے صوفے پر بیٹھتے کہا ۔بس ایسے ہی۔"

"مرحا نے ہنسی روکتے ہوئے اصل میں، حمائل نے اسے وش نہیں کیا اس لیے۔" کہا۔وہ سب کے سامنے اب نارمل رہنے کی کوشش کرتی تھی۔خاص کر حوریہ کے سامنے کیونکہ وہ اس کو پریشان دیکھ کر سوال کرتی تھی۔اور مرحا جانتی تھی کہ اب اگر حوریہ نے سوال کیا تو وہ رو دے گی اور سب بیان کر دے گی مگر وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔

"سارم نے منہ مجھے پہلے ہی شک تھا کہ یہ بندہ شادی کے بعد بدل جائے گا۔" بناتے ہوئے کہا۔

"مرحا نے فوراً سے حمائل کے حق میں گواہی دی اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔حمائل ایسا نہیں ہے۔ویسے ہی شاید بزی ہے آج کل اس لیے۔"

دیکھ رہی ہو حوری۔کیسے یہ بھی اپنے بھائی کی سائیڈ لے رہی ہے۔"سارم نے"
۔ابرو اٹھاتے ہوئے کہا تو حوریہ ہنس دی

مجھے پہلے ہی شک تھا تم آؤ گے اس لیے میں نے اپنے ہاتھوں سے تمہارے لیے"
۔پاستہ بنا کر رکھا ہوا ہے۔"حوریہ نے بات بدلتے ہوئے کہا

حمائل اور انکل آجائیں تو مل کر ڈنر کر لیں گے اور چائے ڈنر کے بعد پیئں گے۔"
ابھی چلو باہر لان میں چلتے ہیں۔باہر مزے کی ہوا چل رہی ہے۔"سارم کہتے ہوئے
اٹھا تو حوریہ اور مرحا بھی اس کے ساتھ چل دیں۔لان میں موجود ٹیبل پر کیک اور
بوکے پڑا ہوا تھا اور حمائل ساتھ کھڑا مسکرا رہا تھا۔حوریہ نے حیرانگی سے اسے
۔دیکھا

ہیپی نکاح اینورسری اینڈ ہیپی برتھ ڈے حور۔"حمائل نے بوکے اس کی طرف"
۔بڑھاتے ہوئے کہا

۔تھینکس۔مجھے لگا آپ کو یاد نہیں رہا۔"حور نے بوکے تھامتے ہوئے کہا"

آہ حور، کبھی میرے بارے میں اچھا سوچا ہے آپ نے۔"حمائل نے افسوس"
۔کرتے ہوئے کہا

۔بالکل بھی نہیں۔"حوریہ کہتے ہوئے ہنس دی"

حمائل نے حوریہ کے ہاتھ تھامتے ہوئے اس کی کلائیوں میں گجرے پہنائے۔جو
۔کہ حوریہ کو حد سے زیادہ پسند تھے اور حمائل اکثر اس کے لیے لایا کرتا تھا

۔آئیں کیک کاٹتے ہیں۔"حمائل نے چھری حوریہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا"

انکل کہاں ہیں انہیں تو آجانے دیں۔"حوریہ نے وارث صاحب کے بارے میں"
۔پوچھا

بابا کو تے۔بی سے کوئی کام تھا وہ تو لاہور چلے گئے ہیں اور اب کل ہی آئیں گے۔""
۔حمائل نے تفصیلاً بتایا

www.novelsclubb.com

پھر شروع کریں۔"حوریہ نے آنکھوں سے اشارہ کیا دونوں نے مل کر کیک کاٹا"
اور کھایا۔پھر سارم اور مرحا نے حوریہ کو گفٹ دیے۔پھر چاروں نے مل کر ڈنر
۔کیا۔ڈنر کے بعد لان میں بیٹھ گئے

حمائل،تم حوری کے لیے گفٹ نہیں لائے کوئی۔"مرحا نے چائے پیتے ہوئے"
۔حمائل کو مخاطب کیا

بے روزگار آدمی ہوں ایک کیک تو ارینج کر سکتا ہوں۔گفٹ کہاں سے لاتا۔""
۔حمائل نے شانے اچکاتے ہوئے کہا

حمائل ویسے مجھے نہیں لگتا تھا مگر اچھے خاصے کنجوس بھی نکلے ہو تم۔"سارم نے"
۔منہ بناتے ہوئے کہا

میرا گفٹ دو ذرا پہلے تم دونوں مجھے میری بھی تو نکاح اینورسری ہے۔"حمائل"
۔نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

حمائل تم مانگنے کا کام ہی اسٹارٹ کر لو کافی اچھا مانگ لیتے ہو۔"سارم نے سنجیدہ انداز میں کہا تو حوریہ اور مرحا ہنس دیں۔

حور۔ ہمیں اپنی اینور سری اکیلے منانی چاہیے تھی۔"حمائل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

وہ کیوں؟"حوریہ نے حیرانگی سے پوچھا۔"

یہ دو ہمیشہ کباب میں ہڈیاں ہوتی ہیں۔"حمائل نے مرحا اور سارم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"

ویسے حمائل تمہاری انفارمیشن کے لیے، میں اور مرحا تم سے پہلے سے حوریہ کو جانتے ہیں اس حساب سے ہڈی ہم نہیں تم بنے۔"سارم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔"

مان لیا سالے صاحب تم سے نہیں جیت سکتا میں۔"حمائل نے منہ بناتے ہوئے چائے کا کپ اٹھایا۔"

چائے پی کر سب فارغ ہوئے تو سارم واپسی کے لیے تیار ہو گیا۔ حوریہ نے اسے کافی روکنے کی کوشش کی مگر وہ آفس کے ضروری کام کا بتا کر چلا گیا۔ مرحا بھی سونے روم میں چلی گئی۔ اب حوریہ اور حمائل لان میں، چمکتے چاند کی چاندنی میں بیٹھے تھے۔

"حور۔ تحفے میں کیا چاہیے؟" حمائل نے حوریہ کے بریسلیٹ پر انگلیاں پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ بھی نہیں۔" حوریہ نے اپنا رخ اس کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"واقعی؟" اس نے حیرانگی سے حوریہ کو دیکھتے پوچھا۔ چاند کی روشنی میں حوریہ کے چہرے کا نشان واضع ہوا۔ حمائل نے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اس نشان کو چھوا۔

"آپ کا ساتھ ہوتا ہے تو مجھے کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔" اس نے مسکراتے ہوئے حمائل کے ہاتھوں کو تھامتے کہا۔

آہ حور، آپ ایسی باتیں کر کے دل خوش کر دیتی ہیں۔"اس نے مُسکراتے ہوئے" ۔کہا

آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا حمائل۔غریب امیر زادے نہ ہوں تو۔"اس نے ہنستے" ۔ہوئے کہا۔وہ ہنستے ہوئے حمائل کو سب سے زیادہ حسین لگتی تھی

آئیں آپ کو کہیں لے کر چلوں۔"وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اٹھا اور اس نے اپنا" ۔رخ گیراج کی طرف موڑ لیا

۔اس وقت؟ مرحا گھر اکیلی ہے حمائل۔"اس نے حیرانگی اور فکر مندی سے کہا"

مرحا کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہے۔آپ آئیں تو سہی۔"اس نے گیراج کی " ۔طرف بڑھتے ہوئے کہا تو حوریہ خاموشی سے اس کے پیچھے چل دی

گیراج میں پہنچتے ہی سامنے کھڑی گاڑی کو دیکھ کر حوریہ حیران رہ گئی۔وہ اس کی ۔'بچپن کی کھلونا کار جیسی کار تھی۔اس کی 'یلو ڈریم کار

حمائل یہ تو۔۔۔"اس نے حیرانگی اور خوشی کے ملے جلے جذبات کے ساتھ کہا۔"

۔حمائل کے ہاتھ پر اس کی گرفت بڑھی۔وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا

۔مگر یہ آپ نے کیسے لی؟"اس نے حیرت سے سوال کیا"

آہ حور،لوگ بیویوں کو ان کی من پسند چیزیں دیتے ہیں تو وہ خوش ہوتی ہیں اور"

ایک آپ ہیں کہ نرالے سوال کرتی ہیں۔"اس نے حوریہ کے سوال پر منہ بناتے

۔ہوئے کہا

۔پھر بھی حمائل۔بتائیں نا؟"اس نے اسرار کیا"

آپ یہ چھوڑیں۔بتائیں پسند آئی؟ پتہ ہے کتنی مشکل سے ملی ہے۔امپورٹ"

۔کروانی پڑی ہے مجھے۔"اس نے بات بدلتے ہوئے پوچھا

۔ہاں بہت پسند آئی ہے۔پر۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا"

ابھی اندر چلتے ہیں۔ صبح لانگ ڈرائیو پر چلیں گے۔"حمائل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

حوریہ اس وقت اپنے آفس روم میں تھی۔آج صبح سے ہی موسم بھی کچھ حسین تھا۔ ٹھنڈی ہوا کے ساتھ، دھوپ بادلوں کی اوٹ میں چھپی ہوئی تھی۔ حمائل بھی اس کے ساتھ صوفے پر براجمان تھا۔ مرحا آج کل نیٹ فلکس کا نیا سیزن دیکھنے میں مصروف تھی اس لیے کم ہی ان دونوں کے ساتھ پائی جاتی تھی۔

"حمائل، مجھے ایم۔این۔اے ہمارے کسی کام کا نہیں لگ رہا۔اس لیے میں اس کو ٹھکانے لگانے کا سوچ رہی ہوں۔"اس نے حمائل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"حور، دیکھیں موسم کتنا اچھا ہے۔ایم۔این۔اے کا نام لے کر میرا موڈ مت خراب کریں۔ چلیں آپ کی گاڑی میں لانگ ڈرائیو پر چلتے ہیں۔"اس نے ایم۔این۔اے کا نام سن کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پہلے آپ مجھے بتائیں گاڑی کیسے لی ہے؟"اس نے رات والا سوال دوبارہ کیا۔

"جانے بغیر نہیں چلیں گی؟"اس نے سنجیدگی سے سوال کیا۔اس نے اپنے بازو حوریہ کے اطراف میں پھیلا

"حمائل میرے نزدیک یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ میرا خاوند مجھے جو بھی کھانے پینے کو دے یا پھر تحفے میں دے وہ سب حلال کی کمائی سے ہوں۔"اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔وہ اس پر شک نہیں کر رہی تھی وہ صرف فکر مند تھی۔

"بلکہ یہ ہر عورت کا فرض بنتا ہے کہ اگر اس کا شوہر اپنی کمائی سے زیادہ مہنگی چیزیں لاتا ہے تو وہ پوچھے اس سے۔اس نیت سے کہ اگر وہ کوئی غلط کام کر رہا ہے یا کسی حرام طریقے سے پیسے کما رہا ہے تو اسے روکے۔"اس نے فکر مندی سے کہا۔

"حور، مجھ پر لعنت ہو اگر میں آپ کو ایک لقمہ بھی حرام کا کھلاؤں۔"وہ اس کی بات سنتے ہوئے بولا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

تو حمائل مجھے بتائیں کہ آپ نے کام والی آنٹی کو پیسے دیے ہیں۔آپ نے نئی کوک" رکھی ہیں اور انہیں بھی ایڈوانس پے منٹ کی ہے۔آپ نے نئے اے۔سی لگوائیں ہیں۔اس سب کے پیسے کہاں سے آئے؟ابھی تو فصلوں کے پیسے بھی نہیں آئے تو پھر اتنے پیسے کہاں سے آئے ہیں؟"اس نے حمائل کی آنکھوں میں دیکھتے،نرمی سے سوال کیا۔

حورا اگر آج آپ پوچھ ہی رہی ہیں تو میں بتاتا ہوں۔میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میرا" کمپیوٹرز میں بہت زیادہ انٹرسٹ تھا۔تو جب تے۔بی نے مجھے بزنس پڑھنے لندن بھیجا تو میں نے بیچولرز تو کر لیا مگر انٹرسٹ نہ ہو تو پڑھنے میں مزہ نہیں آتا۔"اس نے سنجیدگی سے بتانا شروع کیا۔اس کی انگلیاں اب حوریہ کی کلائی پر موجود بریسلٹ کو سہلا رہیں تھیں۔

میں نے بیچولرز کمپلیٹ کرنے کے بعد تے۔بی کو کہا کہ میں لندن میں رہ کر بزنس" اسپیشلائزیشن کرنا چاہتا ہوں۔تو تے۔بی مان گئے۔میں نے اسپیشلائزیشن کے لیے

اڈمیشن لے لیا مگر وہ وقت میں نے وہاں کمپیوٹر کی سٹڈی کے لیے استعمال کیا اور سافٹ ویئر انجینئرنگ کی اور اس کے ساتھ اور بھی کئی کمپیوٹر کورسز کیے۔"وہ آج حوریہ کو اپنا ایک نیا رخ دکھا رہا تھا اور حوریہ یہ سب جاننے والی وہ پہلی تھی۔

اور اب میں آن لائن کام کرتا ہوں۔میں مختلف کمپنیز کے لیے سافٹ ویئرز بناتا" ہوں۔میرا بنایا ایک سافٹ ویئر لاکھوں میں بکتا ہے اور ایسے ہوتی ہے میری کمائی۔"اس نے بات مکمل کرتے ہوئے حوریہ کو دیکھا۔

واہ حمائل،آپ تو بڑے چھپے رستم نکلے۔"اس نے حیرانگی اور خوشی سے آنکھیں" پھیلا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

حوریہ کمال آپ حمائل شیر خان کا راز جاننے والی پہلی اور آخری بشر ہیں۔"اس" نے حوریہ کا ہاتھ لبوں سے لگاتے کہا۔

واقعی؟"اس نے حمائل کے انداز میں پوچھا تو حمائل نے مسکراتے ہوئے اثبات" میں سر ہلایا۔

چلیں اب۔"حمائل نے اٹھتے ہوئے کہا تو حوریہ نے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔"
۔حمائل نے اس کا ہاتھ تھاما اور دونوں باہر نکل گئے

حوریہ، حمائل اور مرحا تینوں اس وقت فضل سنٹر میں گھومنے پھرنے آئے۔حوریہ
۔کو گیدرنگز پسند نہیں تھیں اس لیے بہت کم وہ کہیں جاتی تھی

تینوں نے مل کر لنچ کیا اور پھر شاپنگ کے لیے چلے گئے۔آج حوریہ جوش سے
شاپنگ کر رہی تھی کیونکہ اب اسے پتہ چل چکا تھا کہ اس کا شوہر اچھا خاصا امیر
۔آدمی ہے۔اس نے اپنے، حمائل اور مرحا کے لیے ڈریسز لیے

حمائل اور حوریہ ایک شاپ کے باہر رکے تو حوریہ نے غور کیا کہ مرحا ان کے ساتھ
۔نہیں ہے۔حوریہ نے آگے پیچھے دیکھا مگر اسے مرحا کہیں نظر نہیں آئی

۔حمائل مرحا کہاں ہے؟"اس نے پریشانی سے آس پاس دیکھتے سوال کیا"

ادھر ہی تو تھی۔"اس نے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا تو مرحا کہیں بھی نظر نہیں" ۔آئی

میں کال کرتا ہوں اسے۔"اس نے فون نکالتے ہوئے کہا اور مرحا کے نمبر پر کال" کی مگر فون بند آرہا تھا۔حمائل نے دو تین بار ٹرائے کی مگر کوئی رسپانس نہیں آیا۔ ۔حوریہ نے اپنا فون نکالا اور اس سے بھی مرحا کو کالز کیں مگر فون بند آرہا تھا

حمائل اس کا فون بند ہے اب؟"اس نے پریشانی سے بھیڑ میں ادھر اُدھر" ۔دیکھتے کہا

چلو ادھر ہی دیکھتے ہیں رش میں کہیں ہو گی اور اس کے فون کی چارجنگ ختم ہو گئی" ہو گی۔"اس نے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔دونوں نے مل کر پورے سنٹر کے دو چار چکر لگا لیے مگر مرحا کا کچھ پتہ نہ چلا۔شام ڈھلتی جا رہی تھی اور حوریہ کی پریشانی میں ۔اضافہ ہو رہا تھا

مرحا یہاں نہیں ہے چلو تھانے میں رپورٹ کرواتے ہیں۔"اس حوریہ کا ہاتھ" پکڑے باہر کی طرف بڑھا۔وہ پارکنگ میں ابھی اپنی گاڑی کے پاس ہی پہنچا تھا جب اس کا فون بجا۔اس نے فون نکالا تو تبریز صاحب کا نام دیکھ کر حمائل نے کچھ سوچا ۔اور فون اٹھایا

حمائل مرحا کہاں ہے؟"تبریز صاحب نے بغیر سلام دعا سخت لہجے میں سوال" ۔کیا

۔وہ تے۔بی۔۔۔"اس نے کچھ کہنا چاہا مگر کہہ نہ پایا۔آخر کو اس کی بہن تھی" کیا یہ وہ۔۔۔اگر اس کی حفاظت نہیں کر سکتے تھے تو لے کر کیوں گئے تھے" ۔ساتھ۔"وہ غصے سے چیخ رہے تھے

وہ کہاں ہے آپ کو پتہ ہے کیا؟میں ابھی تھانے میں رپورٹ کروانے جا رہا" ۔ہوں۔"اس نے پریشانی سے کہا

کسی کو رپورٹ کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔گلفام شیرازی نے اسے کڈنیپ" کروایا ہے۔وہ کب سے موقع کی تلاش میں تھا اور تم نے اسے موقع دیا۔وہ مجھ سے بزنس ڈیل کروانا چاہتا ہے۔اس نے کہا ہے کہ اگر پولیس تک خبر گئی تو وہ مرحا کو مار دے گا۔میں مرحا کے لیے اس سے ڈیل کر لوں گا۔مگر یاد رکھنا حمائل اگر مرحا کو کچھ ہوا تو میرے سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"ان نے غصے سے کہتے کال کاٹ دی۔

تے۔بی میرا۔۔۔"حمائل اتنا ہی بول پایا مگر دوسری طرف سے اس کی کال کاٹ" دی گئی۔اسے پریشانی کے ساتھ ساتھ تے۔بی کی باتوں کا افسوس ہوا کہ کیسے انہوں نے اس کو مرحا کے اغوا کی وجہ بنا دیا۔

www.novelsclubb.com

چلیں گھر چلیں۔میں جانتا ہوں وہ چھوٹی چھوٹی بات پر ڈر جاتی ہے اس لیے میں" نے مرحا کے فون میں ٹریکر لگایا ہوا ہے۔اس کے فون کی لوکیشن میرے لیپ ٹاپ سے مل جائے گی۔"اس نے حوریہ کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

حمائل اور حوریہ دونوں مرحا کی لوکیشن دیکھنے کے بعد گھر سے نکل پڑے۔

شام۔آہستہ آہستہ رات میں بدل رہی تھی۔وہ لاہور سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں میں گلفام شیرازی کے فارم ہاؤس میں آرہی تھی۔حمائل نے تبریز صاحب کو کال کی۔

تے۔بی آپ گلفام شیرازی کو ڈیل کے لیے بلائیں اور ڈیل کرنے کے لیے راضی" ہو جائیں مگر ڈیل پر سائن کرنے کے لیے انتظار کیجیے گا۔میں نے مرحا کو ڈھونڈ لیا ہے اور امید ہے کہ میں اسے بچالوں گا۔"حمائل نے فوراً سے تفصیل بتائی اور کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

اگلا نمبر اس نے سارم کا ملایا۔

ہیلو حما۔۔۔۔"سارم کی بات نامکمل ہی رہ گئی"۔

سارم تم جلدی سے اس لوکیشن پر پہنچو جو میں نے بھیجی ہے مجھے امید ہے تم مجھ" سے پہلے پہنچ جاؤ گے۔اور ہاں اپنی پسٹل لے کر جانا۔"اس نے پریشانی سے پیشانی ۔مسلتے بتایا

۔مگر کیوں؟"سارم نے اس کی آواز میں واضع پریشانی محسوس کی"

مرحا کوتے۔بی کے کسی حریف بزنس مین نے کڈنیپ کر لیا ہے۔جلدی پہنچو۔"""

۔اس نے اتنا کہتے ہوئے کال کاٹ دی

حمائل اس وقت گاڑی اڑا کر پہنچانا چاہتا تھا مگر ٹریفک کی وجہ سے یہ ناممکن تھا۔

۔حمائل کا دماغ غصے اور پریشانی سے پھٹنے کو تھا

حمائل آپ مجھے دیں۔میں چلاتی ہوں گاڑی۔"حوریہ نے اسے پریشانی سے" ۔پیشانی مسلتے دیکھا تو کہا

نہیں میں چلا رہا ہوں۔آپ کی طبیعت کچھ دن سے خراب ہے آپ رہنے"
دیں۔"حمائل نے سڑک پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔حور یہ مرحا کے لیے بہت
پریشان تھی۔مگر حمائل تو اس کا بھائی تھا،وہ مرحا پر جان نچھاور کرتا تھا اس کے لیے
۔یہ سب مشکل تھا

۔سارم فوراً ہی آفس سے نکلا اور تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھا
میں اکیلے جاؤں گا۔"اس نے ڈرائیور کو کہا اور جلدی سے فرنٹ سیٹ سنبھالی اور"
۔گاڑی تیزی سے دوڑائی

www.novelsclubb.com

تبریز صاحب نے حمائل کی بات سمجھتے ہوئے گلفام شیرازی کو کال کر کے آفس بلا
۔لیا

رات ہر طرف تاریکی پھیلا چکی تھی۔سارم نے گلفام شیرازی کے فارم ہاؤس سے کچھ فاصلے پر اپنی گاڑی روکی اور باقی کا راستہ پیدل طے کیا۔فارم ہاؤس سے کچھ فاصلے پر وہ رکا۔فارم ہاؤس کی بیرونی طرف لگی تمام لائٹس آن تھیں۔اس نے فرنٹ گیٹ پر کھڑے گارڈ کو دیکھا اور اس نے حوریہ کو کال ملائی اور ائیر پوڈز کانوں میں لگا لیے۔

"حوری، فون سپیکر پر رکھو۔" حوریہ نے فون اٹھایا تو سارم نے فوراً سے کہا تو حوریہ نے ویسا ہی کیا۔

"گاڑی کچھ دور کھڑی کرنا اور فرنٹ گیٹ پر گارڈ ہے۔میں بیک سائیڈ پر فارم ہاؤس کے ساتھ موجود درخت پر چڑھ کر اندر دیکھتا ہوں۔" سارم نے تفصیلاً بتاتے ہوئے کہا۔وہ اپنے آفس سے اٹھ کر آیا ایک سی۔ای۔او، اسے کوئی اس وقت دیکھ لے تو یقین ہی نہ کرے کہ وہ کسی کمپنی کا مالک ہے۔

سارم بلیک تھری پیس میں ملبوس تھا۔کوٹ تو اس نے گاڑی میں ہی اتار دیا تھا اب صرف وائٹ ڈریس شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا۔اس نے بوٹ اور جرابیں اتاریں اور درخت کی لٹکتی ٹہنی کو پکڑ کر درخت پر چڑھا۔فارم ہاوس کی بیرونی دیواروں پر لگی لائیٹوں میں سب کچھ واضع طور پر نظر آرہا تھا۔حوریہ اسے اس کی انہی حرکتوں کی وجہ سے ٹارزن کہتی تھی۔وہ بچپن سے ہی درخت کی اونچی اونچی ٹہنیوں پر چڑھ جایا کرتا تھا۔

"اندر کوئی نظر نہیں آرہا۔"اس نے درخت کے گھنے پتوں کے پیچھے چھپ کر اندر کا جائزہ لیا۔کچھ کمروں کی کھڑکیاں کھلیں تھیں مگر اندر اندھیرا تھا مطلب کہ اندر کوئی نہیں اور نہ ہی اندر سے کسی قسم کی آوازیں آرہیں تھیں۔

"اس کا مطلب گلفام شیرازی جانتا ہے مرحا تے۔بی کی کمزوری ہے۔اس کا مقصد صرف مرحا کو چھپا کرتے۔بی سے اپنی مرضی کی ڈیل کروانا ہے۔"حمائل اس کی بات سن کر بولا۔

www.novelsclubb.com

۔میں اندر کی طرف اترنے لگا ہوں۔"اسے اندر کسی قسم کا خطرہ نظر نہ آیا تو بولا"

۔احتیاط سے۔"حوریہ نے فکر مندی سے کہا"

سارم نے درخت کی ٹہنی سے فارم ہاؤس کی دیوار پر چھلانگ لگائی اور آگے پیچھے دیکھتے ہوئے احتیاط سے اندر اترا۔سارم شہریار دوستوں کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا ۔اور یہ خاصیت اسے اپنے باپ سے جینز میں ملی تھی

مرحا کو سر میں درد محسوس ہوا۔اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی مگر اسے اپنی آنکھیں بھاری محسوس ہوئیں۔اس نے ہاتھ ہلانے چاہے تو اسے ہاتھ بندھے ہوئے محسوس ہوئے۔اس نے بمشکل آنکھیں کھولیں تو وہ کسی کمرے میں بند تھی۔

کمرے میں مدھم سی روشنی جل رہی تھی۔اس سے آگے پیچھے دیکھا مگر وہ اس جگہ کو نہ پہچان پائی۔اس کے بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔اس نے کسی کو آواز دینا چاہی مگر اس کے منہ پر بھی کپڑا باندھا گیا تھا۔اس نے اپنے پیر دیکھے تو وہ بھی

بندھے ہوئے تھے۔بے بسی سے اس کی آنکھوں سے پانی جاری ہو گیا۔اس نے اٹھنا چاہا مگر پیر بندھے ہونے کی وجہ سے لڑکھڑا کر زمین پر گر گئی۔اس نے پوری قوت سے اپنے وجود کو گھسیٹا۔لکڑی کے فرش پر وہ بمشکل خود کو گھسیٹتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی۔

سارم اندر کی طرف اترا تو کمروں کے پیچھے کی طرف سے سب کی کھڑکیوں سے اندر جھانکا مگر کہیں کچھ نظر نہ آیا۔پھر وہ ایک طرف سے دیوار کے ساتھ سے ہوتا ہوا فارم ہاؤس کی دائیں طرف آیا۔اسے ادھر سے بھی کوئی نظر نہ آیا۔وہ گن سامنے کیے کسی ماہر کی طرح آس پاس نظر رکھے آگے بڑھ رہا تھا۔ایک پولیس آفیسر کا پوتا جو تھا۔

ہم باہر آ گئے ہیں۔"حوریہ کی آواز ائیر پوڈ میں سنائی دی۔"

گارڈ کو ذرا احتیاط سے آگے پیچھے کرنا۔اسے پتہ چل گیا تو وہ فوراً اپنے مالک تک یہ بات پہنچا دے گا۔"سارم نے کہا اور فارم ہاؤس کے سامنے کی طرف سے اندر

www.novelsclubb.com

داخل ہوا۔اندر ہر طرف خاموشی اور اندھیرا تھا۔اس نے بڑی لائٹس آن کرنے کی بجائے فون کی ٹارچ آن کی تاکہ گارڈ کو کسی کے اندر ہونے علم نہ ہو۔وہ ہر کمرے کو کھول کر چیک کر رہا تھا مگر اسے مرحا کہیں نظر نہیں آئی۔

"مرحا یہاں کسی روم میں نہیں ہے۔"سارم نے پریشانی سے بتایا اور وہ باہر کی طرف پلٹا۔

"مرحا یہیں ہے سارم۔میں گارڈ کو ٹھکانے لگا کر آرہا ہوں۔"حمائل کا لہجہ زرا سا سخت تھا۔

سارم کچن کے قریب سے گزرا جب اسے کچن سے دروازے کی آواز آئی۔یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی دستک دے رہا ہو۔اس نے آگے بڑھ کر کچن میں آگے پیچھے دیکھا جب اسے کچن کی ایک طرف لکڑی کا دروازہ نظر آیا وہ فوراً سے اس طرح بھاگا۔

مرحا۔۔۔"سارم نے پکارا تو دستک کچھ دیر کے لیے تھمی۔سارم نے دروازہ"
کھولنے کی کوشش کی مگر وہ لاکڈ تھا۔اس نے فون ایک طرف رکھا اور دروازے کو
روز سے ٹانگ ماری دروازے بری طرح ہلا مگر کھلا نہیں۔اس نے دوسری بار یہی
عمل کیا تو لاک کی جگہ پر ہلکی سی دراڑ آئی اور پھر سارم مسلسل اسی جگہ پر پوری
۔قوت سے ٹانگ مارتا رہا تو تین چار کوششوں کے بعد لاک ٹوٹا اور دروازہ کھل گیا
نیم روشن کمرے میں سامنے مرحا فرش پر بیٹھی ہوئی تھی۔بال بکھرے ہوئے،
۔آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ،ہاتھ پیر بندھے ہوئے
۔سارم فوراً سے آگے بڑھا اور سب سے پہلے مرحا کے منہ پر باندھا کپڑا کھولا
۔تم ٹھیک ہو؟"اس نے اس کے ہاتھ کھولتے ہوئے سوال کیا"
مرحا نے بس اثبات میں سر ہلایا۔وہ اب اس کے پاؤں پر بندھی رسی کھول رہا تھا۔
۔مرحا تو سارم کو دیکھ کر حیران تھی جانے کیوں یہ شخص ہی ہمیشہ اسے بچایا کرتا تھا

اتنے میں حوریہ اور حمائل بھی اندر داخل ہوئے۔مرحا حمائل کو دیکھ کر اس کی طرف بھاگی اور اس کے گلے لگ کر رو دی۔

حمائل وہ۔۔۔"مرحا نے روتے ہوئے کچھ کہنا چاہا"۔

چپ میری گڑیا ہم آ گئے ہیں۔"حمائل اسے اپنے سینے سے لگائے اس کا سر تھپتھپا رہا تھا"۔

سارم کچن سے گلاس میں پانی لے کر آیا اور حمائل کی طرف بڑھایا۔حمائل نے مرحا کو الگ کرتے ہوئے اسے پانی پلایا اور اس کے بکھرے بال درست کیے۔

گارڈ کا کیا کیا؟"سارم نے حوریہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا"۔

وہ بے ہوش ہے کچھ دیر میں ہوش میں آ جائے گا۔"حوریہ نے بتایا اور آگے بڑھ کر مرحا کو گلے لگایا"۔

تے۔بی کو کال کر کے مرحا کے بارے میں بتا دیں۔"حمائل نے کہا اور مرحا کو"
۔سہارا دیتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا

حوریہ کی نظر سارم کے ننگے پاؤں پر گئی جو کہ اس وقت مٹی سے بھرے ہوئے
۔تھے

۔تمہارے جوتے؟"اس نے سارم کے پاؤں کی طرف اشارہ کرتے سوال کیا"
باہر درخت کے پاس پڑے ہوں گے۔باہر چل کر پہن لوں گا۔"اس نے مسکرا"
۔کر کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو حوریہ مسکرا دی

پھر یہ کہتا ہے مرحا کو جتنی کیئر کی ضرورت ہے وہ یہ نہیں کر سکتا۔"حوریہ نے"
اسے ننگے پاؤں باہر بڑھتے دیکھ کر سوچا اور مسکراتے آگے بڑھ گئی۔سارم شہریار کو
۔کون بتائے کہ وہ مرحا کا خیال اس کی طرح کوئی نہیں رکھ سکتا تھا

تبریز صاحب رات کے اس وقت آفس میں گلفام شیرازی کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

گلفام صاحب آپ نے میری کمزوری کا فائدہ اٹھا کر بہت غلط کیا ہے۔"تبریز" صاحب ضبط سے بولے اور ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔

یہ تو ہر کوئی کرتا ہے تبریز صاحب۔وہ کہتے ہیں نا کہ جب گھی سیدھی انگلی سے نہ" نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنی پڑتی ہے۔بس یہی سمجھ لیں۔"ان نے طنزیہ انداز میں کہا۔

اگر مرحا کو زرا سا بھی کوئی نقصان پہنچا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا گلفام" صاحب۔"ان نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے ضبط سے کہا۔آنکھیں ضبط سے لال اور پیشانی اور گردن کی رگیں واضع تھیں۔

میں نے کہا نہ کہ وہ باحفاظت آپ کو مل جائے گی۔بالکل پہلے کی طرح اگر آپ" اس ڈیل پر سائن کر دیں گے۔"ان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ان کے چہرے پر خوشی تھی جیسے کسی محاذ کو فتح کرنے کے قریب کسی جنگجو کے چہرے پر ہوتی ہے۔

ڈیل کرنے کے لیے ہی تو بلایا ہے۔"ان نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔دل تو" ۔سامنے بیٹھے شخص کو جان سے مارنے کا تھا مگر ابھی مرحا کی جان داؤ پر لگی ہوئی تھی

تو پھر دیر کس بات کی ہے سائن کریں۔"ان نے فائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا اور" ۔ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے بیٹھ گئے

سائن بھی ہو جاتے ہیں پہلے چائے تو آنے دیں۔آپ کی وجہ سے ڈنر بھی نہیں کر" پایا میں۔"ان نے فائل پکڑ کر ایک طرف رکھتے ہوئے اطمینان سے کہا۔کچھ دیر میں اسسٹنٹ دو کپ چائے لے کر آیا۔ابھی وہ چائے رکھ کر باہر ہی بڑھا تھا کہ تبریز صاحب کا فون بجا۔ان نے ایکسکیوز کرتے ہوئے فون اٹھایا اور دوسری طرف بات سن کر ان کے چہرے پر ایک پر سکون مگر طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔ایک ۔شیطانی مسکراہٹ

فون سنتے ہوئے وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر گلفام صاحب کی کرسی کی طرف بڑھے اور ۔فون بند کیا

۔ایک تلخ نظر گلفام صاحب پر ڈالی اور ہاتھ بڑھا کر ان کی ٹائی کھینچی

تبریز۔۔۔"ان نے بولنا چاہا مگر انہیں اپنا سانس گھٹتا محسوس ہوا۔ان کا چہرہ لال"

۔ہو گیا اور آنکھیں پھیلنے لگی

چائے نہیں پیئیں گے۔"ان نے دوسرے ہاتھ چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے"

گلفام صاحب کے منہ کے سامنے کرتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا اور سارا کپ ان

کی ٹانگوں پر انڈھیل دیا۔ گرم چائے نے ٹانگوں کو بری طرح جھلسایا۔گلفام

۔صاحب نے چیخنا چاہا مگر گلے میں لگے ٹائی کے پھندے کی وجہ سے آواز نہ نکل پائی

گلفام شیرازی یاد رکھنا۔میں تبریز شیر خان ہوں اپنی کمزوری پر حملہ کرنے "

۔والوں کو تباہ کر دیتا ہوں۔"ان کہتے ہوئے ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئے

۔گلفام صاحب کھانستے ہوئے اپنی سانس بحال کرنے لگے

۔پانی۔۔۔"ان نے کھانستے ہوئے مشکل سے لفظ ادا کیے"

تبریز صاحب نے پاس پڑا جگ اٹھایا، گلفام صاحب کے پاس آئے اور سارا جگ ان کے سر پر انڈھیل دیا۔

"ان نے اس کی میرے دشمنوں کو میرے آفس کا پانی بھی نصیب نہیں ہوتا۔" بے بس صورت دیکھتے ہوئے کہا جو کہ ابھی تک اپنی سانسیں بحال کر رہا تھا۔

"آج کے لیے اتنا ہی مگر جلد ملاقات ہو گی کیونکہ میرے مجرم کی سزا موت ہوتی ہے۔" ان نے طنزیہ انداز میں کہا اور اپنے اسسٹنٹ کو کہہ کر گلفام صاحب کے اسسٹنٹ کو اندر بلوایا اور اسے انہیں لے جانے کو کہا۔

خود اپنی چیئر تک آئے، کوٹ اٹھا کر پہنا اور باہر کی طرف بڑھ گئے۔

رات جیسے بھی گزر ہی گئی۔ صبح ناشتے کے بعد تبریز صاحب بھی گوجرانوالہ آ گئے۔ اس وقت سب لاؤنج میں بیٹھے تھے۔رئیسہ خان تو عید کے بعد واپس لندن چلی گئیں تھیں۔

"حمائل میں مرحا کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔"ان نے سخت لہجے میں حکم دیا۔تبریز شیر خان حکم ہی دیتے تھے،انہیں صرف دینا اور چلانا آتا تھا۔

"بی وہ میری بہن ہے اور میرے ساتھ رہے گی۔"حمائل نے دوٹوک انداز میں کہا۔تبریز صاحب اور حمائل کی ضد بھی ایک جیسی تھی ایک بار جس بات پر اڑ گئے اس سے ان دونوں کو ہٹانا مشکل ہو جاتا۔

www.novelsclubb.com

"بہن کہنے کی حد تک ہے صرف کیا؟اس کی حفاظت بھی کرو نہ پھر۔"ان نے غصے سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ کہا۔

"آہ تے۔بی،مجھے الزام دینے کی بجائے خود کو بھی دیکھیں۔"اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔

۔کیا دیکھوں؟ہاں۔"ان نے غصے سے لال آنکھیں اس پر گاڑھتے پوچھا"

مرحا میری وجہ سے کڈنیپ نہیں ہوئی آپ کی وجہ سے ہوئی ہے۔آپ نے اپنی" بیوی اور بیٹے کو تو دنیا کی نظروں سے چھپا کر رکھا ہوا ہے اور لوگ ہمیں آپ کی

۔کمزوری سمجھ کر استعمال کرتے ہیں۔"اس کا انداز واقعی میں تلخ ہو چکا تھا

تم مجھے الزام نہیں دے سکتے۔جب تک مرحا میرے ساتھ تھی اسے کبھی کوئی" پریشانی نہیں ہوئی۔"ان نے اس کی بات پر غصے سے چلاتے ہوئے کہا

۔

میں اپنی بہن کو بچا کر، بحفاظت گھر لایا ہوں۔آپ کے پاس کیا گارنٹی تھی کہ وہ" شخص آپ سے ڈیل کروانے کے بعد بھی مرحا کو صحیح سلامت واپس پہنچاتا؟"اس نے سخت لہجے میں سوال کیا۔ہاں حمائل شیر خان کو دکھ ہوا تھا۔اس کی بہن کے اغوا

۔کا الزام اس کے سر ڈالا جا رہا تھا۔اسے تکلیف ہوئی تھی

بس کر دیں آپ دونوں۔مجھے کہیں نہیں جانا۔"اس سے پہلے کہ تبریز صاحب" کچھ بولتے مرحا چلائی۔وہ کافی دیر سے ضبط کیے دونوں کو سن رہی تھی مگر اب اس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔

حوریہ نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دے کر اٹھایا اور اس کے کمرے میں لے گئی۔

حمائل اب اگر مرحا کو آنچ بھی آئی تو میں بہت برا پیش آؤں گا۔یاد رکھنا۔"تبریز" صاحب انگلی اٹھا کر کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئے۔حمائل بس ضبط کیے انہیں دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

مرحا اس سب کے بعد پہلے سے زیادہ خاموش رہنے لگی۔وہ پورا دن اپنے روم میں رہتی۔ کبھی لیپ ٹاپ اور کبھی فون پر موویز دیکھ لیتی۔حوریہ اکثر وقت اس کے ساتھ گزارتی کیونکہ وہ صرف حوریہ سے بات کرتی۔حوریہ نے بہت جاننے کی

کوشش کی کہ اس نے اپنے دل میں کیا بات رکھی ہوئی ہے جس کا بوجھ اٹھا رکھا ہے ۔اس نے مگر وہ کچھ نہ بتاتی۔اور حوریہ نے بھی اسے فورس نہیں کیا

اس وقت مرحاسوئی تو حوریہ اپنے روم میں آئی۔حمائل بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا ۔

"حمائل میں نے کافی دیر سے میں ایم۔این۔اے پر نظر رکھی ہوئی ہے مگر کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔"حوریہ نے لیپ ٹاپ آن کرتے ہوئے منہ بنا کر کہا ۔

"تو اب کیا کرنا ہے؟"اس نے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے سوال کیا

"اب وقت آگیا ہے کہ میں ایم۔این۔اے کو جال میں پھنسا کر اسی کے شکاری سے اس کا ہی شکار کرواؤں۔"اس نے شیطانی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔حمائل نے آج سے پہلے اس جیسا کیوٹ شیطان نہیں دیکھا تھا۔اس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ چھائی ۔

۔مطلب؟آپ کے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟"اس نے تجسس سے سوال کیا"

سیکرٹ کلر جو بھی ہے اصل میں تو ہر قتل کے پیچھے ایم۔این۔اے ہی ہے۔تو"

کیوں نہ اس فساد کی جڑ کو ہی اکھاڑ دیا جائے۔اس کے بعد دیکھ لیں گے اس سیکرٹ

۔کلر کو بھی۔"اس نے لیپ ٹاپ کو گھورتے ہوئے کہا

وہ کیسے کریں گی آپ؟"اس نے حوریہ کے لیپ ٹاپ پر چلتے ہاتھوں کو دیکھتے"

۔ہوئے پوچھا

ایم۔این۔اے ایک ان ناؤن نمبر سے آپ کو کال کرے گا۔ایک فیک کال جو کہ "

اصل میں ہم ہی کریں گے۔جس میں وہ یہ سب کہے گا کہ حوریہ کمال میں تمہیں

سیکرٹ کلر کے بارے میں سب بتاؤں گا مگر میری ایک شرط ہے۔"حوریہ نے

۔حمائل کی طرف دیکھتے بتایا

میں شرط پوچھوں گی اور وہ کہے گا کہ اس سب میں اس کا نام نہ آئے۔ میں اس کی بات سے متفق ہو جاؤں گی۔ پھر ملنے کا ٹائم اور ڈیٹ ڈیسائیڈ ہو گی۔" اس نے اپنا پلان تفصیلاً بتایا اور رکی۔

میں اس سے ان ناؤن نمبر استعمال کرنے کی وجہ پوچھوں گی۔ تو وہ یہ بتائے گا کہ " سیکرٹ کلر نے تمہارا اور میرا فون ٹیپ کیا ہوا ہے۔ اس لیے حمائل کے نمبر پر کال کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کلر نے آپ کا فون بھی ٹیپ کیا ہو گا کیونکہ آپ ہر جگہ میرے ساتھ جاتے ہیں۔ وہ آپ کے میسجز اور کالز بھی ضرور دیکھتا اور سنتا ہو گا۔" اس نے سوچتے ہوئے بتایا۔

www.novelsclubb.com

اور سیکرٹ کلر آپ کی کال سن لے گا اور وہ ایم۔ این۔ اے کو آپ سے ملنے سے پہلے ہی مار ڈالے گا۔" حمائل نے اس کا پلان سن کر کہا تو حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

بس اب یہ پلان پہلے پلان کی طرح فیل نہ ہو جائے۔"اس نے فکر مندی سے"
۔کہا

نہیں ہو گا کچھ اور فکر نہ کریں آپ۔مجھے امید ہے اس بار آپ کامیاب ہوں"
۔گی۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو حوریہ بھی مسکراتے لیپ ٹاپ پر جھکی

اب اس کو چھوڑیں اور ریسٹ کریں۔کتنے دن سے آپ کا بلڈ پریشر نارمل نہیں"
ہو رہا اور اسٹمک بھی اپ سیٹ ہے۔"اس نے اس کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ لیتے
۔ہوئے کہا

۔تھوڑا سا کام کرنا ہے بس۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

نہیں حور، پہلے اپنی نیند پوری کریں۔کام کل ہو جائے گا۔"اس نے لیپ ٹاپ"
وارڈ روب میں رکھتے ہوئے کہا تو حوریہ مسکرا دی اور لیٹتے ہوئے آنکھیں بند کر
۔لیں

حمائل اس کی ہر چھوٹی چھوٹی چیز کا خیال رکھتا تھا حوریہ کمال کو وہ اپنی کسی نیکی کے صلے جیسے لگتا تھا۔

حوریہ، حمائل کو لیے صبح کہیں نکلی۔اس نے بس یہی کہا تھا کہ کہیں ضروری جگہ جانا ہے اور حمائل فرمانبردار شوہر ہونے کے ناطے ساتھ چل دیا۔اب سین کچھ ایسا تھا کہ حوریہ ڈرائیو کر رہی تھی اور حمائل ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے گاڑی سڑک کی ایک طرف روکی۔

"حمائل یہ کیسی جگہ ہے؟"کمرشل عمارتوں کے درمیان ایک خالی جگہ کی طرف اشارہ کرتے حوریہ نے پوچھا۔حمائل نے پہلے حیرت سے حوریہ کو اور پھر اس خالی مگر وسیع زمین کے ٹکڑے کو دیکھا۔

"حور، یہ خالی زمین ہے۔اب اس کی کیا تعریف کروں؟"اس نے منہ بناتے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھاتے کہا۔

تعریف نہیں کرنی اس کی۔یہ زمین کیسی ہے؟مطلب لوکیشن؟"اس نے منہ "
۔بناتے ایک بیزار نظر حمائل پر ڈالتے کہا

ویسے کل ہی اپ کو اپنے کام کا بتایا ہے اور آج آپ زمین خریدنے چلی ہیں۔"اس"
۔نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا

نہیں خریدنی۔کیونکہ یہ میری اپنی ذاتی زمین ہے۔"اس نے منہ بناتے کہا۔"
حوریہ کا دل کیا گاڑی کا دروازہ کھول کے حمائل کو باہر نکال دے مگر کیا کرتی اس کا
۔شوہر تھا نا

واقعی حور۔مطلب آپ تو کافی امیر نکلی ہیں۔"اس نے حیرت سے ایک بار حوریہ "
۔کو اور پھر اس زمین کو دیکھتے کہا

آپ سیریس ہوں گے؟"اس نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔ایک تو جانے آج کل "
۔اسے اتنا غصہ کیوں آنے لگا تھا

۔جی بولیں۔"اس نے حوریہ کو سنجیدہ دیکھ کر سیدھے ہوتے کہا"

میں چاہتی ہوں کہ آپ اس جگہ اپنا ٹیک انسٹیٹیوٹ بنائیں۔"اس نے اس بار نرمی" ۔سے مسکراتے کہا

میرے پاس بہت زمینیں ہیں حور۔میں کسی پر بھی بنالوں گا مگر آپ کی زمین پر" ۔نہیں۔"اس نے سنجیدگی سے کہا

آپ کی زمینیں کمرشل ایریا میں نہیں ہیں اور انسٹیٹیوٹ بنانے کے لیے یہ زمین" ۔بیسٹ ہے۔"اس نے اپنا خیال پیش کیا

۔میں لے لوں گا کمرشل ایریا میں۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

حمائل شیر خان میں بھی چاہتی ہوں کہ جیسے اپ میری ہر خواہش کو مقدم رکھتے" ہیں بالکل ویسے ہی میں بھی آپ کی ہر خواہش کو مقدم رکھوں۔"اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھامتے کہا۔اس کے چہرے پر پڑتی دھوپ اس کے جوڑے میں مقید

بھورے بالوں اور اس کی بھوری آنکھوں کو چمکا رہی تھی۔ مگر اسے حمائل کی کالی آنکھیں خود سے زیادہ پر کشش لگ رہیں تھی۔

"حور، یہ وہی زمین ہے نہ جو انکل نے آپ کے لیے رکھی تھی۔ تو میں کیسے اس کو اپنے لیے استعمال کر لوں۔" اس نے حوریہ کا ہاتھ تھپتھپاتے اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے نرمی سے کہا۔

"میرے بابا کو اگر پتہ چلے گا کہ یہ زمین میں نے کتنے اعلیٰ مقصد کے لیے آپ کو دی ہے تو وہ ضرور خوش ہوں گے حمائل۔ انہیں میرے فیصلے سے اعتراض کبھی نہیں ہو گا۔ میں نے یہ زمین آپ کو سالگرہ کے تحفے میں دینی تھی مگر اس وقت ممکن نہ ہو سکا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ حمائل کچھ پل اسے دیکھتا رہا۔

"آپ ایسی کیوں ہیں حور؟" اس نے اتنے سنجیدہ لہجے میں سوال کیا جیسے کوئی بہت اہم سوال کر رہا ہو۔

میں اپنی پسندیدہ چیز اپنے پسندیدہ شخص کو سونپا چاہتی ہوں اور میں بہت خوش"

ہوں۔I wanna treat you like a king cause you

اس نے نم آنکھوں سے "always treat me like a queen.

۔مسکراتے کہا

اس "Cause you deserve a queen treatment." "

۔نے حوریہ کا ہاتھ لبوں سے لگاتے کہا

پھر کب کنسٹرکشن سٹارٹ کروا رہے ہیں؟"اس نے دوبارہ سے گاڑی اسٹارٹ"

۔کرتے سوال کیا

۔جب آپ چاہیں۔"اس نے مسکراتے کہا تو وہ بھی مسکرا دی"

حوریہ نے واپس آ کر سب سے پہلے ایم۔این۔اے کے لیے جال بچھا دیا تھا اور اب

اسے ایم۔این۔اے کی موت کا انتظار تھا۔وہ اپنے پلان پر عمل کرنے کے بعد،اس

www.novelsclubb.com

کی کامیابی کے لیے دعا کرتی رہی مگر شاید وہ اس بات سے انجان تھی کہ یہ کامیابی اس کے سامنے ایک نئی مشکل لا کھڑی کرے گی اور اسے شاید اپنے پسندیدہ شخص کی قربانی دینی پڑے گی۔

آج رات وہ مطمئن ہو کر سو رہی تھی کیونکہ آگے کچھ وقت کے لیے اس کی نیندیں حرام ہونے والی تھیں۔

حوریہ نیند کی وادیوں میں تھی۔جب اس نے ایک خوفناک خواب دیکھا۔حوریہ کمال کا واحد خوف ڈراؤنے خواب تھے۔اپنے بابا کو کھونے کے بعد وہ اکثر رات کو کوئی نہ کوئی خوفناک خواب دیکھتی تھی اور چیختے ہوئے اٹھ جاتی تھی۔اس کی زندگی میں کئی سال ایسے بھی گزرے تھے جب اس نے ان ڈراؤنے خوابوں کی وجہ سے سونا چھوڑ دیا تھا مگر پھر کافی تھیراپیز کے بعد اس نے اس سب پر قابو پایا مگر اب بھی بعض دفع وہ نیند میں ڈر کر اٹھ جایا کرتی تھی۔

آج بھی حوریہ نے کافی عرصہ بعد ایک انتہائی خوفناک خواب دیکھا۔اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا اور ڈر سے اس کی آنکھ کھل گئی۔وہ پسینے میں شرابور تھی اور لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔پہلے جب بھی ڈر کر اٹھتی تھی تو حمائل کام کے سلسلے میں جاگ رہا ہوتا تھا اور اسے پر سکون کرتا اور پانی دیتا تھا مگر آج وہ سو رہا تھا۔حوریہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھایا اور گلاس بھر کر پیا۔آج کل اس کی طبیعت ویسے بھی بگڑی ہوئی رہتی تھی۔اسے کمرے میں گھٹن محسوس ہو رہی تھی تو بالکونی کا دروازہ کھول کر وہاں پڑے صوفے پر بیٹھ گئی۔رات کے اس پہر ٹھنڈی ہوا میں اس کی طبیعت کو سکون ملا۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ اٹھ کر واپس اندر جانے لگی تھی جب اس کی نظر بیسمنٹ کے دروازے پر گئی اور پھر حوریہ کمال پر ایک نیا انکشاف ہوا جو کہ شاید اس کے لیے زندگی کا حیران کن اور سب سے برا انکشاف تھا۔

تبریز صاحب بیسمنٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ حوریہ کو حیرت ہوئی تھی کہ تبریز صاحب اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں؟ کچھ دیر وہ یونہی بیٹھی بیسمنٹ کر دروازے کو گھورتی رہی۔

تقریباً 15 منٹ بعد تبریز صاحب بیسمنٹ سے باہر آئے۔ اب کھلے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس، سر پر پی کیپ پہنے، منہ پر ماسک اور آنکھوں پر سن گلاسز لگائے ہوئے تھے۔ بالکل وہ حلیہ جو سیکرٹ کلر کا بتایا جاتا تھا کیونکہ اس کی شکل تو آج تک کسی نے نہیں دیکھی تھی۔

حوریہ جس شخص کو ڈھونڈنے کے لیے اتنے سالوں سے کوشش کر رہی تھی وہ اس کے اتنا قریب تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ حوریہ کمال کو اس پل اپنی ساری زندگی ایک مذاق محسوس ہوئی تھی۔

تبریز صاحب اب اپنی گاڑی میں بیٹھے اور وہاں سے چلے گئے۔

حوریہ کو باہر ہوا میں پھر سے گھٹن محسوس ہونے لگی،اس کا جسم کپکپا رہا تھا،آنکھوں سے پانی نکل کر چہرے کو بھگو رہا تھا۔اس نے ضبط کی بہت کوشش کی مگر اس وقت یہ اس کے لیے بہت مشکل تھا۔وہ اپنے باپ کے قاتل کے گھر رہ رہی تھی۔چاند کی چاندنی نے آج کئی سال بعد حوریہ کو یوں روتے دیکھا تھا۔

حوریہ نے اپنے آنسو صاف کیے اور اٹھ کر اندر کی طرف بڑھی۔اس کے وجود پر کپکپی طاری تھی۔کمرے میں آکر اس نے سائیڈ ٹیبل سے گلاس اٹھایا مگر ہاتھ سے گلاس چھوٹ کر زمین پر گرا اور گلاس فرش سے ٹکراتے ہی ٹوٹ گیا۔گلاس ٹوٹنے کی آواز سنتے ہی حمائل کی آنکھ کھلی اور وہ اچانک سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔بستر پر حوریہ نہیں تھی۔وہ بیڈ سے نیچے اترا،لائٹ آن کی۔حوریہ اسے فرش پر بیٹھی کانچ کے ٹکڑے اٹھاتی نظر آئی۔

"حور،آپ ٹھیک ہیں؟"حمائل نے حوریہ کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔تو حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ آج پھر خواب میں ڈری ہیں؟"حمائل نے اس کی اجڑی حالت اور سرخ آنکھیں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

حوریہ نے پھر سے اثبات میں سر ہلایا۔

"چھوڑیں آپ میں اٹھاتا ہوں۔"حمائل نے اس کے ہاتھ سے کانچ کے ٹکڑے لیے اور فرش سے باقی کانچ کے ٹکڑے بھی اٹھائے۔پھر کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر اسے گیلا کر کے اس جگہ رکھا کانچ کے بقیہ چھوٹے ٹکڑے کپڑے کے ساتھ چپک گئے تو وہ اسے بالکونی میں ایک طرف رکھ آیا۔

حمائل نے حوریہ کو بازوؤں سے تھام کر اٹھایا اور بیڈ پر بیٹھا دیا۔

"حور۔۔۔"حمائل نے اسے آواز دی جو کہ جانے کس خیال میں کھوئی ہوئی تھی۔

"حمائل مجھے ماما کے پاس جانا ہے۔"حوریہ نے بے تاثر چہرے سے دیوار کو گھورتے ہوئے کہا۔

۔ٹھیک ہے۔ صبح چلیں گے۔"حمائل نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا"

ابھی کیوں نہیں لے کر جا سکتے آپ؟"حوریہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے آزاد" کرواتے ہوئے کہا۔حمائل کو حوریہ کا ایسے ری ایکٹ کرنا عجیب لگا، مگر پھر اس نے ۔سوچا کہ اس وقت وہ خواب کے زیر اثر ہے

حور،ابھی تو تین بھی نہیں بجے۔اتنی رات کو ماما بھی ڈسٹرب ہوں گی۔"حمائل" ۔نے نرمی سے کہا

لاہور جاتے ہوئے ٹائم لگ جائے گا ہم فجر کے وقت پہنچیں گے۔اس وقت ماما" ۔جاگی ہوتی ہیں۔"حوریہ نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

۔حور۔۔۔"حمائل نے اسے پھر سے مخاطب کیا"

حمائل پلیز مجھے لے جائیں۔مجھے ماما کے پاس جانا ہے پلیز۔"حوریہ نے نم" ۔آنکھوں سے منت کرتے ہوئے کہا

اوکے۔اوکے۔چلتے ہیں۔میں ڈریس چینج کرلوں؟"حمائل اس کی ضد پر پریشان" ہوا کیونکہ حوریہ نے کبھی بھی کوئی ضد نہیں کی تھی۔حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

کچھ دیر بعد حمائل ڈریس چینج کر کے آیا۔حوریہ نے بھی ڈریس چینج کیا اور حمائل آدھی رات کو اسے لیے لاہور کے لیے نکل پڑا۔

رات پر پھیلائے سب کے رازوں کو چھپائے ہوئے تھی۔تبریز صاحب اس وقت ایم۔این۔اے کے گھر سے کچھ فاصلے پر اپنی گاڑی میں موجود تھے۔وہ جانتے تھے۔ایم۔این۔اے کی بیوی اور بیٹا اس وقت ملک سے باہر تھے۔ان کا پہلا پلان اسے کل ائیر پورٹ کے راستے میں ختم کرنے کا تھا مگر سیکیورٹی کی موجودگی میں اس پر حملہ مشکل کام تھا۔سوان نے اسے آج رات ہی جہنم واصل کرنے کا فیصلہ

کیا۔اس کے بعد ان کی نظر گلفام شیرازی پر تھی۔جس نے ان کے خاندان کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی تھی۔

وہ گھر کے پچھلی طرف والے دروازے کا لاک کھول کر اندر داخل ہوئے۔تمام ملازم اس وقت اپنے کوارٹرز میں تھے۔وہ خاموشی اور احتیاط سے چھپتے ہوئے اندر گئے اور ایم۔این۔اے کے کمرے میں داخل ہوئے،کمرہ اندر سے لاک کیا اور اس پر ایک نظر ڈالی جو کہ اس وقت نیند میں مدہوش تھا۔کمرے میں نیم اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

"ایم۔این۔اے،اٹھ جاؤ اب تو تمہیں ہمیشہ کے لیے یہاں سے رخصت ہونا ہے۔"ان نے ایم۔این۔اے کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ایم۔این۔اے یک دم ڈر کر اٹھا۔

"تم۔۔۔تم ادھر کیا کر رہے ہو؟"ایم۔این۔اے نے انہیں اس حلیے میں دیکھ کر حیرت سے سوال کیا۔

میں تو تمہیں جہنم میں پہنچانے کے لیے آیا ہوں۔"ان نے سرد لہجے میں کہا اور"
۔اس کی طرف بڑھے

یہ تم۔۔۔"ایم۔این۔اے نے کچھ بولنا چاہا جب تبریز صاحب نے ان کی گردن"
۔میں رسی ڈال کر گرہ لگائی

۔کتنی بار کہا ہے 'تم' نہیں 'آپ'۔"ان نے سخت لہجے میں کہا اور رسی کو کھینچا"

میں۔۔ن۔۔نے۔۔۔کیا۔۔۔کیا؟"ایم۔این۔اے نے رکتے سانس کے ساتھ"
۔پوچھا

تمہیں کیا لگا تم میرے پیچھے کھیل رچاؤ گے تو میں تمہیں جانے دوں گا۔تم نے"
ایک ہوٹل کے پیچھے مجھے ختم کروانا چاہا۔تم میرے لیے ایک گولی کی مار تھے مگر
تمہارے گھر تک آتے آتے میرا دل بدل گیا۔میں نے سوچا کیوں نہ تمہیں ہر اس
شخص کی موت کے برابر تکلیف پہنچاؤں۔"وہ غصے سے لال چہرے کے ساتھ بول

رہے تھے۔رسی ایم۔این۔اے کی گردن کے گرد سختی سے لپٹی ہوئی تھی اور وہ مسلسل ہاتھ پاؤں چلاتے،خود کو بچانے کی ناممکن کوشش کر رہا تھا۔

"ایم۔این۔اے مشکل سے دو لفظ ہی بول سکا۔اس کا سانس۔۔۔۔نے۔۔۔میں اکھڑ رہا تھا۔وہ تڑپ رہا تھا اپنی سانسوں کے لیے۔وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی گردن آزاد کروانے کی کوشش کر رہا تھا مگر ہر کوشش بے سود تھی۔

"آج میں بولوں گا اور تم بس سنو گے۔تمہارے باپ نے میری زندگی برباد کر دی۔مجھے قاتل بنایا اور میرا استعمال کیا مگر پھر وہ جہنم پہنچ گیا۔اب تم بھی جاؤ اور اپنے باپ کو میرا اسلام ضرور دینا۔"وہ غصے سے چلا رہے تھے۔ایم۔این۔اے سانس بند ہونے کی وجہ سے تڑپ رہا تھا۔

"تمہارے باپ نے مجھے ذہنی مریض بنا دیا۔میں نے اپنے دماغ کے سکون کے لیے شراب پینا شروع کر دی۔لوگوں کی جان لینا میری عادت بن گئی۔مجھے لوگوں کو تڑپتا دیکھ کر مزہ آنے لگا۔اور اس وقت تمہیں دیکھ کر اور بھی مزہ آ رہا

ہے۔"ان نے ایم۔این۔اے کی گردن پر رسی کو اور مضبوطی سے باندھا۔ ایم۔این۔اے کا جسم اب لمحہ لمحہ بے جان پڑ رہا تھا اس کی مزاحمت آہستہ آہستہ کم ہو رہی تھی۔

"تمہارے باپ کے بعد تم نے بھی مجھے استعمال کرنا چاہا مگر تم اپنے باپ کی طرح چالاک اور تیز دماغ نہیں تھے۔میں نے تمہیں کٹ پتلی بنا کر استعمال کرنا شروع کر دیا۔ تمہیں لگتا رہا تم مجھے استعمال کر رہے ہو مگر میں تمہیں لوگوں سے بدلہ لینے پر اکساتا جیسے کسی دور میں تمہارے باپ نے مجھے بدلہ لینے پر اکسایا تھا۔"ان نے اس کے وجود کو پنکھے کے ساتھ لٹکا دیا جو کہ اب بالکل بے جان ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں بدلے پر اکسا کر میں تمہارے لیے قتل کرتا اور تم سے اپنی من پسند رقم لیتا اور آج تمہاری وجہ سے ہی میں اتنا بڑا بزنس مین بن گیا۔مجھے یہ سب دینے کے لیے شکریہ۔"وہ اب اس کی پنکھے کے ساتھ جھولتی لاش کو دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

تمہارے باپ نے میرے استاد کو مجھ سے قتل کروانے کے بعد ان کی لاش اسی" طرح لٹکادی تھی۔آج تم بھی اسی اذیت سے گزروگے۔"اب وہ آرام سے بیڈ پر بیٹھے اس کی لاش کو دیکھنے لگے۔جیسے کسی پر تسکین منظر کو دیکھ رہے ہوں۔

میں نے تمہیں اپنا مہرہ بنا کر استعمال کیا اور خود میں بادشاہ بن گیا۔"ان نے طنزیہ" انداز میں ایم۔این۔اے کی لاش کو گھورتے ہوئے کہا۔

تم میرے لیے بہت فائدہ مند تھے مگر اب مجھے تم سے خطرہ تھا اور جب سیکرٹ" کلر کو کسی سے خطرہ ہوتا ہے تو وہ چاہے اسے کتنا بھی عزیز کیوں نہ ہو وہ اس کی جان لے لیتا ہے۔"وہ کہتے ہوئے اٹھے اور جس راستے سے آئے تھے اسی راستے سے خاموشی سے واپس چلے گئے اور ایم۔این۔اے کی لاش پنکھے سے لٹکی،ایک عبرت کا نشان بن گئی۔آج ایک سامری کے ہاتھوں،ایک فرعون کا خاتمہ ہوا تھا۔

تبریز صاحب،ایم۔این۔اے کے گھر سے سیدھا زری کے پاس پہنچے۔وہ لاؤنج میں ان کا انتظار کر رہی تھی۔ان کے آتے ہی زری نے پانی کا گلاس بھر کر انہیں دیا۔

پانی پینے کے بعد وہ لاؤنج میں لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گئے۔زری جانتی تھی اس وقت تبریز صاحب کوئی بات نہیں کریں گے اور انہیں ڈسٹرب نہیں کرنا اس لیے وہ کافی کا ایک کپ بنا کر ان کے پاس رکھتی، دوبارہ سونے کے کی چلی گئی۔

تبریز صاحب نے ایم۔این۔اے کے گھر اور اس کے راستے کے تمام کیمرا زاور سکیورٹی سسٹمز کو پہلے سے ہی ہیک کیا ہوا تھا اور اب انہیں بیٹھ کر تمام فوٹیجز اور تمام ثبوت مٹانے تھے اور پھر وہ تو اس سب میں ماہر تھے۔

وہ دنیا کے سامنے ایک بہت بڑے بزنس مین اور کئی فلاحی ادارے چلانے والے والے عظیم انسان تھے مگر ان کی اصلیت کتنی خوفناک تھی سب اس سے بے خبر تھے۔

تبریز شیر خان اچھائی اور برائی کو ایک وقت میں لے کر چل رہے تھے اور یہی خاصیت اب تک ان کی ہر جیت کی وجہ تھی۔

وہ کافی دیر لیپ ٹاپ پر کام کرنے کے بعد فارغ ہوئے اور ایک شیطانی مسکراہٹ ان کے چہرے پر ابھری۔ وہ ہر طرف سے ثبوت مٹا چکے تھے مگر وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ اب چاہے وہ جتنے بھی ثبوت مٹا لیں مگر وہ حوریہ کمال کے دماغ اور آنکھوں کو ہیک نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کے خیالات سے واقف ہو سکتے ہیں۔

جیسے ہر برائی کا انجام ہوتا ہے ان کا انجام بھی قریب تھا مگر کتنا یہ وہ نہیں جانتے تھے۔

بیس سال پیچھے چلیں، جہاں سے اس باب کا آغاز ہوا تھا۔

جب تبریز شیر خان ایک اٹھارہ سالہ خوبصورت اور پر کشش نوجوان تھے۔ اپنے اساتذہ کا ایک نہایت قابل اور ذہین اسٹوڈنٹ۔ جس سکول میں وہ پڑھا کرتے تھے، کمال مقصود صاحب اسی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ تبریز صاحب ہمیشہ سے انہیں

بہت ہی پیارے تھے۔وہ کہا کرتے تھے کہ "تبریز تم ایک جینیس ہو۔تم ایک دن بڑا نام کماؤ گے"۔

میٹرک میں کافی اچھے مارکس لینے کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب کے کہنے پر ان نے لاہور کی مشہور "جی سی یونیورسٹی" میں ان کا داخلہ بھجوایا۔اچھے نمبر ہونے کی وجہ سے ان کا سکالرشپ پر داخلہ ہو گیا۔انہیں شروع سے کمپیوٹرز میں دلچسپی تھی اور ان نے کمپیوٹر سبجیکٹس کا انتخاب ہی کیا۔

لاہور یونیورسٹی میں ان کی دوستی طاہر نظامی نامی ایک لڑکے سے ہوئی جس کا باپ اشتیاق نظامی ایم۔این۔اے ندیم ملک کا خاص آدمی تھا۔

www.novelsclubb.com

ایم۔این۔اے ندیم ملک، طاہر نظامی کو اپنی شوٹنگ اور فائٹنگ اکیڈمی میں ٹریننگ کے مرحلے سے گزار رہا تھا تاکہ اس کے باپ کے بعد اسے بھی اپنے خاص بندوں میں شامل کرے۔

طاہر کی تبریز صاحب سے دوستی بڑھی تو اس نے ایم۔این۔اے ندیم ملک سے اجازت لے کر تبریز صاحب کو بھی اکیڈمی میں اپنے ساتھ لے کر جانا شروع کر دیا۔

شروع میں تبریز صاحب کو بندوقیں اور لڑائیاں، سب عجیب لگا مگر طاہر نے انہیں کہا کہ یہ سب اس کو اپنی حفاظت کے لیے سیکھنا چاہیے۔تو تبریز صاحب اس کے ساتھ خوشی خوشی سب سیکھنے لگے۔

لاہور میں تبریز صاحب ہاسٹل میں رہتے تھے۔ صبح کالج جاتے، وہاں سے باہر لنچ کرنے کے بعد سیدھا اکیڈمی چلے جاتے اور شام کو واپس آ کر پڑھائی کیا کرتے تھے

اکیڈمی میں تبریز صاحب کی ایک سال کی پرفارمنس باقی سب لڑکوں سے اچھی تھی۔ٹریننگ ٹیچر نے ان کے بارے میں ایم۔این۔اے ندیم ملک کو آگاہ کیا۔ ایم۔این۔اے نے اس لڑکے صلاحیت کو دیکھتے ہوئے اس کے بارے میں تمام

انفارمیشن نکالوائی اور انہیں ایک ایسا نقطہ مل گیا جس پر وہ اس لڑکے کو اپنے جال میں پھنسا سکتے تھے۔

ایم۔این۔اے کے کہنے پر طاہر نظامی تبریز صاحب کو اپنے ساتھ ان کے بنگلے پر لے گیا۔وہاں ایم۔این۔اے کی تبریز صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔اس کے بعد طاہر اکثر اپنے ساتھ تبریز صاحب کو ان کے گھر لے کر جانے لگا۔

قریباً دو سال میں تبریز صاحب ٹریننگ کر کے کسی ماہر کی طرح منجھے ہوئے ہو چکے تھے۔سیکنڈ ائیر کے امتحانات ہونے والے تھے جب ایم۔این۔اے ندیم ملک نے تبریز صاحب کو الوداعی پارٹی کی طور پر دعوت پر مدعو کیا اور دعوت کے بعد تبریز صاحب کو اکیلے میں ملنے کے لیے کہا۔

"ندیم صاحب تبریز میں نے سنا ہے تمہارے باپ کا قتل کیا گیا تھا۔وجہ کیا تھی؟" نے ان سے پوچھا۔

بابا گاؤں کے سرپنچ تھے تو ان کے پاس گاؤں کے دو فریقین اپنی زمین کا فیصلہ" کروانے آئے تھے۔ بابا نے فیصلہ سنایا۔ فیصلہ جن لوگوں کے خلاف دیا گیا انہوں نے بابا کو قتل کر دیا۔" ان نے مختصر جواب دیا۔ باپ کا ذکر انہیں ہمیشہ تکلیف دیتا ۔تھا

تو کیا ان لوگوں پر کیس وغیرہ نہیں چلایا؟ سنا ہے تمہارے باپ کے قاتل آج بھی" ۔آزاد گھوم رہے ہیں۔" ان نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے سوال کیا

نہیں۔ صلح کر لی تھی ہم نے ان لوگوں سے۔" ان نے سنجیدگی سے جواب" ۔دیا اندر درد کا ایک لاوا جل رہا تھا

www.novelsclubb.com

بہت بڑا دل ہے تمہارا۔ اپنے باپ کے قاتل کو معاف کر دیا۔ تمہارے جگہ میں" ہوتا تو میں تو انہیں بھی اتنا تڑپاتا جتنا میں خود تڑپا ہوں۔" ان نے طنزیہ انداز میں ۔کہا۔ وہ ایک جوان کے لہو کو جوش دے رہا تھا

میں بھی بدلہ لینا چاہتا تھا مگر ہماری امی نے منع کر دیا تھا تو میں نے بھی سب چھوڑ" دیا۔آج بھی اس خاندان کے کسی بھی شخص کو دیکھتا ہوں تو دل کے زخم تازے ہو جاتے ہیں۔"ان نے کہتے ہوئے اپنے سامنے پڑا چائے کا کپ اٹھا لیا۔

تم اب بھی بدلہ لے سکتے ہو۔اگر تم چاہو تو۔۔۔"ان نے کپ واپس میز پر رکھتے" ہوئے سگار جلا لیا۔

میں نے قتل کیا تو مجھے جیل جانا پڑے گا اور میری امی کو یہ سب بالکل اچھا نہیں" لگے گا اور کہاں عدالت کے چکر کاٹیں گے۔"ان نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

میرے پاس ایک حل ہے تمہارے مسئلے کا جس سے تیر نشانے پر بھی لگے گا اور" تیر چلانے والے کا پتہ بھی کسی کو معلوم نہیں ہو گا۔"وہ کسی جادو گر کی طرح تبریز صاحب کے دماغ کو اپنی مٹھی میں کر رہا تھا۔

کیسا حل؟"چائے کا کپ ایک طرف رکھتے ہوئے ان نے تجسس سے پوچھا"۔

پیپرز دے لو اپنے اور اس وقت میں اس سب کے بارے میں غور سے سوچ لو۔"
اگر بدلہ لینے پر دل راضی ہو گیا تو مجھ سے ملنے آنا پھر اس پر بات کریں گے۔"ان
۔نے مسکراتے ہوئے کہا

۔ٹھیک ہے۔"وہ چائے کا کپ رکھتے ہوئے بولے"

چلو امید ہے اب پیپروں کے بعد دوبارہ ملاقات ہو گی۔"ندیم ملک نے ابرو"
۔اٹھاتے ہوئے کہا

امید پر دنیا قائم ہے۔"تبریز صاحب کہتے ہوئے اٹھے اور باہر کی طرف بڑھ"
۔گئے

www.novelsclubb.com

امتحانات کے بعد تبریز صاحب واپس گوجرانوالہ چلے آئے۔ایم۔این۔کی بات کو
۔انہوں نے مکمل طور پر نظر انداز کر دیا تھا

گاؤں میں آنے کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ جس زمین کا فیصلہ کرنے کی وجہ سے ان کے والد کو قتل کی گیا تھا وہ زمین اس شخص کے بڑے بیٹے نے صلح کرتے ہوئے اپنے مخالفین کو بیچ دی ہے۔ تبریز صاحب کو یہ جان کر بہت دکھ ہوا اور غصہ آیا اور غصے میں ان نے ایم۔این۔اے کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔

کچھ دن اس بارے میں سوچ بچار کرنے کے بعد تبریز صاحب لاہور روانہ ہوئے۔ دل کو بدلہ لینے کی آگ کسی لاوے کی طرح جھلسا رہی تھی۔

لاہور پہنچ کر وہ سیدھا ایم۔این۔اے کے پاس پہنچے۔

"تو تم آ گئے۔" ندیم ملک نے تبریز صاحب کو اپنے سامنے صوفے پر بیٹھتے دیکھ کر کہا۔

"آپ بتائیں مجھے سب کیسے کرنا ہو گا؟" ان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

تم کمپیوٹرز میں دلچسپی رکھتے ہو۔کیا تم ہیکنگ سیکھنا چاہو گے ؟"ان نے کھلے دل"
۔سے آفر کی۔شکار کو جال میں پھنسانے کے لیے دانہ پھینکا گیا تھا

۔اس سے کیا ہو گا؟"ان نے تجسس سے پوچھا"

میں تمہاری بدلہ لینے میں مدد کروں گا۔مگر میری شرط ہے کہ مجھے بھی تو تم سے"
۔کچھ چاہیے ہو گا۔"ان نے سنجیدگی سے کہا

۔آپ کو کیا چاہیے مجھ سے ؟"وہ حیرت اور تجسس سے سوال کیا"

تم ہیکنگ سیکھو گے اور میرے لیے کام کرو گے۔"ان نے ابرو اٹھاتے ہوئے"
۔کہا

www.novelsclubb.com

۔کیسا کام؟"ان نے پھر سوال کیا"

ہیکنگ سے جڑا کوئی بھی کام ہو گا۔وہ کسی کے بارے میں تفصیلات بھی ہو سکتی ہیں"
۔یا کچھ بھی۔"ان کے کہتے ہوئے تبریز صاحب کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا

۔مجھے منظور ہے۔"تبریز صاحب کو آفر پسند آئی"

اب تم پہلے ہیکنگ سیکھو گے۔ایک ماہ میں تم یہ سیکھ جاؤ گے مجھے تم پر بھروسہ" ہے۔میں تمہیں ہر وہ چیز مہیا کروں گا جس کی تمہیں ضرورت ہو گی۔ہیکنگ سیکھنے ۔کے بعد میں خود تمہاری مدد کروں گا بدلہ لینے میں۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا

۔ہیکنگ سیکھنی کس سے ہے؟"ان نے تجسس اور خوشی سے پوچھا"

تم اپنا سامان لے کر دوبارہ لاہور پہنچو۔باقی سب میرا ایک خاص بندہ تمہیں بتا" دے گا۔"ان نے کہا اور اٹھتے ہوئے بک شیلف کی طرف گئے اور کچھ کتابیں ۔اٹھاتے ہوئے واپس آئے

یہ سب تم ضرور پڑھنا۔تمہیں بدلہ لینے کے لیے پلان بنانے میں مدد ملے" گی۔"وہ کتابیں تبریز صاحب کی طرف بڑھاتے ہوئے بولے تو تبریز صاحب نے وہ کتابیں تھام لیں۔وہ سب دنیا کے مختلف نامور رائٹرز کی "مرڈر مسٹری" بکس ۔تھیں

شکریہ۔میں انہیں ضرور پڑھوں گا۔"ان نے کتابیں دیکھتے ہوئے کہا۔کچھ دیر وہ" ایم۔این۔اے کے پاس بیٹھے بات چیت کرتے رہے اور پھر وہاں سے واپس گوجرانوالہ آ گئے تاکہ ضروری چیزیں لے کر دوبارہ لاہور جا سکیں۔انہیں جلد از جلد سب سیکھ کر اپنے بابا کا بدلہ لینا تھا۔

دو منزلہ بنگلہ گرمیوں کی لپیٹ میں تھا۔تبریز صاحب اس وقت اپنی امی کے پاس صوفے پر بیٹھے ہوئے،انہیں منانے کی کوششیں کر رہے تھے۔

پتر،ابھی تو پیپر دے کے آئے تھے اور اب پھر سے جانے کی ضد کر رہے ہو۔""" امی نے گھورتے ہوئے کہا۔

امی جی،کمپیوٹر کا کام سیکھوں گا۔آپ جانتی ہیں شوق ہے۔یہ کام سیکھ کر فوراً" نوکری بھی مل جائے گی اور اچھے خاصے پیسے ملیں گے۔"ان نے امی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

ابھی تو امتحانات کا نتیجہ بھی نہیں آیا۔ابھی رک جاؤ۔"ان نے تبریز صاحب کی"
۔سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

بھابھی۔آپ ہی امی کو سمجھائیں نا۔جانے دیں مجھے۔"تبریز صاحب نے شمسہ"
۔خان کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا تو منہ بناتے ہوئے بولے

امی جانے دیں۔آپ جانتے ہیں کمپیوٹر میں بچپن سے دلچسپی ہے اس کی سیکھنے دیں"
جو سیکھنا چاہتا ہے۔"ان نے چائے کا ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کہا اور صوفے پر ایک
۔طرف بیٹھ گئیں

بگاڑ رکھا ہے تم نے اپنے لاڈلے دیور کو۔ہر بات میں اس کا ساتھ دیتی ہو۔"
تمہارے کہنے پر ہی لاہور پڑھنے کی اجازت دی تھی اسے اور اب پھر سے تم اس کی
سفارش کر رہی ہو۔"امی نے مصنوعی غصے سے کہا تو تبریز صاحب اور شمسہ خان
۔ہنس دیے

امی جانے دیں مجھے۔ایک ماہ بعد کام ملتے ہی آپ سب کو بھی لاہور بلالوں گا۔پھر" اکٹھے رہیں گے وہاں۔حمائل اور مرحا کو بھی بڑے سکول داخل کروائیں گے۔"

۔ان نے ابرو اٹھاتے ہوئے دلچسپی سے بتایا

۔تم ہی جاؤ مجھے نہیں جانا گاؤں چھوڑ کر کہیں۔"ان نے منہ بناتے ہوئے کہا"

مطلب آپ مان گئیں ہیں نا۔"شمسہ خان نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان نے"

۔اثبات میں سر ہلایا

خوشی سے دیں اجازت ایسے منہ بنا کے تو نہیں۔"تبریز صاحب نے ان کے ہاتھ"

۔کا بوسہ لیتے ہوئے کہا

۔ہمیشہ خوش رہو۔"امی نے تبریز صاحب کا ماتھا چومتے ہوئے کہا"

یہاں تو ایمو شنل سین چل رہا ہے۔خیر ہے۔"رئیسہ خان لاؤنج میں داخل"

۔ہوتے بولیں

www.novelsclubb.com

پرسنل بات ہے۔"تبریز صاحب نے شمسہ خان کی طرف دیکھتے شرارتی انداز"
۔میں آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا

جی جی، پتا ہے بھابھی اور ان کے لاڈلے دیور کی پرسنل باتوں کا۔"رئیسہ خان نے"
۔منہ بناتے ہوئے کہا تو تبریز صاحب اور شمسہ خان کا قہقہہ بلند ہوا

تبریز صاحب اس وقت لاہور کے لیے نکل رہے تھے۔مرحا کو ان نے اٹھایا ہوا تھا
۔اور حمائل ان سے لپٹا ہوا تھا

تے۔بی پلیز نہ جائیں۔اتنا مس کرتے ہیں ہم آپ کو۔"حمائل نے منت کرتے"
۔ہوئے کہا۔جو اس وقت ہے تو آٹھ سال کا تھا

سب کہا کرتے تھے کہ تبریز کا پیار بچوں کو بگاڑ دے گا مگر تبریز صاحب نے پیار کے ساتھ ساتھ ان دونوں کو رعب میں بھی رکھا ہوا تھا۔ پورے گھر میں وہ دونوں بچے ڈرتے بھی انہی سے ہی تھے۔

مرحا بھی مس کرتی ہے کیا؟" تبریز صاحب نے مرحا کے گال پر بوسہ دیتے" ہوئے پوچھا جو کہ ان کے سینے سے لپٹی ہوئی تھی۔ مرحا نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا۔

میں جلد ہی آپ سب کو اپنے پاس بلا لوں گا۔" ان نے اس کی نم آنکھیں صاف" کرتے ہوئے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

دیکھ لو تے۔ بی میرے بچے تمہارے بغیر اداس ہو جاتے ہیں۔" شمسہ خان نے" حمائل کو سینے سے لگاتے، پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

میں بھی بہت یاد کرتا ہوں اپنے کارٹونز کو۔ بھابھی آپ ایک مہینے کے اندر اندر" تیاری کریں۔ میں سب کو ادھر بلا لوں گا۔ کرائے پر گھر لے لیں گے۔ وہاں گاؤں

www.novelsclubb.com

کی نسبت زیادہ سہولیات ہیں۔بچے اچھے سکولز میں پڑھیں گے اور سب سے بڑھ کر ہم سب اکٹھے رہیں گے۔"ان نے شمسہ خان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

آجاؤ پھوپھو کی جان تے۔بی نے جانا ہے۔ہم بھی چلیں گے۔"رئیسہ خان نے" پانچ سالہ مرحا کو تبریز صاحب سے لیتے ہوئے کہا۔

میں تے۔بی سے ناراض ہو جاؤں گی۔"مرحا نے رئیسہ خان کے پاس آتے ہی" منہ بناتے ہوئے کہا۔

میری گڑیا تو جان ہے نا میری یہ تو ناراض نہیں ہوتی اپنے تے۔بی سے۔"تبریز" صاحب نے پیار سے اس کے گالوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے کہا تو مرحا مسکرا دی۔وہ اور حمائل تبریز صاحب کے لاڈلے تھے۔

اب چلیں محترم۔"وارث صاحب نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔جو کہ تبریز" صاحب کو چھوڑنے جا رہے تھے۔

تبریز صاحب سب سے ملے اور آخر میں حمائل کو سینے سے لگایا اور ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے چلے گئے۔

لاہور پہنچ کر تبریز صاحب ایم۔این۔اے کے پاس گئے اور اس نے اپنے ایک خاص آدمی کے پاس تبریز صاحب کو ہیکنگ سیکھنے کے لیے بھیج دیا۔ایم۔این۔اے کے مقصد سے اس کے علاوہ سب انجان تھے۔تبریز صاحب ذہین ہونے کی وجہ سے بہت کم عرصے میں ہیکنگ میں ماہر ہو گئے۔

تبریز صاحب اپنے بابا کا بدلہ لینے سے پہلے فیملی کو لاہور شفٹ کر چکے تھے تاکہ کسی بھی مسئلے کی صورت ان کی فیملی کو کسی قسم کا نقصان نہ اٹھانا پڑے۔انہوں نے ایم۔این۔اے کو،اپنی فیملی کو بھی لاہور شفٹ کرنے کی خواہش سے آگاہ کیا۔ایم۔این۔اے نے انہیں اپنا ایک بنگلہ تب تک رہنے کے لیے دے دیا جب تک تبریز صاحب کوئی مستقل بندوبست نہیں کر لیتے۔

ان کی والدہ گاؤں چھوڑنے پر راضی نہیں تھیں مگر اپنے بچوں کی خواہش کے آگے ہار مانتے ہوئے وہ بھی مان گئیں اور وہ سب لاہور شفٹ ہو گئے۔

ایم۔این۔اے نے تبریز صاحب کو ایک امپورٹڈ گن تحفے کے طور پر دی اور ان کے ساتھ مل کر قتل کا پلان بنوایا۔

وہ بہت خوش تھے کہ ایم۔این۔اے ان کا اتنا ساتھ دے رہا ہے مگر وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ ایم۔این۔اے انہیں شکار کر رہا ہے، استعمال کرنے کے لیے۔ بدلے کی آڑ میں ان کو قاتل بنا رہا ہے۔ مگر اس وقت تبریز صاحب کو بس بدلہ لینا تھا۔ اور بدلہ تو ہمیشہ اپنے ساتھ تباہی لانے کا ضامن ہے۔

www.novelsclubb.com

ان نے اپنے دشمن کی ہر ایک حرکت پر نظر رکھی ہوئی تھی اور ایک موقع کی تلاش میں تھے جب وہ باآسانی اس شخص تک پہنچ کر اسے ختم کر دیں۔ اپنی ہیکنگ سکلز استعمال کرتے ہوئے انہیں معلوم ہوا کہ ایک ہفتہ بعد وہ شخص ملک سے باہر جانے

والا ہے تو تبریز صاحب نے اس کے ملک سے جانے کے دن اس پر گھات لگانے کا فیصلہ کیا۔

مقررہ دن پلان کے مطابق، تبریز صاحب لاہور سے گوجرانوالہ آئے اور وہاں کھلی سی بلیک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس ہوئے، سر کو پی کیپ سے ڈھکا اور چہرے کو ماسک میں چھپاتے ہوئے اپنی گھات لگانے کی جگہ کی طرف نکل پڑے۔ وہ اپنا لیپ ٹاپ لے کر آئے تھے اور ائیر پورٹ کے راستے میں موجود ایک سنسان جگہ پر موجود ایک بلڈنگ میں پہنچ گئے جو کہ وقتی طور پر خالی اور محفوظ تھی۔ ان نے آس پاس کے تمام سی سی ٹی وی کیمرا زہیک کیے تاکہ ہر وہ فوٹیج جس میں ان کی یا ان کی گاڑی کی زرا سی بھی فوٹیج ہو اسے ختم کر دیا جائے۔ اب انہیں سمجھ آیا تھا کہ ایم۔این۔اے نے انہیں پہلے ہیکنگ سیکھنے کا کیوں کہا تھا۔

وہ لیپ ٹاپ پر مسلسل اس کی لوکیشن ٹریس کر رہے تھے۔اسے یہاں پہنچنے میں اب صرف پانچ منٹ رہ چکے تھے۔ تبریز صاحب نے گن نکالی اور مسلسل گھڑی پر وقت دیکھنے لگے۔دور سڑک پر ایک گاڑی نمودار ہوئی۔ تبریز صاحب نے اس گاڑی کو پہچان لیا اور گاڑی کی فرنٹ پیسنجر سیٹ پر بیٹھے اس شخص کو بھی جس کی موت اب لازم تھی۔

تبریز شیر خان نے ایک آنکھ بند کرتے ہوئے اس شخص کے سر کا نشانہ لیا۔ان کی دھڑکنیں تیزی سے چل رہیں تھیں اور وجود کپکپا رہا تھا۔ نفس ملامت بھی کر رہا تھا کہ کہیں غلط تو نہیں کر رہے۔دل بھی انکار کر رہا تھا مگر اس وقت سامنے موجود شخص کو دیکھ کر اپنے باپ کی لاش نظر آئی۔ہاتھ نے ٹریگر دبا دیا اور سائلنسر کی وجہ سے بغیر آواز پیدا کیے، سیدھی فرنٹ پیسنجر سیٹ پر بیٹھے شخص کے سر پر لگی۔

www.novelsclubb.com

ٹائیروں کی رگڑ کی بلند آواز ماحول میں پھیلی اور گاڑی روک دی گئی اور پھر زخمی شخص حالت کو دیکھتے ہوئے دوبارہ سٹارٹ کر دی گئی تاکہ جلد سے جلد ہاسپٹل پہنچا جا سکے۔

تبریز صاحب گاڑی کے جاتے ہی وہاں سے نکلے۔ان کا جسم پسینے سے شرابور تھا اور وہ بری طرح کپکپا رہے تھے۔ان کا دل انہیں بری طرح ملامت کر رہا تھا۔قدم اٹھانے کی ہمت ان میں نہیں تھی مگر پھر بھی انہیں واپس جانا تھا۔

جانے کیسے وہ گاڑی ڈرائیو کر کے گوجرانوالہ واپس آئے اور سامان بیسمنٹ میں چھپا کر، کچھ دیر وہیں بیٹھے روتے رہے۔آنسو مسلسل گالوں پر پھسل رہے تھے۔بال بکھرے ہوئے تھے۔وجود کپکپی کے زیر اثر تھا۔

تبریز شیر خان آج قاتل بن گئے تھے اور یہ جان گئے تھے کہ کسی کی جان لینا کتنا مشکل کام تھا جو وہ کر گزرے تھے۔ان میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کا سامنا کر سکیں۔

وہ سامری کی طرح تھے جس کی پرورش میں کوئی کھوٹ نہیں تھا مگر وہ خود کھوٹا تھا۔

رات کا اندھیرا اب کے گہرا ہو رہا تھا۔ہمت کرتے ہوئے وہ بیسمنٹ سے نکلے اور گاڑی میں آئے۔فون وہ جاتے ہوئے بند کر کے بیسمنٹ میں رکھ گئے تھے جواب دوبارہ نکال کر لائے تھے۔فون آن کیا تو اس پر گھر والوں کی کئی مسڈ کالز لگیں ہوئیں تھیں۔ان میں ہمت نہیں تھی کال کرنے کی اس لیے شمسہ جان اور رئیسہ خان کے نمبر پر میسج کر دیا کہ گھر آنے میں دیر ہو جائے گی اور فون دوبارہ بند کرتے ہوئے۔گاڑی دوبارہ سٹارٹ کی اور لاہور کی طرف گامزن ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

رات کے بارہ بجنے والے تھے جب تبریز صاحب لاہور واپس پہنچے۔گھر کے سب افراد سو چکے تھے مگر شمسہ خان لاؤنج کے صوفے پر بیٹھیں اس کا انتظار کر رہیں تھیں۔

تم آ گئے۔ کھانا لگاؤں؟" تبریز صاحب اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے جب "
۔ شمسہ خان کی آواز پر چونکے

نہیں۔ میں باہر سے کھا آیا ہوں۔" ان نے بغیر پلٹے جواب دیا کیونکہ وہ جانتے "
۔ تھے کہ شمسہ خان ان کی حالت سے جان جائیں گی کہ کہیں کچھ غلط ضرور ہوا ہے

تم کالز نہیں اٹھا رہے تھے۔ پھر ایک میسج کر کے فون بند کر دیا تم نے۔" ان کے "
اندر جانے سے پہلے وہ دوبارہ گویا ہوئیں اور صوفے سے اٹھ کر ان کی طرف
۔ بڑھیں

بیٹری ختم ہو گئی تھی۔ آپ بھی ایسے ہی میرے لیے جاگی رہیں ہیں۔ اتنی فکر نہ کیا "
کریں میری۔" وہ کہتے ہوئے تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے کیونکہ اب
۔ مزید وہاں کھڑے رہتے تو شاید شمسہ خان سے اپنے دل کی حالت نہ چھپا سکتے

شمسہ خان کو ان کا رویہ کچھ عجیب لگا مگر سوچا کہ شاید تھکان کی وجہ سے ایسا ہے اور
۔ سر جھٹک کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں

تبریز شیر خان کے لیے شمسہ خان بھابھی سے بڑھ کر تھیں۔دونوں کزنز تھے اور ان کی دوستی بے مثال تھی۔شمسہ خان کی والدہ کا انتقال ہوا تو ان کے والد نے دوسری شادی کر لی۔ان کی سوتیلی ماں بھی بہت پیار کرنے والی خاتون تھیں مگر تبریز صاحب کے والد نے اپنی بہن کی وصیت کے مطابق ان کی بیٹی، شمسہ خان کی شادی اپنے بڑے بیٹے وارث خان سے کروادی۔تب شمسہ خان صرف سترہ سال کی تھیں اور تبریز صاحب صرف سات سال کے تھے۔

شمسہ خان کو کالج داخل کروایا گیا اور انہیں تعلیم مکمل کرنے کی اجازت دی گئی۔وہ کالج سے پڑھ کر آتی تو تبریز صاحب اپنا بیگ لے کر ان کے پاس بیٹھ جایا کرتے اور اپنے کام میں کسی بھی قسم کی مشکل ہوتی تو انہی سے مدد لیتے۔سب کہتے تھے کہ رئیسہ خان سے زیادہ شمسہ خان، تبریز صاحب کی بہن لگتیں ہیں۔ان دونوں کی دوستی دن بدن بڑھتی ہی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

جب شمسہ خان کی اولاد ہوئی تو تبریز صاحب کو وہ سب سے زیادہ لاڈلی تھی۔وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ میرے بھائی کے نہیں بلکہ میری بہن کے بچے ہیں۔

خاندان میں ان دونوں کی دوستی کی مثالیں دی جاتیں تھیں مگر اس دوستی نے بھی ایک دن خطرناک موڑ مڑنا تھا کون جانتا تھا۔

تبریز صاحب اس سب کے بعد کتنے ہی دن تیز بخار کی زد میں رہے۔

ایم۔این۔اے نے ایک اور چال چلی اور مخالفین کو تبریز صاحب پر کیس کروانے کو کہا حالانکہ مخالفین کا شک تبریز صاحب پر نہیں گیا تھا۔

ایم۔این۔اے کے کہنے پر تبریز صاحب پر کیس ہوا اور انہیں تفتیش کے لیے جیل لے جایا گیا اور ایم۔این۔اے نے جیل پہنچ کر انہیں پولیس کے چنگل سے آزاد کروا کر ان کی نظروں میں خود کو مزید ہمدرد ثابت کر دیا۔بعد میں کیس کوئی ثبوت نہ ملنے پر ویسے بھی ایک طرف کر دیا گیا۔

تبریز صاحب نے گھر والوں کو سب بتا دیا کیونکہ یہ بات بار بار ملامت کر کے تکلیف دے رہی تھی۔

جب تبریز صاحب کی والدہ کو اس سب کے بارے میں پتا چلا تو انہیں بہت صدمہ لگا اور ہارٹ اٹیک نے ان کی جان لے لی۔ وہ اب ایک اور گلٹ کا شکار ہو چکے تھے کہ اپنی والدہ کی موت کی وجہ بھی وہ خود ہیں۔

والدہ کی موت کے بعد رئیسہ خان بھی انہیں اس سب کی ذمہ دار ٹھہرانے لگی۔ اس عرصے میں بھی وہ اکیلے نہیں تھے۔ واحد شخصیت جو اس مشکل وقت میں بھی ان کے ساتھ تھی، وہ تھی شمسہ خان۔

www.novelsclubb.com

تبریز صاحب ایک رات یونہی لان میں اندھیرے میں بیٹھے رو رہے تھے۔ جب انہیں اپنے پاس کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوا۔ ان نے رخ موڑ کر دیکھا تو شمسہ خان تھی۔

آپ یہاں کیوں آئیں ہیں؟ مجھ سے دور رہا کریں۔ میں قاتل ہوں آپ کو بھی"
۔نقصان پہنچا سکتا ہوں۔"ان نے سر جھکا کر بھرائی ہوئی آواز میں کہا

تے۔بی میری طرف دیکھو۔"ان نے انہیں مخاطب کیا تو تبریز صاحب نے اپنا"
رخ ان کی طرف موڑا۔آنکھیں رونے کے باعث سرخ، بال بکھرے ہوئے اور
۔چہرہ اترا ہوا تھا

میں نے اپنی ماں کو بھی مار دیا ہے۔مجھے خود سے خوف آرہا ہے۔آپ کو ڈر نہیں"
لگتا مجھ سے؟"ان نے شمسہ خان کے فکر مند چہرے کو دیکھتے سوال کیا تو ان نے نفی
۔میں سر ہلایا

میں جس تے۔بی کو جانتی ہوں وہ کسی کی جان نہیں لے سکتا۔کیا تم مجھے بتاؤ گے"
کہ تمہیں کس نے بدلہ لینے پر اکسایا تھا؟"ان نے نرمی سے سوال کیا۔بالکل ویسے
۔جیسے ایک ماں اپنے ننھے بچے سے کوئی بات پوچھتی ہے

www.novelsclubb.com

کسی کے کہنے پر کیا ایک انسان قتل کر سکتا ہے جب تک اس کا اپنا نفس اسے مجبور" ۔نہ کرے؟"ان نے سر دوبارہ سے جھکا لیا۔آنسو گالوں پر لڑکھنے لگے

اگر بدلہ لینا ہی ہوتا تو اتنے سال پہلے کیوں نہ لیا؟اور جو گن استعمال کی وہ کہاں" ۔سے آئی؟"ان نے پھر نرمی سے سوال کیا

ایم۔این۔اے نے بدلہ لینے میں میری مدد کی۔"ان نے ضبط سے آنکھیں بند" کرتے ہوئے کہا۔شمسہ خان کو وہ سب بتا دیا کرتے تھے آج بھی انہوں نے انہیں ۔سب بتا دیا

ایسے لوگوں کے لیے کسی کی زندگی کی اہمیت نہیں ہوتی تے۔بی۔ایسے لوگوں کو" دوسروں کو استعمال کرنا آتا ہے۔وہ بھی ضرور تمہیں استعمال کرنا چاہتا ہے۔دور ۔رہو اس شخص سے۔"ان نے سمجھاتے ہوئے کہا۔لہجہ ہمیشہ کی طرح نرم

اب اس سے دور ہونے کا کیا فائدہ اب تو میں برباد ہو چکا ہوں۔اب وہ اور کیا" بگاڑے گا مجھے۔"ان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔آنسو دوبارہ ان کے گال ۔بھگونے لگے

ابھی کچھ بھی نہیں بگڑا۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔ہم سب تمہارے ساتھ" ہیں۔"ان نے تبریز صاحب کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا تو ان نے اثبات میں سر ۔ہلا دیا

وہ یہ نہیں بتا پائے کہ وہ ایم۔این۔اے سے ڈیل کر چکے ہیں اور اس کے مطابق وہ ایم۔این۔اے کے لیے کام کریں گے اور اگر اپنی بات سے مکرے تو اپنی جان سے ۔جائیں گے

اس سب کے دوران ایم۔این۔اے نے تبریز صاحب کو نشے کا عادی بھی بنایا۔وہ ۔نشہ کرتے تو ان کا ذہن اس سب کشمکش میں کچھ آرام پاتا

ایم۔این۔اے نے قریباً دو سال انتظار کیا۔اس وقت کے دوران وہ تبریز صاحب سے کبھی کبھار ہیکنگ کا کام کروایا کرتا تھا۔وہ انہیں کسی بڑے کام میں استعمال کرنے سے پہلے ان کی کمزوریاں اچھے سے جاننا چاہتے تھے تاکہ ان کے پاس انکار کا کوئی راستہ نہ بچے۔

تبریز صاحب نے بھی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا تھا اور اپنی زندگی میں مصروف ہو چکے تھے۔

ایم۔این۔اے نے تبریز صاحب کو ملنے کے لیے بلایا۔تبریز صاحب یونیورسٹی کے بعد ان کے پاس پہنچے۔

www.novelsclubb.com

"تم سے بہت اہم کام ہے مجھے۔"ندیم ملک نے ان کے سامنے والے صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے کہا۔

"ایسا بھی کیا کام ہے جس کے لیے مجھے یہاں بلایا۔آپ فون پر بھی بتا سکتے تھے۔"ان نے سرد لہجے میں کہا۔

قتل کروانا ہے کسی کا۔اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اس بات کا ریکارڈ فون میں بھی ہو"
۔اس لیے تمہیں یہاں بلا لیا۔"ان نے شیطانی مسکان چہرے پر سجائے کہا
میں اب کسی کا قتل نہیں کر سکتا۔یہ گناہ میں ایک بار کر چکا ہوں اور اس کے"
۔بدلے میں میں نے اپنی ماں کو کھویا ہے۔"ان نے ختمی لہجے میں کہا
۔تم سے رائے نہیں مانگی، تمہیں حکم دیا ہے۔"ان نے تلخ لہجے میں کہا"
مگر میں یہ نہیں کر سکتا۔آپ مجھے مجبور نہیں کر سکتے۔"ان نے غصے پر ضبط"
۔کرتے کہا
میں کر سکتا ہوں۔"ندیم ملک نے کہتے ہوئے فون پر ایک وڈیو چلا کر اس کا رخ"
تبریز صاحب کی طرف کیا۔فون پر چلتی وڈیو دیکھ کر تبریز صاحب کے جسم میں
سنسنی طاری ہوئی، ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں ابھریں۔وہ وڈیو ایم۔این۔اے نے
۔تبریز صاحب سے نشے کی حالت میں قتل کا اعتراف کرواتے ہوئے بنائی تھی

کیااب بھی تم میرے کام سے انکار کروگے ؟میں یہ وڈیو پولیس کے حوالے" کر دیتاہوں۔اور وہ گن جو تم نے مجھے واپس کر دی تھی اس پر بھی تمہارے فنگر پرنٹس ہوں گے۔اس کے علاوہ اور بھی دو چار جھوٹے کیس بنوا کر تمہیں سزائے موت دلوا سکتا ہوں۔" وہ اپنے منہ سے جیسے زہر اگل رہا تھا۔تبریز صاحب بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے جو اسے مکمل برباد کرنا چاہتا تھا۔

سزائے موت تو تمہارے لیے تمہاری زندگی کے گلٹس سے آزادی ہو گی۔اس" لیے عمر قید زیادہ بہتر رہے گی۔اور پھر جیل میں رہ کر اپنے پورے خاندان کی تباہی انجوائے کرنا۔" ندیم ملک نے کہتے ہوئے ایک قہقہہ لگایا۔تبریز صاحب کو اپنا دل رکتا محسوس ہوا مگر شاید ابھی انہیں جینا تھا۔ابھی ان نے بربادی دیکھنے تھی۔

اب جاؤ یہاں سے اور اگر ایک ہفتے کے اندر اندر تم میرے پاس نہ پہنچے تو اپنے" خاندان کی بربادی دیکھنے کے لیے تیار رہنا۔" ندیم ملک کہہ کر وہاں سے اٹھ کر چلا

www.novelsclubb.com

گیا۔ تبریز صاحب کچھ دیر اس کی باتوں کے زیر اثر رہے اور پھر ہمت کر کے وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔

ایک ہفتہ تبریز صاحب کشمکش کا شکار رہے انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ایم۔این۔اے کے ساتھ اب کسی غلیظ کھیل کا حصہ نہیں بنیں گے چاہے انہیں اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے مگر مسئلہ ان کے خاندان کا تھا۔ کیا ایم۔این۔اے واقعی ان کی فیملی کو نقصان پہنچائے گا یہ سوال انہیں ڈرا رہا تھا۔ مقررہ مدت گزر گئی مگر وہ ایم۔این۔اے سے ملنے نہیں گئے۔

www.novelsclubb.com

اسی شام، مقررہ مدت کی شام ہی وارث صاحب کی گاڑی کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا۔ سب لوگ پریشان تھے اور سب سے زیادہ پریشان تبریز صاحب ہوئے جب ان کے فون پر ایم۔این۔اے کی کال آئی۔

اس بار صرف پرومود کھایا ہے۔اگر اپنے خاندان والوں کی جانیں عزیز ہیں تو کل" ملنے آجانا ورنہ تباہی دیکھنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"ندیم ملک کی سرد سی آواز نے تبریز صاحب کے ذہن کو جما دیا۔ان نے بے یقینی سے فون کو دیکھا۔کیا واقعی میں اب ؟ان کے پاس اور کوئی حل نہیں

انہیں اپنا سر گھومتا محسوس ہو رہا تھا۔وہ ہاسپٹل سے گھر آئے اور اپنے کمرے میں بند ہو گئے۔کیا اب وہ دوبارہ اپنے گھر والوں کو دھوکہ دیں گے؟کیا کوئی حل ہے اس کے علاوہ؟اور ہر سوال کا جواب بے بسی کے علاوہ کچھ نہیں تھا وہ جانتے تھے کہ ایم۔این۔اے جیسے طاقتور شخص سے مقابلہ کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔اور پھر سیاہ رات میں ان نے ایک سیاہ اور خوفناک فیصلہ کیا۔خود کو برباد کر کے،اپنے ۔خاندان کو بچانے کا فیصلہ۔جس کے نتائج واقعی میں تباہ کن ہونے والے تھے

www.novelsclubb.com

اگلی صبح یونیورسٹی سے تبریز صاحب سیدھا ایم۔این۔اے کے پاس پہنچے۔

ایم۔این۔اے کے چہرے پر انہیں اپنے سامنے دیکھ کر ایک مکروہ مسکراہٹ پھیل چکی تھی۔شاید انسانوں کو بھٹکانے کے بعد شیطان کے چہرے پر ایسی ہی مکروہ اور خوفناک مسکراہٹ پھیلا کرتی ہے۔

"ان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔میں آپ کے لیے کام کروں گا مگر اس کے بدلے مجھے بھی کچھ چاہیے ہو گا۔

"نے مسکراتے ہوئے ندیم ملک نے کہا۔مانگو جو مانگنا ہے۔آج میرا موڈ بہت اچھا ہے۔

"ان نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا۔ایک گناہ نے انہیں بھی شیطان سے بات کرنے کے قابل کر دیا تھا۔آپ کے بزنس میں شیئرز، ضمانت کے طور پر۔اگر مجھے کچھ بھی ہوا تو وہ سب میرے خاندان کو ملے گا۔

www.novelsclubb.com

۔بس اتنا؟"ان نے مغرور انداز میں کہا"

ابھی کے لیے اتنا کافی ہے۔"ان نے پر سکون انداز میں کہا۔ایم۔این۔اے نہیں"

۔جانتا تھا کہ اس وقت تبریز صاحب کے دماغ میں کیا چل رہا ہے

ان نے سوچ لیا تھا کہ اگر وہ برباد ہوں گے تو ایم۔این۔اے کو بھی کسی کام نہیں چھوڑیں گے۔ان کے جینیس دماغ میں آگے کا لائحہ عمل تھا۔وہ رات جب ان نے ایم۔این۔اے کی بات ماننے کا فیصلہ کیا تھا اسی رات ان نے اس کی موت کا بھی تعین کر لیا تھا۔ان نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر ان کی زندگی برباد ہو گی تو

۔ایم۔این۔اے کو بھی سکون سے رہنے نہیں دیں گے

www.novelsclubb.com

انسان تو اپنی سوچ کے مطابق پلان کرتا ہے مگر اصل پلان تو خدا کے ہوتے ہیں اور خدا ہر ظالم کے لیے انجام تیار کر رکھتا ہے۔ہر فرعون کو آخر کار ڈوبنا ہوتا ہے اور ہر

۔سامری کو ایک نہ ایک دن بے نقاب ہونا پڑتا ہے

تبریز صاحب ایم۔این۔اے کی وجہ سے لوگوں کے لیے ایک پراسرار موت کے فرشتے کی مانند بن چکے تھے۔ایسا قاتل جس کے قتل کے بعد پولیس کے ہاتھ کوئی ثبوت نہ لگتا۔جس کا ہر پلان بغیر کسی جھول کے ہوتا۔

انہیں دوسرے قتل کے وقت اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ پہلی دفعہ قتل کے وقت جیسے ان کے ہاتھ کپکپا رہے تھے اور جتنے وہ خوف زدہ ہوئے تھے اب ویسا نہیں تھا۔اس بار ان کے ہاتھ کپکپائے تھے مگر پہلے سے کم۔اب بھی قتل نے انہیں کئی دن ذہنی اذیت سے دوچار کیا تھا مگر پہلے جتنا نہیں۔پھر اگلے قتل کی بار سب اور آسان ہو گیا۔اب بس ذہنی اذیت تھی جس کو وہ شراب کے زریعے دور کر دیا کرتے تھے۔

انسان کے لیے گناہ کرنا پہلی بار مشکل ہوتا ہے اس کا نفس اسے ملامت کرتا ہے اور اسے روکتا بھی ہے۔مگر جب انسان اپنے نفس کو اس گناہ کا عادی کر لیتا ہے تو پھر سب آسان لگتا ہے۔

www.novelsclubb.com

گناہ بالکل ایک دلدل کی ہوتے ہیں انسان اگر خود کو اس سے دور نہ رکھے تو اس میں دھنس جاتا ہے اور پھر نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تو وہ بھی یونہی اب اس دلدل میں دھنستے جا رہے تھے انہیں جس کام سے نفرت تھی آج وہی کام کر رہے تھے۔

وقت کا کام تھا گزرنا اور گزر گیا۔ اب ایم۔این۔اے کی نظر کمال مقصود کی پراپرٹی پر تھی۔ وہ کئی چکر ان تک لگا چکا تھا۔ کبھی ان کے سکول میں پہنچ جایا کرتا تو کبھی گھر پہنچ کر منہ مانگی قیمت کی پیش کش کرتا۔ مگر کمال مقصود جانتے تھے کہ جس جگہ ان کی زمین ہے اس کی قیمت وقت کے ساتھ بڑھ جائے گی اور ایم۔این۔اے وہ جگہ خرید کر بعد میں انہی غریب لوگوں کو زیادہ قیمت پر بیچے گا۔

www.novelsclubb.com

اگر وہ ایم۔این۔اے کی بات مان لیتے تو ان کی زمین کے آس پاس باقی تمام لوگوں کو بھی اس کی بات مان کر اپنی زمینیں بیچنی پڑتیں۔ اور ایم۔این۔اے بعد میں زمین کی قیمت بڑھنے پر وہ زمینیں بیچ کر منافع کماتا۔ وہ سب لوگوں کو اپنی بات ماننے پر مجبور کر رہا تھا۔

کمال مقصود اور شہریار مظفر کالج کے زمانے سے دوست تھے۔ شہریار مظفر کے والد صاحب پولیس میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔اس وقت شہریار صاحب اپنا بزنس چلا رہے تھے اور کم عمری میں ہی بڑا نام کما لیا تھا۔ کمال صاحب ان سے ملنے لاہور گئے اور انہیں اپنی زمین کے معاملے سے آگاہ کیا۔

"میں بہت پریشان ہوں شہریار۔ایم۔این۔اے جیسے فاسق انسان سے اس زمین کو بچانا چاہتا ہوں۔" کمال صاحب نے فکر مندی سے کہا۔

"تم زمین بیچ کیوں نہیں دیتے اسے؟" ان نے تجسس سے پوچھا۔

"تم جانتے ہو میرا بھائی نشے کا عادی ہے اور اس کی فیملی بھی بڑی ہے کام وہ کوئی کرتا نہیں۔اس کے حالات کے پیش نظر ابو نے بھی اپنی جائیداد اس کو دے دی ہے تاکہ اس کا خاندان اچھے سے گزارا کر سکے۔ میرے پاس اس زمین کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور میری حور،اس کے مستقبل کے لیے میں وہ زمین سنبھال کے رکھنا

چاہتا ہوں۔"ان کی بھوری آنکھوں میں واضع پریشانی تھی اور شہریار صاحب اپنے دوست کو پریشان نہیں دیکھ سکتے تھے۔

اس سب میں، میں تمہاری ہر طرح سے مدد کرنے کو تیار ہوں۔"ان نے کمال" صاحب کو اپنے ساتھ کا یقین دلاتے ہوئے کہا۔

میں اپنی زمین تمہارے نام کرنا چاہتا ہوں۔"ان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا" ۔

مطلب؟"ان نے نا سمجھی سے پوچھا" ۔

وہ زمین میری امانت کے طور پر تم اپنے پاس رکھنا اور جب مجھے ضرورت ہوئی میں" تم سے لے لوں گا۔"ان نے کہہ کر سوالیہ انداز میں شہریار صاحب کی طرف دیکھا۔

جیسے تم چاہو۔میں امانت لینے کے لیے تیار ہوں۔"ان نے اثبات میں سر ہلاتے" ہوئے کہا۔

اور ایک وعدہ کرو مجھ سے۔"کمال صاحب نے ہاتھ شہریار صاحب کے سامنے"
۔پھیلاتے ہوئے کہا

۔بولو؟"شہریار صاحب نے ان کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا"

میں ایم۔این۔اے کے خلاف جاؤں گا تو وہ مجھے ضرور نقصان پہنچانے کی کوشش"
کرے گا۔ہو سکتا ہے وہ مجھے جان سے ہی مار دے۔"ان نے شہریار صاحب کا ہاتھ
۔تھام کر سنجیدگی سے کہنا شروع کیا

میرے بعد میری بیٹی اور بیوی کی حفاظت کرنا۔میرا بھائی لاپرواہ سا ہے اور اس"
کے خیالات عجیب ہیں اگر میری بیٹی اس کی سرپرستی میں چلی گئی تو وہ اس کی پڑھائی
چھڑوا کر اس کی شادی کروا دے گا۔میں نہیں چاہتا کہ میری بیٹی کا مستقبل میرے
بعد ختم ہو جائے۔اب بتاؤ کیا تم اتنی بڑی ذمہ داری لینے کو تیار ہو؟"ان نے پر امید
۔نگاہوں سے دیکھا

امانت اور وعدے بہت بڑی ذمہ داری ہوتے ہیں اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں" کہ تمہارا دوست تمہاری امانت کی بخوبی حفاظت کرے گا اور تمہارا وعدہ بھی پورا کرے گا۔" ان نے کمال صاحب کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

میری بیٹی کو مضبوط بنانا اتنا کہ اس ظالم دنیا کا اکیلے مقابلہ کر سکے اور میرے بعد" میرا بدلہ لے سکے۔" ان نے شہریار صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ان نے اثبات میں سر ہلایا جیسے یقین دہانی کروائی ہو کہ بالکل ایسا ہی ہو گا۔

کمال مقصود صاحب جانتے تھے کہ ایم۔این۔اے کبھی بھی شہریار صاحب کی فیملی کو نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکہ ان کے والد پولیس میں ڈی ایس پی تھے اور سیاست دان پولیس کے ساتھ تعلقات کبھی نہیں بگاڑتے۔

جب ایم۔این۔اے کو اس بارے میں پتہ چلا کہ کمال صاحب نے اپنی زمین شہریار صاحب کو دے دی ہے تو اس نے بدلے میں انہیں تبریز صاحب کو انہیں قتل کرنے کا حکم دیا۔ تبریز صاحب اس قتل کے لیے راضی نہیں تھے کیونکہ وہ ان کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

استاد رہ چکے تھے۔ مگر ایم۔این۔اے کے سامنے وہ انکار نہیں کر سکتے تھے اور پھر ان نے قتل کے لیے پلان تیار کیا۔

مقررہ دن وہ قتل کے لیے گوجرانوالہ پہنچ گئے۔ کمال صاحب جمعہ کی نماز ادا کر کے گھر کے لیے واپس جا رہے تھے جب ان کی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا۔ وہ جگہ گاؤں سے کچھ فاصلے پر موجود سنسان علاقہ تھا۔ کمال صاحب گاڑی کا ٹائر بدل رہے تھے جب انہیں اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ وہ مڑے تو انہیں اپنے پیچھے موجود چہرے کو ماسک سے چھپائے ایک شخص نظر آیا۔

تبریز۔۔۔"کمال صاحب نے جانے اسے کیسے پہچانا وہ خود بھی نہیں جانتے تھے۔" تبریز صاحب حیران تھے کہ کمال صاحب نے انہیں پہچان کیسے لیا ہے۔ وجہ شاید ان کی سیاہ آنکھیں۔

مجھے معاف کر دیجیے کاسر۔ میں مجبور ہوں۔"ان کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ان" نے پسٹل نکال کر کمال صاحب کے ماتھے پر رکھی۔

کمال صاحب کی نگاہوں میں بے یقینی پھیلی۔ان نے ٹریگر دبایااور خون کاایک فوارہ کمال صاحب کی پیشانی سے پھوٹااور وہ بے سود ہو کر گر پڑے۔سائلنسر نے ماحول میں ارتعاش پھیلنے سے روک لیا۔

"آپ سہی کہتے تھے میں جینیس ہوں مگر آپ یہ نہیں بتا پائے کہ میں ایول جینیس ہوں۔"وہ کہتے ہوئے پلٹے۔آج ان کے دل میں موجود خوف کی آخری رمق بھی ختم ہو گئی تھی۔

تبریز صاحب کے وہاں سے جانے کے بعد ایم۔این۔اے نے اپنے آدمیوں کو بھیجا تاکہ یقین دہانی ہو سکے کہ تبریز صاحب نے واقعی میں اپنے استاد کو قتل کیا ہے یا نہیں کیونکہ تبریز صاحب اس قتل کے لیے راضی نہیں تھے۔پھر اس کے آدمیوں نے اس کے حکم کے مطابق کمال صاحب کی لاش کو ان کی زمین پر موجود ایک درخت کے ساتھ بے رحمی سے لٹکا دیا۔

اس سب کے دوران ایم۔این۔اے کا بیٹا خالد ندیم جو کہ بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں گیا ہوا تھا واپس آ گیا۔وہ اپنے باپ کی طرح چالاک نہیں تھا مگر ایم۔این۔اے اسے اپنے ساتھ سیاست میں لانا چاہتا تھا اسی وجہ سے وہ اسے اپنی ہر سرگرمی میں ساتھ رکھتا۔ان نے اسے تبریز صاحب سے بھی ملوایا اور وہ واحد شخص تھا جو ایم۔این۔اے کے علاوہ تبریز صاحب کی حقیقت جانتا تھا۔

تبریز خالد ندیم کو اچھے سے جان گئے تھے۔اس جیسے بے وقوف کو وہ آسانی اپنی کٹ پتلی بنا کر استعمال کر سکتے تھے۔

اب تبریز صاحب کو وہ کام کرنا تھا جس کا فیصلہ وہ کئی سال پہلے کر چکے تھے اور وہ تھا ایم۔این۔اے کی موت۔

ایم۔این۔اے ہائی بلڈ پریشر کا مریض تھا اور تبریز صاحب اس کی موت کو حد درجہ تک قدرتی موت بنانا چاہتے تھے۔تبریز صاحب اس کے ساتھ اکثر پارٹیز میں جایا کرتے تھے۔اس دن بھی تبریز صاحب ایم۔این۔اے کے ساتھ پارٹی میں شریک

تھے جب ان نے اس کے شراب کے گلاس میں کیمرے کی نگاہوں سے بچتے ہوئے، سفید پاؤڈر ساڈالا۔ وہ پاؤڈر کوئی عام پاؤڈر نہیں تھا بلکہ ایک خاص قسم کی ڈرگ تھی جس سے انسان کے دل کی ڈھرکن حد سے زیادہ بڑھنے کے ساتھ ساتھ بلڈ پریشر میں بھی بڑھ جاتا ہے اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں میں ہارٹ اٹیک کے ساتھ موت واقع ہو جاتی ہے۔ موت واقع نہ بھی ہو تو فالج کا اتنا برا اٹیک ہوتا ہے کہ انسان کا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو جاتا ہے۔

مگر ایم۔این۔اے شاید خوش قسمت تھا کہ اگلی زندگی مفلوج ہو کر گزارنے کی بجائے موت نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔

www.novelsclubb.com

وقت کا ایک فرعون اپنے انجام کو پہنچا مگر ابھی اس کے حواری ابھی باقی تھی۔

ایم۔این۔اے کی موت کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے نے لے لی۔ تبریز صاحب نے خالد ندیم کو کمپنی میں موجود اپنے شیئرز الگ کروا لیے۔

وہ اپنے باپ کی طرح چالاک نہیں تھا اور تبریز صاحب نے اس کی اسی خصوصیت کا فائدہ اٹھا کر اسے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ وہ اپنے ناپسندیدہ لوگوں کے خلاف اس کا دماغ بھرتے اور پھر اس سے اچھی خاصی رقم لے کر ان لوگوں کو قتل کرتے ۔

اس طرح کم ہی وقت میں ان نے اپنا ایک الگ بزنس شروع کر لیا۔ ایم۔ این۔ اے کا بیٹا اس بزنس میں انوسٹ کر کے تبریز صاحب کا بزنس پارٹنر بن گیا ۔

جب تبریز صاحب فیملی کے ساتھ لاہور شفٹ ہوئے تھے تب رئیسہ خان کا نکاح، شمسہ خان کے بھائی احد خان کے ساتھ کر دیا گیا تھا۔ وہ ایک سادہ طبیعت، شریف اور پرکشش شخصیت کا مالک تھا۔ مگر رئیسہ خان کو یونیورسٹی میں اپنی ایک دوست کا منگیتر پسند آ گیا جس کا تعلق امیر خاندان سے تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ رئیسہ خان اپنی دوست سے حسد کرنے لگیں ۔

شمسہ خان کے والد نے یونیورسٹی ختم ہونے کے فوراً بعد رخصتی کا فیصلہ کیا۔ اب رئیسہ خان کسی طرح سے شادی رکوانا چاہتی تھیں اور ساتھ ساتھ اپنی دوست کو

بھی راستے سے ہٹوانا چاہتی تھیں۔ان کے ذہن میں ایک شخص کا نام آیا اور وہ تھے تبریز شیر خان۔

رات کے کھانے کے بعد رئیسہ خان تبریز صاحب کے کمرے میں گئی۔

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔"ان بیڈ پر نیم دراز تبریز صاحب کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"کہیں۔"وہ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولے

"میں احد سے طلاق لینا چاہتی ہوں۔"ان نے تبریز صاحب کے سر پر بم پھوڑا

"کیا؟ کیا کہا؟"انہیں جیسے اپنی سماعت پر یقین نہ آیا ہو۔

"وہی جو تم نے سنا۔"ان نے تلخ لہجے میں کہا

"آپ پاگل ہو گئی ہو کیا؟ آپ جانتی ہیں یہ نہیں ہو سکتا۔"ان کا لہجہ بھی زرا سا سخت ہوا۔

کیوں نہیں ہو سکتا؟ کیونکہ وہ تمہاری لاڈلی بھابھی کا بھائی ہے اور تم اپنی بھابھی کو" ۔ناراض نہیں کر سکتے۔"ان نے چیختے ہوئے کہا

چلائیں مت۔اور وجہ کیا ہے اس سے رشتہ توڑنے کی؟"ان نے دانت پیستے" ۔ہوئے کہا

کیونکہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔میں اس گاؤں میں رہنے والے جاہل سے" ۔شادی نہیں کرنا چاہتی۔"ان کا لہجہ آخر میں طنز سے بھرپور تھا

تو وہ کون عقلمند ہے جسے آپ پسند کرتی ہیں؟ کیا وہ بھی آپ کو پسند کرتا ہے؟"ان" ۔نے خود کو بمشکل پرسکون کرتے ہوئے سوال کیا

میری دوست کا منگیتر ہے جنید۔میں اسے بہت پسند بہت پسند کرتی ہوں۔"ان" ۔نے مکمل ڈھٹائی سے اپنا کارنامہ بتایا

www.novelsclubb.com

آپ پاگل ہو گئی ہیں کیا؟"ان نے رئیسہ خان کی بات سن کر حیرانگی سے سوال"
۔کیا

ہاں پاگل ہو گئی ہوں اور اس گھر میں کون پاگل نہیں ہے؟تم نے بھی تو قتل کیا"
۔ہے نا کیا تم ایک نارمل انسان ہو؟"ان کی آواز دو باہ سے بلند ہو گئی

جب وہ شخص آپ میں دلچسپی نہیں لیتا تو آپ اس کے لیے اپنا اتنا مضبوط تعلق توڑ"
۔لیں گی؟"ان نے تلخ لہجے میں کہا

تمہیں اسی لیے بتایا ہے کیونکہ اس سب میں مجھے تمہاری مدد چاہیے۔"ان نے"
۔چہرے پر مکروہ مسکراہٹ سجائے کہا

۔کیا مطلب میں تمہاری مدد کیسے کر سکتا ہوں؟"ان نے ناسمجھی سے پوچھا"

سوچو جب میری دوست ہی نہیں رہے گی تو پھر مجھے جنید کو حاصل کرنے سے"
کوئی نہیں روک سکے گا۔اور اس سب میں اگر احد کو بھی جان سے مارنا پڑا تو تم اسے

بھی مارو گے۔"ان نے اتنے آرام سے دو لوگوں کو قتل کرنے کی بات کی جیسے یہ سب کوئی گڈے گڈی کا کھیل ہو۔

میں ایسے دو لوگوں کی جان کیوں لوں گا؟"ان نے بڑی سہولت سے انکار کیا۔"

یہ مت بھولو کہ تم ایک قاتل ہو تبریز۔جب تم ایم۔این۔اے کے لیے قتل"
کر سکتے ہو تو میرے لیے کیوں نہیں۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم اب بھی
ایم۔این۔اے اور اس کے بیٹے کے لیے کام کرتے ہو اور یہ بات میں نہیں جانتی۔
میں سب جانتی ہوں۔ تم جب یونیورسٹی سے غائب ہو کر ایم۔این۔اے کے لیے
قتل کرتے ہو اور جب راتوں کو دیر سے آتے ہو۔اگر تم نے میرا کام نہ کیا تو یاد رکھنا
اپنے ہاتھوں سے تمہیں پولیس کے حوالے کرواؤں گی۔اگر میرے لیے کچھ نہیں
کر سکتے تو کسی کے لیے کام کرنے کے قابل نہیں چھوڑوں گی۔"وہ غصے سے
شہادت کی انگلی دکھا کر کہتی بغیر کچھ سنے باہر چلی گئی۔

پیچھے تبریز صاحب ان کی باتوں کے زیر اثر پتھر کے ہو چکے تھے۔

تبریز صاحب کئی دن رئیسہ خان کی بات پر سوچتے رہے۔ پھر فیصلہ کرتے ہوئے، ایک دن جب رئیسہ خان اپنی دوست سے ملنے گئیں تو تبریز صاحب نے ان کی دوست کی گاڑی کی بریکس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی جس کے نتیجے میں کار کی بریکس فیل ہو گئیں اور واپسی کے راستے میں اس کا ایکسیڈنٹ ہوا جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ یہ طریقہان نے پہلی بار آزمایہ تھا اور وہ اس میں کامیاب ہو گئے تھے۔

بالکل ایسے ہی تبریز صاحب نے احد خان کی گاڑی کی بھی بریکس فیل کر دیں اور شادی سے ایک ہفتہ پہلے اسے بھی موت کے حوالے کر دیا۔

اتنا آسان ہو گیا تھا تبریز شیر خان کے لیے کسی کی بھی جان لینا۔

رئیسہ خان نے دو معصوم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار کر جنید امجد کو حاصل کر ہی لیا اور اس کے ساتھ ملک سے باہر چلیں گئی۔ مگر کیا کبھی کسی کی زندگی برباد کر کے انسان سکون سے رہ پایا؟ بالکل نہیں۔

حمائل کو بھی ہائیر سٹڈیز کے کی بیرون ملک بھیج دیا گیا جہاں اس کی زندگی نے ایک نیا اور اہم موڑ لیا۔

وقت گزرتا گیا اور تبریز صاحب بزنس کی دنیا میں کامیاب ہوتے گئے اور دنیا کے کئی ممالک میں۔اپنا بزنس پھیلا دیا۔خالد ندیم نے اپنے باپ کی جگہ ایم۔این۔اے کی سیٹ سنبھال لی۔ مگر بزنس سنبھالنے میں ناکام رہا بلکہ یہ کہنا زیادہ اچھا ہو گا کہ اس کے بزنس کو ناکام بنایا گیا۔ تبریز صاحب نے اسے بزنس بیچنے کا مشورہ دیا اور اس کی کمپنی کو بھی خرید کر اپنی کمپنی کا حصہ بنا لیا۔

رئیسہ خان اور جنید امجد لندن چلے گئے۔ جنید امجد ایک گھٹیا مرد ثابت ہوا اور لندن جاتے ہی آئے روز کسی نہ کسی نئی لڑکی کو لے کر گھر آتا اور پھر کچھ عرصے بعد

اس نے لندن میں ایک مشہور ماڈل سے شادی کر لی اور رئیسہ خان کو طلاق کے پیپرز بھجوا دیے۔ رئیسہ خان کے لیے یہ ایک بہت بڑا جھٹکا تھا جس کے نتیجے میں وہ شدید ڈپریشن کا شکار ہو گئیں۔

ایک دن یونہی رئیسہ خان، تبریز صاحب سے فون پر بات کرتے ہوئے جنید امجد کو پھر سے یاد کرنے لگیں۔ پچھلی باتیں پھر سے ایک بار دہرائی گئیں اور شمسہ خان کی بدقسمتی تھی کہ انہوں نے تبریز صاحب کو احد خان کے قتل کے بارے میں بات کرتے سن لیا۔ تبریز صاحب نے انہیں دیکھ لیا اور فون کاٹ کر ان کے پاس آئے جو دیوار کے ساتھ لگی، سانس روکے کھڑی کپکپا رہیں تھیں۔ آنکھیں خوف اور حیرت سے پھیلی ہوئیں تھیں۔ تبریز صاحب ان کے سامنے آئے۔ خوف سے ان کا وجود پسینے سے شرابور ہو گیا اور ان کو سانس لینے میں دشواری محسوس ہوئی۔

ایم سوری بھابھی۔" وہ ان کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔"

تم۔۔۔تم نے۔۔۔تم نے یہ کیا کر دیا؟"ان کی آواز بمشکل نکل رہی تھی۔ان کا"
۔وجود کپکپا رہا تھا۔چہرہ آنسوؤں اور پسینے سے بھیگ چکا تھا

میں نے۔۔۔۔میں۔۔نے تمہیں اپنے بھائی سے زیادہ پیار دیا اور تم۔۔۔تم نے"
۔میرے اکلوتے بھائی کو مار دیا۔"ان کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا لگ گیا

تبریز شیر خان جو شمسہ خان کی تھوڑی سے تکلیف پر پریشان ہو گئے تھے آج بے
۔تاثر چہرے کے ساتھ انہیں تڑپتا دیکھ رہے تھے

تم۔۔۔تم میری جان بھی لے لو کیونکہ اگر میں اب زندہ رہی تو کسی دن اپنے"
ہاتھوں سے تمہاری جان لے لوں گی۔"ان نے کپکپاتے ہاتھوں سے تبریز صاحب
۔کا ہاتھ اپنی گردن پر رکھتے ہوئے کہا

مرنا تو آپ کو ہو گا۔کیونکہ اگر آپ زندہ رہیں تو مجھے ہمیشہ اپنے راز کے کھلنے کا"
خوف کھاتا رہے گا۔اور میں اپنے ہر خوف کو مٹا دیتا ہوں۔"ان نے شمسہ خان کی

گردن پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا۔ان بے یقینی سے اپنے سامنے موجود اس شخص کو ۔دیکھ رہیں تھیں جو کہ سامری کی طرح اپنی اچھی پرورش کے باوجود گمراہ ہو چکا تھا

میری۔۔۔جان لے لو مگر مجھ سے ایک وعدہ کرو۔میرے بچے۔۔۔۔میرے" بچے۔۔۔۔وہ دونوں معصوم ہیں انہیں کچھ کوئی نقصان مت پہنچانا۔

میری۔۔۔قربانی کے بدلے ان کو۔۔۔ان دونوں کی حفاظت کرنا۔۔۔۔میرے بچوں کو نقصان مت پہنچانا۔۔۔ان کی۔۔۔ان کی کسی خواہش کو رد مت کرنا۔۔۔ان کے لیے۔۔۔تم ہمیشہ وہ پیار کرنے والا تے۔بی رہنا۔۔۔میں۔۔۔میں تمہیں اپنا قتل بھی معاف کر دوں گی اگر تم انہیں ان کی ہر خوشی دی۔۔۔۔پلیز۔۔۔میرے بچ۔۔وں" وہ مرتے ہوئے اپنے بچوں کی زندگی کی بھیک مانگ رہیں تھیں۔ان کا سانس اکھڑ رہا تھا اور اب مزید الفاظ ادا کرنا ۔ان کے لیے مشکل ہو چکا تھا

www.novelsclubb.com

وہ مزاہمت نہیں کر رہی تھیں کیونکہ وہ اپنے بچوں کی خوشیوں کے لیے قربانی دے رہی تھیں۔اور کیا قربانی دیتے ہوئے مزاہمت کی جاتی ہے؟نہیں قربانی تو خوشی خوشی دی جاتی ہے۔

شمسہ خان کا وجود اب بے جان،آنکھیں ساکت اور دھڑکنیں روک دی گئیں تھیں۔تبریز شیر خان نے اپنا ہاتھ ان کی گردن سے ہٹایا۔ان کا بے جان وجود زمین کو چھو گیا۔

آج تبریز شیر خان نے اپنی واحد ساتھی،ایک بہن جیسی بھابھی کو بھی اپنے ظلم کی بھینٹ چڑھا دیا تھا۔ان کی آنکھوں میں نمی دوڑی اور پھر آنسو کسی سیلاب کی طرح امڈ آئے۔آج ان نے اپنے واحد دوست کو

ان نے ڈاکٹرز کے زریعے شمسہ خان کی موت کی وجہ ہارٹ اٹیک میں تبدیل کروائی اور پھر اس ڈاکٹر کو بھی مار دیا۔کیونکہ تبریز شیر خان کے راز جاننے والوں کے لیے مرنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہوتا تھا۔

حوریہ اور ثمرہ جہاں کو شہریار صاحب نے اپنے دوست کے وعدے کے مطابق اپنے گھر پناہ دی۔ ثمرہ جہاں الگ گھر لینا چاہتیں تھیں مگر شہریار صاحب نے انہیں اکیلے رہنے نہیں دیا کیونکہ اپنے بابا کی اچانک موت کے بعد حوریہ ذہنی تناؤ کا شکار ہو گئی تھی۔اس کے علاج اور بہتری کے لیے شہریار صاحب نے انہیں اپنے ہی گھر رہنے کا مشورہ دیا کیونکہ حوریہ کے لیے انہیں اکیلے رہنے کی بجائے وہ ماحول زیادہ بہتر لگا جہاں اس کا ہم عمر بچہ بھی تھا۔جو اس کا دل بہلا سکتا تھا ۔

شہریار صاحب نے زندگی کے ہر موڑ پر حوریہ کا ساتھ اپنی بیٹی کی طرح دیا۔ حتٰی کہ ان کی فیملی نے بھی ان کے فیصلے پر ان کا ساتھ دیا۔وہ جہاں جاتے حوریہ کا تعارف اپنی بیٹی کی طرح کرواتے ۔

حوریہ کی حالت جب کافی حد تک سنبھل گئی تو اسے دوبارہ سکول داخل کروادیا گیا۔ وہ اور سارم اکٹھے سکول جاتے تھے۔ان کی دوستی ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی جارہی تھی۔

حوریہ پندرہ سال کی ہوئی تو سارم کے دادا نے اسے اور سارم کو سیلف ڈیفینس اور فائٹنگ کی ٹریننگ دینا شروع کردی۔ حوریہ اس سب میں ہر لحاظ سے سارم سے بہتر تھی۔وہ یہ سب بہت جلدی سیکھ رہی تھی۔

سارم کے دادا حوریہ کو کہا کرتے تھے کہ 'حوریہ تمہیں مضبوط بننا ہے۔ ظلم کے خلاف لڑنے کے لیے اور مجھے یقین ہے ایک دن تم وہ کام کرو گی جو آج تک کوئی نہیں کرسکا'۔

حوریہ جب اٹھارہ سال کی ہوئی تو، سارم کے دادا نے، اسے اور سارم کو شوٹنگ سکھائی۔ان نے حوریہ کا نشانہ درست کروایا اور مہارت نکھاری۔اب حوریہ کمال

وہ بن چکی تھی جو اس کے بابا چاہتے تھے۔ مضبوط اور دنیا کا مقابلہ کر سکنے والی حوریہ ۔کمال

حال

شہریار ولا ہلکی ہلکی روشنی میں پر سکون تھا۔ حوریہ اور حمائل اس وقت ثمرہ جہاں کے بیڈ روم میں موجود تھے۔۔ حوریہ جب سے آئی تھی ثمرہ جہاں کی گود میں ۔خاموشی سے سر رکھے، آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی

حوری، اتنی صبح آئی ہو۔ سب ٹھیک تو ہے؟" ثمرہ جہاں نے اسے یوں خاموش" ۔دیکھ کر پریشانی سے سوال کیا

۔حوریہ نے کوئی جواب نہ دیا۔ ثمرہ جہاں کو لگا کہ شاید وہ سو گئی ہے

حمائل،اسے کیاہواہے؟"وہ اب حمائل سے مخاطب ہوئیں۔جو کہ بیڈ روم میں "
۔موجود صوفے پر بیٹھا حوریہ کو پر سکون دیکھ کر مطمئن تھا

۔خواب میں ڈری ہیں۔آپ پریشان مت ہوں۔"اس نے پر سکون انداز میں کہا"

حوریہ کمال کے علاوہ کون جانتا تھا کہ اس بار اسے خواب سے زیادہ حقیقت نے
۔خوفزدہ کیاہے

اچھابیٹا ریسٹ کرلو تم بھی دوسرے روم میں یہ تو سوگئی ہے۔"ان نے حوریہ کے "
۔بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

۔میں نماز پڑھ لوں پھر سوچتاہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے گویاہوا"

مرحاگھر اکیلی ہے آپ گھر چلے جایئے گا۔انکل بھی صبح زمینوں میں چلے جاتے "
۔ہیں۔"حوریہ نے آنکھیں کھولے بغیر کہا۔ثمرہ جہاں نے اسے حیرت سے دیکھا

۔آپ ادھر رہیں گی؟"حمائل نے نرمی سے سوال کیا"

کچھ دن رہنا چاہتی ہوں۔"اس نے اسی طرح آنکھیں موندے لیٹے ہوئے"
۔جواب دیا

حوری۔۔۔"ثمرہ جہاں نے حیرت سے کو مخاطب کیا جیسے کہ انہیں اس کی"
۔حرکت عجیب لگی ہو

ماما، آپ حور کو اپنے پاس رہنے دیں۔ویسے بھی آج کل ان کی طبیعت کچھ ٹھیک"
نہیں رہتی۔ماحول تبدل ہو گا تو فریش ہو جائیں گی۔"حمائل نے انہیں حوریہ کو کچھ
۔بھی کہنے سے روکتے ہوئے کہا

میں نماز پڑھ لوں پھر تھوڑا سا ریسٹ کر کے واپسی کے لیے نکلوں گا۔"وہ"
۔مسکراتے ہوئے کہہ کر اٹھ گیا اور نماز پڑھنے چلا گیا

حوری، تم بھی نماز پڑھ لو پھر لیٹ جانا۔"ثمرہ جہاں نے پیار سے کہا تو اس نے"
۔اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ گئی

ثمرہ جہاں پریشان ہوئیں کیونکہ وہ جانتیں تھیں کہ انہوں نے حوریہ کا ان خوفناک خوابوں سے پیچھا بہت مشکل سے چھڑوایا تھا۔

حوریہ اور حمائل نے نماز کے بعد کچھ دیر ریسٹ کیا اور ثمرہ جہاں نے تب تک ناشتہ تیار کیا۔ناشتہ کے بعد حمائل واپسی کے لیے تیار ہوا۔

"حمائل، مرحا کو روزواک پر ساتھ لے کر جایئے گا اور روزانہ تقریباً 2 گھنٹے اس کے ساتھ بیٹھ کر گپ شپ لگایئے گا۔" حوریہ نے حمائل کو واپسی کے لیے تیار دیکھ کر کہا۔

"آپ فکر نہ کریں میں اس کا خیال رکھوں گا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر حوریہ کے بولنے کا انتظار کیا مگر حوریہ کچھ نہ بولی۔

"حور، مجھے نہیں خیال رکھنے کا کہیں گی؟" اس نے پھر سے اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا۔" حوریہ نے حمائل کی طرف دیکھے بغیر کہا۔اس کی"
۔آنکھیں بے ساختہ نم ہوئیں۔اس نے بڑی مشکل سے آنسوؤں پر بند ھ باندھا

حمائل آگے بڑھا، حوریہ کے پاس آیااور اس کے بازوؤں کو تھام کر اس کا رخ اپنی
۔طرف کیا

آپ اپنا خیال رکھیے گا۔میرے لیے آپ بہت اہم ہیں حور۔" حمائل نے"
۔ مسکراتے ہوئے کہااور اس کی پیشانی پر بوسہ دیااور پھر باہر کی طرف بڑھ گیا

خدا کی امان میں۔آپ بھی میرے لیے اہم ہیں حمائل۔" حوریہ نے نم آنکھوں"
۔سے اسے جاتے دیکھ کر دل میں سوچا

حوریہ کمال کو اس وقت اپنی زندگی کا مشکل ترین فیصلہ کرنا تھا اسے انتقام اور حمائل میں سے ایک کو چننا تھا۔ایک اس کا خواب تھا اور دوسرا اس کی زندگی۔اور زندگی ؟کے بغیر خواب مکمل ہو سکتے ہیں کیا

www.novelsclubb.com

حمائل قریباً نو بجے واپس گوجرانوالہ پہنچا تو وارث صاحب ناشتہ کر کے جا چکے تھے۔ مرحاٹی۔وی لگائے لاؤنج میں بیٹھی تھی اور اسی کا انتظار کر رہی تھی۔

"تم آ گئے۔کہاں چلے گئے تھے؟حوری کدھر ہے؟"مرحا نے اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر فکر مندی سے سوال کیا۔

"حور، کو لاہور چھوڑ کر آیا ہوں۔"اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا سب ٹھیک تو ہے نا؟حوری، ماما باقی سب۔"اس نے پریشانی سے سوال کیا۔

"ہاں، سب ٹھیک ہے۔حور کا دل کر رہا تھا جانے کو تو چھوڑ آیا۔تم پریشان مت ہو۔"اس نے مرحا کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"سچی نا؟"اس نے اسے پر سکون دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

ہاں سچی۔اب پانی پلادو۔"اس نے صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہاتو مرحا پانی"
۔لینے چلی گئی

حور نے تمہارے لیے خاص ہدایات دے کر بھیجا ہے مجھے کہ مرحا کا بہت خیال"
۔رکھنا۔"مرحا پانی لے کر آئی تو اس نے پانی پی کر بتایا

وہ حوریہ ہے وہ اپنے سے زیادہ اپنے آس پاس کے لوگوں کا خیال رکھتی ہے۔""
اس نے حمائل کی بات سن کر مسکراتے ہوئے کہاتو اس نے مسکراتے ہوئے اثبات
۔میں سر ہلا کر اس کی بات کی تصدیق کی

ویسے حمائل ایسی کیا ایمرجنسی تھی کہ آدھی رات کو تم حوری کو لے کر گئے؟ صبح"
۔کا انتظار کر لیتے۔"اس نے دوبارہ ٹی۔وی دیکھتے ہوئے تجسس سے سوال کیا

حور کا دل رات کے وقت کیا تھا اس لیے رات کو ہی لے کر گیا۔"اس نے"
۔کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔وہ مرحا کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا

۔ناشتہ تو آنٹی نے کروا کر ہی بھیجا ہو گا؟"اس نے دوبارہ سوال کیا"

ہاں تمہیں تو پتہ ہے کھانے کا وقت ہو اور کوئی ماما کے گھر سے بغیر کھانا کھائے آ"
۔سکتا ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو مرحا بھی مسکرا دی

حمائل کے جانے کے بعد حوریہ جانے کتنی ہی دیر کمرے میں اکیلی بیٹھی رہی۔ ثمرہ جہاں گھر کے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد کمرے میں آئیں تو حوریہ جانے کن
۔خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی

حوری۔ادھر اکیلے کیوں بیٹھی ہو بیٹا باہر آ جاؤ۔"ان نے اس کے قریب آتے"
ہوئے نرمی سے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔اپنے بابا کی وفات کے بعد بھی وہ کئی سال تک ایسے ہی اکیلے کونے کھدرے ڈھونڈھ کر بیٹھ جایا کرتی تھی مگر اب کئی
۔سال بعد دوبارہ سے اس کے ایسا کرنے پر ثمرہ جہاں کو پریشان ہوئیں

تو حوریہ اٹھ کر ان کے ساتھ باہر آ گئی۔ ثمرہ جہاں صوفے براجمان ہوئیں تو حوریہ ان کے پہلو میں بیٹھ گئی اور اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔

"حوری بیٹا کیا ہوا ہے اپنی ماما کو بھی نہیں بتاؤ گی۔" وہ نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے نرمی سے بولیں۔ حوریہ اپنی پریشانی چھپانا بخوبی جانتی تھی مگر اس بار یہ ناممکن سا ہو گیا تھا۔

"ماما آج کئی سال بعد آپ کی حوری مشکل میں ہے۔" اس نے بند آنکھوں کے ساتھ بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہوا کیا ہے؟ بتاؤ مجھے میں دوں گی تمہارا ساتھ۔" ان نے جھکتے ہوئے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھا۔

حوریہ کی بند آنکھوں کی اوٹ سے آنسو نکل کر اس کے چہرے کو بھگوتے ہوئے اس کے بالوں میں جذب ہونے لگے۔

حوری بیٹا۔۔۔"ان نے اسے روتے دیکھ کر پریشانی سے کہا۔حوریہ زمین سے" ۔اٹھ کر ان کے ساتھ صوفے پر آ بیٹھی اور ان کے سینے سے لگ کر بے آواز رو دی

ماما، میں نے بابا کے قاتل کو دیکھا ہے۔میں۔۔۔میں اس کے ساتھ ایک چھت" تلے رہتی رہی پھر بھی میں اس سے بے خبر رہی۔"وہ سسکیاں لیتی ثمرہ جہاں کے ۔سینے سے لگی تڑپ اٹھی

۔کیا کہہ رہی ہو؟"ان نے اس کی کمر پیار سے سہلاتے ہوئے حیرانی سے سوال کیا"

تے۔بی۔۔۔تبریز شیر خان قاتل ہیں۔میرے بابا کے اور جانے کتنے ہی لوگوں" کے۔ماما وہ اتنے بے رحم تو نہیں لگتے تھے۔میرے بابا نے ان کا کیا بگاڑا تھا۔"اس کی آواز میں واضع درد اور تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ثمرہ جہاں حیرانی سے اسے دیکھ ۔رہیں تھیں۔ان پر بھی یہ انکشاف کسی دھماکے کی طرح تھا

تمہیں کیسے پتہ چلا؟"ان نے حیرت سے پوچھا۔وہ مسلسل حوریہ کی کمر سہلا رہیں" ۔تھیں

ماما میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔وہ بیسمنٹ میں گئے تھے اور پھر۔۔۔آپ" دیکھ لینا ماما آج ایم۔این۔اے کی موت کی خبر آئے گی۔پھر آپ کو پتہ چل جائے گا کہ میں سچ کہہ رہی ہوں۔" وہ، ثمرہ جہاں دور ہوتے ہوئے سرخ آنکھوں اور بھیگے چہرے کو کپکپاتے ہاتھوں کی پشت سے صاف کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔اس کے الفاظ بے ربط تھے اور جملے نامکمل۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔

تم نے حمائل کو بتایا؟"ان نے اس کے آنسوؤں سے بھیگتے چہرے کو دیکھتے ہوئے" نم آنکھوں سے سوال کیا۔تو حوریہ نے نفی میں سر ہلایا۔حوریہ کو اپنا دل کسی چیز سے کھرچتا محسوس ہوا۔اس کی تکلیف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

کیوں؟"ان سے نرمی سے سوال کیا"۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے ماما۔"اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا"۔

کیسا ڈر؟"ان نے اس کے کانپتے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اور دوسرے ہاتھ سے" اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

میں حمائل کو کھونا نہیں چاہتی ماما۔۔۔میں کہتی نہیں مگر وہ میرے لیے اہم ہیں۔"
مجھے ڈر ہے ماما میں اس سب میں انہیں کھو دوں گی۔"اس نے بمشکل یہ الفاظ ادا کیا
اور دوبارہ سے ثمرہ جہاں کے سینے سے لپٹ گئی۔ ثمرہ جہاں اس سے اور بھی سوال
کرنا چاہتیں تھیں مگر ان نے محسوس کیا کہ اس کے جسم پر کپکپی طاری ہے اور اس کا
جسم ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

میں انہیں کھونا نہیں چاہتی۔۔۔"وہ مسلسل مدہوشی کی حالت میں، سسکتے ہوئے"
یہی جملہ دوہرا رہی تھی۔ان نے اسے خود سے الگ کیا اور اس کا چہرہ تھپتھپایا مگر
شاید اب وہ ہوش سے بیگانہ تھی۔ ثمرہ جہاں نے اس کے سر کے نیچے کشن رکھ کر
اسے لٹا دیا اور اٹھ کر گلاس میں پانی لے کر آئیں۔

ان نے حوریہ کے چہرے پر پانی کے چھینٹے پھینکے جس سے وہ بڑبڑاتے ہوئے واپس
ہوش میں آئی۔ حوریہ کی یہ حالت دیکھ کر انہیں تکلیف ہو رہی تھی مگر وہ ماں تھیں
انہیں ہمت کرنی تھی اور اپنی بیٹی کا سہارا بننا تھا۔

www.novelsclubb.com

پانی پی لو بیٹا۔"ان نے اسے سہارا دیتے ہوئے بٹھایا اور گلاس اس کے لبوں سے"
لگایا۔اسے پانی پلانے کے بعد بی۔پی اپریٹس لایا اور اس کا بلڈ پریشر چیک کیا، جو کہ
۔بہت ہی لو تھا

حوری، بیٹا اٹھو اندر چلو، ریسٹ کرو۔ہم بعد میں بات کریں گے۔"ان نے اسے"
سہارا دیتے ہوئے اٹھایا۔وہ خاموشی سے نم آنکھوں سے کسی کٹ پتلی کی طرح ان
کے ساتھ چل دی۔اس وقت اس میں کوئی بھی بات کرنے کی ہمت نہیں تھی
۔کیونکہ ہر بات اس کے دل پر کسی اذیت سے کم نہیں تھی

حمائل اور مرحا اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ٹی۔وی پر چینل تبدیل کرتے
۔ہوئے ایک نیوز چینل پر خبر دیکھ کر حمائل کے ہاتھ رک گئے

ایم۔این۔اے خالد ندیم کی لاش اپنے ہی گھر میں پنکھے کے ساتھ لٹکتی ہوئی برآمد"
ہوئی۔ابھی تک پولیس کسی حتمی فیصلے پر نہیں پہنچ پائی کہ یہ خودکشی ہے یا قتل۔کچھ

گھنٹوں میں فورنزک رپورٹ ملنے پر ہی اصل ماجرا سامنے آئے گا۔"ٹی۔وی پر بیٹھی رپورٹر روانی سے رپورٹ پڑھ کر سنا رہی تھی اور حمائل کے دل میں خوشی کی لہر آئی۔حور یہ کمال نے اپنا مقصد پالیا تھا۔

حمائل، یہ تو ایم۔این۔اے ہے۔اس کو کیا ہوا؟"مرحا نے خبر سنتے ہوئے حیرانی سے کہا۔

اس کے گناہوں کی سزا اس کو مل گئی ہے۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

مگر اس نے خودکشی کیوں کی؟"اس نے حیرانگی سے سوال کیا۔

قتل ہوا ہے اس کا بالکل ویسے ہی جیسے یہ کبھی لوگوں کے قتل کروایا کرتا تھا۔اس کے اعمال کا بدلہ اس تک آپہنچا۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

حمائل، ایسے نہیں کہتے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

جی اور کوئی حکم؟"اس نے اسے دیکھتے ہوئے شرارتی انداز میں پوچھا۔

حوری، سہی کہتی ہے آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہااور" ۔ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی

وہ تو ہمیشہ ہی سچ کہتی ہے۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہااور اٹھ کر باہر" ۔آیا۔اس نے حوریہ کا نمبر ملایا تو ثمرہ جہاں نے فون اٹھایا

۔ماما حور کدھر ہے؟"اس سے سلام کرنے کے بعد پوچھا"

۔بیٹا وہ تو سو رہی ہے۔کیا کوئی ضروری کام تھا؟"ان نے فکر مندی سے پوچھا"

نہیں آنٹی۔وہ جاگیں تو بتا دیجیے گا کہ میری کال آئی تھی۔"اس نے کہااور فون" ۔بند کیااور حوریہ کے نمبر پر میسج کر دیا

حمائل شیر خان کو حوریہ کمال کے پلان کی کامیابی کی خوشی،اپنی کسی بھی کامیابی ۔سے زیادہ ہو رہی تھی

www.novelsclubb.com

شام کے وقت حوریہ بالکونی میں آکر بیٹھ گئی۔اس کو اندر گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔ جب اس کا فون بجا۔اس نے فون پر نام پڑھا پہلے دل کیا فون نہ اٹھائے کیونکہ اس شخص سے بات کرنا حوریہ کو بہت مشکل لگ رہا تھا۔ مگر پھر ہمت کر کے اس نے کال ریسیو کر لی۔

ہیلو حور۔"حمائل کی آواز ابھری۔"

کیسے ہیں؟"اس نے ضبط کرتے ہوئے سوال کیا۔آنکھیں آنسوؤں کی وجہ سے دھندھلا گئیں۔

میں ٹھیک ہوں۔آپ کی طبیعت ٹھیک ہے کیا؟آپ نے میسج دیکھ کر ریپلائی نہیں کیا۔"اس نے فکر مندی سے سوال کیا۔

وہ۔۔۔یاد نہیں رہا۔"اس نے بہانہ بناتے ہوئے کہا۔آواز بمشکل نارمل رکھی۔"

آپ نے نیوز نہیں دیکھیں ایم۔این۔اے کے بارے میں؟"اس نے پرجوش"
۔انداز میں سوال کیا

۔نہیں طبیعت کچھ بوجھل تھی تو دل نہیں کیا۔"اس نے پھر سے بہانہ بنایا"

۔حور آپ ٹھیک تو ہیں نا؟"اس نے پھر سے سوال کیا"

جی۔میں ٹھیک ہوں۔"اس نے مختصراً بتایا۔وہ پہلی بار حمائل شیر خان سے"
۔جھوٹ بول رہی تھی۔آنسوؤں پر بمشکل ضبط کا پہرہ لگایا ہوا تھا

ایم۔این۔اے کی لاش آج صبح اس کے کمرے میں پنکھے سے لٹکتے ہوئے برآمد"
۔ہوئی ہے۔"اس نے پرجوش انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا

۔ایک باب تمام ہوا۔"حوریہ نے آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھتے ہوئے کہا"

اپنا خیال رکھیے گا۔اگر طبیعت سنبھلی نہ تو بتایئے گا آپ کا چیک اپ کروالوں گا"
۔آکر۔"اس نے فکرمندی سے کہا

جی ٹھیک ہے۔"حوریہ نے اتنا ہی کہا اور پھر فون بند کر دیا۔کیونکہ وہ جانتی تھی" کہ اگر وہ کچھ دیر اور حمائل کی آواز سنتی رہتی تو رو دیتی۔اس کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں۔اس کی نظر اپنی خالی کلائی پر گئی، بریسلیٹ وہ لاہور آنے سے پہلے اتار کر آئی تھی۔اس کا ہاتھ بے ساختہ اپنی کلائی پر گیا۔اس کی آنکھوں سے آنسو باڑ توڑتے گالوں پر لڑھکے۔اس نے بے دردی سے اپنی آنکھیں رگڑیں۔اس پر انکشاف ہو رہا تھا کہ وہ حمائل کی محبت میں بری طرح گرفت ہو چکی ہے۔وہ شخص بہت اہم ہو چکا تھا اس کے لیے۔

وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھی جب سارم کی آواز پر وہ چونکی۔

www.novelsclubb.com

حوری۔۔۔"سارم اسے پکارتا ہوا بالکونی کی طرف آیا تو اس نے جلدی سے اپنی نم" آنکھیں صاف کرتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجالی۔وہ اپنی وجہ سے سب کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

کیسی ہو؟"سارم اس کے ساتھ والی چیئر پر آکر بیٹھتے ہوئے پوچھا"۔

۔میں ٹھیک۔تم سناؤ۔"اس نے مُسکراتے ہوئے پوچھا"

تم روئی ہو؟"اس نے جواب دینے کی بجائے اس کی سرخ آنکھیں دیکھتے ہوئے"

۔پوچھا۔توحوریہ نے نفی میں سر ہلایا

۔تو یہ آنکھوں کو کیا ہوا ہے؟"اس نے فکر مندی سے پوچھا"

نہیں۔۔۔وہ۔۔۔اصل میں طبیعت کچھ ٹھیک نہیں اس لیے تمہیں ایسا لگ رہا"

ہے۔"اس نے بہانہ بناتے ہوئے کہا۔وہ نظریں چرا رہی تھی کہ کہیں اس کے

چہرے پر لکھی پریشانی سارم نہ پڑھ لے۔مگر وہ بھی توحوریہ کا بھائی تھا اس نے اسے

نظریں چراتے دیکھ کر ہی اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا کہ حوریہ کو کوئی بات پریشان

۔کر رہی ہے

۔مرحا کیسی ہے اب؟"اس نے پہلی بار مرحا کے بارے میں یوں پوچھا تھا"

مرحا کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے سارم۔ ہم جب سے گوجرانوالہ گئے ہیں وہ اکیلی" رہتی ہے۔ نہ زیادہ بات کرتی ہے اور اس کڈنیپنگ کے واقعے کے بعد سے اور زیادہ چپ چپ رہنے لگی ہے۔" اس نے پریشانی سے بتایا۔

میری وجہ سے ناراض ہوئی ہے تم سے کیا؟" اس نے حوریہ کو پریشان دیکھ کر" سوال کیا۔

نہیں سارم۔ وہ کچھ بتاتی نہیں ہے۔ ایک بار میں نے پوچھا تو یہی کہا کہ ماما کی یاد" آ رہی ہے۔ مگر میں نے اس کے چہرے سے پڑھ لیا تھا وہ مجھ سے جھوٹ بول رہی تھی۔" اس نے دور آسمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

تم اس کی وجہ سے پریشان ہو؟" اس نے حوریہ کو پہلی بار اتنا پریشان دیکھا تھا۔ وہ" چاہ کر بھی اپنی پریشانی چھپانے میں ناکام تھی۔

شاید۔۔۔ پتہ نہیں۔" وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا بول رہی ہے"۔

www.novelsclubb.com

حوری، تم پریشان نہ ہوا کرو۔ تم ایسے بالکل اچھی نہیں لگتی۔"اس نے مسکراتے" ۔ہوئے کہا۔تو حوریہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرادی

چلو اب میں جاتا ہوں۔ڈنر بھی نہیں کیا ابھی تمہارے آنے کا پتہ چلا تو ادھر ہی" آگیا۔"وہ کہتے ہوئے اٹھا اور چلا گیا۔سارم نے دیکھا کہ حوریہ پریشان ہے اور اس وقت شاید کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی اس لیے جلد ہی چلا گیا۔وہ جانتا تھا کہ ۔حوریہ پریشانی میں اکیلے رہنا پسند کرتی ہے

۔حوریہ نے اسے روکا نہیں اور پھر سے کسی گہری سوچ میں ڈوب گئی

www.novelsclubb.com

تبریز صاحب اس وقت زری کے ساتھ گھر میں موجود گھاس پر بیٹھے تھے۔ارمان فٹ بال کو اپنے ننھے پاؤں سے ٹھوکر مارتا اور وہ لڑھکتا ہوا تبریز صاحب کی طرف آتا۔وہ ہاتھ سے دوبارہ اسے ٹھوکر مارتے اور وہ ارمان کی طرف جاتا۔ارمان یہ سب ۔دیکھ کر خوشی سے قہقہے لگاتا۔اس کے ننھے قہقہے گھر کو رونق بخشتے

۔آپ کا آگے کا کیا پلان ہے؟"زری نے ارمان کو دیکھتے ہوئے، مسکرا سوال کیا"

سوچ رہا ہوں ایک دو ہفتوں کے لیے ہم تینوں کسی دوسری کنٹری چلتے ہیں؟ یہاں"

۔سے دور بہت دور۔"ان نے اپنے ساتھ بیٹھی زری کو دیکھتے ہوئے کہا

۔کہاں؟"اس نے مسکراتے ہوئے سوال کیا"

جہاں تم چاہو؟بس یہاں سے دور ہو۔"ان نے مسلسل ارمان کے ساتھ کھیلتے"

۔ہوئے کہا

۔نیو یارک چلتے ہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

چلو چلتے ہیں۔"ان نے اب ارمان کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تو وہ بھاگتا ہوا ان"

۔کے سینے سے آ لگا

۔کب؟"اس نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے سوال کیا"

www.novelsclubb.com

پیکنگ کر لو تو کل ہی چلتے ہیں۔" وہ اب ارمان کے ننھے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے"
۔کر چومتے ہوئے بولے

۔پیکنگ تو ہو جائے گی۔"اس نے خوشی سے کہا"

۔تو پھر چلتے ہیں۔"ان نے ارمان کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا"

اب ارمان اپنے بابا سے باتیں کرنے لگا۔وہ باتیں کرتے ہوئے کبھی اپنے ننھے
۔ہاتھوں سے ان کے چہرے کو چھوتا، تو کبھی ان کے گال پر پیار کرتا

۔زری اس نظارے کو پیار سے دیکھ رہی تھی اور یہ اس کا سب سے پسندیدہ نظارہ تھا

www.novelsclubb.com

رات کے وقت حمائل اپنے بیڈ روم میں لیپ ٹاپ چلائے بیٹھا تھا۔وہ حوریہ کو
پریشان دیکھ کر بہت فکر مند تھا۔اس نے کل رات سے پہلے کبھی حوریہ کو خواب

میں بھی اتنا ڈرتے نہیں دیکھا تھا۔اس نے آج سے پہلے حوریہ کو ایسے ضد کرتے
۔ بھی نہیں دیکھا تھا۔وہ انہی سوچوں میں گم تھا۔جب اس کا فون بجا

۔سارم کیسے ہو؟"حمائل نے مسکراتے ہوئے فون پر پوچھا"

میں تو ٹھیک ہوں۔تم بتاؤ یہ سب کیا چل رہا ہے؟"اس نے پیشانی مسلتے ہوئے"
۔سوال کیا

۔کیا مطلب کیا چل رہا ہے؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا"

حوری۔۔۔وہ بہت پریشان لگ رہی ہے مجھے۔سب ٹھیک ہے؟اور تم اسے"
چھوڑنے آئے اور مجھ سے ملے بغیر چلے گئے۔"اس نے تو شکایتوں کا پلندہ ہی کھول
۔لیا

گھر مرحا اکیلی تھی اس لیے جلدی ہی واپس آ گیا ورنہ تم سے ملاقات ضرور"
۔کرتا۔"اس نے معذرت خواہ لہجے میں کہا

اور حور تم جانتے ہو وہ خواب میں اکثر ڈر جاتیں ہیں۔کل رات بھی خواب میں ڈر" ۔گئی تھیں۔اسی وجہ سے پریشان ہیں۔"وہ بات جاری رکھتے ہوئے بولا

۔آر یو شیور؟"اس نے اس کی بات سنتے پھر سے سوال کیا"

۔تمہیں لگتا ہے میں حور کو ہرٹ کر سکتا ہوں؟"اس نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا"

۔نہیں،مجھے تم پر یقین ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا"

۔نہیں اصل میں تمہیں اپنی بہن پر یقین ہے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا"

یہ تو تم نے ٹھیک کہا۔چلو پھر بات ہو گی۔"سارم نے مسکراتے ہوئے کہااور فون" ۔بند کر دیا

www.novelsclubb.com

سارم بارہ سال کی عمر سے حوریہ کے ساتھ تھا۔اس نے حوریہ کی زندگی کے وہ مشکل سال بھی دیکھے تھے جب حوریہ خوابوں میں ڈرا کرتی تھی،سارا سارا دن اکیلی کمرے میں بیٹھی رویا کرتی تھی۔خوابوں کے ڈر سے اس نے راتوں کو سونا

چھوڑ دیا تھا۔ پھر جانے کتنی تھراپیز اور سیشنز کے بعد اس نے خود کو مضبوط کیا تھا اور اپنے خوف پر قابو پایا تھا۔ اب اچانک کئی سال بعد حوریہ دوبارہ کیوں اپنے اس خوف کو خود پر غالب آنے دے رہی تھی؟ وہ کیوں کوئی بات نہیں کر رہی تھی؟ سارم کو بھی فکر لاحق ہوئی۔

ثمرہ جہاں پورا دن سکول میں حوریہ کی وجہ سے پریشان رہیں۔ وہ کچھ دیر بعد حوریہ کو فون کر کے اپنے دل کو پرسکون کرتیں۔ وہ سکول سے چھٹی لینا چاہتیں تھیں مگر حوریہ نے منع کر دیا اور زبردستی بھیج دیا۔

www.novelsclubb.com

گھر واپس آنے کے بعد بھی انہوں نے حوریہ کو بس چپ ہی دیکھا۔ کبھی کمرے میں، تو کبھی لاؤنج کے صوفہ پر اور کبھی بالکونی میں۔ جیسے وہ دنیا سے دور کہیں بھٹک جانا چاہتی ہو۔ ثمرہ جہاں تینوں ٹائم زبردستی کھانا کھلاتیں تو کھاتی۔

دن سے شام اور شام سے رات گہری ہونے لگی۔اس وقت حوریہ ثمرہ جہاں کی گود میں سر رکھے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔

"تم حمائل سے بات کیوں نہیں کر لیتی؟" ثمرہ جہاں نے ہمت کر کے سوال کیا۔

"مجھے ڈر ہے کہ مجھے حمائل یا انتقام میں سے کسی ایک کو چننا پڑے گا۔" اس نے چھت کو گھورتے ہوئے کہا۔اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی اور آنکھوں میں نمی تیرتے ہوئے چھلکنے کا بہانہ تلاش کر رہی تھی۔

"مگر مجھے یقین ہے حمائل تمہارا ہی ساتھ دے گا۔" ان نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ماما حمائل کے لیے تے۔بی بہت خاص ہیں۔میں نے دیکھا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہوتے ہوئے بھی ان کی باتوں کو اہمیت دیتے ہیں تو اس معاملے میں وہ کیوں میرا ساتھ دیں گے؟" وہ بمشکل بات کر رہی تھی اس کی زبان اس کا ساتھ دینے کی انکاری تھی۔آنسوؤں کا گولہ گردن میں پھنسا ہوا تھا۔

بیٹا حمائل سچائی کا ساتھ دے گا۔ تم اس سے بات تو کر کے دیکھو۔"ان نے پھر"
۔سے اسے منانے کی کوشش کی

حمائل کا ان کے ساتھ خون کا رشتہ ہے اور وہ کیوں کر اپنے خون کے رشتے کو اکیلا"
چھوڑیں گے ؟"وہ اپنے خدشات ظاہر کر رہی تھی۔اس کی آنکھیں اب چھلکنے لگیں
۔تھیں اور آواز بھرائی ہوئی تھی

خون سے زیادہ مضبوط احساس اور محبت کے رشتے ہوتے ہیں۔"ان نے نرمی سے"
کہا۔حوریہ اب خاموشی سے بس آنسو بہا رہی تھی۔اس میں بولنے کی طاقت نہیں
۔رہی تھی

www.novelsclubb.com

تم تو خود بھی جانتی ہو۔تمہارے بابا کی ڈیتھ کے بعد وہ خون کے رشتے ہی تھے"
جن نے ہمیں ٹھکرایا تھا اور اس وقت میں ہمیں سہارا دینے کے لیے شہریار بھائی
ہمارے ساتھ تھے جن کا ہم سے کوئی خونی رشتہ نہیں تھا مگر احساس کا رشتہ تھا۔"
۔ان نے پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

ماما مجھے وقت دیں۔یہ سب میرے لیے کسی بھی حادثے سے زیادہ خوفناک ہے۔"
مجھے سب سمجھنے کے لیے وقت چاہیے۔"اس نے آنسو ہاتھوں کی پشت سے صاف
کرتے ہوئے کہا۔

"تم جتنا وقت چاہتی ہو ضرور لو مگر اس طرح خود کو تکلیف مت دو۔اپنی آنکھیں
دیکھو،راتوں کو جاگ کر اور رو رو کر تم نے اپنی حالت خراب کر لی ہے۔تم جانتی ہو
میرے پاس تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے۔تمہیں اس طرح دیکھ کر مجھے تکلیف
ہوتی ہے حوری۔"ان نے پیار سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اسے اپنے ساتھ لگا
لیا۔جیسے وہ حوریہ کو دنیا کی ہر تکلیف سے چھپا کر رکھنا چاہتیں ہوں۔

www.novelsclubb.com

حوریہ کمال ان کے آنچل میں چھپ گئی کیونکہ اس وقت اس میں کسی کا سامنا کرنے
کی سکت نہ ہو۔

اتوار کا دن تھا۔ کئی دن گزر گئے مگر حوریہ کی طبیعت اسی طرح خراب تھی۔ ثمرہ جہاں کافی پریشان تھیں۔ان نے بڑی مشکل سے حوریہ کو ہاسپٹل چلنے کے لیے منایا۔ سارم کے ساتھ وہ حوریہ کو لے کر ہاسپٹل آئیں۔ سارم انہیں شہریار صاحب کے دوست کے ہاسپٹل لے کر آیا۔

ثمرہ جہاں اور حوریہ اندر چیک اپ کے لیے گئیں۔

"مبارک ہو۔ شی از ایکسپیکٹنگ۔" ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد ثمرہ جہاں اور حوریہ کو بتایا۔

"کیا واقعی؟ کیونکہ اس کے ایکسیڈنٹ کے بعد ڈاکٹرز نے کہا تھا کہ شاید یہ اب کبھی ایکسپیکٹ نہیں کر سکے گی۔" ان نے خوشگوار حیرت سے پوچھا تو حوریہ نے حیرانگی سے انہیں دیکھا کیونکہ اسے اس بات سے انجان رکھا گیا تھا۔

"جیسے ایکسیڈنٹ کے بارے میں آپ نے بتایا ہے اس کے بعد ایکسپیکٹ کرنا اور وہ بھی اتنے کم عرصے میں۔ یہ واقعی میں حیران کن بات ہے۔ مگر ڈاکٹرز امکانات

ظاہر کرتے ہیں۔خدا کب،کسے، کس چیز سے نواز دے کوئی بھی نہیں جان سکتا۔
۔آپ کی بیٹی خدا کو بہت پیاری ہے۔"ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا

سارم باہر کوریڈور میں ان کا انتظار کر رہا تھا۔اسے تین دن کے لیے بزنس میٹنگز کے لیے کراچی جانا تھا اور پھر وہیں سے اسلام آباد جانا تھا۔وہ چکر لگاتے ہوئے مسلسل کالز اور میسجز کر رہا تھا۔

مسٹر سارم شہریار۔"اندر سے ایک نرس باہر آئی اور اسے پکارا۔سارم کو اکثر"
۔ہاسپٹل کے ورکرز جانتے تھے

۔جی۔"اس نے فون سے نظریں اٹھاتے ہوئے کہا"

اندر آپ کی سسٹر ہیں؟"نرس نے سوال کیا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔شہریار"
صاحب نے ہمیشہ حوریہ کو اپنی بیٹی کے طور پر ہی متعارف کروایا تھا۔سب جانتے تھے کہ وہ ان کے دوست کی بیٹی ہے مگر وہ ہمیشہ حوریہ کو اپنی بیٹی کہ کر ہی متعارف
۔کرواتے

۔پھر تو آپ مٹھائی کا انتظام کریں۔"نرس نے مُسکراتے ہوئے کہا"

۔کیوں؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا"

۔مبارک ہو۔آپ ماموں بننے والے ہیں۔"نرس نے مُسکراتے ہوئے کہا"

۔واقعی؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا تو نرس نے اثبات میں سر ہلایا"

چلیں پھر تو واقعی میں مٹھائی بنتی ہے۔"اس نے کہتے ہوئے والٹ سے پیسے نکال"

۔کر نرس کی طرف بڑھائے

۔مٹھائی منگوا کر سارے اسٹاف کو کھلایئے گا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

جی ضرور۔"نرس نے پیسے پکڑتے ہوئے کہا اور خوشی خوشی چلی گئی۔سارم تو اس"

وقت خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا کہ وہ ماموں بننے جا رہا ہے۔اسکا بس نہیں

چل رہا تھا کہ پوری دنیا میں اعلان کرے کہ وہ ماموں بننے والا ہے۔حوریہ اور ثمرہ

۔جہاں کو گھر چھوڑ کر سارم کراچی کے لیے نکل گیا

www.novelsclubb.com

شام کے وقت، سورج ڈوبنے کو تھا۔ حوریہ اس وقت ثمرہ جہاں کے ساتھ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی تھی۔ ثمرہ جہاں رات کے کھانے کے لیے تیاریاں کر رہیں تھیں۔

"ماما۔ کیا واقعی میرے ایکسیڈنٹ کے بعد ڈاکٹرز نے وہ سب کہا تھا جو آپ ڈاکٹر کو بتا رہیں تھیں؟" حوریہ نے یاد آنے پر تجسس سے سوال کیا۔

"ہاں بیٹا۔" ان نے مختصر جواب دیا۔

"تو مجھے کیوں نہیں بتایا تھا؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"حمائل اور میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا اور اسی نے منع کیا تھا تمہیں بتانے سے۔" ان نے کام کرتے ہوئے بتایا۔ حوریہ تو ثمرہ جہاں کو دیکھتی رہ گئی۔ جن نے اتنے پر سکون انداز میں اتنا بڑا انکشاف کیا تھا۔

حمائل نہیں چاہتا تھا کہ تم اس بارے میں کسی بھی قسم کی ٹینشن لو۔اس نے مجھے" کہا تھا کہ ماما اگر حور کو پتہ چل گیا تو وہ اس بارے میں سوچ سوچ کر خود کو پریشان کریں گی۔خود کو مجرم محسوس کریں گی،نہ چاہتے ہوئے بھی خود کو مجھ سے الگ کرنے کی کوشش کریں گی اور میں یہ کبھی نہیں ہونے دے سکتا۔"ان نے حرف بہ حرف حمائل کی بات حوریہ کو بتائی۔حوریہ نہیں جانتی تھی کہ وہ شخص اس سے اتنی بے لوث محبت کیوں کرتا تھا؟اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

ماما میں نماز پڑھنے جا رہی ہوں۔"وہ کہتے ہوئے اٹھی اور اپنے کمرے میں آ گئی۔" نماز پڑھنے کے بعد کتنی دیر وہ سجدے کی حالت میں رہی۔

www.novelsclubb.com

یا خدا یہ کیسی آزمائش ہے میرے لیے کہ ایک طرف حمائل کو کھونے کا ڈر اور" دوسری طرف یہ خوشخبری۔"اس کے لب پھڑپھڑائے اور ساتھ ہی آنسوؤں کا ایک ریلا اس کے گالوں پر بہہ گیا۔

میں جانتی ہوں وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں مگر ایک ڈر ہے کہ وہ مجھ پر یقین" کریں گے یا نہیں۔ میں اس خوف کو اپنے باقی خوفوں کی طرح پس پشت نہیں ڈال ۔پا رہی۔"اس نے سجدے سے سر اٹھایا تو چہرہ بھیگ چکا تھا

یااللہ مجھے ہمت دے تاکہ میں حمائل سے بات کر سکوں۔ میں بھی ان کی طرح" ڈرتی ہوں انہیں کھونے سے۔ یااللہ میری مدد کر۔ تو مسبب الاسباب ہے میرے حق میں بھی بھی کوئی سبب بنا۔"حوریہ نے چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔اور پھر کچھ دیر یونہی اپنے رب سے باتیں کرتی رہی اور جب دل پر سکون ہو گیا تو اٹھ کر باہر ۔آ گئی

www.novelsclubb.com

حوریہ اندھیرے میں اس وقت لان میں چیئر پر بیٹھی تھی اور ساتھ والی چیئر پر ۔حمائل تھا

۔حور، آپ بتائیں گی یہ سب کیا ہے؟"حمائل نے سخت لہجے میں پوچھا"

۔کیا؟"حوریہ نے حیرانگی سے پوچھا"

جو بھی میں سن رہا ہوں۔"اس کا لہجہ سرد تھا۔حوریہ نے نظریں جھکائے اثبات"

۔میں سر ہلایا

مانتا ہوں میرے اور تے۔بی کے درمیان ناراضگی چل رہی ہے مگر آپ ایسے ان"

۔پر اتنا گھٹیا الزام نہیں لگا سکتیں۔"اس نے تلخ لہجے میں کہا

حمائل میں نے خود دیکھا ہے اپنی آنکھوں سے۔میرا یقین کریں۔"اس نے نم"

۔آنکھوں اور بھرائی ہوئی آواز سے کہا

میں نے آج تک ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا ہے مگر اب نہیں دوں گا۔"اس کا لہجہ مزید"

۔تلخ ہو رہا تھا

میرا یقین کریں۔میں جھوٹ نہیں بول رہی۔"وہ بمشکل بول پا رہی تھی۔آنسو"

۔اس کی آنکھوں سے جاری تھے

تو ثبوت دیں مجھے۔"اس نے چلاتے ہوئے کہا۔حوریہ کا دل خوف سے کانپ "
۔اٹھا

ثبوت ہی تو نہیں ہیں میرے پاس حمائل۔مگر کیا آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے؟""
اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھائیں اور حمائل کو دیکھا جو کہ غصے اور ضبط
۔سے لال ہو رہا تھا

حور،آپ ہم دونوں کے لیے مشکلات کھڑی کر رہی ہیں۔اب مجھ سے صرف"
تب ہی بات کیجیے گا جب آپ کے پاس ثبوت ہوں۔میں تے۔بی پر ایسے ہی کوئی
۔بھی الزام برداشت نہیں کروں گا۔"وہ کہتے ہوئے اٹھا اور چل دیا

حمائل پلیز بات تو سن لیں۔۔۔حمائل۔۔۔"وہ اسے اندھیرے میں گم ہوتے"
۔دیکھ رہی تھی

حوری۔۔۔حوری۔۔۔تم ٹھیک ہو؟" ثمرہ جہاں کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی۔وہ" پسینے میں شرابور تھی اور چہرہ آنسوؤں سے تر۔اس نے کانپتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

پانی پیو بیٹا۔" ان نے گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے اس کے لبوں سے لگایا۔اس نے" پانی پی لیا۔

حوریہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ ثمرہ جہاں نے اس کا چہرہ اپنی چادر سے صاف کیا۔اور اسے اپنے سینے سے لگالیا۔آج حوریہ پھر خواب میں ڈری تھی مگر اس بار وہ حمائل کو پکار رہی تھی جیسے کبھی اپنے بابا کو پکارا کرتی تھی۔اب اس کا خوف حمائل کو کھو دینے سے جڑ گیا تھا۔

حوریہ نے ان کی گود میں سر رکھا اور آنکھیں بند کر لیں۔اس نے شکر کیا کہ یہ سب ایک خواب تھا۔ ثمرہ جہاں نرمی سے اس کے سر میں انگلیاں چلا کر سورتیں پڑھ کر دم کرنے لگیں۔

کراچی میں اس وقت سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔سارم ائیر پورٹ سے سیدھا پھوپھو کے گھر چلا گیا۔

"سارم تم آ گئے۔"ماہم نے اسے دیکھتے ہوئے خوشی سے کہا۔تو سارم نے کندھے اچکاتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

"کیسے ہو؟"وہ اسے اپنے ساتھ لاؤنج میں لے آئی۔

"ہمیشہ کی طرح پیارا اور ہینڈسم۔"اس نے فخریہ انداز میں کہا۔

"کیا کہا؟"اس نے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا۔

"نظروں کا چیک اپ کروائیں پتہ چل جائے گا۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نظر میری بالکل ٹھیک ہے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ملازمہ سارم کے لیے جوس اور لوازمات لے آئی۔

www.novelsclubb.com

۔تم سناؤ کیا کچھ کرتی ہو آج کل؟"اس نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے پوچھا"

گھر سے یونیورسٹی،یونیورسٹی سے گھر۔"اس نے صوفے کی پشت کے ساتھ سر"

۔ٹکاتے ہوئے بتایا

تو تمہارا وہ۔۔۔کیا نام تھا؟۔۔۔ہاں آریان وہ کیسا ہے؟"اس نے بالوں میں ہاتھ"

۔پھیرتے ہوئے پوچھا

۔وہ بالکل پرفیکٹ۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

۔تم بتاؤ کیا کچھ کر رہے ہو ویسے؟"اس نے اب سارم سے سوال کیا"

آفس سے گھر،گھر سے آفس۔"اس نے ماہم کے انداز میں،کندھے اچکاتے"

۔ہوئے کہا

ویسے تمہیں بھی اب شادی کے بارے میں سوچ لینا چاہیے سارم۔"اس نے"

۔سارم کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا

۔ویسے وہ کیوں؟"اس نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا"

تم بوڑھے ہو رہے ہو۔دیکھو سفید بال بھی آ گیا ہے تمہارے سر میں۔"ماہم نے"

۔اس کے سر پر اشارہ کرتے ہوئے کہا

کیا واقعی؟ایک تو کل ہی ڈائی کروائے تھے۔پتہ نہیں آج کل کے ہیئر کلر بھی"

اچھے نہیں ہیں۔"اس نے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے منہ بنا کر کہا تو ماہم ہنس

۔دی

۔اب لگتا ہے کچھ کرنا پڑے گا مجھے بھی اپنا۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

ہاں بالکل جلدی کرو کچھ۔یہ نہ ہو بعد میں سب کہیں لڑکا تو بوڑھا ہے۔"ماہم نے"

۔ہنستے ہوئے کہا

سارم نے نظریں چرا لیں کیونکہ یوں ہنستے ہوئے ماہم کسی گڑیا کی طرح لگتی،اس کی ہیزل آنکھیں چھوٹی ہو جایا کرتیں اور وہ زیادہ حسین ہو جاتیں تھیں یا شاید صرف

سارم کو ایسا لگتا تھا۔آج اسے ماہم کی مسکراہٹ اور ہنسی دونوں پہلی بار پنادل چیرتی محسوس ہوئیں۔ماہم اس کے ساتھ ایسے پیش آرہی تھی جیسے اس کے اور سارم کے درمیان دوستی کے علاوہ کبھی کوئی تعلق نہیں تھا۔اور سارم یہ بھول گیا تھا کہ ماہم سے محبت اس کا یک طرفہ فیصلہ تھا۔

"اس نے بات بدلی"پھوپھو کدھر ہیں؟۔

"ماما تو کسی کام سے باہر گئیں ہیں۔"اس نے اس کے چہرے کے تاثرات کو بدلتے دیکھ لیا تھا۔

"اچھا مجھے کل کی میٹنگ کے لیے کچھ کام کرنا ہے۔باقی باتیں پھر کبھی۔"وہ کہتے ہوئے اٹھا۔اب اس کا یہاں اور بیٹھنا محال ہو رہا تھا۔

سارم اب خود کو اس اذیت سے دور کرنا چاہتا تھا اور آج اس نے ٹھان لی کہ وہ یہ کر کے رہے گا۔آج اس نے وہ فیصلہ کر لیا تھا جو اس کے لیے زندگی کا سب سے مشکل فیصلہ تھا۔

وہ اپنی زندگی میں خوش ہے تو سارم شہریار تمہارا کوئی حق نہیں خود کو اذیت میں" ۔رکھنے کا۔" سارم نے اپنے دل کو یہ کہتے سنا

تم گیسٹ روم میں بیٹھ جاؤ۔ وہاں کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا۔" ماہم کہتے ہوئے" ۔اپنے روم کی طرف بڑھ گئی

۔سارم بھی گیسٹ روم کی طرف بڑھ گیا

حمائل اس وقت اپنے روم میں کوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا۔ اس نے سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولا تو چیزیں اٹھاتے ہوئے اس کے ہاتھ میں حوریہ کی رنگ اور بریسلیٹ آیا۔ حمائل کو حیرانگی ہوئی کیونکہ حوریہ کبھی بھی بریسلیٹ یا رنگ اتار کر نہیں رکھتی ۔تھی

۔وہ بریسلیٹ ہاتھ میں لیے انہی سوچوں میں تھا جب اس کا فون بجا

۔سارم سناؤ کیسے ہو؟"حمائل نے کال ریسیو کرتے ہوئے کہا"

میں تو ٹھیک ہوں پر تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے۔"اس نے طنزیہ انداز میں"

۔جواب دیا

۔کیوں؟تم ایسے کیوں کہہ رہے ہو؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا"

مجھے تو تھا تم خبر سنتے ہی اڑ کر یہاں پہنچو گے مگر تم نے تو مجھے حیران کر دیا۔"اس"

۔نے اسی انداز میں کہا

تم کیا کہہ رہے ہو؟کون سی خبر؟"اس نے بریسلیٹ کو ہاتھ میں گھماتے نا سمجھی"

۔سے پوچھا

کیا مطلب تمہیں کچھ نہیں پتہ؟مطلب میں مبارک اپنے پاس رکھوں۔"اس کا"

۔لہجہ عجیب تھا

www.novelsclubb.com

سارم یار مجھے تمہاری کسی بات کی سمجھ نہیں آ رہی۔ کس چیز کی مبارک؟"حمائل"
۔کو اس وقت سارم کی دماغی حالت پر شک ہو رہا تھا

مطلب تمہارے اور حوریہ کے درمیان کوئی جھگڑا ہوا ہے؟"اس کا لہجہ اب سخت"
۔ہو رہا تھا

نہیں سارم میں حور سے کیوں جھگڑا کروں گا۔"اس کو سارم کے انداز پر حیرانگی"
۔ہو رہی تھی

تو پھر تین دن ہو گئے ہیں حوریہ اور تمہاری بات نہیں ہوئی کیا؟"اس نے سوال"
۔کیا

www.novelsclubb.com

روز ہوتی ہے ہماری بات۔ابھی کل رات بھی میری بات ہوئی ہے۔"اس کو اب"
۔یقین ہو گیا کہ سارم کی دماغی حالت واقعی خراب ہو چکی ہے

۔تو پھر تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو۔"اس کا لہجہ اب تھوڑا نارمل ہوا"

۔تم سیدھی طرح بات کرو مسئلہ کیا ہے یار۔"اس نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا"

میں نے تو تمہیں مبارک دینے کے لیے فون کیا تھا۔ تین دن سے مصروف تھا"

۔اب فارغ ہوا ہوں۔ تو سوچا فون کر لوں۔"اس نے زرا نرمی سے کہا

کس چیز کی مبارک بتانا پسند کرو گے ؟"حمائل نے کا دل کر رہا تھا فون سے ہی"

۔سارم کو ایک زوردار مکا رسید کرے

یار تم نے اپنا رینک بڑھا لیا ہے اسی کی مبارک۔"اس کو ابھی بھی یہی لگ رہا تھا کہ "

۔شاید حمائل مذاق کر رہا ہے

میں نے جاب کب سے کرنا سٹارٹ کی جو میرا رینک بڑھ گیا ہے ؟"اس کا ضبط"

۔اب دم توڑ رہا تھا

بس کرو حمائل اب مذاق۔ تم ڈیڈ بننے والے ہو۔اسی بات کی مبارک دے رہا"

۔ہوں۔"اس کو حمائل پر دوبارہ سے غصہ آنے لگا

کیا کہا تم نے؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا۔اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا"
تھا۔

یہی کہ تم ڈیڈ اور میں ماموں بننے والا ہوں۔کیا تمہیں واقعی میں نہیں پتا؟"اسے"
حیرانگی ہوئی۔

ہاں۔یہ تمہیں کس نے کہا؟تم مذاق تو نہیں کر رہے نا؟"اس نے پھر سے حیرانگی"
سے سوال کیا۔

شاید حور تمہیں سرپرائز دینا چاہتی ہو گی اس لیے نہیں بتایا۔مجھے کیا پتہ تھا اس کا"
کوئی ایسا ارادہ ہے۔"سارم جانے کیا بولتا جا رہا تھا۔مگر حمائل تو اس وقت ایک ہی
جملے پر رک گیا ہوا تھا۔

ماما گھر ہیں کیا؟"اس نے پوچھا"۔

نہیں وہ سکول گئی ہوئی ہیں۔"سارم نے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا"۔

چلو بعد میں بات ہوتی ہے۔"اس نے کہتے ہوئے کال کاٹی۔وضو کر کے شکرانے" کے نوافل ادا کیے۔اس خبر نے اسے بہت خوش کیا تھا اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ آزمائش میں کامیاب ہو گیا ہے اور خدا نے اس پر انعام کیا ہے۔

حوری، سرپرائز خراب کرنے کے لیے معذرت۔"سارم نے فون کو دیکھتے دل" میں سوچا۔

نفل ادا کرنے کے بعد حوریہ کی رنگ اور بریسلیٹ پینٹ کی جیب میں ڈالے اور تیزی سے کمرے سے باہر آیا۔

سارم نے آج صبح صبح ہی پہلا کام حمائل کو کال کرنے کا کیا تھا۔کیونکہ تین دن سے مصروفیت کی وجہ سے اس نے خود کو بہت مشکل سے روکا ہوا تھا اور اب اسے لگ رہا تھا کہ اس نے کچھ غلط کر دیا ہے مگر اتنا غلط بھی تو نہیں کیا تھا۔

بعض دفعہ ایک معمولی سا قدم بہت سے الجھے معاملات سلجھا بھی دیتا ہے۔یہی کام اس بار سارم کے اس قدم نے کرنا تھا۔

ثمرہ جہاں کے سکول جانے کے بعد حوریہ اس وقت ٹی۔وی چلائے اپنی سوچوں میں گم تھی۔جب دروازے پر دستک نے اسے چونکایا۔اس نے گھڑی پر وقت دیکھا۔ابھی تو ثمرہ جہاں کے گھر آنے میں کافی وقت تھا۔

"کون؟"حوریہ نے دروازے کے اس پار سے پوچھا۔

"حور۔دروازہ کھولیں۔"حمائل کی آواز نے حوریہ کو لمحے بھر کے لیے ساکت کر دیا۔لمحے بھر میں آنکھیں بھر آئیں۔اس نے آنسوؤں کو واپس دھکیلتے آنکھیں رگڑیں اور دروازہ کھولا۔ایک پل کے لیے سامنے آخری سیڑھی پر کھڑے حمائل کی کالی آنکھوں سے اس کی بھوری آنکھیں ملیں۔حوریہ نے نظریں چرالیں اور ایک طرف ہوتے ہوئے حمائل کو اندر آنے کا راستہ دیا۔حوریہ اس وقت براؤن کلر کی سادہ قمیص شلوار میں ملبوس تھی۔بال بکھرے ہوئے،آنکھیں راتوں کو

جاگنے اور رونے کی وجہ سے سرخ تھیں۔حمائل کو اس کی حالت دیکھ کر تکلیف ہوئی۔

حمائل اندر داخل ہوا اور پلٹ کر دروازہ بند کیا۔اس نے اپنے قدم حوریہ کی طرف بڑھائے اور اسے اپنے حصار میں لے لیا۔حوریہ کا دل کیا کہ ابھی پھوٹ پھوٹ کر رو دے مگر اس نے بمشکل خود پر ضبط کیا۔

حوریہ کمال حیران تھی کہ جب جب اسے اس شخص کی ضرورت محسوس ہوتی، وہ شخص خود ہی اس کے پاس پہنچ جاتا تھا۔

حمائل نے اسے خود سے الگ کیا اور اس کے ساتھ لاؤنج میں آکر بیٹھ گیا۔

"چائے پیئیں گے یا کچھ اور۔۔۔"حوریہ نے اس کے پاس سے اٹھنے کے لیے بہانہ بنایا۔وہ نظریں چرا رہی تھی اور حمائل نے یہ بات محسوس کر لی تھی۔

"آپ بیٹھیں میں چائے بناتا ہوں۔"اس نے اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے کہا۔

نہیں میں بناتی ہوں۔" وہ فوراً سے اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔ حمائل بھی اس"
۔کے پیچھے کچن میں آیا

مجھے امید ہے اتنے دن آپ نے چائے نہیں پی ہو گی اور میرے ہاتھ کی چائے کو"
مس کیا ہو گا۔" اس نے حوریہ کے ہاتھ سے برتن لیتے ہوئے کہا۔ تو اسے حیرانگی
ہوئی اس نے واقعی میں اتنے دن سے چائے نہیں پی تھی۔ دو تین بار ثمرہ جہاں نے
۔اس کے کی چائے بنائی مگر ایک دو گھونٹ سے زیادہ وہ چائے پی نہ پائی

آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں نے اتنے دن سے چائے نہیں پی؟" اس نے حمائل کو"
۔دیکھتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔" اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ حوریہ مسکرا"
دی۔ آج جانے کتنے دنوں بعد وہ یوں مسکرائی تھی اور وجہ وہی شخص تھا جس کو
۔کھونے کا ڈر اس کے دل میں جڑیں پکڑ رہا تھا

۔ویسے آپ نے چائے کیوں نہیں پی؟" اس نے پتی ڈالتے ہوئے پوچھا"

میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ میری عادتیں بگاڑ رہے ہیں۔اور بگاڑ دیا آپ" نے مجھے۔اب جس چائے میں آپ کے ہاتھ کی چائے کا مزہ نہیں ملتا وہ چائے چائے نہیں لگتی۔"حوریہ اسے بغور دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔ ۔جو کہ اس وقت چائے بنانے میں مصروف تھا

واقعی؟"حمائل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو حوریہ نے نظریں چرا لیں وہ" نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس کی روئی آنکھیں دیکھ لے۔مگر وہ بھی حمائل شیر خان تھا وہ دروازے پر پہلی ہی نظر میں، حوریہ کی آنکھیں دیکھ کر جان گیا تھا کہ وہ اتنے دن ۔سے مسلسل رو رہی ہے

www.novelsclubb.com

۔حوریہ نے بس اثبات میں سر ہلایا

بس چائے کو ہی یاد کیا۔چائے بنانے والے کو نہیں؟"وہ دوبارہ سے چولہے پر ابلتی" ۔چائے کی طرف متوجہ ہوا

۔کیا چائے اس شخص سے زیادہ عزیز ہو سکتی ہے؟"اس نے کپ نکالتے ہوئے کہا"

۔آپ بتائیں۔"حمائل نے اس کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا"

اس شخص کو یاد کرنے کے لیے کسی چائے کی ضرورت نہیں۔"اس نے کپ"

۔ٹرے میں رکھتے ہوئے کہا

مطلب آپ نے مجھے یاد کیا۔"اس نے دونوں کپوں میں چائے ڈالی اور ٹرے"

اٹھاتے ہوئے باہر آیا۔حوریہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دی۔اس نے ٹرے میز پر

۔رکھی اور صوفے پر بیٹھ گیا۔حوریہ حمائل کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گئی

۔آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟"حمائل صوفے سے زرا آگے ہو کر بیٹھا"

۔بہتر ہے۔"اس نے مختصر جواب دیا"

آپ ناراض ہیں مجھ سے؟"اس نے اپنا رخ حوریہ کی طرف موڑتے ہوئے پوچھا"

۔اور ٹرے سے ایک کپ حوریہ کے سامنے رکھا

۔نہیں۔"اس نے کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔حمائل نے غور سے اسے دیکھا"

www.novelsclubb.com

مرحا کیسی ہے؟اسے بھی لے آتے۔"اس نے فوراً سے سوال کیا تاکہ حمائل اس" سے کوئی اور ایسا سوال نہ پوچھ لے جس کا جواب اس سے نہ بن پائے۔

مرحا بالکل ٹھیک ہے اور میں بابا کو کہہ کر آیا تھا کہ وہ گھر ہی رہیں جب تک میں" واپس نہ آجاؤں۔"اس کو تو جیسے اس کے اسی سوال کا انتظار تھا۔حوریہ چائے پینے لگی۔

حور۔یہ آپ کے لیے لایا تھا۔"اس نے صوفے سے گجرے اٹھاتے ہوئے حوریہ" کی طرف بڑھائے تو حوریہ مسکرادی۔اس نے اپنا ہاتھ حوریہ کے سامنے پھیلایا تو حوریہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔حمائل نے باری باری اس کے دونوں ہاتھوں میں گجرے پہنائے۔

آپ مجھ سے ناراض ہیں؟"اس نے پھر سے اپنا سوال دہرایا"۔

نہیں۔کیوں؟"حوریہ نے حیرانگی سے پوچھا"۔

www.novelsclubb.com

پھر آپ نے مجھے یہ کیوں نہیں بتایا کہ ہم پیرنٹس بننے جا رہے ہیں؟"اس نے" ۔نرمی سے سوال کیا۔حوریہ نے حیرت سے حمائل کی طرف دیکھا

۔وہ۔۔۔میں۔۔۔مجھے یاد نہیں رہا۔"اس نے بہانہ بنایا"

اتنی بڑی بات آپ بھول گئیں۔آپ جانتی ہیں مجھے یہ سن کر اتنی خوشی ہوئی کہ" آپ کے پاس چلا آیا۔"اس نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ اس وقت سر جھکائے کپ کے سروں پر انگلی پھیر رہی تھی۔حوریہ کو مزید کوئی بہانہ نہ مل پایا۔ حمائل نے بھی اس سے مزید اس بارے میں بات نہیں کی کیونکہ وہ اسے شرمندہ ۔نہیں کرنا چاہتا تھا

www.novelsclubb.com

حور۔اس رات کیا ہوا تھا؟آپ نے خواب میں ایسا کیا دیکھا تھا۔"اس نے چائے کا" ۔گھونٹ لیتے کپ ایک طرف رکھا اور نرمی سے سوال کیا

حوریہ کو اپنی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی۔وہ جس سوال سے بچ رہی تھی وہی اس سے پوچھ لیا گیا۔اب اس سے مزید ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔اس کے ہاتھ کپکپانے لگے۔اس سے کپ پکڑنا مشکل ہو گیا۔

حور۔۔۔"اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کے ہاتھ سے کپ لے کر میز پر رکھا۔

حور۔۔۔ادھر دیکھیں۔"اس نے اسے پھر سے مخاطب کیا تو حوریہ کی آنکھوں سے کب سے ضبط کیے ہوئے آنسو بندھ توڑ کر گالوں پر بہہ نکلے۔

آپ رو کیوں رہی ہیں؟"اس نے پریشانی سے پوچھا اور اٹھ کر حوریہ کے ساتھ صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔

حور،اس طرح رو کر میرے پر ظلم نہ کریں۔"حمائل نے اس کے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا مگر آج حوریہ کے آنسو باغی ہو گئے تھے ان پر آج حوریہ کا زور بھی نہیں چل رہا تھا۔

اگر آپ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی تو ہم اس بارے میں بات نہیں" کریں گے۔آپ پلیز روئیں مت۔"اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھتھپاتے ہوئے ۔کہا اور اس کا سر اپنے سینے سے لگا لیا

حمائل شیر خان نے حوریہ کمال کو آج پہلی بار اتنا ٹوٹا ہوا اور اتنی تکلیف میں دیکھا تھا اور وہ جان گیا تھا کہ حوریہ کمال کے آنسو حمائل شیر خان کے لیے دنیا میں سب سے ۔زیادہ تکلیف دہ ہیں

اس رات میں نے خواب نہیں دیکھا تھا حمائل۔"حوریہ نے نظریں جھکائے" ۔بھرائی ہوئی آواز میں کہا

www.novelsclubb.com

میں اپنی حور کی بات سنوں گا۔آپ کی نہیں۔"اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو" ۔حوریہ نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا

"آپ یوں آنکھیں جھکا کر اور نظریں چرا کر بات کر رہی ہیں۔ میری حور ایسے بات نہیں کرتی۔ وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتی ہے۔" اس نے حوریہ کی سرخ آنکھوں میں دیکھ کر کہا جہاں آنسوؤں کا ایک سیلاب بہنے کو تیار تھا۔

"آپ اپنی آنکھوں پر یوں ستم کر کے میرے دل کو دکھاتی ہیں۔ آپ کی یہ حالت تکلیف دے رہی ہے مجھے۔" اس نے اس کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے، باری باری ان پر بوسہ دیا۔

"میں نے آپ سے کہا تھا اپنا خیال رکھیے گا حور مگر آپ نے میری بات نہیں مانی۔ دیکھیں کیا حال بنا لیا ہے آپ نے اپنا۔" حمائل نے اب اس کے بالوں کی لٹیں سنوارتے ہوئے کہا جو کہ اس کے چہرے کے اطراف میں بکھریں ہوئیں تھیں۔

"میں آپ کے پاس ہی ہوں اب۔ ہم اس بارے میں تب بات کریں گے جب آپ اس کے لیے تیار ہوں گی۔" اس نے نرمی سے اس ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا تو حوریہ نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا۔

آتے ہوئے آپ کی فیورٹ براؤنیز بھی لے کر آیا ہوں۔آئیں مل کر کھاتے"
ہیں۔"حمائل نے براؤنیز نکال کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا جنہیں وہ حوریہ
کی بکھری حالت دیکھ کر بھول چکا تھا۔حوریہ نے بمشکل مسکراتے ہوئے براؤنیز کا
ایک پیس اٹھایا اور چائے کے ساتھ کھانے لگی۔چائے اب ٹھنڈی ہو چکی تھی مگر وہ
حمائل کے ہاتھ کی تھی،اس کے ہاتھ کی چائے ٹھنڈی ہو یا گرم،حوریہ کے لیے اس
سے ذائقے دار چائے کوئی نہیں ہوتی۔

چائے پینے کے بعد دونوں روم میں آ گئے۔حمائل نے ڈریسنگ ٹیبل سے کنگھا اٹھایا
اور حوریہ کے پاس آیا جو کہ اس وقت بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔حوریہ کے جوڑے میں
بندھے بالوں کو کھولا اور اس کے بالوں کو سنوارنے لگا۔

حور آپ کو پتہ ہے میں بچپن میں ماما اور مرحا کو ہیئر اسٹائل بنایا کرتا تھا۔"وہ حوریہ"
کے بھورے بالوں میں کنگھا چلاتے ہوئے،اس کا موڈ بہتر کرنے کے لیے اسے
یوں چھوٹی چھوٹی باتیں سنانے لگا۔

۔حوریہ کمال جانتی تھی کہ یہ سب اس کے لیے حمائل شیر خان ہی کر سکتا ہے

دن کے گزرنے کے ساتھ ساتھ دھوپ کی شدت بڑھ رہی تھی۔ ثمرہ جہاں سکول سے واپس آئیں تو حمائل کو دیکھ کر انہیں خوشی ہوئی مگر سب سے زیادہ خوشی انہیں حوریہ کو دیکھ کر ہوئی۔ آج وہ کتنے دن بعد فریش لگ رہی تھی۔ بال اچھے ۔سے سنورے ہوئے، چہرے پر سکون اور مسکراہٹ تھی

ڈنر کے ٹائم سارم بھی آیا اور کافی دیر تینوں بیٹھے گپ شپ لگاتے رہے۔ سارم کے جانے کے بعد حوریہ اور حمائل بالکونی میں موجود چیئرز پر، تاروں بھرے آسمان ۔اور چمکتے چاند کی چاندنی میں کتنی ہی دیر خاموش بیٹھے رہے

حمائل۔ "حوریہ نے ہمت کرتے ہوئے اپنا رخ حمائل کی طرف کرتے ہوئے" ۔اسے مخاطب کیا

۔جی۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا"

آپ مجھے کبھی چھوڑیں گے تو نہیں؟"اس نے حمائل کی آنکھوں میں دیکھتے"
۔ہوئے پوچھا۔یہ بات کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں نمی بھر آئی

حور۔آپ کو چھوڑ کر میں زندہ رہ پاؤں گا کیا؟"اس نے سوال کے جواب میں"
۔سوال کیا

بابا کی ڈیتھ کے بعد میں بہت کم لوگوں سے گھلتی ملتی تھی۔نہ کسی سے دوستی کرتی"
نہ زیادہ بات کیونکہ میں اپنے قریبی لوگوں کو کھونے سے ڈرنے لگی تھی۔۔۔میں
نے بہت کم تعلقات بنائے۔"وہ نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔
حمائل بغور اسے سننے لگا کیونکہ اسے کب سے حوریہ کے بولنے کا انتظار تھا۔حوریہ
۔کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ بات کہاں سے شروع کرے

حمائل مجھے ڈر ہے کہ میں آپ کو کہیں کھو نہ دوں۔میں آپ کو کھونا نہیں"
۔چاہتی۔"یہ بات کہتے اس کی آواز بھرا گئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حور، میں کیوں چھوڑوں گا آپ کو۔آپ کو کھو کر میں خود کو بھی کھو دوں گا۔""
اس نے حوریہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔حوریہ خاموشی سے اسے
۔دیکھنے لگی۔اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے

سیکرٹ کلر نے کوئی دھمکی دی ہے آپ کو؟"اس نے اندازہ لگاتے ہوئے پوچھا۔"
۔تو حوریہ نے نفی میں سر ہلایا

حور، آج میں اپنی زندگی کا آخری راز آپ سے شئیر کرتا ہوں۔"اس نے محسوس"
کیا کہ حوریہ اس سے بات شیئر کرنے کے معاملے میں کنفیوز ہے تو اس نے حوریہ
۔کو اعتماد میں لینے کے لیے اپنے بارے میں بتانا شروع کیا

پانچ سال پہلے بلکہ اب تو چھ سال ہونے کو ہیں۔میں آپ سے پہلی بار لندن میں"
ملا تھا اور میں نے پہلی نظر میں آپ کو پہچان لیا تھا۔"حمائل اس کا ہاتھ تھامے اس
۔کے چہرے پر نظریں جمائے کہہ رہا تھا۔حوریہ نے حیرت سے اسے دیکھا

"ہاں حور میں نے پہچان لیا تھا آپ کو۔ مرحا سے آپ کی دوستی کے بعد مرحا کی ہر بات آپ کے بارے میں ہوتی تھی۔ حوری یہ۔۔۔ حوری وہ۔۔۔ حوری بہت سٹرانگ ہے۔ وہ یہ بھی کر لیتی ہے۔ تو میرے دل میں ایک خواہش آئی کہ ایک بار میرا بھی آپ سے آمنا سامنا ہو۔ میں بھی دیکھوں کون ہے یہ حوریہ کمال؟" وہ کہتے ہوئے ہنس دیا۔ تو حوریہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھری۔

"ایک بار ویکیشنز میں پاکستان آیا تو مرحا کے فون میں آپ کی تصویر دیکھی تھی۔ تو لندن دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ اسی دن کال پر مرحا نے مجھے بتایا کہ حوریہ لندن آئی ہوئی ہے۔ اور یہ بات کنفرم ہو گئی کہ واقعی آج میری دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے۔ آج میں حوریہ کمال سے ملا ہوں۔" اس کے چہرے کے تاثرات اس کی بات کو مزید دلچسپ بنا رہے تھے۔

"پھر دو دن بعد میں ایک ریسٹورانٹ گیا۔ تو وہاں میں نے آپ کو ایک لڑکے کے ساتھ بیٹھے دیکھا۔ ہاں مجھے وہ لڑکا بہت برا لگا۔ میں آپ کے ساتھ والے ٹیبل پر

www.novelsclubb.com

آپ دونوں کی طرف کمر کر کے بیٹھ گیا۔تو آپ نے اس لڑکے کو سارم کہہ کر مخاطب کیا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ وہی حوریہ کا بھائی ہے جس کا ذکر مرحا اکثر کیا کرتی ہے تو میں پر سکون ہو گیا۔"اس کو اپنی بات پر ہنسی آئی۔تو حوریہ بھی ہنس دی۔

وہاں آپ سارم کو بتا رہی تھیں کہ آپ ہیکنگ سیکھنا چاہ رہی ہیں اور لندن میں" سیکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ نہیں چاہتیں کہ اس بارے میں کوئی جانے۔"اس نے کہتے ہوئے حوریہ کو دیکھا جو کہ اسے گھور رہی تھی۔

سوری۔آپ کی باتیں چھپ کر سننے کے لیے مگر۔۔۔پھر میں جس انسٹیٹوٹ" سے کمپیوٹر کورسز کر رہا تھا اس کے پوسٹرز میں نے اس ہوٹل کے باہر ایک آنٹی کو کہہ کر لوگوں میں تقسیم کروائے جس میں آپ رہ رہی تھیں اور آپ کی تصویر دکھا کر یقین دہانی کروائی کہ اس لڑکی تک یہ ضرور پہنچے۔"اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بتایا۔حوریہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔

میں خود بھی نہیں جانتا تھا کہ ایک لڑکی جس سے میں نے کبھی بات بھی نہیں کی،" اس کے لیے میں یہ سب کر رہا ہوں۔ کیوں؟ اس کا جواب میرے پاس بھی نہیں تھا۔" اس نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ بہت غور سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔

تب پہلی بار میں نے اپنے انسٹیٹوٹ کی تمام آئیڈیز ہیک کیں تاکہ اگر حوریہ" کمال میسج کرے تو میں ہی اسے جواب دوں اور کوئی نہیں۔" وہ بولتا جا رہا تھا اور حوریہ بغیر پلک جھپکائے اسے سن رہی تھی۔ وہ حیران تھی کہ اس شخص نے واقعی ایسا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک دن گزرا، دو دن اور دن گزرتے گئے اور میں آپ کی ای۔ میل کا انتظار کرتا" رہا اور وہ میری زندگی کا سب سے دلچسپ انتظار تھا۔ ایک ہفتے بعد آپ کی ای۔ میل ریسیو ہوئی۔ میں اس وقت کلاس میں تھا اور مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے میں نے

نوبل پرائز جیت لیا ہو۔"اس کے چہرے پر اس وقت اتنی خوشی تھی کہ حوریہ
۔اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اس ای۔ میل کے ریسیو ہونے پر کتنا خوش ہوا ہو گا

میں لیکچر چھوڑ کر آپ کی ای۔ میل کا جواب دینے لائبریری چلا گیا اور اطمینان"
سے آپ کی ای۔ میل کا پروفیشنل طریقے سے جواب دیا تا کہ آپ کو شک نہ ہو اور
۔میں واقعی اس میں کامیاب ہوا۔"حوریہ اس وقت اسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی

آپ نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ مجھے کیسے پتہ چلا کہ آپ کو ہیکنگ آتی ہے؟"اس"
۔نے ابرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔تو حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا

کیونکہ میں وہی ہوں جس نے آپ کو ہیکنگ سکھائی تھی۔"اس نے کندھے "
اچکاتے ہوئے کہا۔اور جانے کیوں حمائل کے بات کرنے کے انداز کو دیکھ کر حوریہ
۔کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ آئی

حور۔۔۔میں آپ کا ساتھ تب سے دے رہا ہوں جب ہمارا کوئی تعلق نہیں تھا۔"
اب تو آپ میرے لیے مجھ سے زیادہ اہم ہیں تو اب کیسے میں آپ کو چھوڑ سکتا

ہوں؟"اس نے نرمی سے کہا۔کچھ دیر خاموشی رہی اور پھر حوریہ کی مدھم آواز ابھری۔

اس دن میں خواب میں نہیں ڈری تھی حمائل۔"اس نے حمائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

آپ مجھے اپنا محرم راز بنائیں اور میں آپ کو اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہوں کہ " آپ کو اس پر کبھی پچھتاوا نہیں ہوگا۔"اس نے حوریہ کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

میں نے سیکرٹ کلر کو دیکھا تھا۔"کہتے ہوئے اس کے چہرے پر ڈر واضح ہوا۔"

یہ تو خوشی کی بات ہے۔ہم اب اسے اس کے انجام تک پہنچا سکتے ہیں۔مگر آپ" اتنی پریشان کیوں ہیں؟"اس نے مسکراتے ہوئے پرجوش انداز میں کہا۔

حمائل۔۔۔وہ۔۔۔تے۔بی۔۔۔سیکرٹ کلر ہیں۔"اس نے ضبط سے کہہ دیا۔"
۔اس کی بات حمائل کے سر پر کسی بم کی طرح گری

یہ۔۔۔یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟"اس نے حیرت سے پوچھا۔آج پہلی بار حوریہ"
۔نے حمائل کے لہجے میں لغزش محسوس کی تھی

میں سچ کہہ رہی ہوں حمائل۔میں نے خود دیکھا تھا۔"اس کی آواز بھرا گئی اور"
۔آنکھوں میں نمی تیرنے لگی

حور۔۔۔"اس نے حیرانگی سے بولا۔اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔جو شاید"
حوریہ کے لیے نہیں اپنی زندگی کے اتنے سالوں کے لیے تھی جو کہ اس نے ایک
۔قاتل انسان کے ساتھ گزارے تھے

حمائل آپ کو مجھ پر یقین ہے نا؟"اس نے حمائل کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھتے"
۔ہوئے پوچھا۔وہ آج اپنی محبت کے سامنے پہلی بار شرمندہ ہوا تھا

حور ساری دنیا بھی آپ کے خلاف گواہی دے تو بھی حمائل شیر خان آپ کی بات" ۔پر یقین کرے گا۔"اس نے اپنے اندر ابلتے لاوے کو ضبط کرتے ہوئے کہا

کیا ہوا تھا اس رات؟ تفصیلاً بتائیں۔"اس نے حوریہ کی نم آنکھوں کو دیکھتے ہوئے" ۔سوال کیا

حوریہ نے اس رات جو کچھ دیکھا حرف بہ حرف بتا دیا۔حمائل کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔اس کو اپنی زندگی ایک سراب لگی۔وہ جانتا تھا کہ حوریہ جھوٹ نہیں بولتی اور نہ ہی اس کی تبریز صاحب کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی ہے۔اسے حوریہ کی ۔بات پر یقین تھا۔مگر وہ کچھ بول نہیں پا رہا تھا

www.novelsclubb.com

آج زندگی میں پہلی بار حمائل شیر خان کو بات کرنے کے لیے الفاظ نہیں مل ۔پا رہے تھے

حمائل میں جانتی ہوں۔تے۔بی آپ کے لیے بہت عزیز ہیں۔میں آپ کو اپنا" ساتھ دینے کے لیے مجبور نہیں کروں گی۔بس ایک ریکوسٹ کروں گی کہ مجھے

کبھی مت چھوڑیے گا۔"اس کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے۔وہ نہیں جانتی تھی کہ حمائل اس سب سے کیسے ڈیل کرے گا۔

حور، میں نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا اور اگر واقعی تے۔بی سیکرٹ" کلر ہیں تو میں ان کو سزا دینے میں آپ کا مکمل ساتھ دوں گا۔"وہ کہتے ہوئے اٹھ کر بیڈ روم میں چلا گیا کیونکہ اس کے لیے وہاں بیٹھنا محال ہو گیا تھا۔اس کے ذہن میں اب تک کے سارے واقعات چل رہے تھے۔تبریز صاحب کی خفیہ شادی۔۔۔وہ ۔۔۔کی چین۔۔۔اور بھی بہت کچھ

حور یہ جانے کتنی دیر بالکونی میں بیٹھی آنسو بہاتی رہی اور پھر خود پر ضبط کرتے ہوئے اٹھ کر بیڈ روم میں آگئی۔

نیند دونوں کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

یہ رات حمائل شیر خان کے لیے زندگی کی سب سے مشکل رات تھی جس کے بعد اسے صبح کے آنے کا انتظار نہیں تھا۔

ثمرہ جہاں فجر کی نماز کے بعد لاؤنج میں بیٹھیں تھیں جب حمائل مسجد سے واپس آیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا۔

ماما۔۔۔ایم سوری۔مجھے نہیں پتا تھا کہ تے۔بی۔۔۔"حمائل کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولا مگر جملہ مکمل نہ کر سکا۔

بیٹا اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔تم کیوں معافی مانگ رہے ہو۔"ان نے پیار سے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

میں شرمندہ ہوں ماما۔میں کیسے سامنا کروں گا حور کا۔میں اور مرحا اس سب سے بالکل بے خبر تھے۔"اس نے چہرہ جھکائے ہوئے کہا۔اس کی آواز میں درد تھا اور آنکھوں سے سیلاب جاری تھا۔

بیٹا جب تم نے کچھ کیا نہیں تو تم شرمندہ کیوں ہو؟"ان نے ہمیشہ کی طرح"
۔شفقت اور نرمی سے کہا۔حمائل کچھ نہ بولا

ہر کسی کا گناہ اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔اس کی سزا اس سے جڑے رشتوں کو نہیں"
دی جاتی۔چاہے وہ باپ بیٹے کا رشتہ ہی کیوں نہ ہو۔تم پریشان نہ ہو بیٹا میں تمہیں
اچھے سے جانتی ہوں۔"وہ پیار سے اس کے ماتھے پر بکھرے بال پیچھے کرتے
۔ہوئے بولی۔آنسو حمائل کی آنکھوں سے بہہ نکلے

میں حوری کی تمہارے ساتھ شادی کے لیے راضی نہیں تھی مگر نکاح کے بعد"
سے اب تک میں نے جس طرح سے تمہیں حوری کے ساتھ پیش آتے دیکھا ہے
میں بہت پر سکون ہوں۔میں سوچتی ہوں جانے حوری کی کونسی نیکی کے بدلے تم
۔اسے ملے ہو۔"ان نے اس کے آنسو اپنی چادر سے صاف کرتے ہوئے کہا

تم پر فخر ہے مجھے بیٹا۔اب تم پریشان مت ہو خدا تعالیٰ سب ٹھیک کر دے گا۔"وہ"
۔اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولیں

شکریہ ماما اتنے پیار اور بھروسے کے لیے۔"حمائل نے ان کے ہاتھوں پر بوسہ "
۔دیتے ہوئے کہا

۔ہمیشہ خوش رہو بیٹا۔"ان نے اس کے کندھے تھپتھپاتے ہوئے کہا"

حمائل نے ثمرہ جہاں کو ماں کہا تھا اور ثمرہ جہاں نے بھی اس کو ماں کی محبت دی
۔تھی

نیو یارک امریکہ کی مشہور ریاست، جسے کئی دوسرے ناموں سے بھی جانا جاتا
ہے۔ایک ایسا شہر جو کبھی اندھیرے میں نہیں ڈوبتا۔"آسٹی دیٹ نیور سلیپ "اور
"بگ ایپل" جیسے ناموں سے مشہور یہ شہر۔جہاں سیاحوں کا رش ہر وقت رہتا
۔ہے

تبریز صاحب اپنی فیملی کے ساتھ نیویارک پہنچے تھے اور ایئرپورٹ سے زری اور ارمان کو الگ گاڑی میں ہوٹل تک پہنچایا تھا۔وہ ایک مشہور بزنس مین تھے جن کے بارے میں خبریں پھیلتے وقت نہیں لگتا تھا۔اس لیے وہ ہمیشہ احتیاط کرتے تھے۔ مگر ایم۔این۔اے کی موت کے بعد پہلی بار دونوں نے ایک ہی فلائٹ میں سفر کیا ۔تھا

جون کا مہینا تبریز صاحب کی زندگی میں بہت اہم تھا کیونکہ اسی مہینے میں انہوں نے اپنی محبت کو اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔اس وقت تبریز صاحب سفید ڈریس شرٹ اور گرے پینٹ میں ملبوس، بال جیل سے ٹکائے ہوئے، کافی ہینڈسم اور رعب دار لگ رہے تھے۔زری گرے کلر کی شارٹ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس ابھی بھی کسی کم عمر لڑکی کی طرح حسین لگ رہی تھی۔بال اب بڑھ کر کندھوں سے تھوڑی نیچے آتے تھے جو کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ارمان تبریز صاحب کے کندھے پر ان کے جیسے ڈریس میں ملبوس کسی چھوٹے سے باس کی طرح لگ رہا تھا

www.novelsclubb.com

اور یہ خاصیت اس نے اپنے تبریز صاحب سے لی تھی۔ہوٹل کے روم میں تینوں ۔اس وقت ڈنر کرنے میں مصروف تھے

میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ اب اپنی شادی کو آفیشیل کر دیا جائے؟"تبریز صاحب" ۔نے ڈنر کرتے ہوئے سوال کیا

۔کیا واقعی آپ یہ کریں گے؟"زری نے حیرت سے پوچھا"

میری حقیقت ایم۔این۔اے جانتا تھا اور اسی سے سب سے زیادہ خطرہ تھا مجھے۔" اب وہ نہیں رہا تو خطرہ ختم۔"ان نے طنزیہ انداز میں کہا۔وہ اپنے ساتھ ساتھ ارمان کو بھی کھانا کھلا رہے تھے جو کہ ہوٹل روم میں لگی بڑی سی سکرین پر کارٹون دیکھتے ۔ہوئے کھلکھلا رہا تھا

میرے لیے اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہو گی کہ مجھے پوری دنیا تبریز شیر خان" ۔کی بیوی کے طور پر پہچانے۔"اس نے مُسکراتے ہوئے، فخریہ انداز میں کہا

میری کمپنیز کی پاور آف اٹرنی بھی میں نے حمائل کے نام کی ہوئی تھی کیونکہ میرا" شادی کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ مگر اب میں سوچ رہا ہوں کے تمہیں انٹروڈیوس کروانے کے بعد وہ بھی تمہارے نام کر دوں۔"ان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

جیسے آپ کی مرضی۔مجھے اس کے حمائل کے پاس ہونے سے کوئی مسئلہ نہیں۔"""

اس نے انہی کے انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

مجھ پر تو تمہاری مرضی ہی چلتی ہے۔تم کہو تو سانس لینا چھوڑ دوں۔"وہ محبت" بھرے لہجے میں بولے۔

www.novelsclubb.com

آپ سے ہی تو میں بھی جی رہی ہوں۔مجھ جیسی معمولی لڑکی کو اپنی بیوی بنا کر" خاص کر دیا ہے آپ نے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

باتیں خوب بنا لیتی ہو۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا"

یہ ہنر بھی اب آپ کے لیے ہی چلتا ہے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تو تبریز صاحب" بھی ہنس دیے۔

زری کی زندگی واقعی میں تبریز صاحب کے ساتھ جڑنے کے بعد بدلی تھی۔وہ آج بھی اپنی زندگی کے اس لمحے کے لیے خدا کا شکر کرتی تھی جب تبریز صاحب نے اسے اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔

۔۔۔۔سات سال پہلے

رئیسہ خان کو ان کے شوہر جنید امجد نے دھوکہ دے کر کسی دوسری لڑکی کے ساتھ شادی کر لی۔اس وقت رئیسہ خان شدید ڈپریشن کا شکار ہو گئیں۔تبریز صاحب نے ان کا خیال رکھنے کے لیے اپنے ایک یتیم خانے سے ایک لڑکی کو بھیجا۔وہ اپنے ارد گرد بہت کم لوگوں کو رکھا کرتے تھے اور جن لوگوں کو اپنے قریبی لوگوں میں رکھتے تھے وہ زیادہ تر ایسے ہوتے جن کے خاندان کا کوئی نام و نشان نہ ہوتا۔

زری وہ لڑکی تھی جس کو رئیسہ خان کا خیال رکھنے کے لیے چنا گیا۔ایک نہایت کم گو، معصوم مگر ذہین لڑکی۔اسے لندن میں تعلیم کے لیے داخلہ بھی لے کر دیا گیا اور اس کا سارا خرچہ بھی اٹھایا گیا۔ تبریز صاحب کو اس وقت ایک اچھے سائیکیٹرسٹ کی ضرورت تھی۔ جس کے سامنے وہ اپنے تمام راز کھول سکیں اور وہ زری کو اپنا پرسنل سائیکیٹرسٹ بنانا چاہتے تھے۔اسی وجہ سے انہوں نے زری کو سائیکالوجی پڑھائی۔ مگر وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ وہ اس لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو جائیں گے ۔

جب تین سال بعد تبریز صاحب اپنے بزنس ٹور پر لندن آئے تو وہ زری کو دیکھ کر حیران ہوئے۔ جس نے لندن کے ماحول میں خود کو کسی ہیرے کی مانند چمکا لیا تھا ۔ان کی آنکھوں کو زندگی میں پہلی بار کوئی لڑکی حسین لگی تھی۔ یا شاید ان نے پہلی بار کسی لڑکی کو غور سے دیکھا تھا۔تب ہی ان نے زری سے شادی کا فیصلہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کسی عورت کو اپنی زندگی میں شامل کریں گے۔ مگر وہ یہ فیصلہ کر چکے تھے اور پاکستان واپس جا کر آن لائن نکاح کر لیا۔

زری کو تو اپنی قسمت پر رشک آ رہا تھا کہ ایک لڑکی جو کہ یتیم خانے میں پلی بڑھی ہے اس سے ملک کا مشہور بزنس مین شادی کر رہا ہے۔

نکاح کے بعد تبریز صاحب نے زری کو برمنگھم شفٹ کروا دیا کیونکہ رئیسہ خان کے گھر اکثر بزنس سے ریلیٹڈ لوگ اور جاننے والے آیا کرتے تھے اور تبریز صاحب نہیں چاہتے تھے کہ کسی کو ان کے نکاح کی بھنک بھی پڑے۔ رئیسہ خان کے لیے ان نے ایک نئی اسسٹنٹ کا انتظام کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

شادی کے بعد خدا نے انہیں ارمان کی صورت میں ایک تحفہ دیا تھا اور ان کی فیملی جیسے مکمل سی ہو گئی تھی۔

تبریز صاحب نے محبت کی تھی اور اسے پورے دل کے ساتھ نبھایا تھا۔ کیونکہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اسے کبھی محبت نہیں ہو سکتی وہ سب سے بری طرح اس کا

شکار ہوتا ہے۔یہی تبریز صاحب کے ساتھ ہوا تھا اور ان نے اپنی محبت کو پوری دنیا کی نظروں سے دور چھپا کر رکھا تھا۔

شام کے وقت سورج ڈوبنے کو تھا۔حمائل اور حوریہ گھر واپس آ چکے تھے۔مرحا تو یہ خبر سن کر بہت خوش تھی کہ وہ پھوپھو بننے جا رہی ہے۔ان کے گھر کئی سال بعد کوئی چھوٹا بچہ آنا تھا۔حوریہ نے یہ بات ابھی فیملی میں کسی اور کو بتانے سے منع کر دیا تھا۔

حوریہ اس وقت بیڈ روم میں تھی جب حمائل اس کے لیے چائے بنا کر لایا اور حوریہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے ایک کپ اس کی طرف بڑھایا۔

"تھینکس۔"حوریہ نے چائے کا کپ تھامتے ہوئے کہا تو حمائل نے تشکر قبول کرتے ہوئے، مسکراہٹ کے ساتھ، سر کو زرا سا خم کیا۔

حور۔ہاتھ دیں۔"اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔حوریہ نے اپنا ہاتھ "
۔اس کے ہاتھ پر رکھا

آئندہ جو مرضی ہو جائے آپ یہ رنگ اور بریسلیٹ نہیں اتاریں گی۔"اس نے "
حوریہ کی انگلی میں انگوٹھی پہنائی اور پھر بریسلیٹ پہناتے ہوئے کہا۔حوریہ نے
۔مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور چائے پینے میں لگی

آپ جانتی ہیں کہ جب مجھے دراز سے رنگ اور بریسلیٹ ملے تو مجھے ایک انجانے "
خوف نے گھیرا تھا۔آپ کو کھو دینے کا خوف۔آئندہ یوں مجھ سے دور جا کر اور خود کو
اکیلا کر کے میرے دل پر ستم مت کیجیے گا۔"اس نے بریسلیٹ پر انگلیاں پھرتے
۔ہوئے کہا۔اس کی بات سن کر حوریہ کی آنکھوں میں نمی تیری

ایم سوری۔آئندہ کبھی آپ سے دور نہیں جاؤں گی۔"اس نے نم آنکھوں سے "
۔حمائل کو دیکھتے ہوئے کہا

آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔حمائل شیر خان کو یہ بات زیب نہیں دیتی" کہ حوریہ کمال اس کے سامنے شرمندہ ہو۔"اس نے حوریہ کے ہاتھوں کو نرمی سے دباتے ہوئے کہا۔حوریہ لاجوب ہو گئی۔حمائل کے علاوہ حوریہ کو لاجواب کرنے کا فن کسی کے پاس نہیں تھا۔کچھ پل خاموشی کے گزرے۔

اب آگے آپ کیا کریں گی؟کیا پلان ہے آپ کا؟"حمائل نے خاموشی توڑتے" ہوئے سوال کیا۔

ابھی تو کچھ نہیں سوچا۔"وہ کپ کے کناروں پر انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی" ۔

بیسمنٹ سے شاید ہمیں کچھ مل جائے۔"اس نے سوچتے ہوئے کہا" ۔

ہاں شاید۔مگر بیسمنٹ تو لاکڈ ہے۔"اس نے حمائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا" ۔

وہ میں کھول لوں گا۔"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا" ۔

واقعی۔۔مگر کیسے؟"اس نے چائے کا گھونٹ بھرتے حیرت سے پوچھا" ۔

جب میں نو سال کا تھا تو ایک دن میں نے روم کو اندر سے لاک کر دیا تھا اور اس" روم کو باہر سے کھولنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔تب تے۔بی نے دروازہ توڑ کر مجھے باہر نکالا تھا۔تب ان نے مجھے اور مرحا کو مختلف لاکس کو اَن لاک کرنا سکھایا تھا۔" اس نے دیوار کو گھورتے ہوئے بتایا۔اس کے چہرے پر ایک تکلیف دہ مسکراہٹ تھی۔

اب ان کی سکھائی ٹرِک کو انہی کے خلاف آزماتے ہیں۔"اس نے رخ حوریہ کی" طرف کرتے ہوئے کہا۔

حمائل۔میں جانتی ہوں یہ سب آپ کے لیے مشکل ہے۔میں سب اکیلی کر لوں" گی کسی بھی طرح۔آپ پریشان نہ ہوں۔"اس نے حمائل کے چہرے پر پریشانی دیکھتے ہوئے کہا۔

حور میں نے، ہمیشہ آپ کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا سو جو کریں گے ہم مل کر"
کریں گے۔"اس نے حوریہ کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔وہ اثبات میں سر ہلاتے
۔ہوئے مسکرا دی

شہریار وِلا میں شہریار صاحب اس وقت لاؤنج میں بیٹھے ٹی۔وی پر نیوز دیکھنے میں
مصروف تھے جب سارم لاؤنج میں آیا اور شہریار صاحب کے ساتھ صوفے پر بیٹھ
۔گیا

یہ آج سورج کس طرف سے نکلا تھا؟"شہریار صاحب نے ٹی۔وہ پر نظریں"
۔جمائے ہوئے سوال کیا

۔جہاں سے روز نکلتا ہے۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

نہیں نہیں آج شاید مغرب سے نکلا ہو گا۔ تمہارے قیمتی وقت میں سے ہمارے" ۔لیے بھی وقت نکل آیا۔"ان نے طنزیہ انداز میں کہا

۔روز تو آپ کے پاس بیٹھتا ہوں۔"اس نے ان کا طنز سمجھتے ہوئے منہ بنا کر کہا"

مجبوری ہے نہ تمہاری کیونکہ حوریہ کے بعد میرے علاوہ تمہاری بک بک سن" ۔کون سکتا ہے۔"وہ ہنسی دباتے ہوئے بولے

۔اڑالیں مذاق۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹی وی دیکھنے لگا"

۔جاؤ معاف کیا۔ کیا یاد رکھو گے۔"ان نے بے نیازی سے کہا"

۔بہت شکریہ آپ کا۔"وہ نے ان کا انداز دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا"

۔موڈ بہت اچھا لگ رہا ہے تمہارا آج۔"ان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا"

۔بہت خوش ہوں۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"

۔وجہ جان سکتا ہوں۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا"

"میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں مرحا کے پرپوزل کو ایکسپٹ کر لوں بلکہ اسے خود سے پروپوز کروں گا۔" اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"واقعی؟" ان نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔ تو سارم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں ماہی سے ملا تھا کراچی۔ میں نے اسے بہت خوش دیکھا ہے اور دوستوں کی خوشی میں تو خوش ہوا جاتا ہے۔ تو میں سوچ لیا تھا کہ مجھے بھی اب آگے بڑھ جانا چاہیے۔ مجھے بھی تو خوش رہنے کا حق ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے بیٹا۔ بیسٹ آف لک۔" ان نے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

سارم نے مسکراتے ہوئے انہیں دیکھا اور ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے بوسہ دیا۔

رات کے آخری پہر تبریز صاحب اور زری "لنڈن میونسپل ائیر پورٹ" پر موجود تھے۔ جہاں ہیلی کاپٹر ان کا انتظار کر رہا تھا۔ سٹاف نے آگے بڑھ کر تبریز صاحب کا استقبال کیا اور انسٹرکشنز دی۔

"یہ سرپرائز تھا جس کی آپ بات کر رہے تھے؟" زری نے ہیلی کاپٹر میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"سرپرائز ابھی باقی ہے۔" ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور زری کا سیٹ بیلٹ باندھا۔

پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا۔ پروں کی آواز فضا میں گونجی اور ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ ہوا میں بلند ہوا اور پورا نیویارک اپنی تمام تر روشنیوں کے ساتھ ان کے قدموں کے نیچے تھا۔ شہر کی اونچی اونچی عمارتیں رات کے اس پہر جگنوؤں کی طرح چمک رہیں تھیں۔ بلندی سے روشنیاں یوں معلوم ہو رہیں تھیں جیسے کسی نے زمین میں نگینے جڑ دیے ہوں۔ اونچی عمارتوں کے درمیان سے گزرتا ہوا، اب

"ایسٹ ریور" پر سے گزر رہا تھا۔ شہر کی روشنیاں پانی کو بھی رنگ رہیں تھیں اور بلندی سے اس سب کو دیکھنا ایک خوبصورت احساس تھا۔

"بروکلن برج" کی رشنیاں دور سے ستاروں کی ایک ڈور کی طرح نظر آرہیں تھیں۔

"یہ نیچے دریا دیکھ رہی ہو یہ "ایسٹ ریور" ہے اور وہ جو برج نظر آرہا ہے یہ "بروکلن برج" ہے۔" ان نے اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ زری مسکراتے ہوئے ان کی باتیں سننے کے ساتھ ساتھ سب چیزوں کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

"یہ برج بہت مشہور ہے اور وجہ یہ ہے کہ یہ تاروں کے سہارے کھڑا کیا ہوا ہے۔" ان نے برج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

"واقعی؟" اس نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔

ہاں۔یہ جو تاریں دیکھ رہی ہو یہ سب اس کو سہارا دے رہی ہیں۔"ان نے برج"
۔کے اطراف میں موجود تاروں کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا

وہ دور سے ہی "سٹیچو آف لیبرٹی" نظر آرہا ہے۔یہ فرانس کی طرف سے تحفے کے"
طور پر نیویارک کو ملا تھا۔ہوٹل کے روم سے بھی نظر آتا ہے دکھایا تھا میں نے۔"
۔ان نے دور کھڑے مجسمے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا

کتابوں میں دیکھا تھا اور یہاں آکر حقیقت میں بھی دیکھ لیا۔"اس نے ہنستے ہوئے"
کہا۔اور بھی کتنی ہے خوبصورت مقامات کو ان نے اونچائی سے دیکھے اور رات کے
۔وقت مصنوعی روشنیاں ہر چیز کو پرکشش بنا رہی تھی

ہم اپنی منزل پہنچنے والے ہیں۔جو ہے "نیاگرا فارلز" اور وہاں ہم دونوں سن رائز"
۔دیکھیں گے۔"ان نے مسکراتے ہوئے بتایا

تو آپ نے اسی وجہ سے لندن سے رئیسہ آپی کو یہاں بلایا تھا کہ وہ ارمان کے پاس" رہیں اور ہم کچھ دیر گھوم سکیں۔"اس نے بات سن کر مسکراتے ہوئے کہا تو تبریز صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔

ہیلی کاپٹر سے "نیاگرا فالز" رات کے وقت بھی بہت فاصلے سے نظر آرہا تھا۔شہر سے رات کے وقت مختلف روشنیاں اس پر پڑ رہیں تھیں تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے قوس قزح کے رنگ بہہ رہے ہوں۔

ہیلی کاپٹر "نیاگرا فالز" سے کچھ فاصلے پر اترا۔تبریز صاحب اترے اور ہاتھ زری کی طرف بڑھایا جسے تھامتے ہوئے وہ بھی اتری۔دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کتنی ہی دیر پیدل چاندنی رات میں،تاروں بھرے آسمان کے نیچے چلتے رہے۔تبریز صاحب وائٹ ڈریس شرٹ اور براؤن پینٹ میں ملبوس تھے اور زری براؤن کلر کی سادہ فراک میں ملبوس،بالوں کو کرل کیے ہوئے تھی۔

کچھ دیر بعد دونوں نیا گرافالز کے کنارے پہنچے۔فالز کے کنارے موجود ریکنگ پر رات کے اس پہر بہت کم لوگ ہوا کرتے تھے اور آج دونوں کی خوش قسمتی تھی کہ وہاں کوئی نہیں تھا۔

نیا گرافالز "شہر سے کچھ فاصلے پر موجود ایک سحر انگیز مقام، جہاں رات کے وقت پانی پر مصنوعی روشنیوں کے رنگ اس کی خوبصورتی کو مزید بڑھا رہے تھے۔ پانی کی آواز فضا میں کسی دھن کی طرح بکھر رہی تھی۔دونوں ریکنگ کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے۔پانی کی وجہ سے ماحول میں ہلکی ہلکی ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا۔ دونوں وہاں بیٹھے جانے کتنی دیر باتیں کرتے رہے۔چاند انہیں دیکھ کر رفتہ رفتہ چھپ گیا اور سورج دن کو روشن کرنے ہمیشہ کی طرح طلوع ہونے لگا۔دونوں نے آسمان کے اندھیروں کو رنگوں میں بدلتے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

سورج کی پہلی کرن پانی کی دہاری کے ساتھ ٹکرائی اور پانی کی دہار پر قوس قزح نمودار ہوئی۔رات کی مصنوعی روشنیوں کی بجائے دن کی قدرتی روشنی نے اس کے حسن کو مزید دلکش بنا دیا۔

"کتنا خوبصورت نظارہ ہے۔میں نے آج سے پہلے ایسا خوبصورت نظارہ کبھی نہیں دیکھا۔"زری کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔

"یہ خوبصورت منظر دکھانے ہی تو یہاں لایا تھا۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

رفتہ رفتہ پورا "نیاگرا فالز" سورج کی روشنی ٹکرانے کی وجہ سے کسی سنہری دھار کی مانند نظر آنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ہیپی ویڈنگ اینیورسری زری۔میری زندگی میں شامل ہونے کے لیے شکریہ۔"ان نے اس منظر میں کھوئی زری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔

ہیپی ویڈنگ اینیورسری۔مجھے اپنی زندگی میں چن کر عام سے خاص بنانے"
کے لیے شکریہ۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہاتو تبریز صاحب اسے دیکھ کر مسکرا
۔دے

ویسے میں تواس سب میں بھول ہی گئی تھی کہ آج ہماری ویڈنگ اینیورسری"
۔ہے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا

۔گفٹ میں کیاچاہیے؟"ان نے مسکراتے ہوئے پوچھا"

۔جوآپ دیناچاہیں۔"اس نے شانے اچکاتے ہوئے کہا"

نیویارک والاہوٹل تمہارے نام کرنے کے لیے پیپرزریڈی کروائے ہوئے"
۔ہیں۔"ان نے شان بے نیازی سے کہا

وہی ہوٹل جوآپ نے ایم۔این۔اے کو نہیں دیااور جوآپ کے لیے بہت قیمتی"
۔ہے؟"اس نے ابرواٹھاتے ہوئے سوال کیا

تم سے زیادہ قیمتی تو نہیں۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔تو زری نے مسکراتے"
۔ہوئے نفی میں سر ہلایا۔کچھ دیر دونوں وہاں بیٹھے رہے

۔چلیں؟"ان نے سوال کیا"

۔دل تو نہیں کر رہا پر جانا تو پڑے گا۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا"

۔تم کہو تو ہمیشہ کے لیے یہیں رہ لیں۔"ان نے اس کے انداز پر محبت سے پوچھا"

۔نہیں۔چلیں چلتے ہیں۔"زری نے ہنستے ہوئے کہا"

تبریز صاحب اٹھے اور اپنا ہاتھ زری کے سامنے پھیلایا۔زری ہاتھ تھامتے ہوئے
۔اٹھی اور دونوں واپسی کے لیے چل دیے

www.novelsclubb.com

شام ڈھلنے کو تھی حوریہ اور مرحا اس وقت لان میں موجود چیئر پر بیٹھیں ہوئیں تھیں۔حمائل نماز پڑھ کر واپس آیا تو حوریہ اور مرحا کو لان میں دیکھ کر ادھر ہی چلا آیا۔

حوریہ کے چہرے پر اسے دیکھ کر ایک پراطمینان مسکراہٹ ابھری تھی۔

"آج آپ بہت خوش لگ رہی ہیں۔کوئی خاص بات ہے کیا؟"حمائل نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کو باقاعدگی سے نماز پڑھتے دیکھ کر سکون اور خوشی ملتی ہے مجھے۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو حمائل مسکرا دیا۔

"میرے دل میں آپ کو لے کر یہ خواہش تھی کہ آپ بھی باقاعدگی سے نماز پڑھیں۔میں ہمیشہ اللہ تعالی سے دعا کرتی تھی اور اس نے میری دعا سن لی۔"حوریہ نے پرسکون لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

آپ جانتی ہیں حور۔اللہ نے میری دعا تب سنی تھی جب میں اس سے دور تھا۔"
اس نے میری دعا اس وقت قبول کی تھی جب مجھے لگتا تھا کہ مجھ جیسے گناہگار کی دعا
وہ کیوں سنے گا۔" وہ حوریہ کے بریسلیٹ پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔مرحا
۔ان دونوں کی گفتگو خاموشی سے سن رہی تھی

اللہ نے مجھے ٹھکرایا نہیں اور وہ خود سے مانگنے والوں کو ٹھکراتا بھی نہیں ہے۔""
۔اس کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی تیر رہی تھی

تبھی میں نے سوچ لیا تھا کہ میں کیوں پھر پانچ وقت اس کی طرف سے ملنے والے"
بلاوے کو نظرانداز کروں۔" کہتے ہوئے اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ
۔ابھری۔حوریہ اس کی بات سن کر مسکرادی۔کچھ دیر خاموشی چھاگئی

حمائل تمہاری یہ عادت ابھی تک نہیں گئی۔" مرحا نے اسے مخاطب کرتے"
ہوئے کہا۔اس کا اشارہ حمائل کی انگلیوں پر تھا جو کہ حوریہ کے بریسلیٹ سے چھیڑ
۔چھاڑ کر رہیں تھیں۔تو حمائل مسکرادیا

حوری، تمہیں پتہ ہے حمائل بچپن سے ایسے کرتا تھا۔ماما کنگن پہنا کرتیں تھیں یہ" ان سے کھیلا کرتا تھا۔ پھر ماما کی ڈیتھ بعد حمائل میرے بریسلیٹ سے یونہی کھیلتا تھا اور میں غصہ کیا کرتی تھی یا شاید ماما کی یاد آتی تھی اس لیے ایسے غصہ آجاتا تھا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پتہ ہے اگر کبھی ماما کے بازو پر کنگن نہیں ہوتے تھے تو حمائل ماما کی چادر پر بنی" ڈیزائنگ سے یونہی کھیلا کرتا تھا۔"اس نے مسکراتے نے ہوئے بتایا۔اپنی ماما کے ذکر پر اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔

حوریہ کو آج مرحا بھی کتنے دنوں بعد ایسے خوشگوار نظر آرہی تھی یعنی مرحا سے دھوکہ دینے میں کامیاب ہوگئی تھی۔

سورج کی حدت دن بدن بڑھتی جارہی تھی۔ حوریہ آج کافی دن بعد اپنے آفس روم میں تھی۔وہ حمدان سلیم کی دی گئی فائلز دوبارہ پڑھ رہی تھی۔کچھ دیر بعد

حوریہ نے فائلز ایک طرف رکھتے ہوئے دراز سے وہ کی۔چین نکالا تھا جو کہ حماد کو ملا تھا۔

آج رات کو ہم بیسمنٹ کی بھی تلاشی لیں گے۔"حمائل نے کی۔چین دیکھتے" ہوئے بتایا۔

آپ بتا رہے تھے تے۔بی فیملی کے ساتھ کسی کنڑی ٹور کے لیے گئے ہوئے" ہیں۔"اس نے حمائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں نیو یارک،امریکہ۔صرف دو ویک کا ٹور ہے۔جلدی آجائیں گے اور میں چاہتا" ہوں کہ اس سب کو اب جلد از جلد ختم کیا جائے۔اس سے پہلے کہ کسی اور معصوم کی جان جائے۔"وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔

مرحا سہی کہہ رہی تھی یہ کی۔چین تے۔بی کا ہی ہے۔"اس نے کی۔چین ٹیبل پر" رکھتے ہوئے کہا۔

یہ دیکھیں۔کی۔چین کا پتھر اور تے۔بی کے آفس میں لگا پتھر ایک جیسا ہے اور" ایس۔کے سے مراد شیر خان ہے۔تے۔بی کا سرنیم۔"اس نے لیپ ٹاپ پر ۔تے۔بی کے آفس کی پکچرز دکھاتے ہوئے بتایا

اس بار پولیس کا ایم۔این۔اے کیس پر کیا کچھ کہنا ہے؟"حمائل نے کچھ یاد آنے" ۔پر پوچھا

یا تو قتل اتنی مہارت سے کیا گیا تھا کہ پولیس نے خود کو شی بتائی ہے یا پھر پولیس کو" اس کیس میں بھی کوئی لیڈ نہیں ملی تو انہوں نے اسے خودکشی کے طور پر پیش کیا۔ کیونکہ اگر وہ اسے قتل کہتے تو ان پر پریشر رہتا کہ وہ قاتل کو ڈھونڈیں اور شاید وہ جانتے ہیں کہ یہ بھی سیکرٹ کلر کا کام ہے اور سیکرٹ کلر کو ڈھونڈنا وقت ضائع ۔کرنے کے برابر ہے۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

اور کل نیوز میں آرہا تھا کہ ایم۔این۔اے نے ایک سال پہلے کسی اور لڑکی سے" شادی کی تھی اور بیوی کو یہ سب پتہ چلنے کی وجہ سے جھگڑا ہوا اور ایم۔این۔اے

نے خودکشی کرلی۔اور تواور نکاح نامہ بھی دکھارہے تھے۔"اس نے نیوز پر سنی ۔کہانی سنائی

نیوز والوں کا فیورٹ کام ہے کہانیاں بنانا اور سنانا۔انہوں نے بنادی۔ریٹنگ کا چکر" ۔ہے حمائل بابو۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا

ہمارے پاس بھی ابھی تک ایسے ثبوت موجود نہیں ہیں جنہیں عدالت میں پیش" ۔کیا جائے۔"اس نے سنجیدگی سے کہا

ہاں یہ تو ہے اب بیسمنٹ کی تلاشی کے بعد دیکھیں گے کیا کرنا ہے۔"اس نے" ۔واپس لیپ ٹاپ پر جھکتے کہا۔حمائل نے ایک سرد آہ بھری

رات گہری ہو چکی تھی۔چاند نہ ہونے کی وجہ سے ہر طرف اندھیرا تھا۔حوریہ اور حمائل اس وقت بیسمنٹ کے دروازے کے باہر تھے۔حوریہ کے ہاتھ میں ٹارچ

تھی جبکہ حمائل پن کی مدد سے لاک کھول رہا تھا۔دونوں نے ہاتھوں پر گلوز پہن رکھے تھے تاکہ کسی بھی چیز پر ان کے فنگر پرنٹس نہ رہ جائیں۔

"حمائل میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے بیسمنٹ کی پاور سپلائی بند کر لینی چاہیے۔اندر کوئی کیمرا بھی تو ہو سکتا ہے۔"حوریہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"لاک کھول لوں پھر یہ بھی کر لیتے ہیں۔"وہ مسلسل پن کو لاک میں گھما رہا تھا۔پانچ منٹ کی محنت کے بعد لاک کھل گیا۔

"یہ ہو گیا ہمارا آدھا کام۔"اس نے مسکراتے ہوئے لاک کو دیکھ کر کہا تو حوریہ نے فخریہ انداز میں ابرو اٹھائے۔

www.novelsclubb.com

"آئیں اب پاور سپلائی بھی بند کرتے ہیں۔"حمائل نے کہا اور گھر کے پیچھے کی طرف بڑھ گیا۔اس نے احتیاط سے، مین پاور سپلائی بورڈ سے بیسمنٹ کی سپلائی کی تاریں کاٹ دیں۔

اب دونوں دوبارہ بیسمنٹ کے دروازے کے باہر موجود تھے۔حمائل نے حوریہ کو ہاتھ کے اشارے سے آگے چلنے کا کہا۔اس نے آگے بڑھ کر بیسمنٹ کا دروازہ کھولا اور دونوں اندر داخل ہو گئے۔مگر وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ کوئی انہیں یہ سب کرتے دیکھ رہا ہے۔

بیسمنٹ میں بہت سا پرانہ سامان پڑا ہوا تھا۔گرد نے سامان کو ڈھانپ رکھا تھا۔کہیں سامان پر مکڑی کے جالے اور کہیں دھول۔

ٹارچ کی روشنی میں حوریہ بیسمنٹ کے ایک کونے میں کالے کپڑے سے ڈھانپی ہوئی کوئی چیز پڑی نظر آئی۔وہ ٹارچ لیے اس طرف بڑھی۔حمائل بھی اس کے ساتھ بڑھا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر کالا کپڑا کھینچا۔کپڑے کے نیچے سے الماری سامنے آئی۔حوریہ نے الماری کھولنے کی کوشش کی مگر وہ بھی لاکڈ تھی۔الماری کے ایک طرف دیوار پر نقشے لگے ہوئے تھے۔ان پر موجود گرد ان کے پرانے ہونے کی نشاندہی کر رہی تھی۔

میں کھولتا ہوں اس کا لاک۔"حمائل کہتے ہوئے اپنی جیب سے پن نکال کر" الماری کی طرف بڑھا۔دس منٹ کی ان تھک کوششوں کے بعد لاک کھل گیا۔ ۔بیسمنٹ میں کافی حبس تھی۔وہ دونوں پسینے میں شرابور ہو چکے تھے

حمائل نے حوریہ کو الماری کھولنے کا اشارہ کیا تو اس نے آگے بڑھ کر الماری کا ۔دروازہ کھولا

الماری کا دروازہ کھولتے ہی دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔وہاں جدید قسم کی گنز موجود تھیں۔اور ساتھ ہی ایک طرف سیکرٹ کلر کے ٹراؤزر شرٹس لٹکے ہوئے تھے۔نیچے ایک طرف چھوٹا سا دراز تھا۔حمائل نے اسے کھولا۔اندر کچھ تصاویر پڑی ہوئیں تھیں۔اس نے آگے بڑھ کر تصاویر اٹھائیں اور دونوں نے تصاویر دیکھنا شروع کیں۔وہ سب تصاویر ان لوگوں کی تھیں جنہیں سیکرٹ کلر نے قتل کیا تھا۔کسی کے سر پر اور کسی کے سینے پر گولیوں کے نشان تھے۔تصاویر

دیکھتے ہوئے ایک تصویر سامنے آئی، جس میں موجود شخص سر پر گولی لگی ہوئی تھی، وہ زمین پر پڑا ہوا تھا اور سر سے خون بہہ رہا تھا۔

"تصویر کو دیکھتے ہی حوریہ کے لب پھڑپھڑائے اور اس نے زور سے بابا۔۔۔ آنکھیں میچ لیں۔ اسے یوں لگا جیسے وقت پھر سے پلٹ گیا ہے۔ اسے وہ دن آج شدت سے یاد آیا جب اس نے اپنے بابا کو کھویا تھا۔ اس کے لیے کھڑے رہنا محال ہو گیا۔

"ایم سوری حور۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ۔۔۔ حمائل نے فوراً سے تصاویر کو واپس ان کی جگہ پر رکھتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ جس کے چہرے پر اس وقت پسینے کے ساتھ ساتھ آنسو بھی بہہ رہے تھے۔ اس کا جسم کپکپا رہا تھا۔ حوریہ کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔ اس کا وجود لڑکھڑایا۔ حمائل نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔

حور۔۔۔آپ فکر نہ کریں ہم ضرور بدلہ لیں گے۔جس اذیت سے آپ گزری"
ہیں۔وہ بھی ضرور گزریں گے۔میں آپ کو دی گئی ہر تکلیف کا بدلہ لوں گا۔"اس
نے ایک ہاتھ سے حوریہ کو تھاما اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے سے آنسو
۔صاف کیے

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟"اس سے پہلے کہ وہ الماری لاک کرتے کوئی آواز"
۔ان کی سماعت سے ٹکرائی۔حمائل فوراً سے پلٹا اور حوریہ نے بھی آنکھیں کھولیں

مرحاتم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"وہ مرحا کو دیکھ کر حیران ہوا جو کہ حیرانگی"
۔سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

مجھے نیند نہیں آ رہی تھی تو میں لان میں آ گئی۔جب میں نے تم دونوں کو یہاں"
۔داخل ہوتے دیکھا۔"مرحا نے کہا اور آگے بڑھی

حوری۔۔۔تم ٹھیک ہو؟یہ سب کیا ہے؟"مرحانے حوریہ کی آنسوؤں سے سرخ آنکھیں اور ہاتھوں میں گلوز دیکھتے ہوئے سوال کیا۔مرحانے فون کی ٹارچ جلائی ہوئی تھی۔

"تم حور کو لے کر باہر چلو ہم اس بارے میں کل بات کریں گے۔"حمائل نے کہتے ہوئے حوریہ کے ہاتھ سے ٹارچ لی اور اس کا رخ مرحا کی طرف کر دیا تاکہ اس کی نظر اس وقت الماری پر نہ پڑے۔وہ جانتا تھا کہ مرحا کو اس وقت سب بتانا اس کے لیے مشکلات کھڑی کر سکتا ہے کیونکہ اس وقت وہ حوریہ یا مرحا میں سے کسی ایک کو ہی سنبھال سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری آنکھوں سے لائٹ تو ہٹاؤ۔"مرحانے ایک ہاتھ سے حوریہ کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ کو آنکھوں کے آگے رکھتے ہوئے کہا۔حمائل نے انجان بنتے ہوئے ٹارچ کی روشنی کا رخ اس کے چہرے سے ہٹا کر بیسمنٹ کے دروازے کی طرف کر دیا۔

مرحا، حوریہ کو لے کر بیسمنٹ سے باہر چلی گئی جبکہ حمائل وہاں پڑی ہر چیز کو اپنی جگہ رکھ کر، الماری بند کرتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

حمائل بیسمنٹ لاک کرنے کے بعد واپس روم میں آیا تو مرحا، حوریہ کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ حوریہ خاموش تھی مگر اس کے چہرے پر تکلیف اور اذیت کے آثار واضع تھے۔ آنکھوں سے آنسو بہنے کو تیار تھے۔ جنہیں ضبط سے روکا ہوا تھا۔

"حمائل، حوری کو کیا ہوا ہے؟ یہ کچھ بول کیوں نہیں رہی؟" حمائل کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر مرحا نے پریشانی سے سوال کیا۔

"حور کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔" حمائل نے بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ اس کی نظریں مسلسل حوریہ پر ٹکی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

مگر تم دونوں بیسمنٹ میں۔۔۔"مرحا نے کچھ کہنا چاہا مگر حمائل نے اس کی بات درمیان میں کاٹ دی۔

مرحا۔میں نے کہا ہے نا ہم کل بات کریں گے اس بارے میں۔کیا میں نے پوچھا ہے کہ تم آدھی رات کو لان میں کیا کر رہی تھی؟"حمائل نے غصے سے کہا۔اسے غصہ کسی اور بات پر تھا مگر مرحا پر نکالنا پڑا۔وہ اس وقت مرحا کے سولات کے جواب دینا نہیں چاہتا تھا یا شاید جوابات کا بوجھ اتنا زیادہ تھا کہ وہ مرحا کے دل پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

میں۔۔۔میں اپنے روم میں جا رہی ہوں۔"مرحا کہتے ہوئے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔اسے حمائل کے رویے پر حیرت ہوئی تھی مگر وہ جان گئی تھی کہ اس وقت وہ کچھ بھی بتانے کے موڈ میں نہیں ہے۔

مرحا کے جانے کے بعد حمائل نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے گلاس میں پانی بھرا اور حوریہ کی طرف بڑھایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پانی پی لیں حور۔"اس نے گلاس حوریہ کے لبوں کے قریب کرتے ہوئے کہا۔" اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ ہاتھ بڑھا کر گلاس تھام لے۔اس نے بغیر کچھ کہے گلاس سے لب لگائے اور پانی پی لیا۔

حمائل نے ٹشو سے اس کا چہرہ صاف کیا جہاں اے۔سی کی ٹھنڈک کے باوجود ابھی تک پسینے کی ننھی بوندیں تھیں۔پھر اس نے حوریہ کے کپکپاتے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اور نرمی سے دبائے۔

چلیں سو جائیں۔آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو جائے گی۔اب آپ اکیلی نہیں" ہے جو بے فکری سے کام لیں گی۔"اس نے حوریہ کے سر پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

حمائل۔۔۔کیا تے۔بی اتنے بے رحم ہیں کہ ایک بچی سے اس کا باپ چھین" لیں۔۔۔کیا انہیں رحم نہیں آیا لوگوں کو یوں قتل کرتے ہوئے۔۔۔؟حمائل ان نے کیوں میرے بابا کو مجھ سے چھینا۔۔۔؟میں بہت ضبط کرتی ہوں مگر۔۔۔کیا

کبھی کوئی وہ دن بھول سکتا ہے جس دن اس نے اپنے باپ کو کھویا ہو۔" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ حمائل کے پاس اس کے سوالوں کے جوابات نہیں تھے۔

"حور پلیز چپ ہو جائیں۔۔۔ آپ کو تکلیف میں دیکھ کر مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔" اس کی اپنی آنکھیں بھی پانی سے بھر چکیں تھیں۔ اس کی آواز بھی بھرائی ہوئی تھی۔

"میں کوشش کرتی ہوں۔۔۔ بہت مضبوط بنایا ہے میں نے خود کو مگر آپ جانتے ہیں میں نہیں بھول سکتی۔ جیسے میرے بابا کی لاش کی بے حرمتی کی گئی۔ کوئی کسی کو مارنے کے بعد۔۔۔" اس سے آگے بات مکمل نہیں ہو سکی۔ اس کی سسکیاں کمرے میں گونج رہیں تھیں۔ وہ حمائل کو اس وقت کسی چھوٹی بچی کی طرح لگ رہی تھی جس کے دل پر اس کی عمر سے زیادہ بڑا بوجھ ڈال دیا گیا ہو۔

حمائل کو حوریہ کو یوں تڑپتے دیکھ کر اپنا دل چکنا چور ہوتا محسوس ہوا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے پاس کوئی ایسی طاقت ہو جس سے وہ تبریز شیر خان کو

حوریہ کے سامنے پیش کرے اور وہ انہیں اپنی مرضی کی سزا تجویز کرے پھر چاہے وہ پل پل تڑپا کر مارنے والی سزا ہی کیوں نہ ہو۔

"حور میں آپ کے لیے جو کر سکا کروں گا مگر خدارا ابھی خود کو کسی قسم کی ٹینشن مت دیں۔آپ جانتی ہیں کہ اس وقت ٹینشن آپ کی صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔"اس نے حوریہ کا سر اپنے سینے سے لگاتے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔کچھ دیر حوریہ یونہی اس کے سینے سے لگی روتی رہی اور پھر خاموش ہو گئی۔

"اپنے معاملے میں تو آپ فکر نہیں کرتیں مگر اس ننھی جان کی فکر کریں۔اب آپ کو اپنا خیال رکھنا ہو گا۔"اس نے حوریہ کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔تو حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا اور سیدھی ہو کر لیٹ گئی۔

حمائل بیڈ کے دوسری طرف سے اوپر آیا اور بیٹھ کر حوریہ کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا اور تب تک انگلیاں چلاتا رہا جب تک اسے یقین نہیں ہو گیا کہ حوریہ سو چکی ہے۔

فجر کے وقت حمائل کی آنکھ کھلی تو حوریہ کو سوتے پایا۔ حوریہ ہمیشہ اس سے پہلے ہی اٹھ کر نماز پڑھ لیا کرتی تھی مگر آج وہ سوئی ہوئی تھی۔ حمائل نے اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو ہٹایا تو اسے حوریہ کے چہرے پر تپش محسوس ہوئی۔ اس نے حوریہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو شدید بخار کی وجہ سے تپ رہی تھی۔

"حور۔۔۔ اٹھیں نماز پڑھ لیں۔" اس نے نرمی سے حوریہ کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا تو حوریہ نے بمشکل آنکھیں کھولتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ حمائل جانتا تھا کہ حوریہ کسی صورت نماز قضا نہیں کرے گی اور اگر اس نے نہ اٹھایا تو اس سے بھی ناراض ہو گی۔

حمائل وضو کر کے باہر آیا تو حوریہ بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ حمائل نے اس کے پاس آ کر سہارا دیتے ہوئے اٹھایا اور اسے باتھ روم کے

دروازے تک چھوڑ کر آیا۔ حوریہ وضو کر کے باہر آئی تو حمائل اس کا انتظار کر رہا تھا۔ دونوں نے مل کر نماز ادا کی۔

نماز کے بعد حمائل فریج سے ٹھنڈا پانی اور برف کے کیوبز ڈال کر لایا اور کافی دیر حوریہ کے سر، ہاتھوں اور پیروں پر باری باری ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرتا رہا۔ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ باہر گیا اور اس بار چائے کے ساتھ انڈا ابال کر لایا۔ حوریہ آنکھیں موندے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔

"حور۔ اٹھیں کچھ یہ کھالیں پھر میڈیسن دوں گا آپ کو۔" اس نے حوریہ کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ وہ خاموشی سے اس کی بات سن کر اٹھی۔

حمائل نے اسے اپنے ہاتھوں سے انڈا کھلایا اور چائے پلائی۔ پھر میڈیسن دے کر واپس لٹا دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ فکر مند تھا حوریہ کے بارے میں۔ حوریہ کی یہ حالت دیکھ کر، وہ اسے کچھ دیر کے لیے اس سب سے دور رکھنا چاہتا تھا۔ مگر اس کے دل میں خدشہ بھی تھا کہ کہیں حوریہ نہ سمجھے کہ وہ تے۔بی کو بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔

وہ کمرے میں چکر کاٹتے ہوئے سوچنے لگا کہ اسے حوریہ سے اس بارے میں بات کرنی چاہیے یا نہیں اور ابھی تو جانے اسے مرحا کے کتنے سوالوں کے جواب دینے ہوں گے۔

مگر وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ مرحا کے پاس موجود بات اسے زیادہ شاک پہنچانے والی ہے۔

www.novelsclubb.com

ناشتے کے وقت، ٹیبل پر حوریہ اور حمائل میں سے کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ مرحا نے وارث صاحب کے ساتھ ناشتہ کیا اور لاؤنج میں ہی بیٹھ گئی۔ کئی گھنٹے بعد حمائل روم سے باہر آیا اور خاموشی سے کچن کی طرف بڑھ گیا۔

حمائل۔۔۔حوری کیسی ہے؟"مرحا نے اسے کچن کی طرف بڑھتے دیکھ کر سوال"
۔کیا

۔بخار ہے۔"اس نے بغیر مڑے جواب دیا"

تم دونوں کا کوئی جھگڑا ہوا ہے کیا؟"وہ اب صوفے سے اٹھ کر حمائل کے پیچھے"
۔کچن میں آ گئی

۔نہیں۔"اس نے یک لفظی جواب دیا۔اور فروٹ نکال کر دھونے لگا"

تو پھر اچانک سے ایسا کیا ہوا ہے کہ وہ رات کو رو رہی تھی اور اب اسے بخار ہے؟""
۔اس نے قدرے سخت لہجے میں سوال کیا

حمائل نے سب کام چھوڑ کر اپنا رخ مرحا کی طرف کیا اور اسے دیکھا جو کہ اسے گھور
۔رہی تھی

www.novelsclubb.com

میرا اور حور کا کوئی جھگڑا نہیں ہوا اور ابھی میں حور کے لیے ملک شیک بنانے لگا" ہوں۔اس بارے میں فری ہو کر بات کریں گے۔"اس نے مرحا کے سر کو ۔تھپتھپا کر کہا۔تو اس نے اثبات میں سر ہلایا

۔تم پیو گی شیک؟"اس نے واپس اپنے کام کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے سوال کیا"

نو تھینکس۔ناشتہ کیا ہوا ہے اس لیے ابھی ضرورت نہیں۔"وہ لاؤنج کی طرف" ۔بڑھ ہوئے بولی

حمائل نے حوریہ کو شیک اور ٹوسٹ کے ساتھ ناشتہ کروایا اور پھر چیزیں ایک ۔طرف رکھتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گیا

حور۔مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"اس نے حوریہ کو مخاطب کرتے ہوئے" ۔سنجیدگی سے کہا

۔میں سن رہی ہوں۔"اس نے زکامزدہ آواز میں کہا"

حور۔یہ سب۔۔۔۔جو بھی ہے۔۔۔اس سب سے آپ کی طبیعت پر برا اثر پڑ رہا ہے۔میں چاہتا تھا کہ اس سب کو جلد از جلد ختم کیا جائے مگر ایسے آپ ٹینشن لیتی ہیں اور یہ آپ کے لیے سہی نہیں ہے۔"اس نے سنجیدگی سے حوریہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"حور دیکھیں مجھے آپ کی فکر ہے۔اگر آپ چاہیں تو ہم کچھ دیر کے لیے اس سب سے دور چلتے ہیں۔کہیں بھی۔"اس نے حوریہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے نرمی سے کہا۔

"نہیں حمائل اور وقت لیا تو شاید کسی اور کی جان بھی چلی جائے۔میں خود پر کنٹرول کرلوں گی۔۔۔میں کوشش کروں گی۔۔۔میں یہ کرلوں گی۔۔۔میں جانتی ہوں بس وہ رات کو یوں اچانک سب دیکھ کر ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا۔"اس نے حمائل کی طرف دیکھتے ہوئے منت کرنے والے لہجے میں کہا۔آواز بھرائی ہوئی،آنکھیں نم اور چہرے پر پریشانی کے آثار،حمائل کا اپنی حور کی حالت دیکھ کر دل زخمی ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔ٹھیک ہے۔آپ اپنی صحت پر کسی قسم کا کمپرومائز نہیں کریں گی۔تو"
۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے،اس کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا

۔میں آئندہ خیال رکھوں گی۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

۔وعدہ؟"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا تو حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا"

۔پکا؟"حمائل نے اسی انداز میں سوال کیا"

حوریہ کمال اپنی بات سے کبھی نہیں مکرتی۔"حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور"
۔حمائل اس کے انداز پر ہنس دیا

www.novelsclubb.com

حوریہ کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو فریش محسوس کیا۔وہ اٹھ کر کمرے سے باہر
جانے لگی جب اس کی نظر بالکونی پر گئی تو حمائل کو وہاں بیٹھے پایا۔وہ بھی بالکونی میں

آگئی اور حمائل کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گئی۔اس نے حمائل کو دیکھا جو جانے کن سوچوں میں گم تھا کہ اسے حوریہ کے آنے کا احساس نہ ہوا۔

حمائل۔"حوریہ نے اسے مخاطب کیا تو وہ چونکا۔"

آپ۔۔۔آپ جاگ گئی ہیں۔طبیعت کیسی ہے اب؟"اس نے حوریہ کو دیکھتے سوال کیا۔"

میں تو ٹھیک ہوں۔آپ پریشان لگ رہے ہیں۔سب ٹھیک ہے نا؟"اس نے حمائل کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھتے ہوئے سوال کیا۔"

نہیں۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا مگر حوریہ کو آج اس کی مسکراہٹ بناوٹی لگی۔"

حمائل شیر خان آپ مجھے اپنا محرمِ راز بنائیں۔میں آپ کو یقین دہانی کرواتی ہوں کہ آپ کو کبھی پچھتاوا نہیں ہوگا۔"اس نے نرمی سے حمائل کا ہاتھ تھامتے ہوئے،

اسی کے انداز میں اس کی بات دہرائی۔حمائل نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے ۔سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائے

آپ کو مجھ سے نفرت نہیں ہوتی حور؟"اس نے حوریہ کی طرف دیکھتے ہوئے" ۔سوال کیا

۔مجھے کیوں نفرت ہو گی آپ سے حمائل؟"وہ حیرانگی سے بولی"

آپ کے بابا کے قاتل نے پرورش کی ہے میری۔ایک قاتل سے اتنا گہرا تعلق" ۔ہے میرا۔"اس نے کہتے ہوئے نظریں پھیر لیں۔اس کی آنکھوں میں کرب تھا

حمائل میں نے آپ سے شادی کا فیصلہ صرف ایک آپشن کے طور پر کیا تھا۔میری" زندگی میں محبت یا شادی جیسی کسی چیز کی جگہ نہیں تھی۔مگر آپ کے ساتھ نے مجھے محبت سکھائی۔آپ نے اپنا کیا وعدہ ہمیشہ نبھایا۔آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہے۔ہر خوشی میں،ہر غم میں،ہر مشکل میں۔"اس نے حمائل کا ہاتھ مضبوطی

سے اپنے ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا۔ حمائل اسے بغور دیکھتے ہوئے سن رہا تھا۔ حوریہ کو سننا تو اسے ہمیشہ ہے اچھا لگتا تھا۔

"مجھے آپ کی عادت ہو گئی ہے حمائل اور عادت محبت سے بری ہوتی ہے۔ محبت میں تو شاید نفرت ہو سکتی ہے مگر عادت سے کبھی نہیں ہو سکتی۔" اس نے اپنی بھوری آنکھوں سے حمائل کی کالی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے محبت چھلک رہی تھی۔

"مجھے شرمندگی ہوتی ہے حور۔ آپ کا سامنا کرنا مشکل لگتا ہے۔" اس کی آنکھیں نم تھیں اور آواز بمشکل حوریہ تک پہنچ رہی تھی۔

"آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے حمائل۔ مجھے اپنے پہلے والے حمائل چاہیے۔ ہمیشہ ہنسنے والے، مجھے تنگ کرنے والے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو حمائل کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔

"آپ کو ایک واقعہ سناتی ہوں میں۔ سنیں گے؟" اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

۔آپ جانتی ہیں آپ کو سننا مجھے پسند ہے۔"حمائل نے مسکراتے ہوئے کہا"

فرعون نے اپنے دور میں خواب دیکھا جس کی تعبیر میں اسے بتایا گیا کہ ایک لڑکا"

پیدا ہو گا جو اس کا تخت الٹ دے گا۔تو فرعون نے اپنے سپاہیوں کے ذریعے ہر نئے

پیدا ہونے والے لڑکے کو قتل کروانا شروع کر دیا۔جب حضرت موسی کی پیدائش

ہوئی تو ان کی والدہ نے آپ کو سپاہیوں کی نظروں سے بچا کر،دریا میں بہا دیا۔اسی

دور میں ایک اور بچہ ایسا تھا،جس کی پیدائش کے بعد اس کی ماں نے اسے فرعون

کے سپاہیوں کی نظروں سے بچا کر ایک غار میں چھوڑ دیا۔اس بچے کا نام تھا

۔سامری۔"وہ سانس لینے کو رکی حمائل بغور اسے دیکھتے ہوئے سن رہا تھا

www.novelsclubb.com

حضرت موسی کو دریا میں فرعون کی بیوی نے دیکھا تو اسے وہ بچہ بہت پسند آیا اور"

فرعون سے کہہ کر اس بچے کو اپنے پاس رکھنے کی اجازت لے لی۔اس طرح

حضرت موسی کی پرورش فرعون کے گھر ہوئی۔جانتے ہیں سامری کے ساتھ کیا

۔ہوا؟"اس نے حمائل کی طرف دیکھ کر سوال کیا تو حمائل نے نفی میں سر ہلایا

سامری کی پرورش اس غار میں حضرت جبرائیل نے کی۔اس طرح دونوں بچے" فرعون کے غضب سے بچ گئے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔حمائل کے ہاتھ اب بھی حوریہ کے ہاتھوں میں تھے۔وہ اپنے ہاتھ سے اس کے ہاتھ کی پشت سہلا رہی تھی۔

حضرت موسی فرعون کے پاس پرورش پا کر بھی خدا کے نبی بنے۔مگر سامری" جسے حضرت جبرائیل نے پالا تھا،اس نے بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل کو اس کی عبادت پر لگا دیا اور حق کے راستے سے بھٹکایا۔"وہ کہہ کر کچھ دیر رکی حمائل کی کالی آنکھوں میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کیا تے۔بی کی پرورش میں کوئی کمی تھی؟نہیں، مگر وہ سامری تھے جنہیں بھٹکنا" تھا۔جب فرعون کی پرورش میں رہنے والا بچہ موسی بن سکتا ہے تو کیا آپ تے۔بی کے ساتھ رہ کر ایک اچھے انسان کیوں نہیں ہو سکتے؟"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے نرمی سے سوال کیا تو حمائل نے پر سکون مسکراہٹ سے اس کی طرف دیکھا۔

حضرت موسی کے واقعہ سے جہاں ہمیں اور بہت سے سبق ملتے ہیں وہاں یہ بھی" ایک سبق ہے کہ خدا چاہے تو فرعون کی پرورش میں موسی اور جبرائیل کی پرورش میں سامری بھی بن جاتے ہیں۔ضروری نہیں کہ کسی کے باپ،دادا یا چچا برے ہوں تو وہ شخص بھی برا ہو۔"اس کے لہجے کی نرمی ہمیشہ حمائل کو گھائل کرتی تھی۔ ۔اس کی باتوں سے حمائل کے دل کو ہمیشہ کی طرح سکون ملا تھا

حمائل مجھے آپ پر خود سے بھی زیادہ بھروسہ ہے۔ساری دنیا آپ کے خلاف" گواہی دے تو بھی حوریہ کمال آپ کو اپنے ساتھ کھڑی نظر آئے گی۔"اس نے حمائل کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔حمائل کے چہرے پر محبت بھری مسکان ۔ابھری

www.novelsclubb.com

حوریہ کمال جب بھی بولتی تھی حمائل بس خاموشی سے سنتا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ حوریہ ایک پل کے لیے بھی خاموش ہو،اس لیے وہ نہ سوال کرتا،نہ جواب طلب ۔کرتا،بس خاموشی سے اسے سنتا رہتا

اب آپ دوبارہ ایسی عجیب باتیں نہیں سوچیں گے۔تے۔بی کے ہر کام کا انجام" ان کے ساتھ ہے۔آپ کا ان سے تعلق آپ کو مجرم نہیں بنا سکتا۔"اس نے حمائل ۔کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا

۔جو آپ کا حکم۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو حوریہ مسکرا دی"

۔حمائل شیر خان کے لیے حوریہ کا ساتھ ہی مسکراہٹوں اور خوشیوں کا سبب تھا

۔ڈنر کے بعد حوریہ، حمائل اور مرحا لاؤنج میں بیٹھے تھے

حمائل اب تم بتاؤ گے کہ اس دن بیسمنٹ میں کیا کر رہے تھے تم دونوں؟"مرحا" ۔نے یاد آنے پر سوال کیا

۔نائٹ واک۔"اس نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا"

۔حمائل سیریس ہو جاؤ یار۔"اس نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے کہا"

ویسے ہی حور کو بیسمنٹ دیکھنی تھی۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو مرحا" ۔نے گھور کر اسے دیکھا اور پھر حوریہ کی طرف رخ کیا

حوری۔تم بتاؤ گی کیا؟"اس نے حوریہ کو مخاطب کرتے ہوئے سنجیدگی سے" پوچھا۔حوریہ نے حمائل کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ " کبھی تو بتانا ہی ۔پڑے گا کیوں نہ آج بتا دیا جائے۔"حمائل نے سرد آہ بھر کر مرحا کی طرف دیکھا

مرحا۔۔۔تے۔بی سیکرٹ کلر ہیں اور اسی سلسلے میں ہم بیسمنٹ میں گئے تھے۔"""
حمائل نے بے تاثر لہجے میں مختصر بات کی۔مرحا کے چہرے پر پہلے حیرت اور ۔آنکھوں میں نمی پھیلی۔پھر لبوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی

واؤ۔تے۔بی نے کتنی باتیں ہم سے چھپائی ہوئی ہیں۔ہر بار ایک نئے اور خوفناک" روپ سے سامنے آتے ہیں۔"اس کا لہجہ طنزیہ تھا مگر آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک سیلاب امڈ آیا۔حوریہ اور حمائل نے اسے حیرانگی سے دیکھا کیونکہ جو ری ایکشن وہ ۔دونوں ایکسپیکٹ کر رہے تھے، مرحا اس کی نسبت پر سکون تھی

جو بات پچھلے دو مہینوں سے میں نے اپنے دل میں چھپائی ہوئی ہے وہ اس سے" ۔زیادہ تکلیف دہ ہے۔"مرحا کی آواز بھرا گئی اور آنسو گالوں پر بہہ نکلے

۔کیا بات مرحا؟"حوریہ نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا"

ماما کی ڈیتھ بھی نیچرل نہیں تھی۔۔۔ہم سب کو دھوکے میں رکھا گیا ہے۔ماموں" کا بھی ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا۔۔۔جو بھی ہوا تے۔بی نے کیا تھا۔"اس نے بہتے آنسوؤں کو گالوں سے صاف کرتے ہوئے کہا۔حمائل کو لگا کسی نے آسمان اس کے ۔سر پر الٹ دیا ہے۔اس کی آنکھیں بھی بھر آئیں

مرحا۔۔۔یہ۔۔۔یہ تمہیں کس نے کہا؟"حمائل نے ہمت کرتے،اپنے" آنسوؤں پر ضبط کرتے ہوئے ہوچھا۔آنکھیں ضبط سے سرخ اور مٹھیاں بھینچی ۔ہوئیں تھیں

تم جانتے ہو میری عادت ہے کہ میں دروازہ سہی سے بند نہیں کرتی۔۔۔"اس" ۔نے سرخ ہوتی آنکھوں سے حمائل کو دیکھا اور بات بتانی شروع کی

۔۔۔۔۔۔۔۔عید کے دوسرے دن

مرحا تبریز صاحب سے حمائل اور حوریہ کے ساتھ گوجرانوالہ جانے کی اجازت لے کر اپنے روم میں آئی تو جگ میں پانی نہیں تھا۔وہ پانی لینے نیچے آئی۔پانی لے کر واپس جاتے ہوئے رئیسہ خان کی آواز نے اس کے قدم روک لیے۔مرحا کی عادت تھی کہ وہ دروازہ زور سے بند نہیں کرتی تھی اور اسی وجہ سے اسٹڈی کا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا۔

"تم حوریہ کو راستے سے ہٹا کیوں نہیں دیتے؟حمائل نے کبھی ہمارے سامنے زبان درازی نہیں کی اور اس لڑکی کے لیے کیسے بدتمیزی کرنے پر اتر آتا ہے؟"رئیسہ خان تبریز صاحب کو کہہ رہی تھیں۔مرحا کی آنکھیں حیرانی سے پھیل گئیں۔اس کے قدم جم گئے۔

"بھابھی نے مرتے وقت مجھ سے اپنے بچوں کی خوشیاں مانگی تھیں۔میں نے حمائل اور مرحا سے ان کی ایک محبت ان کی ماں کو تو چھینا تھا مگر اب حمائل کی دوسری محبت

کو نہیں چھین سکتا۔"ان کی سرد آواز مرحا کے کانوں پر کسی عذاب کی طرح پہنچی۔ مرحا کا دل اس اچانک ہوئے نئے ہونے والے انکشاف پر تڑپ گیا۔اس آنکھیں سے بے ساختہ آنسو ٹپک پڑے۔اس کا جسم ڈر سے کپکپانے لگا۔اس کی ماں کی موت طبعی نہیں تھی بلکہ ایک قتل تھا اور وہ اب تک اپنی ماں کے قاتلوں کے ساتھ رہ رہی تھی۔اور قاتل بھی کون۔۔۔اس کے سگے چچا۔۔۔اس کی ماں کو بھائی ۔کی طرح عزیز شخص۔یہ بات اس کے لیے ناقابل یقین تھی

اور اگر اس لڑکی نے تمہیں نقصان پہنچایا تو؟"رئیسہ خان کی آواز پھر سے ۔ابھری

www.novelsclubb.com

حوریہ کمال جتنی بھی تیز بن جائے وہ کبھی بھی تبریز شیر خان کی چالوں کا مقابلہ" ۔نہیں کر سکتی۔"ان نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا

تم رسک لے رہے ہو اسے زندہ رکھ کر۔اسے راستے سے ہٹانا ہی بہتر ہو گا۔""
رئیسہ خان کی آواز پھر سے ابھری۔مرحا دیوار کا سہارا لیے،ہاتھ میں مضبوطی سے
۔جگ کو تھامے تڑپ رہی تھی

تمہاری وجہ سے میں نے تمہاری دوست کی جان لی،احد کی جان لی اور تمہاری ہی"
وجہ سے بھابھی کی بھی جان لی۔مگر یہ میرا اور حوریہ کا مسئلہ ہے۔"ان کی آواز میں
۔اب غصہ تھا

مجھے جب بھی لگا کہ حوریہ مجھ تک پہنچنے والی ہے تو اسے اگلی سانس بھی لینے کا"
موقع نہیں دوں گا۔"تبریز صاحب کی آواز سے آج مرحا کو پہلی بار خوف آیا تھا۔
۔ایک سرد لہر اس کے پورے وجود میں بہہ گئی

تم بھابھی کا قتل میرے سر پر مت ڈالو۔وہ تم نے خود کو بچانے کے لئے کیا تھا۔"
کیونکہ بھابھی تمہاری حقیقت جان گئی تھیں کہ تم نے ان کے بھائی کو قتل کیا
۔ہے۔"ان نے سخت لہجے میں کہا

تم نے میری بہن ہو کر مجھے استعمال کیا تھا۔اگر تم میرا استعمال نہ کرتی تو نہ میں وہ" قتل کرتا اور نہ ہی بھابھی کو اپنی حقیقت پتہ چلنے پر مجھے انہیں راستے سے ہٹانا پڑتا۔ تمہاری وجہ سے ہی میں نے بھابھی کا قتل کیا تھا۔"ان کی آواز مزید اونچی ہوئی۔ مرحا کا دل زور سے دھڑکا۔وہ آنسو بہاتے ہوئے پلٹی اور کانپتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھائے۔اس کے لیے چلنا مشکل تھا مگر اس میں اور سننے کی ہمت نہیں تھی ۔

یہ مت بھولو تبریز شیر خان کہ تم پہلے سے قاتل تھے۔میں نے صرف اپنے کام" کے لیے ایک قاتل کو استعمال کیا تھا۔"ان کی سخت آواز سیڑھیوں پر چڑھتی مرحا کے کانوں میں پڑی تو اس کے قدم لڑکھڑائے اسے لگا کہ وہ گر جائے گی مگر اس نے ریلنگ کا سہارا لے کر اپنے کمرے کا رخ کیا۔وہ خوفزدہ ہو گئی تھی۔اسے لگ رہا تھا کہ اگر اب وہ یہاں رکی تو اسے بھی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔کیونکہ اس نے بھی اپنی ماں کی طرح تبریز شیر خان کے راز جان لیے تھے ۔

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حال

بات مکمل ہوتے ہی تینوں کے چہرے بھیگے ہوئے تھے۔حمائل نے آگے بڑھ کر مرحا کو اپنے سینے سے لگالیا تو اس کی سسکیاں بلند ہوئیں۔

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔یاحور کو۔۔۔کسی سے تو بات شیئر کرتی۔تم نے اکیلے کیسے اپنے دل پر اتنا بوجھ سہہ لیا۔"حمائل نے نم آواز میں کہا تو مرحا سیدھی ہوئی اور نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"میں ڈر گئی تھی۔۔۔ڈر گئی تھی کہ اگر تے۔بی کو پتہ چلا تو وہ مجھے بھی مار دیں گے اور اگر۔۔۔اگر تم دونوں کو بتا دیتی تو وہ تم دونوں کو بھی مار دیتے۔۔۔جب وہ ماما کو، جوان کی بہن سے بڑھ کر ان کی کیئر کرتی تھیں، مار سکتے ہیں تو ہم۔۔۔ہم کون ہیں ان کے سامنے؟ ہماری کیا اوقات؟"اس نے ہتھیلیوں سے بے دردی سے آنکھیں رگڑتے ہوئے کہا۔

میرے ہوتے ہوئے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے مرحا۔میں تم سے وعدہ" کرتا ہوں، تے۔بی کو زندہ رہتے ہوئے تڑپاؤں گا۔میں ہمارے اور حور کے ساتھ ہوئے ہر ظلم کا بدلہ لوں گا۔"اس نے مرحا کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔حوریہ کافی دیر مرحا کے پاس بیٹھی رہی۔اور اس کے جانے کے بعد جانے کتنی دیر حوریہ اکیلی وہاں بیٹھی رہی اور پھر اٹھ کر اپنے روم میں چلی گئی۔

حوریہ کو اب حمائل کو سنبھالنا تھا جیسے اس نے حوریہ کو اس کے برے وقت میں سنبھالا تھا۔اسے حمائل کے ساتھ کھڑے ہونا تھا جیسے وہ اس کے ساتھ ہر بار کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

تبریز صاحب آفس جانے کے لیے تیار ہو کر ناشتہ کرنے آئے تو زری ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھی۔ان نے پہلے زری کے کی چیئر کھنیچی زری بیٹھی، تو اپنی چیئر کھینچ کر بیٹھ گئے۔

آج آفس جا کر کچھ کام کروں گا اور لیگل پیپرز جو تیار کروانے کا کہا تھا دیکھوں گا۔" کل تم تیار رہنا۔میرا ارادہ ہے کل کانفرنس کر کے تمہیں انٹروڈیوس کرواؤں۔" ناشتہ کرتے ہوئے ان نے زری سے کہا جو کہ اب ان کے لیے کپ میں چائے انڈیل رہی تھی۔

آپ اس بارے میں ایک بار سوچ لیں۔"اس نے ٹوسٹ پر بٹر لگاتے ہوئے کہا" کیا سوچ لوں؟"ان نے چائے کا سپ لیتے ہوئے ابرو اٹھا کر پوچھا"

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا دنیا مجھے جانتی ہے یا نہیں۔آپ کی محبت ہے نا میرے ساتھ تو مجھے دنیا کی کوئی پرواہ نہیں۔"اس نے ناشتے سے ہاتھ روک کر مسکراہوئے کہا۔

میں چاہتا ہوں کہ دنیا تمہیں میری بیوی کے طور پر جانے۔ یہ فیصلہ میں نے سوچ"
۔ سمجھ کر کیا ہے عجلت میں نہیں۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا

۔میں نہیں چاہتی میری وجہ سے کوئی مشکل آئے آپ پر۔"وہ فکر مندی سے بولی"

تمہارے لیے تو میں اپنی جان، دولت اور شہرت سب لٹا سکتا ہوں۔"وہ محبت"
۔پاش نظروں سے زری کو دیکھتے ہوئے بولے تو وہ مسکرا دی

جب تک تم میرے ساتھ ہو مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔"ان نے زری کا ہاتھ"
تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ان کی آنکھوں میں محبت کی چمک روشن تھی۔زری کے
۔تبریز شیر خان کی آنکھوں کا سرد پن بدل کر محبت اور سکون کا تاثر بن جاتا

۔آئی لو یو سو مچ۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا"

۔ناٹ ایز مچ ایز آئی لو یو۔"ان نے ابرو اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا"

آئی اگری۔"زری نے مسکرا کر کہا تو تبریز صاحب نے فخریہ انداز میں کندھے
۔اچکائے اور سر کو ہلکا سا خم دیا

رات کی سیاہی دن کی روشنی میں بدل گئی۔آج صبح سے بارش ہو رہی تھی۔حمائل
بالکونی کے دروازے میں چیئر رکھ کر بیٹھا بارش کو دیکھ رہا تھا مگر اس کا ذہن کئی
سوچوں میں گم تھا۔یوں محسوس ہو رہا تھا کہ آسمان بھی حمائل شیر خان کے دل کے
زخم دیکھ کر رو رہا ہے۔حوریہ چائے بنا کر کمرے میں لائی۔حمائل کے ساتھ پڑی
۔چیئر پر بیٹھ کر ٹرے سائڈ ٹیبل پر رکھی اور ایک کپ حمائل کی طرف بڑھایا
۔تھینکس۔"اس نے کپ تھامے ہوئے کہا تو حوریہ نے مسکرا کر سر کو زرا خم دیا"
کتنا پیارا موسم ہے نا آج۔"حوریہ نے ہاتھ بڑھا کر دروازے سے باہر کیا تو بارش"
کے قطروں نے اس کے ہاتھ کو بھگونا شروع کر دیا۔وہ حمائل کا دھیان بٹانا چاہتی
۔تھی۔حمائل نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا

مجھے تو لگا آپ کہیں گے کہ میری حور سے پیار اتو نہیں۔"اس نے حمائل کو"
۔خاموش دیکھ کر کہا تو حمائل نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا

آہ حور، آپ جانتی ہیں کہ میں جھوٹ نہیں بولتا۔"وہ شرارتی مسکراہٹ سجا کر"
۔بولا اور چائے کا سپ لیا

استغفر اللہ، آپ کی باتیں سن کر لگتا ہے کیا کہ آپ نے مجھ سے پسند کی شادی کی"
۔ہوئی ہے۔"اس نے ابرو اٹھا کر مصنوعی غصہ کرتے ہوئے کہا

حمائل جان گیا تھا کہ حوریہ اتنی باتیں، اس کا موڈ بہتر کرنے اور اس کے دل کو
۔بہلانے کے لیے کر رہی ہے۔اسے حوریہ کو اپنی فکر کرتے دیکھ کر اچھا لگتا تھا

۔شادی اسی لیے تو کی تھی کہ آپ کو تنگ کر سکوں۔"اس نے کندھے اچکا کر کہا"

۔آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا حمائل۔"حوریہ نے ہنستے ہوئے کہا"

آپ فکر نہ کریں۔آپ کے ساتھ رہ کر کچھ نہ کچھ تو ضرور ہو جائے گا میرا۔"اس" نے ہنس کر کہا تو حوریہ نے اس کے کندھے پر ہلکا سا پنچ مارا۔حمائل نے ہمیشہ کی طرح کراہ کر حوریہ کی طرف دیکھا۔

آپ پنچ مارنے کی بجائے آئی لو یو کہہ کر بھی محبت کا اظہار کر سکتی ہیں۔یہ ظلم" ضروی ہے کیا؟"اس نے اپنے کندھے کو ہاتھ سے ملتے ہوئے معصوم سی صورت بنا کر کہا۔

میں تو ایسے ہی اظہار کرتی ہوں۔اب محبت میں کیا میرا پنچ بھی نہیں سہہ سکتے۔"" اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے حمائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

آہ حور،اب اتنی بھی محبت نہیں کہ خود پر ہونے والا تشدد چپ چاپ برداشت" کر لوں۔"اس نے حوریہ کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔حوریہ نے چائے کا سپ لیتے ہوئے اسے ایک گھوری سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

آپ کے لیے تو جان بھی حاضر ہے۔ایک بار مانگ کر تو دیکھیں۔"اس نے"
مسکراتے ہوئے حوریہ کی بھوری آنکھوں کو اپنی کالی آنکھوں کے حصار میں لیتے
۔ہوئے کہا

۔آزمالوں؟"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا"

آپ کو انکار کر سکتا ہوں کیا؟"اس نے ابرو اٹھا کر پوچھا تو حوریہ نے نفی میں سر"
۔ہلایا۔دونوں کے چہروں پر مسکراہٹیں پھیلی ہوئی تھیں

حمائل شیر خان، حوریہ کمال کی صحبت میں کچھ پل کے لیے واقعی بھول چکا تھا کہ وہ
۔کسی بات پر پریشان بھی تھا

www.novelsclubb.com

کانفرنس میں ملک کے بڑے بڑے میڈیا چینلز کے نمائندے شامل ہونے کے لیے آرہے تھے۔ سکیورٹی گارڈز ان سب کے کارڈز دیکھ کر اندر جانے دے رہے تھے۔

تبریز صاحب اس وقت کانفرنس کے لیے بیٹھے ہوئے تھے۔ بلیک پینٹ کوٹ میں اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ وہ میڈیا کے سامنے بولنے کو تیار تھے۔ ان کے ایک طرف، ان کے لائیر اور دوسری طرف زری براجمان تھی۔ بلو کلر کے سادہ سوٹ میں ملبوس، بال کمر پر پھیلائے، خوبصورتی سے تیار ہوئے، نفیس ڈائمنڈ سیٹ پہنے، زری واقعی میں مشہور بزنس مین تبریز شیر خان کی شریک حیات لگ رہی تھی۔ ان کی گود میں بلیک تھری پیس میں ملبوس ارمان بھی اپنے باپ کی طرح چھوٹا سا بزنس مین لگ رہا تھا۔

"آپ سب کے آنے کا شکریہ۔" تبریز صاحب نے مسکرا کر اپنے سامنے کرسیوں پر براجمان میڈیا کے نمائندوں کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

میں آج آپ سب کو کسی بہت خاص شخصیت سے انٹروڈیوس کروانا چاہتا ہوں۔"
آپ سب کو بہت دلچسپی تھی میری ذاتی زندگی کے بارے میں۔اکثر انٹرویو میں
بزنس کے بارے میں سوالات پوچھنے سے پہلے میری شادی اور فیملی کے بارے میں
سوالات کیے جاتے ہیں۔تو آج آپ سب کا انتظار ختم ہوا۔"ان نے مسکراتے
ہوئے بہت ہی پر سکون انداز میں میں کہا۔ہجوم سے سرگوشیاں بلند ہوئیں۔ان نے
۔ہاتھ اٹھاتے ہوئے خاموش رہنے کا کہا

لیٹ می انٹروڈیوس یو ٹو مائے وائف زری شیر خان اینڈ مائے سن ارمان شیر "
خان۔"ان نے مسکرا کر اپنے دائیں طرف بیٹھی زری کی طرف دیکھا تو زری بھی
۔مسکرا دی۔ہجوم سے سرگوشیاں بلند ہوئیں

اب آپ ایک ایک کر کے اپنے سوالات پوچھ سکتے ہیں۔"وہ دوبارہ سے میڈیا"
۔نمائندگان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولے

www.novelsclubb.com

سر آپ نے اپنی شادی اور فیملی کو اتنا خفیہ کیوں رکھا؟"پہلے نمائندے نے سوال"
۔کیا۔سرگوشیاں ابھی تک جاری تھیں

کچھ پرسنل وجوہات کی بنا پر مجھے یہ کرنا پڑا۔"ان نے مسلسل مسکراہٹ برقرار"
۔رکھتے ہوئے کہا

سر تو اب ایسی کیا وجاہات ہیں جن کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے اپنی وائف کو"
۔انٹروڈیوس کروایا ہے؟"ایک فی میل رپورٹر نے سوال کیا

مجھے ایک فی میل سے ہی ایسے سوال کی امید تھی۔آپ کا سوال مجھے پسند آیا ہے۔"
۔گڈ کوسچن۔"ان نے ہنستے ہوئے کہا، مختصر وقفہ لیا اور پھر بولے

میں نے اپنے بزنس کی پاور آف اٹارنی اپنی مسز زری شیر خان کے نام کرنے کا"
فیصلہ کیا تھا اور پھر سوچا کہ کیوں نہ انہیں انٹروڈیوس کروا کے آپ سب کو سرپرائز
۔دے دیا جائے۔"ان نے مسکرا کر جواب دیا

سر میں آپ سے اس سب سے ہٹ کر سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایم۔این۔اے" خالد ندیم کی ڈیتھ کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہیں گے؟ میڈیا میں جو باتیں ان کے بارے میں منظر عام پر آئی ہیں آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟" ہجوم میں سے ایک رپورٹر نے سوال کیا۔ تبریز صاحب نے ایم۔این۔اے کے نام پر پہلو بدلہ اور سامنے پڑے گلاس سے پانی پیا۔ انہیں اپنے تاثرات پر قابو پانا آتا تھا اور یہی ان کی خوبی تھی جس سے وہ اب تک اپنا دوسرا روپ لوگوں سے چھپانے میں کامیاب تھے۔

ایم۔این۔اے صاحب اور میں بزنس پارٹنرز تھے اور ہمارے تعلقات بھی اچھے" تھے مگر ہم نے کبھی بھی ایک دوسرے کی پرسنل لائف میں انٹرفیئر نہیں کیا۔ اور جہاں تک میڈیا کی بات ہے تو کہانیاں گھڑنا میڈیا والوں کا پسندیدہ کام ہے۔ خود میرے بارے میں کتنی بار ایسی غلط خبریں میڈیا پر دیکھنے کو ملی ہیں۔ میں یہی کہوں گا

www.novelsclubb.com

کہ میڈیا کو غلط خبریں اور خصوصاً ایسی خبریں جن کی تصدیق نہ ہو پھیلانے سے گریز کرنا چاہیے۔" ان نے بہت ہی پر سکون انداز میں جواب دیا۔

سر مگر۔۔۔" اسی رپورٹر نے پھر سے کچھ پوچھنا چاہا جب تبریز صاحب نے اس کی بات کاٹی۔

آپ کا ایک سوال سن لیا ہے اب باقیوں کو موقع دیں۔" ان نے کہتے ہوئے ایک" دوسرے رپورٹر کی طرف اشارہ کیا اور توجہ سے اس کا سوال سننے میں مصروف ہو گئے۔

گفتگو کا موضوع کب اور کیسے بدلنا ہے یہ تبریز صاحب ہی جانتے تھے۔ انہوں نے کب موضوع ایم۔این۔اے سے میڈیا اور اپنی طرف موڑا کسی کو اندازہ نہیں ہوا۔

اب ہجوم میں سے کچھ اور سوالات کیے گئے مگر وہ سب تبریز صاحب اور ان کے بزنس کے بارے میں پوچھے جا رہے تھے اور وہ مسکرا کر پر سکون انداز میں اپنے جوابات دے رہے تھے۔

حمائل لاؤنج میں بیٹھا، لیپ ٹاپ پر تبریز صاحب کی کانفرنس دیکھ رہا تھا۔ حوریہ اور مرحا دونوں باہر لان میں تھیں۔ حمائل کے ایک کان میں ائیر پوڈ لگا ہوا تھا جس سے شاید وہ کسی کے ساتھ رابطے میں تھا۔

"تمہارا بہت بہت شکریہ وانیہ۔ میں تمہارا فیور ضرور لوٹاؤں گا۔" اس نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا۔ حوریہ جو مرحا کے ساتھ لاؤنج میں داخل ہو رہی تھی وانیہ کے نام پر اس کے قدم وہیں تھم گئے۔ مرحا لاؤنج میں داخل ہو کر اس صوفے کی طرف بڑھی جس پر حمائل بیٹھا تھا۔ اس کی پشت لاؤنج کے دروازے کی طرف تھی شاید اسی وجہ سے وہ ان دونوں کے آنے سے بے خبر تھا۔

کیا ہوا حوری تم وہاں کیوں رک گئی ہو؟"مرحا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اسے"
۔مخاطب کرتے ہوئے پوچھا مگر وہ جواب دیے بغیر وہاں سے چلی گئی

۔کیا ہوا؟"حمائل نے مرحا کو پوچھا تو اس نے کندھے اچکا کر نفی میں سر ہلایا"

۔میں دیکھتا ہوں۔"وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا"

حوریہ اپنے کمرے میں آ کر زور سے دروازہ بند کیا اور پھر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے
۔جا کر کھڑی ہو گئی

۔کیا وہ وانیہ کا نام ہی لے رہے تھے؟"وہ آئینے میں خود کو دیکھ کر مخاطب ہوئی"

۔انہیں کام بھی تو ہو سکتا ہے نا۔"اس کے دل سے آواز آئی"

مگر کیا دنیا میں وانیہ کے علاوہ کوئی نہیں رہ گیا؟اور مجھے کیوں نہیں بتایا؟"اس"
نے دل کو خاموش کروایا۔حوریہ کو دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو اس نے ڈریسنگ کا
دراز کھول کر اس میں ہاتھ مارنا شروع کر دیے جیسے کچھ تلاش کر رہی ہو۔حمائل

قدم قدم چلتا اس تک پہنچا اور ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوا اور حوریہ کو دیکھا۔

"کیا ڈھونڈ رہی ہیں؟ کیا کچھ کھو گیا ہے۔" اس نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ حوریہ نے بنا اس کی طرف دیکھے پہلا دراز زور سے بند کیا اور بغیر حمائل کی طرف دیکھے اب دوسرا دراز کھولا اور اس میں بھی چیزیں آگے پیچھے کرنے لگی۔

حمائل جان گیا تھا کہ وہ غصے میں ہے مگر اسے غصہ کس بات پر ہے یہ اس کو معلوم نہیں تھا۔ اس نے لیپ ٹاپ کو ڈریسنگ پر رکھا۔ حوریہ نے دوسرا دراز بھی زور سے بند کیا۔

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کہ وہ تیسرا دراز کھولتی۔ حمائل نے آگے بڑھ کر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

"کیا ہوا ہے؟ کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے؟" اس نے حوریہ کے چہرے پر آتی لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

جائیں اس وانیہ سے ہی پوچھیں۔ جس کا شکریہ ادا کر رہے تھے اور جو آپ کو فیورز" دے رہی تھی۔" وہ اپنے ہاتھ حمائل کے ہاتھوں سے چھڑوا کر بیڈ کی طرف پلٹی ۔جب حمائل نے اس کی کلائی تھام کر اسے روکا

آپ نے غصہ کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھا کیوں نہیں کہ میں اس سے کیا بات" کر رہا تھا؟" اس نے حوریہ کی طرف دیکھتے ہوئے نرمی سے پوچھا جو کہ اسے گھور ۔رہی تھی

جو بھی بات کر رہے تھے۔ آپ جانتے ہیں مجھے وہ اچھی نہیں لگتی۔" اس نے منہ" ۔بناتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

مجھے کام تھا اس سے اور میں جانتا تھا کہ وہ یہ کام اچھے سے کر لے گی۔" نے" ۔کندھے اچکا کر کہا

آپ مجھے بتاتے میں آپ کا کام کر لیتی۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ آپ کو پسند بھی" ۔کرتی ہے اور مجھے وہ اچھی نہیں لگتی۔" اس کے لہجے میں ناراضگی تھی

آہ حور، وہ بری لڑکی تو نہیں ہے۔اب اگر وہ مجھے پسند کرتی ہے تو اس میں اس کا کیا" قصور۔میں ہوں ہی اتنا ہینڈسم اور خوب رو، مجھ پر تو کسی کا بھی دل آسکتا ہے سوائے ۔آپ کے۔"اس نے بے حد سنجیدگی سے کہا تو حوریہ کا دل کیا کہ اپنا سر پیٹ لے

اور یہ کس نے کہہ دیا کہ آپ ہینڈسم اور خوب رو ہیں؟"اس نے ابرو اٹھاتے" ۔ہوئے سوال کیا

سب کہتے ہیں۔آپ چاہتی ہیں تو ابھی وانیہ کو کال کر کے پوچھ لوں؟"اس نے" ۔پینٹ کی جیب سے فون نکالتے ہوئے کہا

اس وانیہ کی بچی کو تو بعد میں دیکھوں لوں گی۔پہلے آپ بتائیں کیا کام کیا ہے اس" ۔نے آپ کے لیے؟"اس نے حمائل کے ہاتھ سے فون جھپٹتے ہوئے پوچھا

آرام سے بیٹھ جائیں پھر بتاتا ہوں۔ایسے ہی مجھ معصوم پر شک کرتی ہیں۔"وہ اس" ۔کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بیٹھا اور اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا

معصوم اور آپ۔استغفراللہ۔"وہ سوچتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گئی تو حمائل"
۔نے اسے بات بتانا شروع کی

۔۔۔۔ایک دن پہلے

حمائل بالکونی میں بیٹھا کسی سوچ میں گم تھا۔کچھ سوچ کر اس نے ایک نمبر نکالا اور
۔کال ملائی۔ایک دو رنگ کے بعد دوسری طرف کسی نے فون اٹھایا

حمائل شیر خان۔آج اتنے عرصے بعد تم نے مجھے کیسے یاد کر لیا؟"فون سے ایک"
۔لڑکی کی آواز ابھری

۔کام ہے تم سے مجھے اگر تم کر سکو تو؟"اس نے سنجیدگی سے سوال کیا"

مجھے امید تھی کہ تم نے ضرور کسی کام کے لیے ہی فون کیا ہو گا۔"طنز کرتی ہوئی"
۔آواز فون سے ابھری

۔تم کام کرو گی یا نہیں؟"اس نے پھر سے سوال کیا"

۔کام بتاؤ۔"دوسری طرف سے آواز ابھری"

تم لاہور میں ہو آج کل تو کیا تم کل ہونے والی تے۔بی کی کانفرنس میں جاسکتی"

۔ہو؟"اس نے کچھ سوچ کر سوال کیا

۔میں کیسے جاسکتی ہوں؟"دوسری طرف سے آواز ابھری"

تمہارا خالہ زاد کزن جو کافی مشہور نیوز رپورٹر ہے اس کے ساتھ۔"اس نے"

۔سنجیدگی سے جواب دیا

تم کام بتاؤ کیا کرنا ہے۔میں اس سے کہوں گی وہ کر دے گا۔وہ میرا ہر کام کر دیتا"

۔ہے۔"دوسری طرف سے لڑکی نے جواب دیا

بس اتنا سا کام ہے کہ کل کانفرنس میں تے۔بی سے ایم۔این۔اے کی موت کے"

بارے میں سوال پوچھنے ہیں۔"اس نے کہا۔اس کے چہرے پر پریشانی اور غصے کے

۔ملے جلے آثار تھے مگر لہجہ نارمل تھا

۔کیوں؟"دوسری طرف سے سوال کیا گیا۔حمائل نے سرد آہ بھری"

۔یہ لڑکی اتنے سوال کیوں کرتی ہے؟"اس نے دل میں سوچا"

وجہ کو چھوڑو بس یہ سوال ضرور ہونا چاہیے۔اور میرا نام مت لینا اپنے کزن کے "

۔سامنے یا کسی کے بھی سامنے۔"اس نے کہا

۔اوکے۔ہو جائے گا تمہارا کام۔"دوسری طرف سے آواز ابھری"

۔بہت بہت شکریہ۔"اس نے مسکرا کر کہا"

۔کام ہو جائے پھر شکریہ کہنا۔"لڑکی کی آواز ابھری"

www.novelsclubb.com

۔حمائل نے کال بند کرتے ہوئے ایک پر سکون سانس فضا کے سپرد کیا

۔۔۔۔۔۔۔حال

ایم۔این۔اے کے بارے میں سوال کرنے کی وجہ؟"اس نے نا سمجھی میں سوال"

۔کیا

میں تے۔بی کاری ایکشن دیکھنا چاہتا تھا مگر انہوں نے بہت اچھے سے بات بدلی اور" ۔رپورٹر کو چپ کروادیا۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

جو بھی ہے مگر اب آپ اس وانیہ سے کام نہیں کروائیں گے۔"اس نے حمائل کو" ۔گھورتے ہوئے کہا

آپ کہتی ہیں تو نہیں کرواؤں گا مگر وانیہ میری بیسٹ فرینڈ ہے حور۔پہلی بار آپ" سے ملنے پر اس نے جو بھی کہا وہ صرف آپ کو تنگ کرنے کے لیے تھا اسی وجہ سے میں نے اسے کچھ نہیں کہا تھا۔کوئی محبت نہیں کرتی وہ مجھ سے اور جہاں تک اس کے ایٹیٹیوڈ کی بات ہے اس کی نیچر ایسی ہے۔"اس نے نرمی سے کہا تو حوریہ نے ۔آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا

بہت اچھی ہے نا وہ تو اسی سے شادی کر لیتے۔مجھ سے کیوں کی؟"اس نے منہ" ۔بناتے ہوئے کہا

وہ اچھی لڑکی ہے مگر وہ حوریہ کمال نہیں ہے۔اس کا اور آپ کا کوئی مقابلہ نہیں۔"
آپ میری محبت ہیں۔جو میرے دل میں آپ کا مقام ہے وہ میں نے نہ کبھی کسی کو
دیا ہے،نہ ہی کسی کو دے سکتا اور نہ ہی آئندہ کبھی دوں گا۔"اس نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"سچی؟"حوریہ نے مسکرا کر پوچھا۔

"مچی۔"حمائل نے ہنستے ہوئے کہا تو حوریہ بھی ہنس دی۔اس شخص کے لیے حوریہ
کمال واقعی میں بہت اہمیت رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

حوریہ لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہی تھی جب اس کے فون پر بیل ہوئی۔سکرین پر
ابھرتا نام دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"کیسے ہو سارم؟"حوریہ نے کال ریسیو کرتے ہوئے سوال کیا۔

میں ہمیشہ کی طرح خوبصورت اور ہینڈسم۔تم سناؤ؟"اس کی شرارت بھری آواز"
۔ابھری

ٹھیک۔اب میں تو تمہاری طرح اپنی تعریف نہیں کر سکتی اس لیے۔۔۔"اس"
۔نے مسکراتے ہوئے ابرو اچکائے۔سارم کا قہقہ بلند ہوا

تم لوگ لاہور نہیں آتے کیا؟اتنی دور چلی گئی ہو کہ ملنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔""
۔اس نے منہ بناتے ہوئے سوال کیا

۔کیوں یاد آرہی ہے میری تو آ کے مل جاؤ؟"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا"

ہاں،جب باتیں شیئر کرنے یا تنگ کرنے کے لیے کوئی نہیں ملتا تب بہت یاد آتی"
۔ہے۔"اس نے سنجیدگی سے کہا

ابھی تو آنے کا کوئی پلان نہیں ہے۔تم وقت نکال کے اس ویک اینڈ آجانا۔"اس"
۔نے مسکراتے ہوئے کہا

چلو دیکھوں گا۔۔۔اور ہاں حوری مجھے یاد آیا میں نے تے۔بی کے بارے میں" ۔پوچھنے کے لیے فون کیا تھا۔"سارم نے کچھ یاد آنے پر تجسس سے کہا

۔کیا؟"اس نے بھی حیرت سے سوال کیا"

وہ تے۔بی میرڈ ہیں۔۔۔مجھے تو ابھی نیوز پر ان کی کانفرنس دیکھ کر پتہ" ۔چلا۔۔۔ تمہیں پتا تھا کیا؟"اس نے تفصیل بتاتے ہوئے تجسس سے پوچھا

ہاں ابھی کچھ منتھ پہلے پتہ چلا تھا۔تے۔بی نہیں چاہتے تھے اس بارے میں کسی" سے شیئر کرنا۔اسی لیے میں نے بھی کسی سے بات نہیں کی۔"اس نے تفصیل ۔بتاتے ہوئے کہا

سہی۔اچھا ایک اور بات کرنی تھی۔میں نے مرحا سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا" ہے۔۔۔مگر میں پہلے اس سے بات کرنا چاہوں گا۔دیکھتا ہوں گوجرانوالہ کا چکر لگاؤں یا پھر اگر تم لوگوں کا کوئی ارادہ ہو ایہاں آنے کا تو بتا دینا تاکہ میں اس سے مل سکوں۔"اس نے پرجوش انداز میں بتایا۔حوریہ تبریز صاحب کے بارے میں زیادہ

www.novelsclubb.com

بات نہیں کرنا چاہتی تھی اور سارم نے یہ بات محسوس کر لی تھی۔اس لیے مزید ۔اس بارے میں سوال کیے بغیر بات بدل دی

"اچھا۔۔۔واقعی۔۔۔مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ تم نے فیصلہ کر لیا ہے۔تمہیں پتا ہے مرحا کتنی خوش ہو گی یہ جان کر؟"اسے سارم کی بات سن کر دلی سکون ملا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ مرحا اس وقت ذہنی ٹینشن سے گزر رہی ہے اور اسے شدت ۔سے کسی کے ساتھ کی ضرورت ہے

"پتا نہیں۔۔۔مشکل فیصلہ تھا مگر شاید اسے میرا ہی ہونا ہے۔خدا نے اس کی دعائیں سن لی ہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔اس نے آنکھیں بند کیں اور ایک پل کو اس کے سامنے مسکراتی ہیزل آنکھیں آئیں جنہیں اس نے فوراً سے جھٹک دیا اور پھر کالی مسکراتی نم آنکھیں سامنے ابھری، جن میں کسی درد کے آثار ۔نظر آتے۔اس نے مسکراتے ہوئے آنکھیں کھول دیں

تمہیں پتا ہے خدا کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں۔ میری مثال ہی لے لو۔ میں نے" کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں شادی کروں گی اور نہ ہی حمائل سے شادی کرنے کا ارادہ تھا۔ مگر خدا نے انہیں میرے لیے چنا ہوا تھا۔ اب میں جب جب حمائل کو دیکھتی ہوں تو خدا کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھ سے شادی کا فیصلہ کروایا۔ پتہ ہے سارم مجھے لگتا ہے کہ میں جتنا بھی خدا کا شکر ادا کروں وہ کم ہے۔" یہ بات کرتے ہوئے حوریہ کی آنکھیں خوشی سے بھیگ گئیں۔ اس کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آئی۔

یہ تو ہے۔ خدا کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں۔" وہ اس کی بات سے متفق ہوتے" ہوئے بولا۔

پھر دونوں کتنی دیر چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے رہے۔ سارم کی زندگی میں حوریہ اور حوریہ کی زندگی میں سارم کی جو اہمیت تھی اس سے سب ہی واقف تھے۔ شہریار

www.novelsclubb.com

صاحب اکثر سارم کو کہا کرتے تھے کہ "حور یہ تمہارا رائٹ ہینڈ ہے اور تم اس کا۔"
۔اور ان کی یہ بات سو فیصد صحیح تھی

تبریز صاحب آج پہلی بار زری اور ارمان کو لے کر منزل شیر خان آئے۔ان کے اپنے گھر۔ تبریز صاحب لاؤنج میں صوفے پر براجمان تھے۔ سامنے ٹی۔وہ پر نیوز چل رہیں تھیں مگر ان کا دھیان کہیں اور تھا۔زری بھی ارمان کو سلا کر لاؤنج میں
۔ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی

۔کیا سوچ رہے ہیں؟"زری نے ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا"

اس ویک اینڈ پارٹی ارینج کروانے کا سوچ رہا ہوں۔"زری کی آواز پر وہ خیالوں کو"
۔جھٹکتے ہوئے بولے

۔کیسی پارٹی؟"اس نے مسکرا کر تجسس سے پوچھا"

ہماری شادی بالکل سادہ سی ہوئی تھی۔ہر لڑکی کی طرح تمہاری بھی شادی کے بارے میں کتنی خواہشات ہوں گی۔تو سوچ رہا ہوں پارٹی آرینج کروں۔تمہاری خوشی میں،اپنی خوشی میں اور ہماری فیملی کی خوشی میں۔"ان نے زری کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے پیار سے کہا۔

"آپ ایسا کیوں سوچتے ہیں؟میں نے آپ سے کبھی کوئی شکوہ کیا ہے کیا؟"اس نے تبریز صاحب کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا۔

"تم نے کبھی شکوہ نہیں کیا مگر میں تمہیں ہر خوشی دینا چاہتا ہوں چاہے اس کے لیے مجھے تمہارے لیے اپنی ساری دولت بھی لوٹانی پڑے۔میں اپنی خوشی سے پارٹی ارینج کرنا چاہتا ہوں۔"ان نے محبت بھرے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی۔"زری نے مسکراتے ہوئے کہا اور تبریز صاحب کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

چلو شاباش، تم جا کر ریسٹ کرو۔ تمہاری طبیعت آج کچھ ٹھیک نہیں تھی۔"ان"
نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے اٹھی اور کمرے
۔میں چلی گئی

وہ لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے جب ان کا فون بجا۔ان نے ٹی وی میوٹ
۔کرتے فون اٹھایا

۔کیسے ہو تبریز؟"رئیسہ خان کی آواز ابھری"

میں ٹھیک۔آپ سنائیں کیسے یاد کیا؟"ان نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے"
۔کہا

www.novelsclubb.com

۔میں ٹھیک ہوں مگر مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہے۔"وہ طنزیہ انداز میں بولیں"

مطلب میں سمجھا نہیں۔"ان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے حیرت سے سوال"
۔کیا

۔تم اپنی ساری کمپنی زری کے حوالے کیسے کر سکتے ہو؟"ان کی لہجے میں غصہ تھا"

۔بیوی ہے وہ میری۔ حق رکھتی ہے۔"ان نے پر سکون انداز میں جواب دیا"

وہ لڑکی جس کا کوئی خاندان نہیں۔تم اپنی پوری کمپنی اس کے سپرد کر رہے ہو۔"

حمائل سے کیا مسئلہ ہے؟"وہ سوال کر رہیں تھیں اور وہ بھی تبریز شیر خان سے۔

۔ایسی گستاخی

میری کمپنی، میری بیوی، میری مرضی۔میں کسی دوسرے تیسرے کو حق نہیں"

۔دیتا کہ وہ مجھے بتائے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے کیا نہیں۔"وہ سرد لہجے میں بولے

۔تم اس کی محبت میں اندھے ہو چکے ہو۔"وہ ضبط سے بولیں"

کہہ کون رہا ہے جس نے ایک مرد کے پیچھے دو لوگ قتل کروا دیے، مگر پھر بھی"

۔اس شخص نے چھوڑ دیا۔"ان نے طنز کیا تھا اور یہ طنز کا تیر سیدھا نشانے پر لگا تھا

رئیسہ خان لاجواب ہو گئیں۔گلے میں آنسوؤں کا گولہ پھنسا۔آنکھیں نم ہوئیں اور ان نے فون بند کر دیا۔تبریز شیر خان کتنی ہی دیر فون کی سکرین گھورتے رہے اور ۔پھر ایک طرف رکھتے دوبارہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گئے

آج صبح ہی ناشتے کے بعد حمائل نے حوریہ اور مرحا کو گھر کے ایک خالی کمرے میں بلایا۔وہ دونوں کچھ دیر میں وہاں آ گئیں۔وہ کمرہ گوجرانوالہ شفٹ ہونے کے بعد حوریہ نے سٹڈی روم کے طور پر سیٹ کیا تھا مگر اب تک اس میں کوئی کام نہیں کیا ۔تھا

www.novelsclubb.com

حوریہ اور مرحا کمرے میں آئیں تو حمائل کھڑکی کی طرف رخ کیے کھڑا تھا۔وہ دروازہ کھلنے کی آواز پر مڑا اور ان دونوں کو کمرے میں موجود لانگ صوفہ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔دونوں خاموشی سے بیٹھ گئیں تو حمائل بھی ٹیبل کے پیچھے پڑے صوفے ۔پر بیٹھ گیا۔وہ کافی سنجیدہ نظر آ رہا تھا

انتقام۔۔۔میں تے۔بی سے ان کی ہمیں دی گئی ہر تکلیف کا انتقام لینا چاہتا ہوں۔"
میں جانتا ہوں کہ ہمیں قانون کے ذریعے انہیں سزا دلوانی چاہیے۔مگر۔۔۔"
۔حمائل نے سنجیدگی سے کہنا شروع کیا

میں چاہتا ہوں کہ انہیں قانون کے حوالے کرنے سے پہلے شدید اذیت سے"
گزاروں۔اتنا کہ وہ اس کرب سے گزریں جس سے ہم اور باقی لوگ جنہیں ان
نے نقصان پہنچایا ہے،وہ سب لوگ گزرے ہیں۔۔۔اپنے پیاروں کو کھونے کی
اذیت۔"اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ حوریہ کو ایک پل کے لیے وہ اپنا حمائل نہ
۔لگا،نرم دل،حساس اور خوش گفتار

www.novelsclubb.com

کچھ بھی کریں مگر میں کسی کی جان لینے کے حق میں کبھی بھی نہیں ہوں۔"حوریہ"
۔نے اس کی بات سن کر کہا

بے فکر رہیں۔ہم کسی کی جان نہیں لیں گے۔"اس نے پر سکون لہجے میں جواب"
۔دیا

پھر۔۔۔کیا آپ کے پاس کوئی پلان ہے؟"اس نے سوال کیا تو حمائل نے اثبات" ۔میں سر ہلایا

پتا ہے تے۔بی کی کمزوری کیا ہے؟ان کی خود اعتمادی۔ان کا اکیلا پن۔وہ اپنے" ارد گرد بہت کم لوگوں کو رکھتے ہیں۔انہیں لگتا ہے کہ وہ اکیلے ہی کافی ہیں اور انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"اس نے سوال کیا اور پھر خود ہی جواب دیا۔حوریہ اور ۔مرحا غور سے اسے سن رہیں تھیں

اگر مجھ سے کوئی پوچھے کہ تے۔بی کے لیے سب سے اہم کیا چیز ہے تو شاید ان کی" فیملی ہی ہو۔اور اگر ان کی فیملی کو ایک طرف رکھ کر یہی بات میں آپ سے پوچھوں کہ تے۔بی کے لیے اہم کیا ہے تو آپ کا کیا جواب ہو گا؟"اس نے دوبارہ ۔سوال کیا

بزنس۔۔۔تے۔بی کی پہلی محبت۔۔۔پہلی نہیں دوسری محبت ان کا بزنس۔"" ۔مرحا نے اس کے سوال کا جھٹ سے جواب دیا

کوریکٹ۔۔۔ہم تے۔بی کے بزنس کو نقصان پہنچا کر اپنے بدلے کی شروعات" کر سکتے ہیں۔ایک دھماکے دار آغاز۔"وہ سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے آخر میں مسکرایا۔آج اس کی مسکراہٹ بھی سیکرٹ کلر کی طرح شیطانی لگ رہی تھی۔

۔سب سہی تو کہتے تھے کہ وہ تبریز شیر خان جیسا ہے

تو کیا پلان ہے؟"حوریہ نے تجسس سے پوچھا تو مرحانے بھی متجسس نگاہوں سے" ۔اس کی طرف دیکھا

آپ کو کیسا لگے گا اگر راتوں رات آپ کی کمپنی جل کر راکھ ہو جائے اور آپ چاہ" کر بھی کچھ نہ کر سکیں۔"اس نے مسکرا کر ابرو اٹھاتے ہوئے دونوں کی طرف ۔دیکھا۔تو حوریہ کے چہرے پر ایک فخریہ مسکراہٹ چھائی

میں جانتا ہوں کہ یہ کام ال لیگل ہے اس لیے میں آپ دونوں کو اپنا ساتھ دینے" ۔کے لیے فورس نہیں کروں گا۔"اس نے سنجیدگی سے کہا

آپ کو کیا لگتا ہے حمائل کہ پاکستان میں کوئی ایک بھی ایسا شخص ہو گا جس نے" کبھی کوئی ال لیگل کام نہ کیا ہو؟" حوریہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ابرو اٹھاتے سوال کیا تو حمائل نے نفی میں سر ہلایا۔

آپ کو یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ میں آپ کو اکیلے اتنا خطرناک کام کرنے دوں" گی۔" حوریہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

آپ کو کھونا نہیں چاہتا۔ آپ کی جان پر کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتا۔" اس" نے حوریہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے سوچا مگر کہا نہیں۔

ایسی بات نہیں ہے۔ میں بس نہیں چاہتا کہ اتنے رسکی کام میں آپ دونوں کو" انوالو کروں۔" اس کے چہرے پر فکر کے آثار واضح ہوئے۔ حوریہ بھی جانتی تھی کہ وہ اسے کیوں منع کر رہا ہے۔

آپ ہوں گے نا میرے ساتھ۔آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچ" سکتا۔"حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہلکا سا مسکرا دیا اور پھر سوالیہ نظروں سے مرحا کی طرف دیکھا۔

تے۔بی نے میرا اعتبار توڑا ہے اور جب آپ کا کوئی بہت قریبی آپ کا اعتبار توڑتا" ہے تو آپ زندگی بھر اس اذیت کو پہلے دن کی طرح محسوس کرتے رہتے ہیں۔میں بھی تے۔بی کو اذیت اور تکلیف میں دیکھنا چاہتی ہوں اور اس کے لیے میں بھی تم دونوں کے ساتھ اس پلان میں شامل ہوں۔"مرحا کی آنکھوں میں آنسو بہنے کو تیار تھے جنہیں اس نے بہت مشکل سے ضبط کیا ہوا تھا۔اس کی آواز بھی بھرا رہی تھی۔مگر اس نے اس پر بھی قابو پایا ہوا تھا

مرحا کو معلوم ہو گیا تھا کہ حوریہ ٹھیک کہتی تھی کہ انسان مضبوط تب ہوتا ہے جب اس کی زندگی میں کوئی حادثہ یا ٹریجڈی ہوتی ہے۔اس نے زندگی میں پہلی بار اپنے

www.novelsclubb.com

آنسوؤں پر قابو پایا تھا اور یہ احساس اسے واقعی میں سکون بخش رہا تھا۔ایک عرصہ ہو گیا تھا اسے چھوٹی چھوٹی بات پر سب کے سامنے روئے ہوئے۔

"وعدہ کرتے ہیں کہ جیسے پہلے ہر غم اور ہر مشکل میں ساتھ تھے۔ویسے ہی آئندہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔"حوریہ نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے۔حمائل اور مرحا نے اس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھے۔

"وعدہ۔"حمائل نے مسکرا کر کہا۔اب دونوں کا رخ مرحا کی طرف تھا

"وعدہ۔"مرحا نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

"اب پلان ترتیب دیتے ہیں۔"حمائل نے سنجیدگی سے کہا تو حوریہ اور مرحا بغور اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

تبریز صاحب اس وقت اپنے آفس میں موجود تھے۔ کھڑکی سے آتی سورج کی روشنی کمرے کو روشن کر رہی تھی۔ وہ فون ہاتھ میں پکڑے کچھ سوچ رہے تھے۔ پھر کسی کو کال ملائی، بیلز جاتی رہیں مگر کسی نے فون نہیں اٹھایا۔ کچھ دیر اور انتظار کیا ۔اور پھر سے کال ملا کر فون کان سے لگایا۔ کافی انتظار کے بعد فون اٹھا لیا گیا

ہیلو۔ حمائل کیسے ہو؟" تبریز صاحب نے خوشی سے سوال کیا۔ جب سے حمائل" گوجرانوالہ شفٹ ہوا تھا تبریز صاحب نے اس سے کبھی رابطہ نہیں کیا سوائے مرحا کے کڈنیپ ہونے کے وقت۔ وہ وارث صاحب سے فون پر اس کے بارے میں پوچھ لیا کرتے تھے۔ مرحا سے بھی بہت کم بات چیت ہوتی تھی یا پھر یہ کہنا بہتر ہو گا کہ مرحا کو ان کی حقیقت جاننے کے بعد ان کی محبت جھوٹی لگنے لگی۔ اسے ان کے وجود سے اور دوگلے رویے سے گھن آنے لگی۔ اسی وجہ سے وہ زیادہ تر ان کی کالز کو اگنور کیا کرتی اور بہت کم ریسیو کرتی، مختصر بات کے بعد فون بند کر دیتی اور ۔جانے کتنی دیر اکیلے میں رویا کرتی

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہوں۔"اس نے اپنے اندر کے غصے کو بمشکل دباتے ہوئے،اپنے لہجے کو"
۔نارمل کرتے ہوئے مختصر جواب دیا

وہ تبریز صاحب کی کال اگنور کرنا چاہتا تھا مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے،خود پر ضبط
۔کرتے ہوئے اٹھالیا

ابھی تک ناراض ہو کیا؟"ان نے لہجے میں نرمی اور محبت سموتے ہوئے پوچھا۔"
۔حمائل کے چہرے پر درد بھری مسکراہٹ پھیلی

ناراضگی کا حق کیا اس کے پاس اب بھی باقی تھا؟"اس نے دل میں سوچا۔ایک"
۔زخم گہرا ہوا۔آنکھوں میں پانی بھی آیا۔مگر اس نے اپنے جذبات کو جھٹکا

۔نہیں۔۔۔"اس نے یک لفظی جواب دیا"

تمہاری طرح ہوں نا میں۔۔۔غصے کا تیز۔۔۔جانتا ہوں اس دن میں،تم شاید صحیح"
تھے۔تمہارا اور مرحا کا حق بنتا تھا جاننے کا۔تم جتنے بھی غصے میں ہو مجھ سے ایسے

بات نہیں کرتے تھے مگر تم غصے میں تھے تو مجھے اپنے غصے پر قابو پانا چاہیے تھا۔۔۔کیا کیا جا سکتا ہے دونوں ایک دوسرے پر چلے گئے ہیں نا۔"ان نے نرمی سے کہتے ہوئے آخر میں ہنستے ہوئے کہا۔

کیسے یاد کیا؟"اسے ان کی باتیں اور لہجہ بناوٹی لگ رہا تھا اور اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل۔اس لیے بات بدلی تاکہ جلد از جلد فون بند کر سکے۔

وہ میں۔۔۔چاہتا ہوں کہ اب ناراضگی ختم ہو گئی ہے تو واپس آ جاؤ یا اگر چاہو تو میں اور زری خود تم سب کو لینے آ جائیں گے۔"ان نے پیار سے کہا۔حمائل نے ضبط کرتے ہوئے پیشانی مسلی۔

نہیں،اب آپ کی فیملی ہے۔آپ انہیں وہاں رکھیں یہ ان کا حق ہے۔"اس کا دل کر رہا تھا کہ کبھی اسی فون سے ہاتھ ڈال کر ان کا گلہ دبا لے اور آواز ہمیشہ کے لیے روک دے۔

www.novelsclubb.com

اتنا بڑا گھر ہے۔پہلے بھی تو رہتے تھے نا۔"ان کے لہجے کی مٹھاس کسی میٹھے زہر کی طرح تھی۔گھر واپس آنے پر اصرار کی سب سے اہم وجہ حوریہ کا نظروں سے اوجھل ہونا تھا۔اب وہ پہلے کی طرح حوریہ پر نظر نہیں رکھ پا رہے تھے اور یہ بات انہیں کافی الجھایا کرتی تھی۔

یہ تو ہے مگر ہر کسی کو پرسنل سپیس کی ضرورت ہوتی ہے اور ویسے بھی میں نے" لاہور میں گھر لے لیا ہے۔بس کچھ کام رہتا ہے اس کے بعد ہم بھی لاہور ہی شفٹ ہو جائیں گے۔"اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو پر سکون کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

جیسے تمہاری مرضی۔اگر مجھ سے کسی بھی طرح کی ہیلپ چاہیے ہو تو بتانا۔اور" میں نے نیکسٹ ویک پارٹی رکھی ہے۔تم لوگ نیکسٹ ویک فری تو ہو گے نا؟ پلیز ضرور آنا سب کے ساتھ۔میری ریکویسٹ سمجھ لو۔"ان کا لہجہ زرا سا ملتجی تھا۔

جی۔ہم فری ہیں اور ضرور آئیں گے۔"اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا"

میں انتظار کروں گا۔اور مرحا کو بھی بتا دینا۔اس کا نمبر بند آ رہا ہے میں نے ٹرائے" کیا تھا۔"ان نے نرم لہجے میں کہتے ہوئے الوداعی جملے کہے اور پر سکون ہو کر فون بند کیا۔اب انہیں کون بتائے کہ مرحا انہیں بلاک کر چکی ہے۔

تبریز صاحب کو حمائل کا لہجہ روکھا سا محسوس ہوا تھا مگر وہ یہی سمجھے کہ شاید ابھی تک ناراض ہے۔

حمائل کال بند کر کے لاؤنج میں آیا تو اس کے چہرے پر سنجیدگی اور تلخی کے آثار تھے۔

کیا ہوا حمائل؟سب ٹھیک تو ہے؟"حوریہ نے فکر مندی سے پوچھا۔مرحا بھی ان" دونوں کی طرف متوجہ ہوئی۔

سب ٹھیک ہے۔بس تے۔بی کی کال تھی۔"اس نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے مسکرا" کر کہا۔

"کیوں کال کی؟اب کون سا نیا ڈرامہ رچانا چاہتے ہیں؟"اس سے پہلے کہ حوریہ کچھ پوچھتی مرحا نے غصے سے پوچھا۔وہ کبھی نہیں جانتی تھی کہ ایک دن اسے ان کے نام سے بھی اتنی نفرت ہو جائے گی کہ سننا گوارا نہیں ہو گا۔

"اپنی شادی اناؤنس کی ہے۔اس سلسلے میں پارٹی ارینج کی ہے اور ہمیں خصوصی دعوت دی ہے۔"اس نے اکتائے ہوئے لہجے میں منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مرحا نے اوہ۔۔۔میں تو بالکل جانا نہیں چاہوں گی۔تم دونوں اپنا سوچ لو۔"بمشکل اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا اور ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"مرحا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا"اس نے سنجیدگی سے ہم سب جائیں گے مرحا۔تم بھی۔

"حوریہ نہیں جا سکتی حمائل۔میں ان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی کیوں کہ اگر وہ میرے سامنے آئے تو شاید میں اپنا ضبط کھو دوں اور اپنے غصے کو قابو نہ کر پاؤں۔"اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔اس کے لہجے میں شدت تھی،غصے اور تلخی کی

تم یہ تو جانتی ہو مجھ سے زیادہ غصے کا تیز کوئی نہیں ہے۔ مگر مرحا ہمیں کچھ دیر اپنے" غصے کو قابو کرنا ہو گا۔ تم بتاؤ اگر تم ادھر نہیں جاؤ گی تو وجہ کیا ہو گی؟ میرے پاس تو پھر ناراضگی ہے وجہ کے طور پر مگر تمہارے پاس ایسا کچھ نہیں ہے۔ ہمیں کچھ دیر اپنے جذبات اور غصے پر قابو پانا ہو گا۔ ورنہ تم جانتی ہو جو اتنے لوگوں کا قتل کر سکتا ہے اس کے لیے کیا ہماری جان معنی رکھتی ہو گی؟" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔ مرحا خاموش ہو گئی۔ اس کے پاس اسی سوال کا تو جواب نہیں تھا یا شاید تھا مگر اس کا اقرار تکلیف دہ تھا۔

اور ویسے بھی ہمارے پلان کے لیے یہ اچھا موقع ہے۔ لاہور جانے کا سولڈر یزن" آگیا ہے ہمارے پاس۔ اب ہم وہاں جا کر اپنے پلان پر عمل کریں گے۔" اس نے مرحا کی طرف دیکھ کر ابرو اچکائے۔

میں پوری کوشش کروں گی۔ مشکل ہے بہت یہ سب مگر میں کوشش کروں" گی۔" اس نے ہتھیلیاں ضبط سے بھینچتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

گڈ گرل۔بی سٹرانگ۔میں تمہارے ساتھ ہوں وعدہ کرتا ہوں آئیندہ کوئی" تکلیف تمہیں چھو کر بھی نہیں گزرے گی۔"اس نے مرحا کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو مرحا کے چہرے پر ایک زخمی مسکراہٹ ابھری۔حمائل کے پاس بھی اسے دینے کے لیے اب اور حوصلہ نہیں تھا کیونکہ ابھی اسے خود بھی اپنے آپ کو اس سامنے کے لیے تیار کرنا تھا۔

حمائل، مرحا اور حوریہ، وارث صاحب کے ساتھ صبح ہی گھر سے نکل گئے تھے اور اس وقت وہ منزل شیر خان کے گیراج میں گاڑی کھڑی کر کے باہر نکل رہے تھے۔تبریز صاحب کی فیملی اور رئیسہ خان ان کے استقبال کے لیے کھڑے تھے۔ لان میں ہر طرف ملازم شام کی پارٹی کی سجاوٹ اور باقی تیاریوں میں مصروف تھے۔

تبریز صاحب نے محبت سے بھرپور انداز میں مرحا کو سینے لگایا اور مرحا کا دل چاہا کہ وہ ابھی اس شخص کو اپنے ہاتھوں سے مار ڈالے اور اس کا چہرہ نوچے مگر کچھ معاملات میں انسان بے بس ہوتا ہے اور یہی حال اس وقت مرحا، حوریہ اور حمائل کا تھا۔

سب نے مل کر لنچ کیا جس کے بعد وہ تینوں ریسٹ کا کہہ کر روم میں چلے گئے کیونکہ اس وقت ان سب لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اپنے دل کے زخموں کو کھریدنے کے مترادف تھا۔

شام سے پہلے حمائل باہر گیا۔

اس وقت وہ سارم کے آفس میں اس کے سامنے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے، ٹیبل پر رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

"سارم" حمائل یار خیریت ہے کیا؟ جب سے آئے ہو خاموش ہو اور پریشان ہو؟ نے فکرمندی سے اسے مخاطب کیا جس کے چہرے پر واضع پریشانی تھی۔

سارم، کیا میں اپنا راز تمہیں بتا سکتا ہوں؟"اس نے نظریں ہاتھوں سے ہٹاتے" ۔سارم کو دیکھتے پوچھا

۔جیسا تم چاہو۔"اس نے ابرو اٹھاتے، کندھے اچکاتے کہا"

سارم۔۔۔میں اپنے دوستوں میں سب سے زیادہ اعتبار تمہی پر کرتا ہوں۔اسی" لیے اب جب میں بہت تکلیف میں ہوں تمہارے پاس آیا ہوں۔"اس نے پھر ۔سے سر جھکاتے کہا

سارم شہریار کسی کا اعتبار نہیں توڑتا۔"اس نے حمائل کی طرف سوالیہ نظروں" ۔سے دیکھا جیسے پریشانی کی وجہ پوچھ رہا ہو

سارم۔۔۔سیکرٹ کلر کو ڈھونڈ لیا ہے ہم نے۔۔۔۔اور یہ کہتے ہی برا لگ رہا ہے" کہ تے۔بی ہی سیکرٹ کلر ہیں۔"اس کا لہجہ لمحہ بھر میں بھرایا۔سارم کو حیرت کا جھٹکا لگا۔اس کی آنکھیں سوالیہ انداز میں پھیلیں۔جیسے یقین کرنا مشکل ہو۔اس نے ۔سوال کرنا چاہا مگر کر نہ سکا

ہاں سارم۔۔۔میرے لیے بھی یقین کرنا مشکل ہے مگر سچ کو جھٹلایا تھوڑی جا سکتا" ہے۔میں تم سے مدد لینے آیا ہوں۔کیا تم میری مدد کرو گے؟"اس نے پر امید نظروں سے سارم کو دیکھا۔

دوستوں کو انکار کرنا،دوستی کے اصولوں کے خلاف ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تم تے۔بی سے بدلہ لینے میں میری مدد کرو گے؟"اس نے سوالیہ انداز میں سارم" کی طرف دیکھا۔

بولو۔میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔"اس نے مسکراتے ہوئے،سوالیہ انداز" میں ابرو اٹھائے۔

چائے منگواؤ پھر پلان بتاتا ہوں۔"اس نے مدہم سا مسکراتے ہوئے کہا تو سارم" نے انٹر کام اٹھاتے چائے کا آرڈر دیا اور دونوں باتوں میں مصروف ہو گئے اور کچھ دیر بعد واپس گھر آ گیا۔

سارم کے آفس سے واپس آکر وارث صاحب اور تبریز صاحب کے ساتھ معاملات دیکھنے لگا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ تبریز صاحب کو اس کی ناراضگی کا ذرا بھی احساس ہو۔

پارٹی کے تھیم کے مطابق حوریہ وائٹ کلر کی میکسی میں ملبوس، بھورے بالوں کو کرل کر کے کمر پر پھیلائے، ہلکے سے میک اپ میں تیار کھڑی تھی۔جب حمائل ڈریسنگ روم سے باہر آیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر بال سیٹ کرنے لگا۔وہ وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔

"چلیں؟" بال بنانے کے بعد حمائل نے اس کی طرف مڑتے ہوئے مسکرا کر پوچھا تو حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا۔حمائل نے اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی تو حوریہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور دونوں باہر کی طرف بڑھے۔لاؤنج میں آتے ہی حوریہ کی نظر مرحا پر پڑی جو کہ وائٹ کلر کی شارٹ شرٹ اور شرارے میں، بالوں

www.novelsclubb.com

کو کرل کیے ہوئے، ہلکے سے میک اپ میں کسی پری کی مانند لگ رہی تھی۔ مگر اس پری کی آنکھوں میں درد تھا جو دیکھ کر حوریہ کو بھی تکلیف ہوئی۔

"تم ٹھیک ہو؟" مرحا کے پاس آتے ہی حوریہ نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

"پوری کوشش ہے کہ ٹھیک رہوں۔" اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے سرگوشی میں کہا تو حوریہ بے بسی سے اس کی طرف دیکھنے لگی کیونکہ اس وقت اس کے پاس بھی مرحا اور حمائل کی کسی تکلیف کا حل نہیں تھا۔ وہ تینوں اکٹھے لان میں آئے جہاں مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی۔ مگر حوریہ کو اپنی ماما اور شہریار انکل کی فیملی کے آنے کا انتظار تھا۔

"بابا۔۔۔ بابا" حمائل اور حوریہ باتوں میں مصروف تھے جب ارمان نے حمائل کو دیکھ کر بابا کی صدا بلند کی۔ حمائل کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ پھیلی۔ اس نے نیچے جھک کر ارمان کو اٹھا لیا اور اس کے گال کو انگلیوں سے پیار سے چھوا۔ ارمان

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جو کہ حمائل سے ملتے جلتے وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ کوٹ ملبوس کسی ننھے شہزادے کی مانند لگ رہا تھا۔

"میں بابا نہیں ہوں۔۔۔بھیا ہوں آپکا۔" اس نے ارمان کی چھوٹی سی ناک کھینچتے ہوئے کہا۔اس کی اور تبرہز صاحب کی شکلیں اتنی زیادہ ملتی تھیں کہ ارمان نے بھی اسے دور سے دیکھ کر بابا کہا۔حوریہ نے اس پیارے سے بچے کے ننھے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے باری باری بوسہ دیا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دیا۔حمائل کو یہ نظارہ بہت خوبصورت لگا۔حوریہ کا ارمان کو یوں پیار کرنا جو کہ اس کے بابا کے قاتل کا بیٹا تھا اور جس سے اس کا کوئی خونی رشتہ بھی نہیں تھا۔مگر وہ حوریہ کمال تھی اس کو خدا نے بہت بڑے دل سے نوازا تھا وہ کسی کے جرم کی سزا اس کے ساتھ جڑے لوگوں کو نہیں دیتی تھی۔

"سوری تمہیں تنگ تو نہیں کیا اس نے۔" زری کی آواز پر دونوں پلٹے۔حمائل نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

زری عمر میں حمائل سے شاید ایک دو سال ہی بڑی ہو گی۔اس وقت سلور کلر کی گاؤن میں ملبوس، بالوں کو اسٹائلش جوڑے میں مقید کیے ہوئے، گلے میں نفیس ڈائیمنڈ سیٹ پہنے کسی ملکہ کی طرح لگ رہی تھی۔اس کے ساتھ ہی تبریز صاحب بھی ان کی طرف بڑھے۔جو کہ وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس تھے۔

اپنے بابا کو دیکھ کر ارمان ان کی طرف لپکا تو انہوں نے اسے اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔

۔اس پل حوریہ کو اپنے بابا شدت سے یاد آئے مگر وہ خود پر ضبط کیے مسکراتی رہی

حوریہ کی فیملی کی کار آ کر رکی تو وہ فوراً سے اپنی ماما کی طرف بڑھی اور ان کے سینے

۔سے لگ گئی اور کتنی ہی دیر اسی طرح ان کے سینے سے لگی رہی

www.novelsclubb.com

بابا، لگتا ہے ہمیں کسی نے مس نہیں کیا۔"سارم نے شہریار صاحب کی طرف"

۔دیکھ کر شرارت بھرے انداز میں کہا تو حوریہ نم آنکھوں سے مسکرا دی

تمہیں بھول سکتی ہوں ٹارزن۔"اس نے اس سے ملتے ہوئے کہااور پھر شہریار" انکل اور سلمہ آنٹی سے۔حمائل اور مرحا بھی حوریہ کی فیملی کو دیکھ کر ان کی طرف بڑھے۔

سارم کی آنکھیں مرحا کی آنکھوں سے ٹکرائیں اور ایک پل کے لیے دونوں برف کے ہو گئے۔چند پل گزرے پھر مرحا نے تمام سوچیں جھٹک کر نظریں چرا لیں مگر سارم اسے ہی دیکھ رہا تھا بنا پلک جھپکے کیونکہ وہ سفید رنگ میں کسی سلطنت کی شہزادی لگ رہی تھی۔اب وہ سارم کے دل کو بھانے لگی تھی۔

حوریہ نے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی تو اس نے مرحا سے نظریں ہٹائیں اور حوریہ کی طرف دیکھا جو سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی۔سارم نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

پارٹی کا سارا وقت حوریہ اپنی فیملی سے باتیں کرتی رہی۔حمائل کو اس نے مرحا کے ساتھ رہنے کا کہا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس وقت اسے حمائل کی ضرورت تھی۔

ہر طرف خوشیاں پھیلی تھی مگر تبریز صاحب اس بات سے بے خبر تھے کہ ان کی یہ خوشیاں کل تک ماتم میں بدلنے والی ہیں۔

سامری کا راج ختم ہونے والا ہے اور انتقام پورا ہونے کو ہے۔

فنکشن کے بعد سب اپنے اپنے رومز میں سونے چلے گئے۔ جبکہ حوریہ اور حمائل کپڑے چینج کر کے بلیک ٹراؤزر شرٹ پہن کر اپنے پلان کی تکمیل کے لیے تیار ہو گئے۔ حوریہ نے بال جوڑے میں باندھے اور چہرے پر ماسک لگا لیا۔ حمائل نے بھی ماسک میں چہرہ چھپا لیا۔

www.novelsclubb.com

حمائل نے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آگے پیچھے دیکھا تو ہر جگہ خاموشی اور اندھیرے کا راج تھا۔ اس نے حوریہ کو اشارہ کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے چل دی۔ دونوں اپنے کمرے سے احتیاط سے نکل کر مرحا کے کمرے میں گئے۔ جہاں مرحا بھی تیار ہوئی ان کا انتظار کر رہی تھی۔

یہ فون پاس رکھو اس کے زریعے ہم رابطہ کریں گے۔اپنا فون گھر چھوڑ کر جانا" ہے۔"حمائل نے مرحا کی طرف ایک فون بڑھاتے ہوئے کہا اور ویسا ہی ایک فون ۔حوریہ کو بھی دیا

اب ہمیں احتیاط سے بیک سائیڈ سے نکلنا ہے۔سب سے آگے میں چلوں گا،" میرے پیچھے مرحا تم ہو گی اور پھر حور۔"اس نے سمجھاتے ہوئے کہا تو دونوں نے ۔اثبات میں سر ہلایا

حمائل نے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر دیکھا اور پھر ان دونوں کو بھی اشارہ کیا۔ تینوں بہت احتیاط سے سیڑھیاں اتر کر لان تک پہنچے۔حمائل مسلسل آگے پیچھے دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔کسی کی نظر میں آئے بغیر تینوں گھر کے پچھلے حصے میں پہنچ گئے۔وہاں موجود دروازے پر لاک لگا ہوا تھا جسے حمائل نے پن کی مدد سے احتیاط سے کھولا کیونکہ اس کی چابی تبریز صاحب اور ان کے خاص ملازم کے ۔علاوہ کسی کے پاس نہیں تھی۔تینوں بیک سائیڈ سے نکل کر کچھ دیر پیدل چلے

کیا ہم پیدل ہی تے۔بی کی آفس بلڈ نگ تک جائیں گے ؟" پانچ منٹ مسلسل چلنے" ۔کے بعد مرحا نے تجسس سے پوچھا

نہیں گاڑی پر۔" حمائل نے مختصر جواب دیتے ہوئے سڑک کے کنارے کھڑی" ۔ایک کار کی طرف اشارہ کیا۔تو اس کی جان میں جان آئی

۔کار کے پاس پہنچ کر حمائل نے اس کے گلاس پر دستک دی تو گاڑی کا دروازہ کھلا

سارم۔۔۔" حوریہ نے حیرانگی سے ایک نظر حمائل کو اور پھر گاڑی سے نکل کر" کھڑے سارم کو دیکھا جو چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائے ہوئے تھا۔مرحا بھی ۔حیرت سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جس کا پلان میں کہیں ذکر نہیں تھا

سوری میں نے پلان میں تھوڑی چینجنگ کی ہے مگر اس بارے میں بعد میں بات" کریں گے ابھی وقت نہیں ہے۔" اس نے حوریہ کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے ہوئے کہا اور گاڑی کا بیک ڈور کھول کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔تو وہ اور مرحا دونوں بیٹھ ۔گئیں

پندرہ منٹ کے بعد ان کی گاڑی آفس بلڈنگ سے کچھ فاصلے پر رکی۔رات کے اس پہر بلند و بالا بلڈنگ پر روشنیوں میں چمکتا نام "شیر خان ملٹی نیشنل کمپنی" بہت فاصلے سے بھی نظر آجاتا تھا۔

حور۔۔۔پلان کے مطابق آپ اور مرحاادھر گاڑی میں رہ کر بلڈنگ اور اس کے آس پاس کے سیکیورٹی سسٹمز کو کنٹرول کریں گے۔تب تک میں اور سارم سکیورٹی گارڈز کو ٹھکانے لگانے کا کام کریں گے۔"اس نے حوریہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔سارم نے ڈیش بورڈ سے گلوز نکال کر سب کی طرف بڑھائے۔

www.novelsclubb.com

اپنا کام کرنے کے بعد میری کال کا انتظار کیجیے گا۔"اس نے کار سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔سارم بھی ماسک پہن کر باہر نکلا۔

حوریہ نے اپنی طرف سے ونڈو کا شیشہ نیچے کیا۔

اپنا خیال رکھیے گا۔"حوریہ نے ونڈو سے باہر سر نکال کر کہا تو حمائل اس کی طرف" دیکھ کر مسکرا دیا اور اثبات میں سر ہلایا۔اس نے لیپ ٹاپ چلا کر اس پر کام کرنا سٹارٹ کر دیا۔چاروں کے کانوں میں ائیر پیس تھے جو انہیں ایک دوسرے سے رابطے میں رکھے ہوئے تھے۔

حمائل جانتا تھا کہ بلڈنگ میں کس کس جگہ سکیورٹی گارڈز ہیں اور اس نے ایک رف سا نقشہ بنایا ہوا تھا جو وہ اور سارم ڈسکس کر چکے تھے۔سب سے پہلے انہیں مین گیٹ کے گارڈز کو ہٹانا تھا۔جس کے لیے دونوں نے مخالف سمت میں قدم بڑھائے۔گارڈز مین گیٹ کے آس پاس چکر کاٹ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

حمائل اور سارم دونوں مخالف سمتوں میں بنے پلرز کے پیچھے چھپ گئے۔گارڈ کے قدموں کی آواز حمائل کو قریب آتی محسوس ہوئی تو وہ تیار ہو گیا۔اور جیسے ہی گارڈ پلر کراس کرنے لگا حمائل نے اس کے منہ پر کپڑا رکھا اور اسے قابو کیے پلر کی اوٹ

میں ہو گیا۔گارڈ جب بے ہوش ہو گیا تو حمائل نے اسے گھسیٹتے ہوئے ایک طرف کیا۔

سارم کو بھی جب گارڈ کے قدموں کی چاپ قریب آتی محسوس ہوئی تو اس نے بھی گارڈ کے منہ پر کپڑا رکھا اور اسے بے ہوش کر دیا اور گھسیٹتے ہوئے حمائل کی بتائی جگہ تک لے گیا۔ان دونوں نے باقی گارڈز کو بھی بہت آسانی سے ٹھکانے لگا لیا۔ رات کے وقت آفس بلڈنگ بند ہونے کی وجہ سے بہت کم گارڈز ہوتے تھے۔اور حمائل کے پاس کمپنی کے بارے میں ہر طرح کی انفارمیشن تھی اس لیے سب آسانی سے ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"حوریہ کی آواز ائیر پیس میں ابھری۔"ڈن۔

"حمائل نے اس کی بات ایریا بھی کلئیر ہے۔بلڈنگ کی بیسمنٹ میں آجائیں۔ سمجھتے ہوئے کہا۔

حوریہ اور مرحا بھی کار سے نکل کر بلڈنگ کی طرف بڑھ گئیں۔سارم اور حمائل ۔ان دونوں کا بیسمنٹ کے باہر انتظار کر رہے تھے

اب سب سے پہلے یہاں کا سارا الیکٹریسٹی سسٹم بند کرنا ہے اور پھر آٹو میٹک فائر" ایکسٹنگوئیشر سسٹم اور سرکٹ بریکرز کو بھی ڈیفیوز کرنا ہے۔"اس نے ان دونوں ۔کے اندر آجانے کے بعد بیسمنٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہا

سارم تم حوریہ کے ساتھ فرسٹ فور فلورز پر الیکٹرک سرکٹ میں خرابی کرو گے" اور میں اور مرحا بیسمنٹ کے بعد اوپر کے چار فلوز دیکھ لیں گے۔"اس نے مین سوئچ بند کیا اور سنجیدگی سے کہا۔سب نے اپنے ہاتھوں میں موجود فون کی ٹارچ جلا دی۔سارم نے حوریہ کی طرف دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ دونوں ۔بیسمنٹ میں موجود سیڑھیوں سے اوپر کی طرف بڑھ گئے

حمائل نے فائر اکسٹنگوئش سسٹم کے بورڈ سے ساری تاریں کاٹ دیں۔اب مرحا ۔اور وہ دونوں سیڑھیوں کے زریعے اوپر کی طرف بڑھ گئے

سارم اور حوریہ پہلے فورتھ فلور پر گئے اور وہاں پر الیکٹرک سسٹم کو کھول کر اس کی وائرز آپس میں جوڑ دی۔ جو ان کے پلان کا مین حصہ تھا۔ تاکہ جیسے ہی الیکٹرک سپلائی دوبارہ سے اوپن ہو تو شارٹ سرکٹ کی وجہ سے ساری بلڈنگ میں آگ پھیل جائے۔ اس کے علاوہ ہر فلور پر موجود کچن ایریا کی گیس سپلائی بھی کھلی چھوڑ دی تاکہ آگ زیادہ تیزی سے پھیلے۔ پھر یونہی باری باری باقی فلورز پر جا کر ان نے وہی سب کیا۔ اس سب کے دوران انہیں قریباً دو گھنٹے لگے۔ بلڈنگ میں حبس کی وجہ سے پسینہ پانی کی طرح ان کے وجود کو بھگو چکا تھا۔ فرسٹ فلور کا سسٹم خراب کرنے کے بعد سارم نے گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

"سارم کی آواز ائیر پیس میں ابھری۔ حمائل بھی تب ہی آخری فلور پر پہنچا تھا۔"

"تم حور کو لے کر بیسمنٹ پہنچو۔ میں اور مرحا بس آدھے گھنٹے تک آ رہے ہیں۔" اس نے آخری فلور کا سسٹم کھولتے ہوئے کہا۔ تو وہ دونوں نیچے کی طرف بڑھے۔

سارم نے بیگ سے پانی کی بوتلیں نکالی اور ایک حوریہ کی طرف بڑھائی تو اس نے مشکور نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور ایک طرف بیٹھ کر پانی پینے لگی۔ حوریہ کی صحت کے پیش نظر حمائل اسے اس پلان سے دور رکھنا چاہتا تھا مگر جب وہ نہ مانی تو حمائل نے سارم کو بھی بلا لیا تاکہ دو لوگوں کا کام چار لوگ کر کے جلدی فارغ ہو جائیں۔

"حور اندر حبس ہے آپ باہر چلی جائیں۔" حمائل کی آواز دوبارہ ائیر پیس میں ابھری۔

"نہیں آپ آجائیں اکٹھے چلیں گے۔" اس نے پر سکون لہجے میں جواب دیا۔

"آہ حور آپ کبھی تو بات مان لیا کریں۔" اس کی مصروف سی آواز ابھری۔

"حمائل آپ بھی کبھی تو میری بات سے متفق ہو جایا کریں۔" اس نے اسی کے انداز میں کہا۔

اس سیچویشن میں بھی ان دونوں کی لڑائیاں ختم نہیں ہو رہی۔"سارم نے حوریہ" ۔کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا

ہمارا کام بھی ہو گیا۔ہم بھی بیسمنٹ میں آرہے ہیں۔"حمائل کی آواز پھر سے" ۔ابھری۔اور کچھ دیر بعد مرحا اور وہ بیسمنٹ میں پہنچ گئے

کوئی مشکل تو نہیں ہوئی؟سب ٹھیک ہے کیا؟"حمائل نے سارم اور حوریہ کی" طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔اور حوریہ نے ۔"تھمبز اپ"کا سائن دیا

سارم تم حور اور مرحا کو باہر لے کر جاؤ۔میں زرا فائنل ٹچ دے کر آتا ہوں۔"" ۔اس نے سنجیدگی سے کہا

۔سارم نے اثبات میں سر ہلا کر حوریہ اور مرحا کی طرف دیکھا

میں آپ کو اکیلے چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔اس کام میں خطرہ ہے۔"حوریہ نے" کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو حمائل نے اسے گھورا جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ سارم اور مرحا نے اپنی ہنسی بمشکل روکی۔

تم دونوں جاؤ۔"اس نے سنجیدگی سے سارم اور مرحا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو" وہ دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے۔

حور۔۔۔آپ ضد کیوں کر رہی ہیں؟آپ کے لیے جو بہتر ہے میں وہ کہہ رہا" ہوں۔پلیز آپ باہر جائیں۔"اس نے حوریہ کو بازوؤں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا اور نرمی سے کہا۔

مجھے پتہ ہے آپ اس لیے کہہ رہے ہیں کہ الیکٹرک سپلائی آن کرنے کے ساتھ" ہی آگ لگ جائے گی مگر حمائل آپ بھی تو اندر ہوں گے نا۔ہم دونوں اکٹھے باہر چلے جائیں گے۔"اس نے منت کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

میں اکیلا ہوں گا تو بے فکر رہوں گا اور جلدی سے باہر آ جاؤں گا مگر آپ ادھر "
ہوں گی تو مجھے آپ کی فکر ہو گی۔۔۔اس نئی زندگی کی فکر ہو گی۔پلیز جائیں۔میں
وعدہ کرتا ہوں، صحیح سلامت آپ تک آؤں گا۔"اس نے حوریہ کا ہاتھ تھام کر نرمی
سے کہا۔

"وہ اب اور ضد نہ کر پائی کیونکہ حمائل واقعی ٹھیک کہہ رہا تھا۔پکا پرامس؟"
"جی پکا پرامس۔"اس نے مسکرا کر کہتے ہوئے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔حمائل
نے حوریہ کا ہاتھ آزاد کیا تو حوریہ نے اس کی طرف دیکھا۔حمائل نے ابرو اچکائے تو
وہ سمجھتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کے باہر جانے کے بعد حمائل نے تمام سرکٹ بریکر آف کیے اور الیکرٹ
سپلائی کے بورڈ کی طرف گیا۔

"تم سب گاڑی لے کر بلڈنگ کی بیک سائیڈ پر جاؤ اور میرا انتظار کرو۔"اس نے
پھر سے ڈرا دیا۔سب سے پہلے اس نے آٹھویں فلور کا سوئچ آن کیا اور تیزی سے

باقی سوئچ بھی آن کیے اور باہر کی طرف دوڑ لگائی۔بلڈ نگ میں دھماکوں کی آواز گونجی۔

جس میں کھڑکیوں کے کانچ ٹوٹنے کی آواز بھی شامل تھی۔فضا میں سرخی مائل کالا دھواں بلند ہوا اور رات کے اندھیرے میں روشنی پھیلی۔

حمائل۔"حوریہ کی آواز بیسمنٹ میں گرے ائیر پیس میں ابھری جو کہ حمائل کے بھاگنے کے دوران نکل کر گر گیا تھا۔

حمائل۔۔۔حمائل آپ مجھے سن رہے ہیں۔"وہ دھماکوں سے اڑتی بلڈ نگ کو دیکھتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔مرحا بھی بلڈ نگ کو دیکھتے ہوئے حمائل کی آواز کا انتظار کر رہی تھی۔اس کے گالوں پر آنسو پھسلنے لگے۔سارم ایک نظر حوریہ اور مرحا کو دیکھتا اور ایک نظر بیک گیٹ کو جہاں سے اس نے نکل کر آنا تھا۔

حمائل۔۔۔۔"حوریہ کو لگا کوئی اس کی سانسیں کھینچ رہا ہے۔آنسو اس کی آنکھوں کی باڑ توڑ کر بہہ نکلے۔

ابھی حوریہ دوبارہ حمائل کو پکارتی کہ بیک گیٹ سے حمائل نکلتا دکھائی دیا۔ حوریہ گاڑی سے باہر نکل کر اس کی طرف دوڑی اور سب سے بے فکر اس کے گلے لگ گئی۔ حوریہ اظہار نہیں کرتی تھی مگر حمائل جانتا تھا کہ وہ بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتی ہے جتنی وہ اس سے کرتا ہے۔

"حور۔۔۔سب دیکھ رہے ہیں۔یہ آپ کیا کر رہی ہیں۔۔۔ہم پبلک پلیس پر ہیں۔"حمائل پہلے تو حوریہ کے رد عمل پر حیران ہوا اور پھر شرارت بھری سرگوشی کی تو وہ فوراً سے پیچھے ہو کر آگے پیچھے دیکھنے لگی۔ حمائل مسکراتے ہوئے،اس کا ہاتھ تھام کر کار کی طرف بڑھا۔ مرحا بھی کار سے باہر نکل کر نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ حمائل نے قریب آ کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"چلو بیٹھو گاڑی میں۔ ہمیں جلدی گھر پہنچنا ہے۔"اس نے مرحا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اور حوریہ دونوں کار میں بیٹھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

گھر ابھی کسی کو پتہ تو نہیں چلا ہو گا نا؟"سارم نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے سوال"
۔کیا

امید ہے گارڈز کے ہوش میں آنے تک خبر نہیں پہنچے گی۔"حمائل نے کندھے"
۔اچکاتے ہوئے کہا

چاروں گاڑی سے باہر تباہ ہوتی بلڈنگ کو دیکھ رہے تھے۔جس سے انتقام کے شعلے
۔بھڑک کر آسمان کو چھو رہے تھے

سارم ان تینوں کو واپس گھر چھوڑ کر چلا گیا۔وہ تینوں بہت احتیاط سے بیک ڈور سے
۔گھر میں داخل ہوئے اور اپنے اپنے رومز میں چلے گئے

تبریز صاحب کی آنکھ فون کی آواز سے کھلی۔آنکھیں کھولتے ہوئے نیم اندھیرے کمرے کو دیکھا اور پھر بجتے فون کو جو کہ کمپنی کے سیکیورٹی ہیڈ کا تھا۔فون پر وقت دیکھا تو ابھی صبح کے چار بج رہے تھے۔تبریز صاحب نے فون اٹھایا۔

"سر۔۔۔سر کمپنی کے آفس میں آگ لگ گئی ہے اور ساری بلڈنگ تباہ ہو گئی ہے۔"ان کے فون اٹھاتے ہی دوسری طرف سے گارڈ کی گھبرائی ہوئی آواز ابھری۔ان نے حیرانی سے فون کان سے پیچھے کیا اور سکرین کو دوبارہ دیکھا جیسے کہ تصدیق کرنا چاہ رہے ہوں کہ واقعی ان کے سیکیورٹی ہیڈ کی کال ہی ہے یا رانگ نمبر۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تم کیا کہہ رہے ہو؟کون سی کمپنی؟"ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ انہی کی کمپنی کی بات کر رہا ہے۔

سر۔۔۔آپ کی کمپنی۔۔۔آگ بے قابو ہو گئی ہے اور بلڈ نگ تباہ ہو گئی ہے۔۔۔" فائر بریگیڈ۔۔۔"اس کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ ان نے غصے سے اس کی بات کاٹی۔

کیا بکواس ہے؟۔۔۔کیسے ہوا یہ؟تم سب کہاں تھے؟۔۔۔سسٹم کو کیا ہوا؟میں" کچھ دیر میں پہنچ رہا ہوں وہاں۔۔۔"وہ بالکونی میں آکر چلاتے ہوئے بولے کیونکہ کمرے میں ارمان اور زری سوئے ہوئے تھے اور وہ ان کی نیند میں خلل نہیں ڈالنا چاہتے تھے خاص کر ارمان کی۔بغیر دوسری طرف کی بات سنے انہوں نے کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

فون بند کرتے ہوئے واپس کمرے میں آئے اور ڈریسنگ روم سے کپڑے نکال کر بدلنے لگے کیونکہ اس وقت وہ نائٹ ڈریس میں ملبوس تھے۔ان کا دماغ غصے کی شدت سے پھٹنے کو تھا۔چہرہ اور آنکھیں لال ہو رہیں تھیں۔دماغ کو گارڈ کی بات کا

یقین نہیں آرہا تھا کیونکہ اتنے جدید سیفٹی سسٹمز کے بعد آگ لگنا ناممکنات میں سے تھا۔

کپڑے چینج کرتے باہر نکلتے زری کو دیکھا جس کی آنکھ شاید ہلچل پر کھل گئی تھی، وہ انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ اسے نظر انداز کرتے دروازے کی طرف بڑھے تو زری تیزی سے بیڈ سے اترتی ان کے پیچھے آئی۔

"کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے؟ آپ اس وقت کہاں جا رہے ہیں؟" زری نے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا کیونکہ ان کے چہرے پر پریشانی اور غصہ واضح تھا۔

"زری، کمپنی کی بلڈنگ میں کوئی پرابلم ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں جا رہا ہوں۔ تم ریسٹ کرو۔" وہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

حمائل اور حوریہ کو سوئے ابھی کچھ وقت ہی ہوا تھا جب ان کے کمرے کا دروازہ بجا۔ حمائل جانتا تھا کہ کون ہے اور کیوں ہے۔

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو تبریز صاحب پریشانی سے دروازے کے باہر ٹہلتے ہوئے نظر آئے۔

تے۔بی، آپ اس وقت ؟سب ٹھیک تو ہے ؟"اس نے انجان بنتے ہوئے" فکر مندی سے پوچھا۔

اس وقت ڈسٹرب کرنے کے لیے معزرت مگر کمپنی میں آگ لگی ہے تم چلو" میرے ساتھ۔"ان نے جلدی سے بتایا۔

کیسے ؟کب ؟"اس نے فکر مندی سے سوال کیا"۔

مجھے بھی بس اتنا پتہ ہے وہاں جا کر باقی سب پتہ چلے گا۔ابھی تم چلو میرے" ساتھ۔"ان نے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے کہا۔تو حمائل بھی کمرے میں آکر جلدی سے کپڑے چینج کر کے، تبریز صاحب کے ساتھ آگیا۔

اس نے نکلتے ہوئے مرحا کو حوریہ کا خیال رکھنے کو میسج کر دیا تھا۔

تبریز صاحب، حمائل کو لے کر، بغیر ڈرائیور کے تیزی سے گاڑی چلاتے ہوئے وہاں پہنچے۔ مگر کمپنی کی بلڈنگ کو مکمل آگ کی لپیٹ میں دیکھ کر تو جیسے ان کا دل ایک لمحے کے لیے بند ہو گیا۔ان کا خیال تھا کہ شاید کسی ایک حصے کو آگ لگی ہو گی یا کسی ایک فلور میں۔ مگر اپنے سامنے اپنی پوری بلڈنگ کو آگ کی لپیٹ میں دیکھ کر ان کے قدم لڑکھڑائے۔انہیں بلڈنگ کے ساتھ اپنا دل اور بدن جھلستا محسوس ہوا۔

فائر بریگیڈز مسلسل آگ بجھانے کی کوشش کر رہیں تھیں مگر آگ کی شدت کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے پانی نہیں پٹرول پھینکا جا رہا ہو۔ سیکیورٹی ہیڈ تبریز صاحب کو دیکھتے ہوئے ان کے پاس آیا۔

"سر وہ۔۔۔۔ابھی وہ اتنا ہی بول پایا تھا کہ تبریز صاحب نے چیختے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

www.novelsclubb.com

تم لوگ کہاں مرے تھے؟ کیسے ہوا ہے یہ سب؟" وہ پوری قوت سے چلا رہے تھے۔ حمائل نے انہیں بازو سے پکڑ کر روکنے کی کوشش کی۔

سرچھٹی کی وجہ سے ڈیوٹی پر ہم چار گارڈز ہی تھی۔ کسی نے بہت چالاکی سے سب گارڈز کو بے ہوش کر کے یہ سب کیا ہے۔ مجھے اور باقی گارڈز کو بس اتنا یاد ہے کہ وہ لڑکا ماسک میں تھا۔" سیکیورٹی ہیڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اندھے ہو تم۔ تمہیں یہ ایک شخص کا کام لگتا ہے کیا؟ اتنی بڑی بلڈنگ۔۔۔ ایک شخص۔۔۔" وہ پھر سے چلائے۔ آٹھ فلورز کی اس بلڈنگ کو جلانا جس کا سیکیورٹی سسٹم اور سیفٹی سسٹم اتنا جدید ہو وہاں ایسی آگ لگنا واقع ہی حیران کن تھا۔ اسی دوران پولیس والے ان کی طرف بڑھے۔

مسٹر تبریز شیر خان، ہم نے آپ کے گارڈز اور سیکیورٹی ہیڈ سے بات کر لی ہے۔ رپورٹ درج کروانے کے لیے آپ کو بھی کچھ مدد کرنی ہو گی ہماری۔" پولیس انسپکٹر نے تحمل سے کہا۔

حمائل تم یہاں کے معاملات دیکھ لو۔میں زرا پولیس کے معاملات دیکھ لوں۔""

۔ان نے حمائل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو اس نے بس اثبات میں سر ہلایا

انتقام شروع ہو چکا ہے تے۔بی اور اب اپنی تباہی کو دیکھنے کے لیے تیار رہیں۔""

اس نے تبریز صاحب کو پریشانی سے پولیس کے ساتھ جاتے دیکھتے ہوئے سوچا۔

اپنی ماما کا مسکراتا چہرا اس کی آنکھوں کے سامنے آیا اور ایک درد بھری مسکراہٹ

۔اس کے چہرے پر چھا گئی

اتوار کا دن تھا۔شہریار صاحب اور سلمہ شہریار لاؤنج میں بیٹھے نیوز دیکھ رہے تھے۔

جب ان کے سامنے تبریز صاحب کی کمپنی کے آفس میں آگ لگنے کی خبر آئی۔وہ

حیرت سے ٹی۔وی پر چلتی اس فوٹیج کو دیکھ رہے تھے۔جس میں بلڈنگ آگ میں

۔لپٹی ہوئی تھی

سارم جو کہ تیار ہو کر باہر جانے والا تھا نیوز دیکھ کر شہریار صاحب کے ساتھ ہی براجمان ہو گیا۔

"اوہو، یہ تو کافی نقصان ہو گیا ہے۔" سلمہ شہریار نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تبریز انکل کی کمپنی ہے نا؟" اس نے سکرین پر نظر آتے مناظر کو دیکھتے ہوئے انجان بنتے کہا۔

"ہاں۔۔۔ ساری بلڈنگ تباہ ہو گئی ہے۔ مگر مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی کہ اتنے ایڈوانسڈ سسٹمز کے باوجود ایسی آگ خود نہیں لگ سکتی۔ یہ سب کسی نے کیا ہے۔" شہریار صاحب نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"پولیس کیا کچھ کہہ رہی ہے؟" سارم نے صوفے کی پشت پر اپنا سر رکھتے ہوئے پوچھا۔

کسی نے بہت صفائی سے کام کیا ہے ابھی تک کسی قسم کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ یہاں" تک کہ سی سی ٹی وی کیمرا ز میں سے بھی فوٹیج ڈیلیٹ کر دی گئی ہیں۔"ان نے نیوز چینل پر سنی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ سلمہ شہریار دونوں باپ بیٹے کی گفتگو غور سے سن رہیں تھیں۔

سسٹم کے پرابلم کی وجہ سے بھی تو ہو سکتا ہے یہ سب؟"اس نے تجسس سے" سوال کیا۔اسے اپنی ایکٹنگ سکلز پر فخر محسوس ہو رہا تھا۔

نہیں۔ایسا ہوتا تو کسی ایک فلور پر یا ایک حصے کو آگ لگتی مگر یہ سب پلانڈ ہوا ہے" اور گارڈز کو بھی بے ہوش کیا گیا تھا۔ویسے بھی تمہارے دادا پولیس آفیسر تھے ان کی صحبت کا اتنا اثر تو ہے کہ میں حادثے سے بتا سکتا ہوں کہ وہ پلانڈ ہے یا نہیں۔"ان نے سمجھاتے ہوئے کہا اور آخر میں فخریہ انداز میں کندھے اچکائے۔

یہ بھی صحیح کہ رہے ہیں آپ۔میں کرتا ہوں حمائل سے رابطہ اسے پوچھتا" ہوں۔"اس نے ٹی وی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

سارم تم نے بات کی ہے مرحا سے کیا؟"سلمہ شہریار نے پیار سے اس کے بالوں" میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھا۔تو اس نے حیرانگی سے ایک نظر ان کی طرف دیکھا ۔اور پھر شہریار صاحب کی طرف دیکھا

تمہاری ماما کی فرینڈ اپنی بیٹی کے لیے تمہارا رشتہ لانا چاہتیں تھیں۔تو میں نے بتا" دیا۔"ان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔تو سلمہ شہریار نے سوالیہ انداز میں ابرو ۔اچکائے

نہیں ماما۔سوچا تھا آج بات کروں گا مگر آج بھی یہ سب ہو گیا اب دیکھتا ہوں۔" ۔آپ فکر نہ کریں جلد کر لوں گا۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

صحیح۔جب تمہیں ٹھیک لگے۔"سلمہ شہریار نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے" ۔پیار سے کہا تو اس نے ان کے ہاتھ تھام کر بوسہ لیا

تبریز صاحب اس وقت پولیس آفیسر کے ساتھ موجود تھے جو کہ ان سے سوالات کر رہا تھا تاکہ اس سب کے پیچھے موجود مجرم کو ڈھونڈا جا سکے۔

تو تبریز صاحب کیا آپ کو کسی پر شک ہو؟" پولیس آفیسر نے تبریز صاحب کو" پروفیشنل انداز میں پوچھا۔

نہیں۔۔۔" ان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے مختصراً جواب دیا"۔

کوئی تو ایسا ہو گا جس کے ساتھ آپ کی دشمنی ہو؟ اتنا بڑا نام ہے آپ کا۔۔۔" اس" نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

دشمن تو بہت ہیں مگر ایسا کوئی نہیں جس کا نام دے سکوں۔۔۔ مگر گلفام شیرازی" اس شخص نے میری بھتیجی کو بھی کڈنیپ کیا تھا اور شاید اسی نے یہ سب بھی کیا ہو۔" ان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

کیا آپ نے اپنی بھتیجی کے کڈنیپ ہونے کی رپورٹ درج کروائی تھی؟"اس نے" ۔آگے ہوتے اطمینان سے پوچھا

نہیں۔اس نے مجھے تھریٹ کیا تھا کہ اگر پولیس تک خبر گئی تو میری بھتیجی کو جان" ۔سے مار دے گا۔"ان نے تفصیلاً بتایا

کڈنیپنگ کے بارے میں آپ نے کسی قسم کی کوئی رپورٹ درج نہیں کروائی اس" لیے اس معاملے کو یہاں شامل نہیں کر سکتے۔ہم پوری کوشش کریں گے اس سب کے پیچھے موجود شخص کو ڈھونڈنے کی مگر آپ بھی جانتے ہیں کوئی ثبوت نہ ملے تو کسی کو بھی سزا نہیں دی جاسکتی۔"اس نے کرسی کی پشت کے ساتھ سر ٹکاتے ۔ہوئے کہا۔تو تبریز صاحب نے ضبط سے اثبات میں سر ہلایا

مگر تبریز صاحب یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ جس شخص نے حمائل کی گاڑی پر حملہ کیا" تھا اس سب کے پیچھے بھی وہی ہو۔کیونکہ دونوں کیسز میں کسی قسم کا کوئی ثبوت ۔نہیں ملا۔"اس نے کچھ سوچ کر آگے ہوتے ہوئے کہا

نہیں اس حملے کا مقصد حوریہ کو مارنا تھا اس کا مجھ سے کیا تعلق؟"ان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"حوریہ سیکرٹ کلر کو ڈھونڈنے کے لیے کام کر رہی ہے اور آپ کی فیملی اسے مکمل سپورٹ کر رہی ہے تو ہو سکتا ہے وہ آپ کو نقصان پہنچا کر اپنا غصہ اور فرسٹریشن نکال رہا ہو کیونکہ ابھی تک کوئی اس کو نہیں جانتا کہ وہ کیسا ہے۔۔۔کون ہے۔۔۔؟"اس نے تفصیل سے کہتے سوالیہ انداز میں دیکھا۔

"شاید یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے۔"ان نے ابرو اچکاتے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ہم پوری کوشش کریں ہے۔جلد اس سب کے پیچھے چلیں۔۔۔آپ موجود شخص کو ڈھونڈ نکالیں گے۔"اس نے اٹھتے ہوئے کہا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

تبریز صاحب بھی فکر مندی سے اٹھ کر باہر بڑھ گئے۔ابھی ان نے اپنی گاڑی سٹارٹ ہی کی تھی کہ ان کا فون بجا۔ سکرین پر کسی پی۔ سی۔او کا نمبر ابھر رہا تھا۔ان نے فون اٹھایا۔

"تو تبریز شیر خان کیسا لگا میرا سرپرائز۔امید ہے بہت پسند آیا ہو گا۔اب مزید ایسے سرپرائیزز کے لیے تیار رہنا۔کیونکہ تمہارا وقت ختم ہوا۔" دوسری طرف سے سرد آواز ابھری۔ان نے گاڑی کو بریک لگائی۔

"کون ہو تم؟ہمت ہے تو سامنے آؤ۔" وہ قریباً چلاتے ہوئے بولے۔ضبط کے باوجود ان کا چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آہ۔۔۔ہمت کی تو بات ہی مت کرو تبریز شیر خان۔اتنے سالوں سے چھپ کر بہت لوگوں کو بے وقوف بنا لیا ہے تم نے۔مگر میں تمہاری طرح بزدل نہیں ہوں بہت جلد آمنے سامنے ملاقات ہو گی۔" دوسری طرف سے پھر وہی پر اصرار اور سرد آواز ابھری اور فون بند ہو گیا۔

تبریز صاحب نے غصے سے فون پھینکا اور گاڑی اسٹار کی۔انہیں اب اس کال کی لوکیشن اور کال کرنے والے شخص کو خود ڈھونڈنا تھا۔پولیس کو وہ الجھا چکے تھے اور اب باقی کا کام ہمیشہ کی طرح خود کرنے والے تھے۔

کئی گھنٹوں کی محنت کے بعد آگ پر قابو پالیا گیا تھا مگر اس وقت بلنڈنگ کسی کھنڈر کا منظر پیش کر رہی تھی۔جس میں موجود ہر شے جل کر راکھ ہو چکی تھی۔جسے دیکھ کر تبریز صاحب کو اپنا اندر جلتا محسوس ہو رہا تھا۔

میڈیا والے اس خبر کو مصالحے لگا کر پیش کر رہے تھے۔اس سب سے فارغ ہو کر قریباً دس بجے تبریز صاحب اور حمائل واپس گھر پہنچے۔حوریہ، مرحا، رئیسہ خان اور زری لاؤنج میں ٹی۔وی چلائے ہلکی پھلکی گفتگو میں مصروف تھیں۔شاید ان کی واپسی کا انتظار کر رہی تھیں جبکہ ارمان سب سے بے فکر، قالین پر بیٹھا کلرنگ بک پر کلر کرنے میں مگن تھا۔ٹی۔وی پر نیوز میں اس وقت تبریز صاحب کی کمپنی کے

حادثے کے بارے میں نیوز چل رہی تھیں۔ تبریز صاحب ٹی۔وی کی آواز سنتے ہی، تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے اوپر آئے اور ٹیبل پر پڑا گلدان اٹھا کر ٹی۔وی کی سکرین پر دے مارا۔لاؤنج میں بیٹھے سب نفوس حیرت سے انہیں دیکھنے لگے جو کہ غصے اور ضبط سے سرخ ہو رہے تھے اور ان کی آنکھیں قہر برسا رہیں تھیں۔ارمان تبریز صاحب کے اس رد عمل پر ڈر سے سہم سا گیا۔ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ اس نے انہیں اتنے غصے میں دیکھا تھا۔اسے ڈرا سہما سا دیکھ کر حوریہ نے بڑھ کر اسے اٹھایا سینے سے لگایا کیونکہ اس نے ارمان کے چہرے پر خوف دیکھا تھا۔تبریز صاحب کو بھی اپنے اس شدید رد عمل کا احساس ہوا تو حوریہ کے پاس آئے اور ارمان کو اٹھا کر باہر کی طرف بڑھ گئے۔زری بھی ان کے پیچھے چل دی۔

ایم سوری بیٹا۔"تبریز صاحب اسے سینے سے لگائے مسلسل کہہ رہے تھے اور" ساتھ ساتھ پیار سے اس کی پشت سہلا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

بابا غصہ تو گندے لوگ کرتے ہیں نا۔آپ تو اچھے ہیں نا۔"وہ جب ریلیکس ہوا تو"
۔اپنے ننھے ہاتھوں سے تبریز صاحب کا چہرہ تھامے پیار سے بولا

۔جی۔بیٹا۔آپ کے بابا اچھے ہیں۔"ان نے اسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا"

آئندہ آپ غصہ تو نہیں کریں گے نا۔مجھے ڈر لگتا ہے جب آپ غصہ کرتے ہیں"
بابا۔"اس نے اپنی پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔وہ ہمیشہ سے کم گو بچہ تھا جو کہ
ہمیشہ سے ان کے لاڈ اور پیار کا عادی تھا۔اس کے سامنے تبریز صاحب کبھی غصے کا
اظہار نہیں کرتے تھے مگر آج بے دھیانی میں ان کے غصے کا اظہار اس معصوم کو ڈرا
۔گیا تھا

www.novelsclubb.com

۔کبھی نہیں۔"ان نے کہتے ہوئے دوبارہ اسے اپنے سینے سے لگا لیا"

آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔"زری نے مسکراتے ہوئے کہا تو تبریز"
۔صاحب بمشکل مسکرائے

۔کچھ وقت کے لیے ساری پریشانی ان کے ذہن سے کہیں دور چلی گئی

رات کے سائے ہر طرف پھیلنے لگے۔حمائل بیڈ روم میں آیا تو حوریہ کو بالکونی میں بیٹھے دیکھا۔

اس وقت آپ اکیلی ادھر کیوں بیٹھی ہیں؟طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپ کی؟""

۔حمائل نے اس ساتھ آکر بیٹھ گیا

جی ٹھیک ہے بس کچھ دیر تازہ ہوا میں بیٹھنا چاہتی تھی۔"اس نے مسکراتے ہوئے"

۔جواب دیا

آگے کا کیا پلان ہے؟میں نے فیک کال کر دی تھی تے۔بی کے نمبر پر۔"اس نے"

۔ریلیکس سے انداز میں پوچھا

www.novelsclubb.com

میں کل ماما کی طرف جاؤں گی تو شہریار انکل سے بات کروں گی۔ان کے فرینڈ" آئی۔جی ہیں،ان سے ملاقات کر کے باقی کا پلان ترتیب دوں گی۔"اس کے چہرے ۔کے تاثرات ایک پل کے لیے بدلے تھے جنہیں حمائل نے بغور دیکھا تھا

سارم کی کال آئی تھی۔وہ مرحا سے ملنا چاہتا ہے۔اجازت مانگ رہا تھا شاید پچھلی" بار کے رویے کو دیکھتے ہوئے اس نے پوچھنا ضروری سمجھا۔"اس نے باتوں کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ اب مزید اس سب کے بارے میں بات ۔کرے

ہاں۔مجھ سے بھی اس بارے میں بات کی تھی اس نے کہ وہ فیملی سے بات کرنے" سے پہلے ایک بار خود مرحا سے بات کرنا چاہتا ہے اس بارے میں۔"اس نے ۔مسکراتے ہوئے کہا

سارم واقعی میں بہت اچھا ہے حور۔میں پچھلی بار اگر غصہ ہوا تھا تو صرف اس ڈر " سے کہ اگر سارم کی جگہ کوئی اور ہوتا اور مرحا کو کوئی بھی تکلیف پہنچاتا تو وہ بہت

ہرٹ ہوتی۔وہ ہمیشہ سے سنسیٹو ہے، میں ڈر گیا تھا۔"اس نے اپنا ڈر بتاتے ہوئے کہا تو حور یہ مسکرادی۔

"میں جانتی ہوں کہ مرحا آپ کے لیے کتنی اہم ہے۔مگر آپ کا غصہ واقعی خوفناک تھا۔"اس نے شرارتی انداز میں کہا۔

"شکر ہے حور آپ نے میرے غصے کو ہی خوفناک کہا ہے مجھے نہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ خوش فہمیاں مت پالیں۔میں نے آپ کو خوبصورت بھی نہیں کہا۔"اس نے ہنسی چھپاتے ہوئے کندھے اچکا کر کہا۔

"آہ حور، آپ خوش فہمی پالنے کب دیتی ہیں۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی آپ کوئی موقع ضائع نہیں جانے دیتے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تو حمائل بھی ہنس دیا۔

کتنی خوبصورت تھی اس کی ہنسی۔"حوریہ نے اسے دیکھتے دل میں اعتراف کیا مگر" ۔کہا نہیں

رات گہری ہو رہی تھی۔ تبریز صاحب اسٹڈی میں، اپنا لیپ ٹاپ لیے بیٹھے ہوئے تھے۔ جس نمبر سے انہیں کال آئی تھی وہ اسے ٹریس کر چکے تھے وہ لاہور کے ہی کسی پی۔ سی۔او سے ملائی گئی کال تھی۔ وہ اس پی۔ سی۔او کے آس پاس موجود تمام کیمرا ز کی فوٹیجز کئی بار دیکھ چکے تھے مگر انہیں کچھ بھی نہ مل سکا، نہ کوئی ثبوت اور نہ ہی کوئی سراغ۔ان سب فوٹیجز میں سے کچھ وقت کی فوٹیجز غائب تھیں۔ کوئی تھا ۔جو بڑی آسانی سے ان کے ساتھ، انہی کے انداز میں کھیل رہا تھا

پہلی بار تبریز شیر خان کو کسی دوسرے شخص کی صلاحیتوں نے متاثر کیا تھا۔ کوئی تھا ۔جو انہیں مات دے رہا تھا

انہوں نے حمائل پر ہونے والے حملے کے بعد جو فوٹیجز لی تھیں وہ بھی کئی بار دیکھ چکے تھے مگر سب کچھ بے سود تھا۔ کل انہیں اپنے بزنس پارٹنرز اور شیئر ہولڈرز سے بھی میٹنگ کرنی تھی۔

اس وقت وہ بہت سے مسائل سے اکٹھے دوچار ہو چکے تھے جن میں سب سے بڑا مسئلہ وہ انجان شخص تھا جو ان کی حقیقت سے واقف تھا اور سب مسائل کی وجہ تھا۔ ان کے آس پاس ایسا کوئی شخص نہیں تھا جو ایسا کچھ کر سکے یا پھر وہ خود سب سے بے خبر تھے۔

شاید ان کا انجام قریب تھا، ان کی چالیں بے سود ہو چکی تھیں، وہ ہار رہے تھے یا یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ وہ ہار چکے تھے۔

وہ اپنی سوچ میں گم پریشانی سے اپنی پیشانی مسل رہے تھے درد سے سر پھٹنے کو تھا۔

"آپ ٹھیک تو ہیں؟ سر میں درد ہے کیا؟" زری جو ابھی ارمان کو سلا کر اسٹڈی میں آئی تھی انہیں پیشانی مسلتے دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک کپ کافی مل سکتی ہے کیا؟"ان نے اس کی بات کا جواب دیے بنا اپنا سوال"
۔کیا

ضرور۔میں لاتی ہوں۔"وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے چلی گئی اور کچھ دیر بعد"
۔کافی بنا کر لائی

کافی کا مگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ تبریز صاحب کی کرسی کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی
۔اور ان سر دبانے لگی۔ان نے بھی سکون سے سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا

۔ٹینشن نہ لیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔"وہ ان کا سر دباتے ہوئے بولی"

شاید اب کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔"وہ صرف سوچ سکے اور کافی کا مگ اٹھا کر"
۔ایک سپ لیا

۔پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ سب کچھ ان کے ہاتھ سے نکل رہا تھا اور وہ بے بس تھے

سورج پورے آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ تبریز صاحب نے ایک ہوٹل میں اپنے شیئر ہولڈرز اور بزنس پارٹنرز کے ساتھ میٹنگ رکھی ہوئی تھی۔

تبریز صاحب ہمیشہ کی طرح سوٹڈ بوٹڈ سربراہی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ان کی وجاہت اس وقت بالکل پہلے جیسی ہی نظر آرہی تھی۔انہیں خود کو کسی کے سامنے کمزور ظاہر نہیں کرنا تھا کیونکہ وہ اتنے سالوں سے سربراہی کے عادی تھے اب کیسے کمزور ہو سکتے۔

بزنس پارٹنرز اور شئیر ہولڈرز کے کانٹریکٹ کے مطابق ہر قسم کے نفع ونقصان سب میں برابر کے شریک ہوں گے اور اب تبریز صاحب ان سب سے کے ساتھ مل کر آگے کا لائحہ عمل طے کرنا چاہتے تھے۔وہ جلد از جلد دوبارہ اپنی کمپنی کو ہوئے نقصان کا ازالہ کر کے اپنے دشمنوں کو اپنی جیت دکھانا چاہتے تھے۔

مختلف اراء پیش کی گئی، کئی مشورے پیش ہوئے مگر یہ سب ان کے لیے آسان نہیں تھا۔ کمپنی کا سارا ڈیٹا جن کمپیوٹرز میں تھا، وہ بھی بلڈنگ کے ساتھ تباہ ہو چکا تھا۔

ان کے لیے یہ سب ایک نئے بزنس کو اسٹیبلش کرنے کی مانند تھا بس فرق اتنا تھا تب "نام" نہیں تھا تو سب مشکل تھا، اب نام تھا تو کچھ سہارا تھا۔ جانے تبریز صاحب کیسے ضبط سے اتنی دیر وہاں سب کی سنتے رہے کیونکہ اس وقت ان کے ذہن میں کل سے وہی کی فون کال چل رہی تھی جو کہ انہیں بے چین کیے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

اب تک دوسروں ک سکون برباد کرنے والے کے شاید اپنے سکون کے دن ختم ہونے والے تھے۔ کیونکہ دوسروں کو بے سکون کرنے والا خود بھی بے سکون ہو جاتا ہے۔

حوریہ اور حمائل شام کے وقت شہریار ولا پہنچے۔ حوریہ اپنی ماما کے ساتھ مل کر کچن میں ڈنر کی تیاریاں کروانے لگی اور حمائل سارم کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھا۔

چاروں نے مل کر ڈنر کیا اور اس کے بعد حوریہ شہریار صاحب کے پاس چلی گئی۔ سلمہ شہریار نے اسے اسٹڈی میں بھیج دیا جہاں شہریار صاحب کسی فائل کے مطالعے میں مصروف تھے۔ دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونکے۔

"کم ان۔" شان نے فائل پر نظریں جمائے مصروف انداز میں جواب دیا۔ حوریہ سلام کرتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔

"حوریہ بیٹا۔ آؤ بیٹھو۔" ان نے اٹھتے ہوئے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور واپس بیٹھ گئے اور اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"کیسے آنا ہوا؟" وہ بیٹھ گئی تو انہوں نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔

انکل کیا آپ آئی۔جی انکل سے میری ایک میٹنگ ارینج کروا سکتے ہیں؟"اس نے" ۔کچھ سوچتے ہوئے سوال کیا

ہاں۔میں بات کر لوں گا۔مگر سب خیریت تو ہے؟"ان نے فکر مندی سے" ۔پوچھا

جی انکل۔بس "سیکرٹ کلر" کے کیس کو ڈسکس کرنا چاہتی ہوں۔میں جانتی" ہوں عام پولیس سے بھی بات کر کے ہو سکتا ہے سب مگر وہ آپ کے فرینڈ ہیں اور میں اس معاملے میں کسی دوسرے کی بجائے ان پر بھروسہ کر سکتی ہوں۔"اس نے ۔تفصیلاً جواب دیا

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔میں بات کر کے آپ کو بتا دوں گا جو بھی ٹائم ملا۔شاید آپ کو ان کے" ۔آفس جا کر ہی ملنا پڑے۔"ان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

کوئی پرابلم نہیں میں چلی جاؤں گی۔انہیں بتا دیجیے گا کہ بہت امپورٹنٹ ہے۔"" ۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا

اوکے۔ضرور۔"ان نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔اسٹڈی کی"
دروازے پر دوبارہ دستک ہوئی اور سلمہ شہریار چائے اور لوازمات لیے داخل
۔ہوئیں

میں نے سوچا آپ دونوں باتوں کے ساتھ ساتھ چائے بھی انجوائے کریں۔""
۔سلمہ شہریار نے ٹیبل پر چیزیں رکھیں

دونوں کیوں؟ہم تینوں کریں گے نا۔آپ بھی بیٹھیں۔"حوریہ نے مسکراتے"
۔ہوئے انہیں بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا

چلیں میں بھی بیٹھ جاتی ہوں۔"وہ مسکرتے ہوئے اس کے ساتھ والے صوفے"
۔پر بیٹھ گئیں اور ہلکی پھلکی گفتگو کرنے لگے

حوریہ کچھ دیر باتیں کرتی رہی اور پھر واپس چلی گئی کیونکہ اسے اور حمائل کو رات
کو ہی گھر جانا تھا کیونکہ مرحا کو چھوڑ کر آئے تھے۔وہ دونوں تو اسے بھی ساتھ لانا
۔چاہتے تھے مگر وہ مانی نہیں تو حوریہ نے بھی زیادہ فورس کرنا مناسب نہیں سمجھا

ڈنر کے بعد مرحا اپنے بیڈ روم میں لیپ ٹاپ چلائے بیٹھی تھی۔ موبائل پر میسج کا نوٹیفیکیشن آیا۔ تو نام پڑھ کر اسے حیرت ہوئی۔ سارم نے اسے میسج کیا۔ اس نے کسی قسم کی تاخیر کے بغیر میسج کھولا۔

"اگر تم فری ہو تو کیا ہم کل مل سکتے ہیں؟" اس سے سوال کیا گیا تھا۔ اسے کیا کہنا چاہیے؟ اس نے سوچا۔ انکار یا اقرار۔ اس سے ملاقات تکلیف کا باعث بن سکتی ہے مگر نہ جا کر پچھتاوا رہ جائے گا۔

"بہت سوچتے اس نے جواب دیا" فری ہوں۔

"پھر میسج موصول ہوا" میں ٹائمنگ اور لوکیشن سینڈ کر دوں گا۔ کچھ بات کرنی ہے۔

اوکے۔"اس نے محض یک لفظی جواب دیا۔پھر فون ایک طرف رکھ کر لیپ"
۔ٹاپ کی طرف متوجہ ہوئی۔مگر اس کی سوچ بھٹک کر پھر سارم کی طرف گئی

۔اسے کیا بات کرنی ہے۔۔۔"اس نے سوچا"

مجھے حوریہ سے بات کرنی چاہیے۔۔۔"پھر ذہن نے سوال کیا۔لیپ ٹاپ بند"
۔کرتے ایک طرف رکھا

۔اپنے معاملات خود سے سلجھانا سیکھو مرحا۔۔۔"پھر آواز آئی"

اس نے انکار کر دیا تو۔۔۔"یہ خیال آتے ہی آنکھوں میں نمی تیری۔اس نے ضبط"
۔کیا

www.novelsclubb.com

۔تو کیا اس کے بغیر زندگی نہیں ہو سکتی۔"پھر خیال آیا تو نمی بڑھنے لگی"

۔اقرار بھی تو ہو سکتا ہے نا۔۔۔"اس نے خود کو تسلی دی"

ابھی کچھ اور سوچتی جب باہر گاڑی کے ہارن کی آواز نے اسے خیالوں کی دنیا سے باہر لایا۔اس نے بالکونی سے جھانکا۔حوریہ اور حمائل واپس آ گئے تھے۔وہ پلٹی اور پھر آئینے میں خود کو دیکھتے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور باہر نکل گئی۔

تبریز صاحب بالکونی میں پڑے صوفوں پر بیٹھے پریشان نظر آ رہے تھے۔زری ناشتے کے بعد ارمان کے کپڑے تبدیل کر رہی تھی۔فارغ ہو کر اسے لیتے وہ بھی بالکونی پر آ گئی۔تبریز صاحب نے مسکراتے ہوئے ارمان کو اٹھایا اور اپنی گود میں بٹھا لیا۔

"کچھ پتہ چلا کہ کس نے کیا ہے یہ سب؟"زری نے ان کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھتے ہوئے سوال کیا تو ان نے محض نفی میں سر ہلایا۔

"آپ کو پتہ چل جائے گا۔آپ سب جان لیتے ہیں یہ بھی جان لیں گے۔"اس نے ان کا ہاتھ تھامتے حوصلہ دیا۔

کوشش کر رہا ہوں۔"ان نے بمشکل مسکراتے ہوئے جواب دیا۔تو زری بھی"
۔ مسکرادی۔کچھ دیر خاموشی رہی

۔اگر مجھے کچھ ہو گیا تو۔۔۔"ان نے کچھ بولنا چاہا جب زری نے ان کی بات کاٹی"

آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔سب ٹھیک تو ہے نا؟آپ ایسی باتیں مت کریں۔""
۔اس نے آنکھوں میں نمی لیے، فکر مندی سے کہا

سب ٹھیک ہے بس ویسے ہی کہہ رہا ہوں۔ارمان کا اور اپنا بہت خیال رکھنا۔ "
میرے بیٹے کو اچھا پڑھانا اسے خون خرابے کے ہر کھیل سے دور رکھنا۔وہ دکھنے میں
میرے اور حمائل جیسا لگتا ہے مگر کوشش کرنا اس کا کردار مجھ جیسا نہ ہو بلکہ حمائل
جیسا ہو۔"وہ نظریں چرا کر بول رہے تھے تاکہ زری ان کے دل کا حال نہ جان
پائے۔آج پہلی بار ان نے زری سے نظریں چرائی تھیں مگر پھر بھی وہ جان گئی تھی
وہ جو اس سے چھپانا چاہ رہے تھے۔ان کے ہاتھ پر زری کی گرفت سخت ہو گئی، جیسے
۔اسے ڈر ہو کہ اس نے گرفت ڈھیلی کی تو وہ انہیں کھو دے گی

۔وہ کچھ بول نہ پائی مگر اتنا جان گئی تھی کہ وہ کچھ چھپا رہے ہیں

۔بولو نہ کرو گہ نہ ایسا؟"ان نے اب کی بار اس کی طرف دیکھتے سوال کیا"

آپ کو میری بھی عمر لگ جائے۔خدا کے لیے ایسی باتیں مت کریں۔"اس کی" آواز بھرا گئی۔وہ بمشکل بول پا رہی تھی۔آنکھیں پانی سے لبالب بھری ہوئیں ۔تھی

تم پریشان ہو گئی۔میں تو بس ویسے ہی بات کر رہا تھا۔"ان نے اس کا سر اپنے سینے" ۔سے لگاتے تھپتھپا کر کہا۔ضبط کیے ہوئے آنسو آنکھوں کی باڑ سے بہہ نکلے

ماما۔۔۔آپ کیوں رو رہی ہیں؟ بابا ماما کو کیا ہوا؟"ارمان نے فکر مندی سے منہ" ۔بناتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھا

ماما رو تو نہیں رہیں۔"ان نے جواب دینے سے پہلے ہی زری آنسو صاف کرتے" ۔ہوئے بولی اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

۔چھوٹی سی دنیا تھی ان تینوں کی اور اب شاید اس دنیا کو تباہ ہونا تھا

اگلی صبح ہی حوریہ کو شہریار انکل کی طرف سے میسج میں ٹائمنگ مل گئی تھی۔اسے آج ہی آئی۔جی کے ساتھ ملاقات کا وقت مل گیا تھا۔شاید یہ اس کی خوش قسمتی تھی یا اتنے سالوں کی محنت کہ اسے آج کا ہی وقت مل گیا تھا ۔

وہ اور حمائل دونوں آئی۔جی سے ملاقات کے لیے ان کے آفس پہنچ گئے۔آئی۔جی صاحب یونیفارم میں، سربراہی کرسی پر براجمان تھے، وہ دونوں ان کے سامنے کرسیوں ہر براجمان تھے ۔

www.novelsclubb.com

تو مس حوریہ۔آپ کو سیکرٹ کلر کے بارے میں بات کرنی تھی؟"آئی۔جی" صاحب کے چہرے پر سنجیدہ تاثرات تھے ۔

میں اگر کہوں کے میں آپ کو "سیکرٹ کلر" تک پہچاؤں گی مگر اس کے لیے" آپ کو میری مدد کرنی ہو گی۔ تو کیا آپ میری مدد کریں گے؟" اس نے بھی اسی سنجیدگی سے جواب دیا۔ حمائل کے چہرے پر بھی سرد تاثرات تھے۔

آپ کو کیا لگتا ہے مس حوریہ کمال کہ جس شخص کو پولیس اتنے سالوں سے نہیں" ڈھونڈ سکی کیا آپ اسے ڈھونڈ سکتی ہیں؟" ان کا لہجہ طنزیہ تھا۔ شاید وہ انا تھی کہ جو وہ اور ان کی ٹرینڈ ٹیم نہیں کر سکی وہ یہ لڑکی کرے گی۔

وہ سچ کہہ رہی ہے۔ آپ کو ساتھ دینا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ آپ کی مرضی۔"" حمائل کو ان کا انداز چبھا، تو مٹھیاں بھینچتے ہوئے، قدرے سختی سے گویا ہوا۔ اسے ان کا حوریہ کے ساتھ یوں بات کرنا شدید چبھا تھا۔

ثبوت ہے آپ کے پاس؟" آئی۔ جی صاحب نے اس بار کچھ پر سکون لہجے میں" سوال کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ کو مجرم کا اعتراف ملے گا۔بس آپ کو ہماری مدد کرنی ہو گی۔"اس نے بھی"
۔پر سکون لہجے میں جواب دیا اور سامنے رکھا چائے کا کپ اٹھاتے ایک گھونٹ لیا
۔کیسی مدد؟"ان نے ابرو اٹھاتے سوال کیا"

آپ کے کچھ ایماندار آفیسرز اور میرا پلان۔بس پھر آگے سب میرا کام ہے۔"
۔مجرم آپ کے قدموں میں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکا کر کہا
اور آپ کو یقین ہے آپ کا پلان کامیاب ہو گا؟"ان نے حوریہ کے اعتماد کو دیکھتے"
۔ہوئے سوال کیا

میں حوریہ کمال ہوں اور مجھے جب تک کسی بات کا یقین نہ ہو، میں وہ بات کسی"
سے نہیں کرتی، خود سے بھی نہیں۔"اس کا انداز بہت ہی پر اعتماد تھا۔اسے معلوم
۔تھا کہ وہ اب کی بار ضرور کامیاب ہو گی

میں آپ کی مدد کو تیار ہوں مگر آپ کو پہلے پلان مجھ سے شیئر کرنا ہو گا۔"وہ"
۔حوریہ کا اعتماد دیکھتے ہوئے بولے

پھر سنیں۔۔۔۔"اس نے کہنا شروع کیا۔پلان ہمیشہ سے اس کے ذہن میں تھا۔"
جسے سنتے ہوئے آئی۔جی صاحب کو بھی حیرانگی ہوئی۔وہ حوریہ کی ہمت سے حیران
۔ہوئے جو کہ سیکریٹ کلر کے سامنے خود کو پیش کرنے کے لیے تیار تھی

اور اگر اس سب کے دوران آپ کو کوئی نقصان پہنچا تو؟"ان نے جیسے تصدیق"
۔کرنا چاہی ہو

میرے بابا کہتے تھے کہ ظلم سے لڑنا کبھی نہ چھوڑو چاہے اپنی جان بھی دینی"
۔پڑے۔بس ان کے نقش قدم پر چل رہی ہوں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا

گڈ لک۔پھر پرسوں پلان پر عمل کیا جائے گا۔میری ٹیم کا لیڈر آپ کے دیے نمبر"
۔پر آپ سے رابطہ کرے گا۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا

آپ کے وقت اور مدد کے لیے شکریہ۔" حوریہ کہہ کر اٹھی۔ حمائل بھی اس کے "
پیچھے کھڑا ہوا اور دونوں وہاں سے نکل گئے۔ حمائل نے راہداریوں سے چلتے ہوئے
حوریہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ اب حوریہ کافی حد تک پر سکون تھی مگر حمائل فکر مند
تھا۔ شاید حوریہ کے لیے خود کی اتنی اہمیت نہیں تھی مگر حمائل کے لیے وہ ضروری
۔ تھی بالکل ویسے جیسے جینے کے لیے سانس یا پھر روح

سارم نے اسے ٹائم اور لوکیشن دے دی تھی۔ ناشتے کے بعد حوریہ نے اسے بتایا تھا
کہ وہ حمائل کے ساتھ آئی۔ جی سے ملنے جا رہی ہے تو وہ بھی ریلیکس ہو گئی تھی اور
اس وقت وہ ریسٹورانٹ کے پارکنگ ایریا میں گاڑی روک کر اتر رہی تھی۔ اس کا
دل ایک الگ نہج پر دھڑک رہا تھا، کچھ گھبرایا ہوا۔ وہ سارم سے پہلے بھی ملتی تھی۔
سارم نے اسی کے ساتھ مل کر حوریہ کو نکاح کے لیے راضی کیا تھا۔ مگر اس بار دل
۔ پر بوجھ تھا کہ جانے سارم انکار نہ کر دے

ہاں اسے سارم کا وقت مانگنا برا لگا تھا مگر دل میں ایک امید تھی کہ جواب میں "اقرار" بھی ہو سکتا ہے۔ مگر اب اچانک سے اس نے یوں بلایا تھا شاید اس کا انتظار ختم کرنے کے لیے۔

ریسٹورانٹ کا گلاس ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوتے مرحا کی نظر ایک کونے میں لگی میز پر گئی۔ ہاں، وہاں وہی بیٹھا، اس کا انتظار کر رہا تھا۔ براؤن پینٹ ڈریس پینٹ پر، وائٹ شرٹ پہنے، براؤن کوٹ کرسی کی پشت پر رکھا ہوا تھا بال سیٹ کیے ہوئے، وہ شاید آفس سے یہیں آیا تھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح خوبرو اور وجیہ لگ رہا تھا۔

اسے دیکھتے ہی مرحا کچھ پل رکی رہی۔ پھر ہمت کرتے آگے بڑھی۔ سارم نے اسے دیکھ لیا تھا۔ سکن ٹاپ کے ساتھ وائٹ ٹراؤزر پہنے، بالوں کو پونی کی شکل میں باندھے وہ حسین لگ رہی تھی یا پھر وہ ہمیشہ سے ہی حسین تھی مگر سارم کو اب لگا کرتی تھی۔

وہ ٹیبل کے قریب آئی تو سارم نے کھڑے ہوتے ہوئے اسے سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ مسکراتے ہوئے بیٹھی۔

"پہلے کچھ آرڈر کر لیں پھر بات کرتے ہیں۔"سارم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے لگتا ہے پہلے ہمیں بات کر لینی چاہیے۔کیا پتہ بات کو سن کر کھانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔"اس سے پہلے کہ وہ ویٹر کو اشارہ کرتا مرحا بول پڑی۔بظاہر اس نے بہت مضبوط لہجے میں کہا مگر اس کے اندر ایک ہلچل مچی ہوئی تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہو گی مجھ پر بھروسہ کرو۔"اس نے کہتے ہوئے ویٹر کو اشارہ کیا اور آرڈر نوٹ کروایا۔اب تک وہ مرحا کی ہر پسند کے بارے میں جان چکا تھا۔ آرڈر دینے کے بعد اس کی طرف متوجہ ہوا جو کہ ٹیبل پر رکھے اپنے پرس پر انگلیاں پھیرتے سنجیدگی سے بیٹھی تھی۔کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔تو اس نے پرس سے نظریں ہٹائیں تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

بولو کیا بات کرنی ہے۔"مرحا نے خاموشی توڑی تو اس نے بھی گلا کھنکارا جیسے کہ "
۔اسی کے بات کرنے کا انتظار کر رہا ہو

کیا تمہاری آفر ابھی بھی برقرار ہے؟"اس نے شرارتی انداز میں پوچھا۔وہ انتظار "
۔صرف اس لیے کر رہا تھا تاکہ وہ ریلیکس ہو جائے تو بات شروع کرے

۔کون سی آفر؟"اس کچھ حیران ہوئی"

۔وہی جو آپ نے کی تھی۔۔۔"اس نے جیسے اسے کچھ یاد کرواتے ہوئے کہا"

تمہیں وہ آفر لگتی ہے؟کیا میرا پرپوزل تمہیں آفر لگتا ہے؟"اس نے اسے "
۔گھورتے ہوئے سوال کیا

www.novelsclubb.com

ہاں ایک ایسے شخص کو اپنے دل میں جگہ دینا، جس کو کسی نے ٹھکرایا ہوا ہو،اس "
کے لیے ایک آفر ہی ہو گی۔ایک بہت بہترین آفر۔"اس نے مسکراتے ہوئے
۔جواب دیا۔تو مرحا اسے دیکھتی رہ گئی کچھ حیرت سے، کچھ نا سمجھی سے

مرحاشیر خان کیا تم میرے اس ٹوٹے پھوٹے دل کو قبول کرو گی؟"وہ سوال"
۔کر رہا تھا۔مطلب وہ اقرار کر رہا تھا

میں تو پہلے سے قبول کر چکی ہوئی ہوں۔تم اجازت دو تو تمہارے دل کا ہر زخم"
بھرنے میں تمہارا ساتھ دوں گی۔"اس نے نم آنکھوں سے، بھرائے ہوئے انداز
۔میں کہا

لگتا ہے مجھے ایک ٹشو پیپرز کی کمپنی بھی بنانی پڑے گی۔تم تو خوشی کی بات پر بھی"
رو دیتی ہو۔"اس نے اس کی طرف ٹشو بڑھاتے ہوئے کہا تو وہ نم آنکھوں کے
۔ساتھ ہنس دی اور پھر آنکھیں صاف کی

۔ویٹر ان کا آرڈر لے کر آ گیا

کھانے کی ضرورت ہے یا۔۔۔"اس نے شرارتی انداز میں کھانے کی طرف اشارہ"
۔کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

سارم تم کیا چاہتے ہو۔میں کچھ کھا کر جاؤں یا ایسے ہی؟"اس نے سنجیدگی سے"
۔اس کی طرف دیکھتے سوال کیا

نہیں ایسے تو نہیں جانے دوں۔مگر اکیلے بھی سب کھا سکتا ہوں۔"اس کے انداز"
۔شرارت سے بھرپور تھا

۔کھاؤ پھر اکیلے۔"اس نے اسے گھورتے ہوئے غصے سے کہا اور اٹھنے لگی"

مزاق کر رہا تھا۔اب کیا چاہتی ہو ادھر سب کے سامنے منتیں کروں۔۔۔۔"وہ"
اسے اٹھتے دیکھ کر بولا۔تو مرحانے اسے گھور کر اسے دیکھا۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ
۔کاش یہ کچھ دیر کے کی گونگا ہو جائے تاکہ وہ سکون سے کھا سکے

مجھے کوئی پرابلم نہی ہے منتیں کرنے میں مگر کیا ہے نا پھر بریکنگ نیوز میں ہم"
دونوں ہوں گے کہ شہریار انٹرپرائزز کا سی۔ای۔او لڑکی کی منتیں کرتے ہوئے۔"
سارم نے بالکل نیوز والے انداز میں ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تو مرحا ہنس دی۔آج

کئی ماہ کے بعد مرحا کھل کر ہنسی تھی۔سارم اس بات سے انجان تھا کہ اس کے اقرار نے مرحا کے دل پر بھی مرہم لگایا تھا۔

سارم جیسی حرکتیں کر رہے ہو نا۔۔۔بریکنگ نیوز تو یہ بھی بن سکتی ہے کہ شہریار" انٹرپرائزز کے سی۔ای۔او کو پاگل پن کے دورے پڑ رہے تھے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تو سارم کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

تو کیا۔۔۔بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا؟"اس نے فخریہ انداز میں ابرو اٹھاتے" ہوئے کہا تو مرحا ہنس دی۔

سارم نے اشارے سے اسے کھانے کی طرف متوجہ کیا اور دونوں کھاتے ہوئے ہلکی پھلکی گفتگو کرتے ہوئے کھانے لگے۔

وہ کمپنی میں سی۔ای۔او کے طور پر سب پر اپنا رعب رکھتا تھا مگر اپنے دوستوں میں آج بھی وہ وہی سارم تھا ہنستا سا، شرارتی سا۔

۔حوریہ ناشتے کے بعد لان میں بیٹھی ہوئی تھی جب مرحا اس کے پاس آئی

۔کیسی ہو؟"مرحا نے اس کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھتے سوال کیا"

۔تمہارے سامنے۔۔۔بالکل ٹھیک۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا"

۔کام ہو گیا؟"اس نے پرامید نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا"

ہاں۔۔۔تمہیں پتہ ہے یہ سب صرف حمائل کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ان نے"
مجھ پر یقین کیا۔ہر قدم پر میرا ساتھ دیا۔جب،جب مجھے لگا کہ شاید اب میرے
ساتھ کوئی کھڑا نہ ہو وہ میرے ساتھ کھڑے رہے۔"وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی
تھی۔اس کے لہجے سے محبت چھلک رہی تھی۔مرحا خاموشی سے اس کے چہرے کو
دیکھ رہی تھی۔جس پر سکون تھا،امید تھی،محبت تھی اور جانے کتنے جذبات جنہیں
۔وہ کوئی نام بھی نہیں دے پا رہی تھی

www.novelsclubb.com

تمہیں پتہ ہے مرحا۔مجھے جب بھی لگا میں اکیلی ہوں حمائل نے میرا ساتھ دیا۔"
جب جب میں لڑکھڑا کر گرنے لگتی حمائل نے مجھے سہارا دیا۔ان نے ہمیشہ میرا
۔ساتھ دیا۔"وہ اپنی نرم لہجے میں کہہ رہی تھی اور مرحا سن رہی تھی

اس پل حمائل گیٹ سے اندر داخل ہوا۔حوریہ کی پشت گیٹ کی طرف تھی اس
لیے وہ اسے دیکھ نہیں پائی۔وہ انہیں دیکھ کر انہی کی طرف آگیا۔اس نے اشارے
۔سے مرحا کو خاموش رہنے کا کہا

تم جانتی ہو شادی کو لے کر میرے دل میں بہت سے خوف تھے،میں کبھی شادی"
نہیں کرنا چاہتی تھی اور حمائل کو بھی میں نے ایک آپشن کے طور پر چنا تھا مگر
میرے سارے خوف،سارے ڈر سب کو ختم کرنے میں حمائل کا ہاتھ ہے۔"وہ
اپنی دھن میں بول رہی تھی اور پیچھے کھڑا حمائل جیسے پتھر کا ہو گیا۔حوریہ نے کبھی
اس کے سامنے ان سب باتوں کا اظہار کھل کر نہیں کیا تھا مگر آج وہ اسے سن رہا تھا۔
۔وہ دل سے کہہ رہی تھی

حمائل شیر خان جیسا اس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ کوئی بھی نہیں اور نہ کوئی" ہو سکتا ہے۔" وہ بول کر خاموش ہوئی۔ مرحا کبھی اسے دیکھ رہی تھی، کبھی اس کے پیچھے کھڑے حمائل کو۔

حوریہ کمال جیسا بھی کوئی پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے، کوئی بھی نہیں اور نہ کوئی" ہو سکتا ہے۔" حمائل نے حوریہ کے کان کے قریب جھکتے ہوئے کہا تو وہ ایک دم بوکھلا کر کرسی سے کھڑی ہوئی اور مڑ کر اسے دیکھنے لگی۔ جو جانے کب سے کھڑا اس کی باتیں سن رہا تھا۔ خفت سے حوریہ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے مڑ کر مرحا کو ایک گھوری سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

میں سوچ رہا تھا اتنی چھینکیں کیوں آ رہی ہیں جب کہ موسم بھی ٹھیک ہے۔ یہاں" آ کر پتہ چلا کوئی بہت شدت سے میرا ذکر کر رہا تھا۔" اس نے اسے مزید تنگ کرتے ہوئے کہا اور آرام سے مرحا کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا۔ حوریہ کا دل چاہا ابھی کہیں گم ہو جائے۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟" رئیسہ خان کی آواز پر تینوں چونکے اور حوریہ نے شکر ادا کیا" کہ اب حمائل اسے تنگ تو نہیں کر پائے گا۔انہیں دیکھ کر مرحا اور حمائل کے اندر تک آگ لگی۔یہ خاتون ان کی ماں کے قاتل کے ساتھ کسی نہ کسی طرح برابر کی شریک تھی۔مگر اس وقت مجبوراً انہیں خود پر قابو پانا تھا۔اب کی بار ان کی زرا سی غلطی ان میں سے کسی کے لیے بھی جان پر بن سکتی تھی۔

میری تعریفیں ہو رہی ہیں۔بیٹھیں آپ بھی سنیں۔کیوں حور۔۔۔؟" حمائل" نے بمشکل اپنے جذبات پر ضبط کرتے ہوئے نارمل انداز میں کہا تو حوریہ نے ایک گھوری سے نوازا۔وہ حمائل تھا، حوریہ کو تنگ کرنے سے باز آسکتا تھا کیا؟

www.novelsclubb.com

وہ میں پوچھ رہی تھی کہ آپ کے پاس کسی اچھے سے پاگل خانے کا پتہ ہو گا؟انہیں" دورے پڑتے ہیں چیک اپ کروانا ہے۔" حوریہ نے بھی برابری کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا۔

آپ نے ہی تو پاگل کیا ہوا ہے۔ مجھ سے پہلے وہ آپ کو ایڈمٹ کر لیں گے۔""

حمائل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو حوریہ کا دل چاہا اس کے بازو پر ایک زوردار گھونسا جڑے مگر اس وقت رئیسہ خان کی موجودگی میں بمشکل خود پر ضبط کیے رکھا۔

بس کرو۔ کیوں تنگ کر رہے ہو ہماری بہو کو؟" رئیسہ خان نے اس کی طرف" داری کرتے ہوئے کہا۔

ان کو تنگ کرنے کا الگ مزہ ہے۔" حمائل نے مسکراتے ہوئے حوریہ کو دیکھ کر" کہا تو وہ بس گھور کر رہ گئی اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

تبریز صاحب ڈنر کے بعد اسٹڈی میں بیٹھے ہوئے تھے جب انہیں اپنے فون پر غیر شناسہ نمبر سے کال موصول ہوئی۔ کچھ سوچتے ہوئے ان نے فون اٹھایا۔ ساتھ ہی لیپ ٹاپ آن کیا۔ انہیں کال کے دوران ہی، کال کرنے والے کے بارے میں

انفارمیشن نکالنی تھی۔ان کی انگلیاں لیپ ٹاپ کے کی۔پیڈ پر تیزی سے چلنے لگیں۔

"پہچان تو لیا ہو گا اور امید ہے میرے بارے میں جاننے کے کی جدوجہد بھی شروع کر دی ہو گی۔ مگر فکر کی کوئی بات نہیں۔زیادہ انتظار نہیں کرواؤں گا۔" دوسری طرف سے بات شروع ہوئی تو ایک پل کے لیے تبریز صاحب کے ہاتھ تھم گئے۔ کوئی اتنے اچھے سے انہیں جانتا تھا۔

"کل دوپہر دو بجے۔شہر سے باہر کچھ فاصلے پر ہی ایک گودام ہے۔وہاں ملاقات ہو گی۔ مگر۔۔۔" وہ سنتے ہوئے مسلسل لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہے تھے۔سامنے لیپ ٹاپ پر اس کالر کے بارے میں تمام انفارمیشن تھی۔

"کسی قسم کی ہوشیاری کرنے کی کوشش مت کرنا تمہاری اصلیت کے بارے میں، میں سب جان چکا ہوں۔پولیس کو اس معاملے میں لانے کی کوشش بھی مت کرنا کیونکہ تمہارے بارے میں ثبوت بھی ہیں میرے پاس۔ایسے ہی تھوڑا پہنچا ہوں تم

تک۔بہت محنت کی ہے۔"لہجہ تلخ اور حد سے زیادہ سرد تھا۔تبریز صاحب کو زندگی میں پہلی بار کسی سے اس حد تک خوف آیا تھا۔

اور اگر کل نہ پہنچے تو تمہارے بیٹے۔۔۔۔"دوسری طرف سے آواز آئی جسے غصے سے چیختے ہوئے تبریز صاحب نے کاٹا۔

خبردار جو میرے بیٹے کا نام بھی لیا۔میں آؤں گا۔۔۔۔اکیلے آؤں گا۔"ان کا لہجہ بھی غصے کی شدت سے سخت تھا۔چہرہ اور آنکھیں آگ برسا رہیں تھیں۔

پھر کل ملاقات ہوتی ہے۔میں انتظار کروں گا۔مسٹر تبریز شیر خان ایز ناؤن ایز سیکرٹ کلر۔۔۔۔"کہہ کر فون بند کر دیا گیا۔

تبریز صاحب کی پیشانی کی رگیں ضبط اور غصے سے ابھر رہیں تھیں۔سکرین پر کراچی کے کسی عام سے شخص کی شناخت تھی۔اور وہ جان گئے تھے کہ یہ فیک کال ہے۔وہ جو بھی ہے،وہ تبریز شیر خان کو بھی ہرا سکتا ہے۔وہ جانتا تھا کہ اس کال کو استعمال کر کے اس تک پہنچا جائے گا اس لیے اس نے پوری تیاری سے سب کیا۔

www.novelsclubb.com

۔تبریز شیر خان کو لگ رہا تھا کہ وہ ہار چکے ہیں۔ہاں وہ ہار گئے تھے ابھی سے

صبح کا سورج نئی امید لے کر روشن ہوا۔منزل شیر خان کے سب مکین معمول کے مطابق ناشتے کی میز پر موجود تھے،ایک ساتھ مگر ایک دوسرے کے دل سے انجان۔

ناشتے کے بعد حوریہ اور حمائل کہیں نکل گئے۔مرحانے سب کو یہی بتایا کہ حوریہ کی کسی دوست کے گھر گئے ہیں۔

تبریز صاحب اپنے اندر ایک الگ ہی جنگ لڑتے ہوئے تیار ہوئے اور گھر سے نکل پڑے ایک بے منزل سفر پر۔

گھر کے باقی افراد اپنی اپنی دھنوں میں مصروف تھے،آنے والے وقت سے بے خبر۔

تبریز صاحب مطلوبہ جگہ پر پہنچے، کار کچھ فاصلے پر روکی۔ایک گودام تھا، گندم کا یا پھر چالوں کا۔ جس کے مالک کے بارے میں تبریز صاحب نے جاننے کی کوشش کی ۔ مگر انہیں اس بارے میں کوئی معلومات نہ ملی

وہ قدم قدم اٹھاتے اس کے سامنے جا پہنچے۔دروازہ پہلے سے کھلا تھا جیسے کہ کوئی ان کے انتظار میں تھا۔احتیاط سے قدم اٹھاتے وہ اندر داخل ہوئے۔اندھیرے کو روشن دان سے آتی روشنی چیر رہی تھی۔آس پاس بڑی بڑی بوریوں میں شاید گیہوں پڑے تھے۔وہ جیسے جیسے قدم بڑھا رہے تھے انہیں گبراہٹ محسوس ہو رہی ۔ تھی

www.novelsclubb.com

چلتے چلتے اپنے دائیں طرف، دیوار کی طرف رخ کیے انہیں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔کوئی تھا جو بلکل انہی کی طرح کالی ٹی۔شرٹ اور ٹراؤزر میں. سر پر کالی ہی پی۔کیپ پہنے بیٹھا تھا۔قریب آنے پر انکشاف ہوا کہ وہ کوئی مرد نہیں، عورت

ہے۔ذہن میں جھماکے سے ایک نام آیا۔ساتھ ہی سامنے موجود وجود نے اپنا رخ بدلا اور تبریز صاحب پتھر کے ہو گئے۔

ماسک سے اسی کی بھوری قہر آلود آنکھیں جھلک رہیں تھیں۔وہ بھی اسے پہچان گئے تھے بالکل ویسے جیسے اس کے باپ نے انہیں پہچانا تھا۔

تبریز شیر خان جس کھیل کے بادشاہ تھے، حوریہ کمال نے انہیں اسی کھیل میں مات دی تھی۔

"حوریہ کمال۔۔۔۔"انہیں اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

"تو کیسا لگا میرا سرپرائز۔"حوریہ کی تلخ آواز گودام میں گونجی۔

"تم۔۔۔تم نے یہ سب کیسے کیا؟"ان نے اس کی طرف قدم بڑھائے۔ماسک کے پیچھے حوریہ کے چہرے پر ایک مسکان چھائی۔

پتہ ہے ہر انسان سے کہیں نہ کہیں غلطی ہو جاتی ہے مسٹر تبریز شیر خان۔میری" غلطی اس کیس میں آپ سے مدد لینا تھا اور آپ اپنی غلطی جانتے ہیں کیا؟"اس نے سرد لہجے میں سوال کیا۔دوسری طرف خاموشی تھی۔وہ حیران تھے کہ یہ کیسے ممکن ہوا؟ وہ کیسے ان تک پہنچی۔

آپ کی غلطی تھی یہ سوچ کر مجھے اپنی بہو بنانا کہ آپ مجھ پر نظر رکھ سکیں گے۔" مگر اس سب میں آپ یہ بھول گئے کہ ایسے مجھے بھی آپ کو قریب سے جاننے کا موقع ملا۔اور بس کھیل ختم۔"اس کے الفاظ پھگلے ہوئے سیسے کی طرح انہیں جھلسانے لگے۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ یہ غلطی نہ کرتے تو شاید آج بھی میں انجان ہوتی۔"وہ بول کر خاموش" ہوئی۔تبریز صاحب اس وقت اس کی سانسیں کھینچ لینا چاہتے تھے مگر وہ بہتر موقع کے انتظار میں تھے۔

تمہیں کیا لگا تم میرے بارے میں جان لو گی تو کیا سب یقین کر لیں گے۔ تمہاری" ۔اس بات کا یقین تو حمائل بھی نہیں کرے گا۔" ان کا لہجہ طنزیہ تھا

وہی حمائل جس کی ماں کا قتل بھی آپ نے کیا تھا؟" اس کا یہ سوال کسی دھماکے" کی طرح ان کے اعصاب پر برسا تھا۔ کیونکہ یہ ان کے اور رئیسہ خان کے علاوہ اور ۔کوئی نہیں جانتا تھا

ثبوت کیا ہے تمہارے پاس؟" ان نے بمشکل ضبط کرتے ہوئے کہا۔ وہ اس کے" ۔سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتے تھے

حوریہ نے فون کی سکرین ان کے سامنے کی۔ جہاں بیسمنٹ میں موجود ان کی ۔الماری کی ویڈیو چل رہی تھی

تم جانتی ہو اب تک تم زندہ کیسے ہو؟ کتنے ہی لوگ جو میری تلاش میں نکلے سب" ختم ہو گئے مگر تم اگر زندہ تھی تو میری وجہ سے۔ تمہارے بابا کا قتل میں نے ایم۔ این۔ اے کے کہنے پر مجبوری میں کیا تھا اور جب تمہارے بارے میں پتہ چلا تو

میں تمہیں بھٹکاتا رہا۔ پھر حمائل کو تم سے محبت ہو گئی اس نے تم سے شادی کا فیصلہ کیا تو میں نے تمہیں پوری طرح سے بھٹکایا تاکہ تمہیں مارے بغیر سب ٹھیک رہے اور پھر تم حمائل کی محبت تھی اور اس کی ایک محبت اس سے چھینی تھی مگر دوسری محبت نہیں چھیننا چاہتا تھا۔" وہ غصے سے بھڑک پڑے اور حوریہ ساکت و جامد سی ان کی ہر بات سنے جا رہی تھی کیونکہ اسے سننا ہی تھی۔ وہ یہی چاہتی تھی تبریز شیر خان کے منہ سے اعتراف۔

جب اس پولیس افسر کے بھائی سے تم ثبوت لے کر آئی تھی تب میں نے ایک" کوشش کی تھی تمہیں ختم کرنے کی مگر تم بچ گئی۔ بہت خوش قسمت نکلی تم۔ پتہ ہے ایم۔ این۔ اے کی لاش کیوں لٹکائی تھی میں نے، کیونکہ میں گلٹ میں تھا تمہارے بابا کی لاش کو لٹکایا گیا تھا۔ وہ میں نے نہیں لٹکایا تھا۔" وہ غصے سے بولے جا رہے تھے۔ ان کی آنکھیں اور چہرہ سرخ تھا۔ ضبط سے مٹھیاں بھینچی ہوئیں

www.novelsclubb.com

تھیں۔حوریہ کمال کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایااوراس کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔سب منظر دندھلے ہوئے۔یہی لمحہ تھاجب وہ کمزورپڑی۔

"اب تمہاری مدت بھی ختم ہوئی حوریہ کمال۔کیونکہ جو کوئی میرے راستے میں آتا ہے اسے مرناہوتاہے۔"ان نے اسی لمحے کافائدہ اٹھاتے اپنی پشت سے پسٹل نکالی اورایک لمحے کی تاخیر کے بنا گولی چلائی۔اورایک دل سوز چیخ فضامیں بلند ہوئی۔

دو کی بجائے تین وجودایک لمحے کے لیے ساکت ہوئے۔وہ گولی جو حوریہ کمال کے سینے کو چیرنے والی تھی۔وہ حمائل کے سینے پر لگی۔

"حمائل۔۔۔۔"حوریہ اور تبریز صاحب یک زبان ہو کر چلائے اور حمائل شیر خان، تبریز شیر خان کی آنکھوں میں دیکھتے ڈھیر ہو گیا۔تبریز صاحب کے ہاتھ سے پسٹل چھوٹ کر زمیں بوس ہوئی۔حمائل جو کہ بوریوں کے پیچھے چھپاہوا تھا، تبریز صاحب کے ارادوں کو بھانپ چکا تھا، گولی چلتے ہی حوریہ کو بچاتے گولی اپنے سینے پر کھالی۔

حمائل شیر خان صحیح کہتا تھا کہ وہ حوریہ کمال کے لیے اپنی جان دے سکتا ہے۔اس نے آج اپنی بات کا بھرم رکھ لیا۔

پولیس فورس جو کہ حمائل کے اشارے کے انتظار میں تھی،اچانک چیخ کی آواز پر اندر داخل ہوئی۔پسٹل پر سائلنسر ہونے کی وجہ سے گولی چلنے کی آواز نہ آئی۔تینوں لمحے بھر کے لیے کسی جمود کے سائے میں رہے۔

فریز۔۔۔"ایک آواز گودام میں بلند ہوئی اور پولیس والوں کی ایک بڑی تعداد" گودام میں داخل ہوئی۔مگر وہاں تو سب پہلے سے ہی جمود میں تھے۔

حمائل۔۔۔"حوریہ نے لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اس کے وجود کو تھاما ہوا تھا۔" اس کی آواز بمشکل نکل رہی تھی۔خون تیزی سے بہتے ہوئے ہر چیز کو لال کر رہا تھا۔

حمائل۔۔۔"اس اپنا ایک ہاتھ حمائل کے سینے پر رکھا ہوا تھا اور دوسرے سے" اس کا چہرہ تھپتھپایا۔وہ آس پاس سے بے فکر تھی۔اسے کوئی خبر نہیں تھی کب ۔پولیس والے داخل ہوئے اور ان تک پہنچے

کچھ پولیس والے حمائل کی طرف بڑھے اور حوریہ کے ہاتھوں سے اسے لیا تو وہ ہوش کی دنیا میں آئی۔حمائل کو پولیس موبائل میں ہی ڈالا گیا تھا کیونکہ ایمبولینس کا انتظار ممکن نہ تھا۔پولیس وین میں موجود کپڑے سے خون کو روکنے کی کوشش کی گئی جو کہ پل میں سرخ رنگ کا ہو گیا۔حوریہ بھی اس کے ساتھ ہی موبائل میں بیٹھی۔گال آنسوؤں سے بھیگ رہے تھے۔اسے اس بات کی کوئی خبر نہ تھی کہ تبریز صاحب کو پکڑا گیا ہے یا نہیں اور اس کا مقصد کیا تھا۔اسے اس وقت کسی کی ۔پرواہ تھی، پرواہ تھی تو حمائل کی جو اس کی گود میں بے سود پڑا تھا

حمائل۔۔۔آنکھیں کھولیں۔۔۔میری بات سنیں۔"حوریہ نے کپکپاتی آواز" میں، کپکپاتے ہاتھ سے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔وہ اس پر جھکی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔آنکھوں سے سیلاب امڈ رہا تھا اور آنسو اسے چہرے سے ہو کر حمائل کے چہرے کو بھگو رہے تھے۔اس کی کیپ کب کہاں گری ۔اسے اس بات کا ہوش نہیں تھا

ایک لمحے کے لیے حمائل کے ساکت وجود میں حرکت ہوئی اور اسے ایک خون آلود قے آئی۔اس کے منہ سے خون نکل کر گردن پر سے ہوتا ہوا حوریہ کو اپنے ہاتھ پر ۔محسوس ہوا۔اس نے مندی مندی آنکھیں کھولیں

حمائل۔۔۔"اس نے لرزتی آواز میں پکارا تو وہ مسکرایا۔حمائل شیر خان کے" ۔علاوہ ایسی حالت میں کون مسکرا سکتا تھا

www.novelsclubb.com

حور۔۔۔وعدہ۔۔ک۔۔رو۔۔اپنا۔۔اور۔۔۔آنے۔۔۔والے مہمان۔۔کا" خیا۔۔۔ل رکھ۔۔۔نا۔۔۔بی۔۔۔ٹی۔۔ہوئی۔۔۔تو۔۔۔حرد۔۔۔اور بیٹا۔۔۔ہوا۔۔۔تو۔۔۔حسن۔۔۔نام۔۔۔رکھنا۔۔۔"حمائل بمشکل بول پا رہا تھا

اور حوریہ اس کے لبوں کے پاس جھکی اسے سن رہی تھی۔اس کی بات پر پل میں تڑپ گئی۔

"حمائل۔۔۔پلیز۔۔۔"اس نے جیسے منت کی کہ وہ یہ سب ابھی کیوں کہ رہا ہے۔ابھی تو بہت وقت ہے۔

"حور۔۔۔مجھے۔۔۔معاف۔۔۔کر دینا۔۔۔کیونکہ۔۔۔میں نے۔۔۔ہمی۔۔شہ آپ کا۔۔۔ساتھ۔۔۔دینے۔۔۔کا۔۔۔وع۔۔۔دہ۔۔۔کیا۔۔۔تھا۔۔۔م۔۔گر۔۔۔"حمائل نے اپنا ہاتھ بڑھاتے اس کے گالوں پر سے آنسو صاف کرتے،اٹکتی سانسوں کے ساتھ کہا۔حوریہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔وہ ابھی مزید کچھ کہنا چاہتا تھ مگر شاید اب مہلت ختم ہو چکی تھی۔اسے زوردار کھانسی ہوئی اور اس کا ہاتھ پہلو میں گرا اور گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔

حمائل۔۔۔۔"حوریہ کی ایک دبی دبی چیخ نکلی۔اس نے کپکپاتے ہاتھ سے اس کی" دھڑکن محسوس کرنے کی کوشش کی مگر وہاں کوئی ہلچل محسوس نہ ہوئی۔وہ بری طرح کانپ رہی تھی۔آنسو مسلسل چہرے کو بھگو رہے تھے۔اس نے کپکپاتے لب دانتوں تلے دبا کر خود پر ضبط کیا۔اور کلائی پر نس ٹٹولی مگر وہاں بھی کوئی حرکت نہ تھی۔اس نے آخری کوشش کرتے ہوئے شہ رگ پر ہاتھ رکھا اور اسے اپنی ۔دھڑکن بھی رکتی محسوس ہوئی

حمائل۔۔۔۔"اس نے ساکت آنکھوں اور کپکپاتے وجود کے ساتھ، آخری بار" ۔اسے پکارا مگر شاید وہ اب اس کی نہیں سن رہا تھا

www.novelsclubb.com

پولیس موبائل ایک جھٹکے سے رکی اور حمائل کے بے جان وجود کو اسٹریچر پر ڈالا گیا۔وہ حوریہ جس میں چلنے کی سکت بھی نہیں اسٹریچر کے ساتھ ہسپتال کے ۔کاریڈورز میں بھاگ رہی تھی

حمائل۔۔۔"اس نے کتنی بار اسے آوازیں دی۔وہ تڑپ رہی تھی۔رو رہی تھی۔"
۔مگر وہ ساکت تھا

حوریہ کمال کو اس کی ضرورت تھی مگر اس بار وہ نہیں تھا اسے سینے سے لگانے
۔کے لیے،اس کے آنسو صاف کرنے کے لیے

ایک وعدہ نبھاتے، نبھاتے وہ دوسرا وعدہ نظر انداز کر چکا تھا۔ہر مشکل میں ساتھ
۔رہنے کا وعدہ

ڈاکٹرز کی نفری فوراً سے پہنچی۔حمائل کی نبض بہت مدھم چل رہی تھی۔زندگی کی رمق محسوس کرتے ہوئے،اسے آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا اور باہر حوریہ کمال پتھر بن گئی۔وہ دیوار کے ساتھ، وہیں سفید ٹھنڈے فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔ نظریں آپریشن تھیئٹر کے دروازے پر ساکت، آنسو مسلسل بہہ رہیں تھیں۔چہرے پر بھی خون لگا ہوا تھا اور گود میں پڑے لرزتے ہاتھ،اس کے خون سے لال تھے۔وہ
۔آس پاس سے بیگانی تھی، تن تنہا

۔پولیس والوں نے شہریار صاحب سے رابطہ کیااور انہیں حالات سے واقف کیا

حوریہ کا جمود تب ٹوٹا جب کسی نے اسے اپنے سینے سے لگایا۔وہ محبت بھری ماں کی

۔حدت ملتے ہی وہ تڑپ گئی

۔حوری۔۔۔"ثمرہ جہاں نے تڑپتے پکارا"

ماما۔۔۔ماما۔۔۔وہ گولی میرے سینے پر لگنی تھی نا۔انہیں کس نے اجازت دی تھی"

میری جگہ اپنی جان دینے کی۔۔۔"وہ ان کے سینے سے لگتے ہی تڑپتے ہوئے بولی۔

۔اس کی بات نے ثمرہ جہاں کو بھی تڑپا دیا

۔حوری۔۔۔بیٹا حوصلہ کرو۔"ان نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا"

ماما۔۔۔وہ کہتے تھے ہر مشکل میں میرے ساتھ رہیں گے تو اب اتنی مشکل میں"

کیوں اکیلے چھوڑ دیا؟"اس نے ان کا ہاتھ تھامتے کسی بچے کی طرح سوال کیا۔وہ

لاجواب ہو گئیں۔ان نے اس کے لرزتے وجود کو سینے سے لگاتے سہارا دے کر

اٹھایااور بنچ پر بٹھایا۔وہ ماں تھیں،بیٹی کو تڑپتا دیکھ کر انہیں بھی اذیت ہو رہی تھی مگر اسے اس حالت میں سنبھالنا بھی انہی کو تھا۔

دور کھڑا سارم شہریار وہیں دیکھ رہا تھا۔آج پہلی بار حوریہ کمال کو ایسے ہوش سے بیگانہ دیکھ رہا تھا۔وہ مضبوط تھی بہت مضبوط مگر آج وہ بھی ہار گئی تھی۔اس میں ہمت نہ ہوئی کہ آگے بڑھے۔وہ حوریہ کو اتنی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

شام کے سائے پھیلے تو مرحا کو بھی فکر لاحق ہوئی۔وہ دونوں اسے ساتھ نہیں لے کر گئے تھے۔اسے گھبراہٹ کا احساس ہوا تو وہ لان میں آکر چکر لگانے لگی۔

رئیسہ خان اور زری لاؤنج میں تھیں۔زری بھی کتنی بار تبریز صاحب کا فون ملا چکی تھی مگر ان کا فون بند تھا۔وارث صاحب بھی انہی کے ساتھ لاؤنج میں تھے جب ان کا فون بجا۔سامنے شہریار صاحب کا نام چمک رہا تھا۔فون اٹھاتے کان سے لگایا اور اگلے ہی لمحے کسی جھٹکے کے زیر اثر صوفے سے اٹھے۔

کون سے ہاسپٹل؟"ان نے پریشانی سے ماتھا مسلتے ہوئے پوچھا توزری اور رئیسہ"
۔خان کے کان بھی کھڑے ہو گئے

حمائل کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔میں جا رہا ہوں۔"ان نے انہیں بتاتے ہوئے باہر کی"
۔طرف قدم بڑھائے۔رئیسہ خان بھی ان کے پیچھے بھاگتی ہوئیں آئیں

میں بھی چلوں گی۔"پورچ میں وہ ان کے پیچھے داخل ہوتی بولیں۔مرحا جو انہیں"
۔دیکھ رہی تھی ان کی طرف آئی

۔کیا ہوا؟"مرحا نے رئیسہ خان کے چہرے پر پریشانی دیکھتے سوال کیا"

حمائل ہاسپٹل ہے۔۔۔ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔"رئیسہ خان نے کہا اور مرحا کو لگا کسی"
نے اس کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی ہے۔اس میں ہمت ہی نہ رہی کہ پوچھ
۔سکے کیسے یا کہاں

میں بھی چلوں گی۔"ایک لمحے کی تاخیر کیے بناوہ گاڑی میں بیٹھی۔اس کا دل"
زوروں سے دھڑک رہا تھااور ہاتھ لرزنے لگے۔آنکھوں سے سیلاب ہر قسم کی باڑ
توڑ کر بہہ نکلا۔اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے سیٹ کی پشت سے سر ٹکالیا۔اس
کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ حمائل اور حوریہ کہاں گئے تھے۔اور وہ دونوں تو
اکٹھے تھے تو پھر حوریہ کدھر گئی؟

اس کے ذہن میں بہت سے خدشات آرہے تھے۔جنہیں وہ جھٹلانے کی ناکام
کوشش کررہی تھی۔ماما کے بعد حمائل ہی اس کا مضبوط سہارا تھا۔وہ اسے کھونے کا
سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

زری بھی تبریز صاحب کی طرف سے بے فکر ہوگئی کہ شاید وہ بھی حمائل کے ساتھ
ہاسپٹل ہوں گے جس کی وجہ سے فون کی طرف توجہ نہیں گئی ہوگی۔

تبریز صاحب کو پولیس "سنٹرل جیل" میں لے گئی تھی اور یہ بات ابھی میڈیا اور لوگوں سب سے چھپائی گئی تھی۔ حتٰی کہ ان کے گھر والے بھی اس بات سے بے خبر تھے۔

پولیس ہیڈ کوارٹرز میں ہر طرف ہل چل مچ چکی تھی۔ تمام افسران کو ہنگامی اجلاس کے لیے آئی۔جی کے آفس میں بلایا گیا تھا۔اتنے سالوں سے جس مجرم کی تلاش سب کو تھی وہ آج ان کے ہاتھ لگا تھا مگر اس انکشاف پر سب حیران تھے کہ وہ کوئی اور نہیں ملک کا مشہور بزنس مین تبریز شیر خان تھا۔

تبریز شیر خان کو کال کوٹھری میں بند کیا گیا تھا۔اس وقت وہ کسی بھی طرح اپنی فیملی سے رابطہ کرنا چاہتے تھے۔خاص کر حمائل کے سلسلے میں۔آج جو کچھ بھی ہوا اسے سوچتے ان نے اپنی پیشانی مسلی اور اپنے بالوں کو مٹھی میں لے کر جکڑا۔سب ختم ہو گیا تھا۔کیا اب بھی کوئی راستہ تھا۔وہ ایک بار پھر اپنے ہی قریبی لوگوں کے سامنے قاتل ثابت ہو چکے تھے جیسے آج سے کتنے سال پہلے ہوئے تھے۔مگر تب

ان کو سہارا دینے کے لیے شمسہ خان تھیں اور آج۔آج شاید زری ہو گی مگر باقی سب رشتے ایک بار پھر سے چھوٹ گئے تھے اور اس بار شاید ہمیشہ کے لیے۔

ان نے ایک زوردار مکہ دیوار پر مارا۔ہاتھ پل میں لہولہان ہو گیا مگر وہ رکے نہیں۔ وہ مسلسل دیوار پر مکے مار رہے تھے۔خون ان کے ہاتھ سے بازو پر پھسل رہا تھا اور پھر ایک لکیر کی صورت فرش پر گر رہا تھا۔

چلانے کی آوازیں سن کر ڈیوٹی پر موجود تھانے داروں نے اس طرف آ کر دیکھا اور پھر اپنے آفیسر کو اطلاع کی۔

"وہ اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے چلا رہے تھے۔حمائل کیسا ہے؟ کچھ تو بتاؤ۔۔۔میرا حمائل۔۔۔" دو، تین ہٹے کٹے تھانے دار آئے اور انہیں بمشکل روکتے ہوئے باندھ دیا گیا۔مگر وہ مسلسل چلاتے ہوئے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔کیونکہ جب تک کسی کاروائی کے لیے آرڈرز نہیں آنے تھے تب تک وہ ان پر کسی قسم کا تشدد نہیں کر سکتے تھے۔

ہاسپٹل پہنچتے ہی مرحا کو سارم نظر آیا۔تو وہ دوڑتی ہوئی اس تک آئی۔وارث صاحب اور رئیسہ خان بھی اس کے پیچھے بڑھے۔

"سارم، حمائل کو کیا ہوا ہے؟اور حوری کدھر ہے؟"اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔سارم جو کہ حوریہ کی حالت دیکھ کر کچھ فاصلے پر بنچ پر بیٹھا ہوا تھا اسے دیکھ کر چونکا۔

حمائل کو بلٹ لگی ہے۔آپریشن ہو رہا ہے اور حوری آپریشن تھیٹر کے باہر۔"اس کی آنکھوں میں نمی تھی اور ضبط سے ہاتھ آپس میں پیوست کیے ہوئے تھے۔

ان تینوں کو تو ایکسیڈنٹ کا کہا گیا تھا مگر اس پر پھر سے کسی نے حملہ کیا تھا۔

مرحا تیزی سے بھاگتے ہوئے، کاریڈور میں پہنچی مگر حوریہ کی حالت دیکھ کر کچھ فاصلے پر ہی رک گئی۔ چہرے اور ہاتھوں پر خون جو کہ اب جم چکا تھا۔ بال بکھرے ہوئے، روئی سی لال آنکھیں اور آنسوؤں سے تر گال۔

"مرحا نے اسے پکارا مگر آواز خود بھی نہ سن پائی۔ آہستہ آہستہ بھاری حوری۔۔۔" ہوتے قدم اٹھاتے اس کے پاس آئی۔ حوریہ نے اپنے سامنے کسی کو پا کر سر اٹھایا تو مرحا کو دیکھ کر کھڑی ہوئی اور اس کے گلے لگ کر رو دی گئی۔ کب سے ضبط کیے ہوئے آنسو مرحا کے گالوں پر بھی لڑھکے۔ اس نے مضبوطی سے حوریہ کو خود سے لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

"حمائل ایسے کیوں ہیں مرحا؟ انہیں اپنی پرواہ کیوں نہیں ہے؟ وہ گولی مجھے لگنے دیتے نا۔" اس کے گلے لگ کر حوریہ سسکتے ہوئے بڑبڑائی۔

"حوری، کچھ نہیں ہوگا۔ تم دیکھو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔ تم ٹینشن نہ لو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اس نے حوریہ کو خود سے الگ کرنے اس کے آنسو

پوچھتے، بڑی ہمت سے یہ الفاظ ادا کیے۔اس وقت حوریہ کی حالت کے پیش نظر، وہ خود پر بھی بمشکل ضبط کیے ہوئے تھے۔

"حوریہ کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا اور حمائل کو کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گی۔۔۔" یک دم اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتی مرحانے بمشکل اسے تھاما۔ ثمرہ جہاں جو نماز پڑھ کر واپس آ رہیں تھی حوریہ کو دیکھتے بھاگیں اور اسے سنبھالتے ہوئے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگیں، مگر بے سود۔حوریہ کی حالت کے پیش نظر ڈاکٹر کو بلایا اور اسے چیک اپ کے لیے لے جایا گیا۔

www.novelsclubb.com

وارث صاحب اور رئیسہ خان، آپریشن تھیٹر کے باہر لگی نشستوں پر براجمان تھے۔کئی گھنٹے سے حمائل کی کوئی خبر نہیں تھی۔بلڈ کی ضرورت محسوس ہوئی تو سارم نے اس کا انتظام بھی کر دیا تھا۔

یہ سب حوریہ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ تبریز نے منع بھی کیا تھا کہ چھوڑ دو یہ سب" مگر کیسے حمائل نے اس کی طرف داری کی تھی اور اب۔۔۔ آپ اسے سمجھاتے ۔کیوں نہیں ہیں؟" رئیسہ خان فکر مندی سے پیشانی مسلتی ہوئی بول رہی تھی

حمائل کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہے رئیسہ۔ اس میں اتنی سمجھ بوجھ تو ہے کہ کیا ٹھیک" ہے کیا غلط۔ اسے پتہ ہونا چاہیے۔ اسے خود سمجھنا چاہیے نا کہ میں شمسہ کے بعد اب اسے نہیں کھو سکتا۔ میں اسے کچھ نہیں کہتا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھے اپنی محبت کا دشمن سمجھے۔ وہ یہ سمجھے کہ شاید میں بھی سب کی طرح اسے حوریہ سے الگ کرنا چاہتا ہوں۔" ان نے بے بسی سے نم آنکھیں صاف کرتے کہا۔ وہ کبھی حمائل ۔اور مرحا کو بتاتے نہیں تھے مگر ان کے لیے اپنی بیوی کے بعد یہی دو کل اثاثہ تھے

آپ کو اس سے بات کرنی چاہیے۔ اس سے نہیں کر سکتے تو حوریہ سے کریں کہ یا" تو وہ یہ سب کچھ چھوڑ دے یا حمائل کو۔ شاید اسے حمائل کے ہونے یا نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا مگر ہمارے لیے حمائل کی زندگی اہم ہے۔" رئیسہ خان سرخ

www.novelsclubb.com

آنکھیں آپریشن تھیٹر کے دروازے پر ٹکائے بولیں۔مرحا جو حوریہ کے پاس سے واپس آرہی تھی،ان کی بات پر پل کو اس کے قدم تھمے اور ضبط کرتے ن کے پاس آئی۔

"آج تو آپ نے حوریہ کے بارے ایسی بات کر لی ہے۔آئندہ مت کیجیے گا ورنہ۔۔۔"مرحا غصے پر ضبط کیے، سرخ آنکھیں رئیسہ خان کہ چہرے پر گاڑھے دبی آواز میں دھاڑی۔

مرحا۔۔۔"وارث صاحب نے اسے ٹوکا تو وہ بولتے بولتے رکی۔

"ورنہ کیا؟ بولو۔اب تم بھی اس کی وجہ سے ہمارے سامنے زبان چلاؤ گی۔اپنے بھائی کو نہیں دیکھ رہی اندر زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے، صرف اس حوریہ کی وجہ سے۔"رئیسہ خان بھی اسی کے انداز میں ضبط سے مٹھیاں بھینچتے دھاڑیں۔

"میں یہاں ہاسپٹل میں کوئی تماشہ نہیں چاہتی ورنہ اگر میں بولنے پر آئی تو آپ کو منہ چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔"مرحا نے ضبط سے اپنی آنکھوں کے آنسو اندر

دھکیلتے بھرائی آواز میں کہا۔جب اس کی بات سنتے وارث صاحب کا ہاتھ اٹھا اور اس کے چہرے پر چھپ گیا۔

"بس کرو مرحا۔ تمہیں پتہ ہے کیا بول رہی ہو۔۔۔اپنی پھوپھو کے بارے میں۔ ایسے بات کرنا سکھایا ہوا ہے ہم نے تمہیں۔" وارث صاحب کی سرخ آنکھوں میں آنسو تیرے وہیں مرحا اپنے چہرے پر بے یقینی سے ہاتھ رکھے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی جنہوں نے زندگی میں پہلی بار اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔اس کا ضبط جواب دے گیا اور آنسو اس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر بہہ نکلے۔وہ بغیر ایک لمحے کی تاخیر کیے وہاں سے باہر چلی گئی۔رئیسہ خان بھی حیرانگی سے سب دیکھ رہیں تھیں۔وارث صاحب کو بھی جب احساس ہوا تو بے یقینی سے واپس بنچ پر بیٹھ ڈھے گئے۔

"میں نے زندگی میں پہلی بار اس پر یوں ہاتھ اٹھایا ہے رئیسہ۔وہ شاید حمائل کی وجہ سے پریشانی میں یہ سب بول گئی۔اس کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔" ان کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

بھائی آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں۔میں بھی ایسے ہی غصہ کر گئی، یہ سوچے" بغیر کہ اس وقت وہ مینٹلی ڈسٹرب ہے۔" رئیسہ خان نے ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے کہا۔دونوں کی نظریں پھر سے آپریشن تھیٹر کے دروازے پر جم گئیں۔ہمیشہ سے چلتا وقت آج تھمتا محسوس ہو رہا تھا۔

سارم شہریار صاحب کی کال پر عجلت میں آفس سے ہاسپٹل پہنچا تھا۔اس وقت وہ ہاسپٹل سے باہر آ کر اپنے مینجر کو کال کر کے تمام معاملات کو ہینڈل کرنے کے بارے بتا رہا تھا۔کال سے فارغ ہو کر وہ اندر کی جانب بڑھا، جب اسے باہر لگے بنچوں میں سے ایک پر مرحا اکیلی بیٹھی نظر آئی۔سارم نے قدم اس کی جانب موڑ لیے۔اس کے قریب پہنچ کر اس پر ادراک ہوا کہ وہ رو رہی ہے۔

بیٹھ جاؤں؟اجازت ہے؟"سارم نے اس کے پاس آتے نرمی سے سوال کیا۔"

مرحانے پہلے چونک کر اسے دیکھا اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے آنسو صاف

۔کرتے اثبات میں سر ہلایا۔سارم اس سے کچھ فاصلے پر بنچ پر بیٹھا

حمائل، ٹھیک ہو جائے گا فکر نہ کرو۔"سارم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"

اسے مرحا کا نیم رخ نظر آ رہا تھا۔کالے بال اطراف میں بکھرے ہوئے تھے۔وہ

۔خاموش رہی۔کچھ پل یونہی خاموشی کے بیتے، پھر مرحا نے بولنا شروع کیا

پتہ ہے سارم آج بابا نے ہاسپٹل میں سب سامنے مجھ پر زندگی میں پہلی بار ہاتھ"

اٹھایا اور وہ بھی اپنی اس بہن کے لیے جس کی وجہ سے ان نے اور ہم نے اپنا سب

سے قیمتی رشتہ کھویا ہے۔بابا مجھے زندگی میں جتنا مرضی مار لیتے مجھے شاید برا نہ لگتا

مگر آج بہت برا لگا ہے۔"اس نے بھرائی آواز میں کہا۔اسے کسی کی ضرورت تھی

۔جسے وہ یہ سب بتاتی۔سارم کو اچھا لگا تھا مرحا کا اس پر بھروسہ کرنا

وہ حوریہ کو الزام دے رہیں تھیں۔مجھے برا لگا تو میں بھی غصے میں بول گئی۔"
ہاسپٹل کا خیال کر کے میں نے بمشکل خود پر ضبط کیا۔"اس نے آنسو صاف کرتے
۔ایک بار پھر اپنا لہجہ مضبوط کیا۔اب اس کی آواز میں نمی نہیں تھی

وہ نہیں جانتے،ابھی وہ حقیقت سے بے خبر ہیں۔وہ تو بڑے بھائی ہیں اور بھائی"
ہونے کے ناطے انہیں اپنی بہن کے بارے تمہاری باتیں پسند نہیں آئی۔اور ویسے
بھی اس وقت وہ سٹریسڈ ہیں حمائل کی وجہ سے اس لیے یہ رد عمل غیر ارادی ہو گا
ورنہ انکل نے کبھی حمائل پر ہاتھ نہیں اٹھایا تم تو پھر ان کی بیٹی ہو۔"سارم نے اسے
پریشان دیکھتے سمجھایا۔مرحا کو ایک لمحے کے لیے اس کے انداز میں حوریہ کی جھلک
نظر آئی۔اس نے بے ساختہ سارم کو دیکھا بس ایک لمحے کے لیے ان کی نظریں
۔ملیں اور پھر اس نے نظریں پھیر لیں

یہ سب کیسے ہوا؟کچھ پتہ چلا؟تے۔بی کدھر ہیں؟"مرحا نے نظریں سامنے ہی"
۔رکھتے سوال کیا

www.novelsclubb.com

گولی حوری پر چلائی گئی تھی جو کہ اسے بچاتے ہوئے حمائل کو لگی۔اور تے۔بی کو"
پولیس لے گئی ہے۔ابھی کسی کو نہیں پتہ سوائے بابا کے اور میرے۔"اس نے
۔اپنے بابا سے جتنا سنا بتا دیا تو مرحا نے ایک سرد آہ بھرتے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا
۔حوری کیسی ہے اب؟"اس نے یاد آنے پر سوال کیا"
ڈرپ لگی ہوئی ہے اسے۔ٹینشن کی وجہ سے ان کا نشیس ہو گئی تھی۔"اس نے"
۔دوبارہ سے سیدھے ہوتے جواب دیا
تم نے لنچ کیا تھا؟"سارم نے اس کا دھیان بھٹکانے کے لیے پوچھا تو اس نے نفی"
۔میں سر ہلایا
www.novelsclubb.com
۔چلو کچھ کھا لو۔"اس نے کھڑے ہوتے کہا"
۔بھوک نہیں ہے۔"مرحا نے ٹالنا چاہا"

چلو ناتم کھالو اور پھر حوریہ کو بھی دینا ہے اس نے بھی دوپہر سے کچھ نہیں کھایا" ہو گا۔اٹھو۔"اس نے پھر سے اسرار کیا تو مرحا کو حوریہ کا خیال آیا۔حمائل، حوریہ کا ہر طرح سے خیال رکھتا تھا اور اب اسے اپنے بھائی کی امانت کا خیال رکھنا تھا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا۔اس کے بارے سوچتے مرحا اٹھی اور سارم کے ساتھ ۔چل دی

سارم اور مرحا کھانا کھانے کے حوریہ کے لیے کھانا لے کر جا رہے تھے جب ان کی ۔نظر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلتے ڈاکٹرز پر پڑی۔وہ دونوں پہلے ان کی طرف بڑھے

ڈاکٹر صاحب حمائل کیسا ہے؟"وارث صاحب نے ان کے نکلتے ہی فکر مندی سے" ۔سوال کیا۔مرحا اور سارم بھی ان کے پاس آ کر رکے

الحمدللہ،اللہ نے کرم کیا۔آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔بلٹ ہارٹ کے بہت" قریب تھی جس کی وجہ سے یہ آپریشن کافی رسکی تھا مگر اللہ نے مدد کی اور ہم

کامیاب ہوئے۔کچھ دیر میں پیشنٹ کو وارڈ میں شفٹ کر دیا جائے گا مگر ابھی وہ ان کانشیس ہیں ابھی کچھ وقت لگے گا۔"ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پاس سے گزر گیا۔ان سب کے چہروں پر خوشی پھیل گئی۔مرحا کی آنکھوں سے خوشی سے آنسو نکل پڑے۔وارث صاحب نے آگے بڑھتے مرحا کو گلے لگایا۔

میں حوری کو بھی بتا کے آؤں۔"مرحا نے مسکراتے کہا اور سارم کے ساتھ حوریہ" کے پاس چلی گئی۔

بھائی ابھی تو حمائل کے آپریشن سکسیسفل ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری" خوشخبری بھی ہے۔مبارک ہو آپ دادا اور میں دادی بننے والے ہیں۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔"رئیسہ خان نے یاد آتے بتایا۔انہیں آج ہی حوریہ کی طبیعت خراب ہونے پر پتہ چلا تھا۔

مبارک ہو جوان دادی کو۔۔۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا اور حمائل کے شفٹ" ہونے کا انتظار کرنے لگے۔

۔سارم اور مرحا، حوریہ کے پاس آئے تو ڈرپ تقریباً ختم ہونے والی تھی

حوری، آپریشن ہو گیا ہے اور حمائل کو وارڈ میں شفٹ کر رہے ہیں۔"مرحا نے"

۔اندر داخل ہوتے ہی اس کا ہاتھ تھامتے خوشی سے کہا

الحمداللہ۔۔۔"حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور جانے کتنے ہی شکرانے کے"

آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر تکیے میں جذب ہوئے۔ ثمرہ جہاں نے بھی دل

۔سے خدا کا شکر ادا کیا

اٹھو۔اب کھانا کھالو۔دوپہر سے بھوکی ہو۔"مرحا نے اسے کھانے کے باکس"

۔رکھتے کہا

۔مجھے بھوک نہیں ہے۔"اس نے منہ بناتے کہا"

بہانے مت کرو۔حمائل نے ہوش میں آتے پہلے ہم سے یہی سوال کرنا ہے کہ"

تمہارا خیال رکھا، تمہیں کھانا کھلایا۔۔۔سو میرے خیال میں تمہیں کھا لینا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

تمہارے لیے بھوکا رہنا اچھا نہیں ہے۔"اس نے کسی بڑے کی طرح نصیحتیں کرتے ۔کہا۔ ثمرہ جہاں اس کو دیکھتے بمشکل مسکراہٹ روکی

حمائل کے پاس جا کر کھاؤں گی۔انہیں وارڈ میں شفٹ کر دیا ہے نا ادھر چلنا ہے" مجھے۔نرس کو بلاؤ یہ اتارے۔"اس نے التجائیہ انداز میں کہا اور ڈرپ کی طرف ۔اشارہ کیا

۔اوکے۔کچھ کرتی ہوں۔"اس نے حامی بھرتے کہا اور نرس کو بلانے گئی"

نرس نے آ کر ڈرپ اتاری تو وہ حوریہ کو ساتھ لیے حمائل کے پاس چلی گئی۔ ثمرہ ۔جہاں پریئر ایریا میں شکرانے کے نوافل ادا کرنے آ گئیں

حمائل کو وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔حوریہ اس وقت بیڈ کے ۔قریب چیئر پر بیٹھے ہوئے غور سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی

حمائل کے چہرے پر مسکراہٹ کتنی اچھی لگتی تھی۔"اس نے سوچا اور نظریں" پھیر لیں۔اس نے کبھی اظہار نہیں کیا مگر اسے حمائل کا مسکراتا چہرا بہت پسند تھا۔

اس نے اپنی گود میں پڑے کھانے کو دیکھا جس کے بمشکل چند لقمے وہ لے پائی تھی۔

حوری، تم نے ابھی تک یہ ختم نہیں کیا؟ جلدی کرو پھر گھر چل کر کپڑے چینج" کرو اور کچھ ریسٹ کر لو۔"مرحا نے اندر آتے اس کو دیکھتے کہا جو ابھی تک اسی ڈریس میں ملبوس تھی۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی۔ریسٹ کرنا ہوا تو صوفے پر لیٹ جاؤں گی۔تم کوئی" ڈریس لے آنا ایزی سا میرے لیے۔"اس کے لہجے میں تھکن واضع تھی۔

جیسے تمہاری مرضی۔پر پلیز ریسٹ کر لینا۔اپنا خیال رکھنا۔آنٹی اور سارم ادھر" ہی ہیں میں بابا کے ساتھ جا کر تمہارے کپڑے لے کر آتی ہوں۔"وہ جانتی تھی وہ

ضدی ہے گھر جانے کے لیے کبھی نہیں مانے گی۔اس لیے اس نے ہار مانتے ہوئے کہا اور باہر چلی گئی۔

حوریہ نے پھر سے ایک نظر کھانے کو دیکھا جو ضروری بھی تھا مگر اس وقت ہر لقمہ اس کے لیے زہر کے متماثل تھا۔

ثمرہ جہاں نماز پڑھ کر واپس آئیں۔ان نے آج اپنی بیٹی کو دوسری دفعہ یوں بکھرتے دیکھا تھا مگر خدا نے سنبھال لیا۔

زری،ارمان کو سلا کر روم میں ہی پریشانی سے چکر کاٹ رہی تھی۔جیسے جیسے رات کا اندھیرا پھیل رہا تھا،جانے کیوں اسے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔

اس کی بے چینی بڑھ رہی تھی، جب گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تو وہ بغیر لمحے بھر کی دیر کے باہر نکلی مگر وہاں تو مرحا، رئیسہ خان اور وارث صاحب کو دیکھ کر اس کا دل ایک دم ویران ہوا۔

"تبریز نہیں آئے؟" زری نے رئیسہ خان کو دیکھتے سوال کیا۔

"وہ تو نہیں تھا ہاسپٹل۔ کیوں گھر نہیں آیا؟" ان نے اس کے چہرے پر فکر مندی دیکھتے سوال کیا۔

"صبح ضروری کام کا کہہ کر نکلے تھے ابھی تک نہیں آئے۔ میرا دل گھبرا رہا ہے۔ نہ فون اٹھا رہے ہیں۔" اس کی آنکھوں میں نمی بھر آئی، آواز بھی بھرا گئی۔ ایک رات پہلے کی کہی ان کی باتیں، اس کے دل کو مزید ڈرا رہیں تھیں۔

"اس کے پی۔اے یا لائیر سے پوچھا ہے؟" وارث صاحب کو بھی فکر لاحق ہو گئی۔

جی۔ مگر انہیں بھی کچھ پتہ نہیں۔۔۔۔ جانے کیا ہو رہا ہے یہ سب۔"اس نے"
بمشکل اپنی بات مکمل کی۔آنکھوں سے آنسو بے ساختہ گالوں پر پھسل گئے جنہیں
۔اس نے فوراً رگڑ کر صاف کیا۔رئیسہ خان نے اسے سینے سے لگایا

تم فکر نہ کرو۔ابھی دوبارہ ہاسپٹل جانا ہے مرحا کو لے کر تو میں پتہ کرتا ہوں۔تم"
پریشان نہ ہو۔"وارث صاحب کو بھی پریشانی لاحق ہوئی کہ یوں وہ کسی کو بتائے
بغیر کہاں غائب ہو گئے ہیں۔مگر زری کو حوصلہ دیا۔وہ ان کے بچوں کی عمر کی تھی،
۔جس کا کوئی اپنا نہیں تھا سوائے ان کے بھائی کے

خادم بابا۔۔۔خادم بابا کو بلاؤ۔"ان نے تبریز صاحب کے قریبی ملازم کو بلایا۔ان"
۔کا ہر کام وہی کیا کرتے تھے

جی صاحب۔"خادم بابا جو سونے کے لیے کواٹر میں جا چکے تھے کچھ دیر بعد وہاں"
۔پہنچے

تبریز نے آپ کو کچھ بتایا تھا کہیں جانے کے بارے میں؟"وارث صاحب سمیت"
سب گھر میں ان کی بڑی عمر کی وجہ سے ادب سے بلاتے تھے۔وہ تبریز صاحب کے
۔سب سے قریب تھے

نہیں صاحب۔بس یہ کہا تھا کہ کوئی ضروری کام ہے۔"ان نے سوچتے ہوئے"
۔بتایا

۔کہاں گیا تھا؟"ان نے پھر سے سوال کیا"

اسی شہر میں اور ڈرائیور کو بھی منع کر دیا تھا۔"خادم بابا کو جتنا پتہ تھا وہ بتا دیا۔"
وارث صاحب نے پریشانی سے ماتھا مسلتے فون نکال کر دوبارہ ان کا نمبر ملایا مگر فون
۔بند جا رہا تھا

کوئی پریشانی ہے کیا؟"خادم بابا کو سب کے تاثرات میں کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تو"
۔سوال کیا

ابھی تک گھر نہیں آیا وہ۔نہ فون اٹھا رہا ہے۔نہ کسی کو بتا کے گیا ہے۔"انہیں ایک " ۔الگ فکر لاحق ہو گئی کیونکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا

مرحا ضروری چیزیں لے کر آئی تو وارث صاحب اسے لے کر ہاسپٹل کے لیے نکل ۔گئے

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔وارث صاحب نے مرحا کی طرف دیکھا،جو خاموشی ۔سے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی

۔مرحا بیٹا ناراض ہو مجھ سے؟"ان نے اسے مخاطب کرتے پیار سے پوچھا"

۔نہیں بابا۔"اس نے مسکراتے ان کی طرف رخ کیا"

ایم سوری بیٹا۔وہ سب غیر ارادی طور پر ہوا تھا۔"ان نے بے حد شفقت " بھرے لہجے میں کہا۔مرحا جان گئی تھی کہ وہ تھپڑ کے بارے میں بات کر رہے ۔ہیں

بابا۔۔آپ سوری کہہ کر مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔"اس نے ان کا ہاتھ تھامتے پیار سے کہا۔

بیٹا،دیکھو اس وقت میں، تمہاری پھوپھو اور تم ٹینشن میں تھے۔رئیسہ نے جو بھی" بات کی وہ پریشانی میں کی۔اس نے غلط بات کی یہ اس کا مسئلہ ہے مگر تم جس طرح سے بات کرو گی،وہ میری اور تمہاری ماما کی تربیت پر منحصر ہو گا۔میں نہیں چاہتا کہ کوئی بھی تمہارے یا تمہاری ماما کے بارے میں بات کرے۔"ان کے لہجے میں نرمی، محبت اور شفقت تھی۔

میں آئندہ خیال رکھوں گی بابا۔"اس نے ان کے ہاتھ پر بوسہ دیتے کہا۔"

پریشان نہ ہوا کرو۔بالکل اچھی نہیں لگتی۔تمہیں پتا ہے نا۔تم میں مجھے تمہاری ماما" کا عکس نظر آتا ہے۔تم پریشان ہوتی ہو تو ایسا لگتا ہے میری شمسہ بھی پریشان ہو گی۔ اس لیے مسکراتی رہا کرو۔"ان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔مرحا کی آنکھوں میں نمی تیری جسے چھپاتے ہوئے وہ مسکرادی۔

شہریار صاحب سارم کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ان کے ذہن میں ابھی تک آئی۔جی کی باتیں گردش کر رہیں تھیں۔وہ ابھی تک حیران تھے کہ ان نے جو سنا وہ سچ تھا بھی یا نہیں۔

سارم گھر داخل ہوا اور فریش ہونے اپنے روم کی طرف بڑھا جب شہریار صاحب نے اسے آواز دی۔

"یہ سب کیا ہے؟ مجھے تو پولیس کی بات پر یقین نہیں آرہا۔۔۔کیا واقعی میں تبریز۔۔۔"ان نے سوال کیا۔انہیں تو جیسے خود سن کر بھی اب ت یقین نہیں آیا۔

"جی بابا۔وہی ہیں سیکرٹ کلر۔"اس نے کندھے اچکاتے کہا اور ان کے پاس صوفے پر بیٹھ گیا۔

"حور یہ کو کیسے پتہ چلا؟"ان نے تجسس سے استفسار کیا۔

پچھلی بار جب حوری آئی تھی تب اسے پتہ چلا تھا مگر اس نے آنٹی کے علاوہ کسی کو" نہیں بتایا۔مجھے بھی حمائل نے ہی بتایا تھا اور کسی سے بھی بات کرنے سے منع کیا ۔تھا۔"اس نے بتاتے ہوئے سر صوفے کی پشت پر ٹکا دیا

اور ابھی تو آئی۔جی بتا رہا تھا کہ میٹنگ بلائی ہے ایمرجنسی اس کے بعد ہی ان کے" ۔گھر تک اطلاع جائے گی۔"ان نے آئی۔جی سے ہوئی بات بتاتے کہا

یقین تو مجھے بھی نہیں تھا آ رہا۔نہ ہی کبھی انہیں دیکھتے شک ہوا مگر۔۔۔"اس نے" ۔بالوں میں انگلیاں پھیرتے کہا

ابھی تو جانے یہ خبر سن کر کیسا ری ایکشن آتا حوریہ کے خلاف۔"ان نے" ۔فکر مندی سے کہا

اس کے ساتھ حمائل ہے اور حمائل کے ہوتے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"" ۔سارم کی بات میں حمائل کے لیے ایک مان تھا،ایک یقین،بے پناہ اعتماد

تم تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔ جاؤ ریسٹ کر لو جاؤ۔"ان نے اس کا کندھا تھپتھپاتے" ۔کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر اٹھا

آپ بھی اب سو جائیں۔"سارم نے ان کا ہاتھ تھامتے بوسہ دیا اور انہیں بھی" ۔ساتھ اٹھایا اور دونوں اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے

حوریہ نے مرحا کے لائے کپڑے چینج کیے اور فریش ہو کر نماز ادا کی۔ کچھ دیر ریسٹ کیا مگر بے چینی ہونے کی وجہ سے ایک پل بھی آنکھ نہ لگ سکی۔ تو اٹھ کر حمائل کے بیڈ کے پاس چیئر رکھ کر بیٹھ گئی اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔ ۔ایک نظر اس کے آکسیجن ماسک کے پیچھے چھپے چہرے پر ڈالی

حمائل۔۔۔ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔ آپ ہنستے اچھے لگتے ہیں۔"اس کے ہاتھ" ۔کو سہلاتے ہوئے حوریہ مدہم آواز میں گویا ہوئی

آپ کو پتہ ہے آپ کی حور آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ میرے لیے آپ بہت" ضروری ہو گئے ہیں۔ عادت ہو گئی ہے آپ کے ساتھ کی۔" اس کی آواز میں نمی گھل رہی تھی۔ آنکھیں بہنے کو تیار تھیں۔

میں نے جو خواب چنا ہے اس میں ہر طرف، ہر لمحہ خطرہ ہے۔ میں سب چھوڑ" دوں گی۔ آپ کو تکلیف میں دیکھ کر مجھے اچھا نہیں لگتا۔ میں سب چھوڑ دوں گی۔" اس کے گالوں پر آنسو بہہ نکلے۔ اس کا ہاتھ حمائل کے بازو پر بنے زخم کے نشان پر گیا جو کہ حوریہ کے ایکسیڈنٹ کے وقت اسے آیا تھا۔ اس نے اپنا سر حمائل کے پاس ہی بستر پر ٹکا دیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد ہمت کر کے اٹھی اور وضو کر کے تہجد کے نوافل ادا کیے اور جانے کتنی دیر سجدے میں پڑی رہی۔ جائے نماز اس کے آنسوؤں سے بھیگ رہی تھی مگر وہ مسلسل حمائل کے لیے دعا کر رہی تھی۔ وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھی جب فجر کی آذانیں

سنائی دیں۔تو فجر کی نماز پڑھ کر اٹھی اور واپس چیئر پر آ گئی اور بیڈ کے کنارے سر رکھ کر جانے کب اس کی آنکھ لگی اسے پتہ نہیں چلا۔

جانے کتنے لمحے سرکے،جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلا رہا ہے۔اس نے آنکھیں ملتے سر اٹھایا تو اس کی بھوری آنکھیں کالی آنکھوں سے ٹکرائیں۔ایک پل کو وقت جیسے تھم سا گیا۔بھوری آنکھوں میں سیلاب امڈ آیا۔

حمائل۔۔۔"اس کی آواز بمشکل نکلی۔حمائل نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھاما"

آہ حور۔آپ کو بالکل فکر نہیں ہے کیسے گھوڑے گدھے بیچ کے سو رہی ہیں۔""" اس نے ایک شرارتی مسکراہٹ چہرے سجائے کہا۔اس کے چہرے پر کہیں تکلیف کے آثار نہیں تھے۔

آپ ایسی باتیں کیسے کر لیتے ہیں؟"اس نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔"
وہ جان گئی تھی کہ حمائل اسی کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنے کے لیے ایسے بول رہا
ہے۔

۔ویسے ہی جیسے سب کرتے ہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے ابرو اچکا کر کہا"

۔میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتی ہوں۔"اس نے مسکرا کر اٹھتے کہا"

محترمہ ڈاکٹرز چیک اپ کر کے جا چکے ہیں۔"اس نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔"
ڈاکٹرز جب چیک اپ کے لیے آئے تھے تو حوریہ کو اٹھانے لگے مگر حمائل نے ہاتھ
۔کے اشارے سے روک دیا

www.novelsclubb.com

کیا واقعی میں گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی؟"اس کی آنکھیں حیرت سے"
۔پھیل گئیں اور وہ بڑبڑائی

۔آہ حور، میں ہمیشہ سچ بولتا ہوں۔"اس کی بڑبڑاہٹ سنتے حمائل نے ہنس کر کہا"

شاید ڈاکٹر نے نیند کی گولی دی تھی۔"اس نے سارا الزام اپنے سر سے اتار کر"
۔دوائیوں پر ڈال دیا

جی بالکل۔آپ کبھی کچھ غلط کرتی ہیں کیا؟"اس نے اس کی بات سنتے ہنس کر کہا۔"
۔حوریہ نے اسے ایک گھوری سے نوازا

اچھا سب چھوڑیں یہ بتائیں کہ طبیعت کیسی ہے آپ کی؟"حمائل نے اس کے"
۔چہرے پر تھکان کے آثار دیکھتے سوال کیا

۔میں ٹھیک ہوں۔"اس نے مسکراتے جواب دیا"

اب ناشتہ کر لیں۔سارم لایا ہے ناشتہ۔"حمائل نے نرمی سے مسکرا کر کہا تو حوریہ"
۔بھی سر اثبات میں ہلا کر باہر نکل گئی

تبریز صاحب کی ساری رات اس کال کوٹھری میں روتے گزری۔ان نے کیسے اپنے ہاتھوں سے حمائل کو نقصان پہنچایا۔جانے وہ کیسا ہو گا۔یہ سوچیں پل پل انہیں مار رہیں تھیں۔اس وقت بھی وہ مسلسل روتے ہوئے حمائل کو پکار رہے تھے۔

دفعتاً ایک آفیسر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔تبریز صاحب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"حمائل کیسا ہے؟خدا کے واسطے مجھے بتاؤ حمائل کیسا ہے؟"آفیسر کو دیکھتے ہی تبریز صاحب چیختے ہوئے پکارے۔رونے کی کثرت سے ان کی آنکھیں لال ہو رہیں تھیں۔

"تمہارا وکیل بلوایا ہے۔اسی سے سوال کرنا۔تمہیں لینے آیا ہوں چلو۔"آفیسر نے کہتے ہی تھانیدار کو ان کے ہاتھ کھول کر لانے کا اشارہ دیا۔دو تھانیدار انہیں لے کر آفیسر کے پیچھے چل دیے۔

تبریز صاحب کو ملاقاتی کمرے میں لایا گیا جہاں ان کی کمپنی کی لیگل ٹیم کا ہیڈ بیٹھا ۔انتظار کر رہا تھا۔اسے تو جیسے ہی کال آئی، وہ بغیر تاخیر کے پولیس اسٹیشن پہنچا

سر۔۔۔"تبریز صاحب کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہو" ۔گیا

حمائل کیسا ہے؟"ان نے کرسی پر بیٹھتے سوال کیا اور ان کا وکیل ہونقوں سے" ۔انہیں دیکھنے اگا

سر سنا ہے آپریشن ہو گیا ہے ابھی ہاسپٹل ہے۔"وکیل نے فون پر وارث صاحب" سے جو سنا بتا دیا۔تبریز صاحب نے ایک سرد آہ بھری

سر یہ سب کیا ہے؟آپ بتائیں تاکہ ہم کچھ کر سکیں۔آپ کے گھر سے بھی آپ" کے بارے میں پوچھنے کے لیے دو بار فون آ چکا ہے۔سب پریشان ہیں۔"اس نے متجسس انداز میں سوال کیا۔تو تبریز صاحب نے کل کا سارا واقع سنا ڈالا۔مگر بیچ سے ۔سیکرٹ کلر والا حصہ چھوڑ دیا

سر ہم کوشش کر سکتے ہیں۔آپ بے فکر رہیں ہم اس معاملے کو ہینڈل کر لیں"
۔گے۔"اس نے تفصیل سنتے انہیں حوصلہ دیتے کہا

۔زری کو کال کر کے بتا دو۔وہ پریشان ہو رہی ہو گی۔"ان نے فکر مندی سے کہا"

جی سر۔میں چلتا ہوں۔"وہ اٹھتے باہر کی جانب بڑھا جب تبریز صاحب کی آواز"
۔نے اس کے قدم روک لیے

یہاں سے سیدھا ہاسپٹل جانا اور حمائل کے بارے میں پتہ کرنا۔"ان کے لہجے"
میں منت تھی۔وکیل ایک پل کو ان کے انداز پر حیران ہوا اور اثبات میں سر ہلا کر
۔باہر کی طرف بڑھ گیا

www.novelsclubb.com

پیچھے تبریز صاحب نے آنکھیں میچ کر کرسی کی پشت پر سر ٹکایا مگر ساتھ ہی تھانیدار
۔اندر داخل ہوئے اور انہیں لے گئے

منزل شیر خان "میں آج سناٹا تھا، تباہی کا سناٹا۔ زری نے ساری رات جاگتے کاٹی" ۔ تھی۔ تبریز صاحب کا کوئی پتہ نہ چلا تھا، نہ ہی کوئی رابطہ

روشنی پھیلی تو زری سرخ آنکھوں کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی ایک بار پھر اس ۔کھوئے شخص کو ڈھونڈنے لگی جو دنیا میں اس کے لیے واحد رشتہ تھا

بھائی۔ تبریز کا کچھ پتہ چلا؟"اس نے وارث صاحب کو دیکھتے سوال کیا، جو لاؤنج" ۔میں صوفے پر براجمان تھے اور فون پر کسی سے رابطے کی کوشش کر رہے تھے

نہیں۔۔۔ کسی سے کچھ پتہ نہیں چل رہا۔"ان کے چہرے پر بھی پریشانی اور" ۔فکر مندی جھلک رہی تھی۔ رئیسہ خان بھی اسی وقت اپنے روم سے باہر آئیں

آپ کو بھی نہیں پتہ کیا؟"اس نے بھرائی آواز میں، آنسوؤں سے بھری آنکھوں" سے رئیسہ خان کو دیکھتے سوال کیا۔ وہ کچھ بولے بغیر اس کے قریب آئیں اور اسے ۔اپنے ساتھ لگا لیا

تم فکر نہ کرو۔ کہیں کام سے گیا ہو گا اور فون شاید خراب ہو گیا ہو۔"ان نے اس" سے زیادہ خود کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔زری ان کے سینے سے لگی سسکنے لگی۔اس کا دل گبراہٹ میں ڈوبا ہوا تھا۔

دفعتاً وارث صاحب کا فون بجا اور سامنے تبریز صاحب کے وکیل کا نمبر دیکھتے کچھ فکر مندی سے فون اٹھایا۔

ہیلو۔۔۔تبریز کا کچھ پتہ چلا؟"ان نے کال ریسیو کرتے ہی فون اٹھایا۔زری اور" رئیسہ خان کی پر امید نظریں ان کی جانب اٹھ گئیں۔

کیا مطلب؟"دوسری طرف کی بات سن کر وارث صاحب کے چہرے پر پریشانی" کے تاثرات ابھرے۔

کیوں؟"ان نے پھر سے سوال کیا۔زری اور رئیسہ خان کو ان کے تاثرات دیکھتے" کسی انہونی کے ہو جانے کا شک ہوا۔

حمائل کو۔۔۔"ان نے حیرانگی سے پوچھااور پیشانی کو مسلا۔اور دوسری طرف کی" ۔بات سن کر فون بند کیا۔ضبط سے ان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا

کیاہوابھائی؟"زری میں تو کچھ بھی پوچھنے کی ہمت نہ رہی مگر رئیسہ خان نے ہمت" ۔کرتے پوچھ لیا

وہ پولیس کی حراست میں ہے۔اس نے حمائل پر گولی چلائی ہے۔"ان کے الفاظ" ان کے سروں پر آسمان بن کر ٹوٹے۔رئیسہ خان کو تو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ۔ہو کیارہاہے۔وارث صاحب الگ پریشانی اور ضبط سے لال انگارا ہو رہے تھے

نہیں وہ حمائل۔۔۔کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے جھوٹ ہے یہ۔۔۔مجھے چلنا ہے" تھانے میں۔۔۔"زری نم لہجے میں کہتے،گالوں پر پھسلتے آنسو آنسور گڑتے کمرے ۔کی طرف بھاگی اور سوئے ہوئے ارمان کو میڈ کو دیا

۔خادم بابا۔۔۔"اس نے چلاتے ملازم کو پکارااور باہر کی طرف بھاگی"

۔زری رکو۔۔۔"رئیسہ خان اس کے پیچھے باہر بھاگیں"

خادم بابا۔۔۔گاڑی نکالیں۔تھانے جانا ہے مجھے۔"وہ روتے ہوئے چلا رہی"
۔تھی۔خادم بابا حکم ملتے ہی ڈرائیور سے چابیاں لے کر آئے

زری رکو۔۔۔کیا کر رہی ہو؟"رئیسہ خان نے اسے جھپٹتے بازو سے پکڑ کر"
۔جھنجھوڑا

مجھے جانا ہے۔چھوڑیں۔"اس نے اپنے بازو چھڑوائے اور گاڑی کی طرف"
۔بڑھی۔رئیسہ خان بھی ناچار اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی

۔زری نے کپکپاتے ہاتھوں سے وکیل کا نمبر ملایا اور کال کر کے تھانے کا پتہ پوچھا

رئیسہ خان کو ابھی سے تباہی نظر آنے لگی اور وہ جانتیں تھیں کہ یہ تباہی ایک نہیں
۔کئی جانوں کو برباد کرے گی

وارث صاحب ضبط کر کے جانے کیسے ہاسپٹل پہنچے۔انہیں حمائل کے منہ سے سننا تھا۔کیا وہ یقین کر سکتے تھے کہ حمائل کو اولاد کی طرح پالنے والا ان کا بھائی اسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔

ہاسپٹل پہنچتے ہی تیزی سے وارڈ کی طرف بڑھے اور اندر داخل ہوئے۔شہریار صاحب اور سلمہ شہریار تیمارداری کے لیے موجود تھے۔

"مجھے حمائل سے بات کرنی ہے۔اکیلے میں۔"ضبط کرتے ہوئے وارث صاحب نے اپنے لہجے کو ایک حد تک نارمل رکھا۔

سب نے حیرانی سے انہیں دیکھا اور باہر نکل گئی۔حوریہ بھی ان کے ساتھ باہر کی جانب بڑھی۔

"حوریہ بیٹا۔۔۔تم یہیں رکو۔"ان نے اسے بھی جاتے دیکھا تو روک لیا۔حوریہ نے ایک گہرا سانس بھرتے قدم واپس اندر کی جانب بڑھائے۔

کیا تم دونوں مجھے بتانا چاہو گے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ تبریز جیل میں کیوں"
ہے؟ کیا تماشہ لگایا ہوا ہے؟"ان کا ضبط ٹوٹ چکا تھا۔وہ غصے سے برس پڑے۔
۔حمائل نے اٹھنے کی کوشش کی تو حوریہ نے آگے بڑھ کر بیڈ ایڈجسٹ کیا

بابا۔۔۔بیٹھیں۔کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ اپنے بھائی کی اصلیت جان کر آپ کو"
کوئی تکلیف پہنچے۔"اس نے پر سکون لہجے میں کہا۔مگر اس کی آنکھوں کی نمی حوریہ
۔اور وارث صاحب نے بخوبی دیکھی تھی۔وہ اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے ہوئے تھا

بابا۔۔۔آپ کے بھائی اور میرے چچا۔۔۔تبریز شیر خان۔۔۔ایک قاتل"
ہیں۔۔۔سیکرٹ کلر۔۔۔"اس نے بھرائی آواز میں کہا وارث صاحب کو لگا ان نے
۔کچھ غلط سن لیا ہے

۔حمائل تم۔۔۔"وہ بس اتنا کہہ سکے کیونکہ ان کے پاس الفاظ نہیں تھے"

بابا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور سنا ہے۔۔۔بابا۔""
اس کے آنسو گالوں پر پھسل پڑے۔آواز بمشکل حلق سے نکل رہی تھی۔حوریہ بھی

خاموشی سے نظریں جھکائے اپنی لال پانی سے بھری آنکھیں چھپا رہی تھی۔

۔دروازے کے باہر کھڑی مرحا کے گلے میں بھی آنسوؤں کا پھندا تھا

بابا۔۔۔ماما کی بھی اچانک موت۔۔۔نہیں ہوئی تھی۔انہیں بھی آپ کے بھائی" نے قتل کیا تھا۔۔۔صرف اس لیے کیونکہ ماما ان کی حقیقت جان گئیں تھیں۔"ان کے یہ الفاظ وارث صاحب کے دل کو نوچ گئے۔ان نے حیرت سے حمائل کی

۔آنکھوں میں دیکھا اور نظریں چرا گئے

۔اور۔۔۔"حمائل ابھی کچھ اور بولتا کہ وارث صاحب نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا"

بس کرو حمائل۔۔۔میرا دل اس سے زیادہ بوجھ نہیں سہہ پائے گا۔"ان نے کانپتی" آواز سے کہا۔آنسو ان کے چہرے کو بھگو رہے تھے

بابا۔۔۔"مرحا ان کی کانپتی آواز سن کر خود کو باہر نہ روک سکی اور اندر آتے ہی" اپنے بابا کے سینے سے لگ گئی۔اور اپنی آنسوؤں کی پرواہ کیے بغیر ان کے چہرے سے

۔آنسو صاف کرنے لگی

بابا۔۔۔اب ہمیں نہیں رونا۔اب ہمیں مقابلہ کرنا ہے۔"ان کے آنسو صاف"
۔کرتے وہ بھرائی آواز میں بولی تو وارث صاحب نے اسے سینے سے لگالیا

کیاواقعی میرے بھائی نے۔۔۔"یہ سوال ان کے ذہن میں بار بار گونج رہا تھا۔ان"
کے بھائی نے ان کی زندگی کا سب سے قیمتی رشتہ چھینا تھا۔یہ بات ہی ان کو جلا گئی
۔تھی

وارث صاحب ہمت کرتے اٹھے اور باہر کی طرف بڑھے۔جب ان کا سر چکرایا اور
۔وہ پورے وجود کے ساتھ زمیں بوس ہوئے

بابا۔۔۔"مرحا اور حوریہ بھاگتے ہوئے ان کے پاس پہنچیں۔حوریہ نے پانی کا"
گلاس اٹھاتے ان کے چہرے پر چھڑکا۔حمائل زخم کی پرواہ کیے بغیر بیڈ سے نیچے اترا
اور اپنے بابا کی طرف لپکا۔اس کے زخم سے درد کی ایک ٹیس اٹھی مگر اسے اس
۔وقت اپنے زخم کی پرواہ کہاں تھی۔حوریہ ڈاکٹر کو بلانے باہر بھاگی

۔بابا۔۔۔"مرحا نے بھرائی آواز میں دوبارہ پکارا مگر کوئی جواب نہیں آیا"

۔بابا۔۔۔"حمائل نے ان کے پاس بیٹھتے چہرہ تھپتھپایا مگر کوئی جواب نہیں"

گاڑی پولیس اسٹیشن کے باہر رکی تو زری فوراً سے بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔وہ اپنے حواس میں نہیں لگ رہی تھی۔رئیسہ خان بھی اس کے پیچھے بھاگی۔تبریز ۔صاحب کے وکیل کو جب فون پر معلوم ہوا تو وہ بھی ہاسپٹل سے سیدھا وہیں پہنچے

۔مجھے تبریز شیر خان سے ملنا ہے۔"زری روتے ہوئے چلائی"

میم پلیز آپ ویٹ کریں میں بات کرتا ہوں۔"تبریز صاحب کے وکیل نے"

۔رئیسہ خان کو انہیں پکڑنے کا کہا اور پولیس آفیسرز سے بات کی

کچھ دیر بعد تبریز صاحب کو ملاقاتی کمرے میں لایا گیا۔زری انہیں دیکھ کر ان کی ۔طرف لپکی اور ان کے سینے سے لگ گئی۔تبریز صاحب کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا

یہ سب کیا ہے؟۔۔۔یہ۔۔۔"اس نے سسکتے،ان کے ہتھکڑی لگے ہاتھ تھامتے" ۔کہا۔اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی

بیٹھو۔۔۔میں سب بتاتا ہوں۔"تبریز صاحب نے اسے چیئر کی طرف اشارہ" کرتے کہا تو وہ بے جان سی ہو کر کرسی پر بیٹھ گئی۔تبریز صاحب نے پانی کا گلاس ۔ہتھکڑی لگے ہاتھوں سے اس کے سامنے کھسکایا

۔زری آنسوؤں کا سیلاب لیے سرخ آنکھوں سے انہیں دیکھنے لگی

پی لو۔"ان نے آنکھوں سے گلاس کی طرف اشارہ کرتے کہا۔وہ اسے دیکھ کر" جان گئے تھے کہ وہ سارا راستہ روتی آئی ہے۔زری نے ایک ہی سانس میں سارا ۔گلاس خالی کر دیا

مجھے معاف کر دینا زری۔۔۔میں نے سب ختم کر دیا۔۔۔میری وجہ سے سب" ۔برباد ہو گیا۔"ان کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی اور آواز بھرا گئی

۔پلیز۔۔۔مت کہیں ایسا۔۔۔"اس نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے کہا"

میں کیا کروں زری۔۔۔میرا بھائی۔۔۔میں ان کی نظروں میں گر گیا۔۔۔میں" حمائل اور مرحا کی نظروں میں گر گیا۔۔۔میں نے سب ختم کر دیا۔۔۔میں کیسے سامنا کروں گا۔۔۔بھائی کا جن نے مجھے باپ جیسا پیار دیا۔۔۔میں۔۔۔۔میرے پاس موت سے آسان کوئی حل نہیں۔۔۔"ان روتے ہوئے بے بسی سے کہہ رہے تھے۔آج ان کی آواز میں رعب کی جگہ بے بسی تھی،اپنے رشتوں کا اعتماد کھونے کی۔

میرا کیا ہو گا؟میں تو۔۔۔میں تو جیتے جی مر جاؤں گی نا۔۔۔"وہ ان کی باتیں سن کر" تڑپ گئی۔

تمہیں زندہ رہنا ہے۔۔ارمان کے لیے۔۔۔ہمارے بیٹے کے لیے۔۔۔"ان نے" اس کا ہاتھ تھامتے جیسے منت کی۔

مجھے کس چیز کی سزا مل رہی ہے تبریز۔۔۔آپ سے محبت کی۔۔۔میرا قصور کیا" ہے۔۔۔سب سے بڑی سزا تو میرے لیے ہو گی نا۔۔۔اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے واحد رشتے کو کیسے جانے دوں گی۔۔۔" وہ تڑپ رہی تھی اور اس کو اس طرح دیکھنا تبریز صاحب کو تڑپا رہا تھا۔ان نے سوچا تھا کبھی کہ جس پر وہ آنچ برداشت نہیں کرتے،اسے خود اتنی تکلیف دیں گے ۔

مجھ سے وعدہ کرو زری۔۔۔تم حمائل اور مرحا کو کبھی کسی چیز کا الزام نہ" دینا۔۔۔میں ان کا مجرم ہوں،میرے ساتھ یہی ہونا چاہیے۔تم ان دونوں کو بالکل ویسے ہی ٹریٹ کرنا جیسے میں ہمیشہ سے کرتا آیا ہوں۔وہ دونوں مجھے بہت عزیز تھے اور آج بھی ہیں اور میں یہ جانتا ہوں کہ تم میرے لیے کچھ بھی کر سکتی ہو۔" وہ اس کے ہاتھ تھامے وعدہ لے رہے تھے اور وہ سن سی بیٹھی تھی۔اس سے تو الزام لگانے کا حق بھی چھین لیا تھا۔کیا وہ اپنے واحد سہارے کو چھیننے والے کو معاف کر سکتی تھی؟۔۔۔نہیں،مگر اسے کرنا تھا یہ تبریز شیر خان کے لیے ۔

www.novelsclubb.com

مجھ سے بہت مشکل وعدہ لے رہے ہیں آپ۔۔۔"اس نے آنسوؤں سے بھری" ۔آنکھوں سے انہیں دیکھتے بھرائی آواز میں کہا

وعدہ انہیں سے لیا جاتا ہے جن پر بھروسہ ہو کہ وہ ہر حال میں اسے نبھائیں" گے۔"ان نے اس کے ہاتھوں کو نرمی سے سہلاتے کہا۔زری کے آنسو تکلیف ۔دے رہے تھے مگر وجہ بھی تو وہ خود تھے

آپ بغیر لڑے ہار تو کبھی نہیں مانتے۔پھر اب کیوں؟"اس نے بری طرح" ۔آنکھیں اور ناک رگڑتے بے بسی سے سوال کیا

میں اپنوں کے لیے پوری دنیا سے لڑ سکتا ہوں مگر اپنوں سے نہیں۔اپنوں سے" لڑنے سے بہتر ہے کہ ان کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے جائیں،ہار مان لی جائے۔"ان نے کہتے ہوئے سر جھکا لیا۔وہ ہمیشہ جیتنے والا شخص اپنوں کے لیے ہار گیا تھا۔زری کی آنکھیں پھر سے بہنے لگیں۔کچھ پل خاموشی سے گزرے اور پھر ان نے سر اٹھا کر

اس کی روتی آنکھوں میں دیکھا۔ ہتھکڑی لگے ہاتھ بڑھا کر زری کی بھیگی آنکھیں اور گال صاف کیے۔

"مجھے معاف کر دینا زری۔۔۔ تمہارا مجرم کوئی اور نہیں میں ہوں۔۔۔ مجھے معاف کر دینا۔۔۔" ان نے اس کا ہاتھ تھامتے لبوں سے لگایا اور کہتے ہوئے وہاں سے باہر چلے گئے۔

پیچھے زری اکیلی نم آنکھوں اور بھیگے گالوں کے ساتھ پتھر بنی رہ گئی۔ اس میں وہاں سے اٹھنے کی سکت بھی نہ رہی تھی۔ رئیسہ خان نے اسے وہاں سے باہر لایا۔

کیسے اس لاوارث کو دنیا میں کوئی رشتہ ملا تھا اور اب وہ رشتہ بھی اسے اکیلا کر رہا تھا۔ شاید اس کی قسمت میں ہی لاوارث رہنا تھا۔

حمائل آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹا ہوا تھا۔اس کے زخم سے تیزی میں اٹھنے کی وجہ سے خون رسنا شروع ہو گیا۔ڈاکٹرز نے اسے ملنے سے منع کر دیا تھا۔حوریہ وارڈ روم میں داخل ہوئی تو حمائل نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا۔

"بابا کیسے ہیں؟"وہ پاس آئی تو حمائل نے پوچھا۔

"شکر ہے۔اب بہتر ہیں بس بلڈ پریشر ایک دم سے شوٹ کر گیا تھا۔"اس نے مسکراتے اس کا ہاتھ تھامتے اسے تسلی دی۔

"ان کے پاس کون ہے؟"اس کا چہرہ کسی قسم کے تاثرات سے عاری تھا۔

"مرحا اور سارم ان کے پاس ہیں۔آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہے۔ڈاکٹرز نے میڈیسن دی ہے،اب سارم کے ساتھ گھر جائیں گے۔"اس نے اس کا ہاتھ تھپتھپاتے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

آپ نے بات کی ہے اپنے ٹیچر سے اس کیس کے بارے؟"کچھ دیر خاموشی کے "
۔بعد حمائل نے پوچھا

سارم کو بولا ہے وہ بابا کو چھوڑ کر مرحا کے ساتھ آفس جائے گا ان کے۔"اس نے "
۔فروٹس کاٹتے جواب دیا

۔میڈیسن لی ہے اپنی آپ نے؟"اس نے فکرمندی سے پوچھا"

جی۔آپ یہ کھائیں۔"اس نے بیڈ ایڈجسٹ کرتے،فروٹس کی پلیٹ اس کے "
۔سامنے رکھی تو حمائل اثبات میں سر ہلاتے فروٹس کھانے لگا

حمائل۔مجھے آپ سے بات کرنی ہے کچھ۔۔۔"حوریہ نے کچھ دیر سوچنے کے بعد "
۔کہا

بولیں سن رہا ہوں۔"اس نے مسکراتے کہا اور پلیٹ اس کے سامنے کرتے "
۔اشارے سے فروٹ کھانے کو دیا

مجھے یہ سب اچھا نہیں لگ رہا۔میری وجہ سے آپ کا ہرٹ ہونا۔یہ سب میری" لڑائی تھی مگر اس میں آپ کو تکلیف پہنچنا۔۔۔"اس نے نم آنکھیں چھپانے کے لیے نظریں چراتے کہا۔حمائل نے حیرانی سے اسے دیکھا، مگر وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔اس نے پلیٹ ایک طرف رکھتے حوریہ کا ہاتھ تھاما۔

حور۔۔۔آپ کو کسی نے کچھ کہا ہے؟"اس نے نرم لہجے میں فکر مندی سے سوال" کیا تو حوریہ نے جھکے سر کے ساتھ نفی میں سر ہلایا۔

تو یہ فضول باتیں کیوں سوچ رہی ہیں پھر؟"اس نے اس کی تھوڑی کو اوپر کرتے" اس کی آنکھوں میں دیکھتے، سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائے۔

میری وجہ سے ہر بار آپ کو تکلیف ہوتی ہے، مجھے اچھا نہیں لگتا۔ایسا نہیں ہونا" چاہیے۔آپ کیوں نہیں سمجھتے کہ آپ کو کچھ ہوا تو میں بھی نہیں جی سکوں گی۔" حوریہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور اپنی آنکھوں کی نمی کو دھکیلنا چاہا مگر ناکام رہی۔حمائل نے اس کے ہاتھ پر گرفت بڑھائی جیسے اپنے ساتھ کا یقین دلایا ہو۔

مجھے محبت سے ڈر لگتا تھا۔میں نہیں کرنا چاہتی تھی۔مگر میں اس معاملے میں خود" سے ہار گئی ہوں۔میں آپ سے محبت کرنے لگی ہوں اور آپ کو کھونا نہیں چاہتی۔" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔حمائل کو تو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا، حوریہ کمال اس سے محبت کا اظہار کر رہی تھی۔وہ کب سے اس اظہار کو سننا چاہتا تھا اور آج سن رہا تھا۔

حور۔۔۔یہ ابھی جو آپ نے کہا دوبارہ کہیے گا۔مجھے یقین نہیں آرہا۔"اس نے" مسکراہٹ چھپاتے اس کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے کہا۔

حمائل۔۔۔میں سیریس ہوں۔"وہ نم آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی" مجھ سے محبت کے معاملے میں؟میں بھی اس معاملے میں بہت سیریس ہوں۔"""

اس نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا۔

میری پوری بات میں آپ کو محبت کے علاوہ کچھ سمجھ نہیں آیا؟"اس نے زچ" ہوتے کہا۔

مجھ سے محبت ہے اور میرے بغیر۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے اس کے الفاظ"
۔دہرائے جب حوریہ نے اس کے کندھے پر پنچ مارا

آہ حور۔۔۔مجھے لگتا ہے میں بڑھاپے تک اپنے بازو سے محروم ہو جاؤں گا۔ کبھی"
اس پنچ کے بغیر اظہار کر لیا کریں۔مریض ہوں کچھ تو خیال کریں۔"اس نے
۔کراہتے ہوئے اپنا بازو مسلتے کہا

۔آپ سیریس کب ہوں گے؟"اس نے گھورتے سنجیدگی سے سوال کیا"
میں سیریس ہوں۔اب بازوؤں کے بغیر اچھا تھوڑی لگوں گا۔"اس نے"
۔فکرمندی سے منہ بناتے کہا

آپ سے بات کرنا ہی فضول ہے۔"وہ کہتے اٹھی جب حمائل نے اس کی کلائی"
تھامتے روکا۔حوریہ نے مڑ کر دیکھا تو اس نے ابرو کے اشارے سے چیئر پر بیٹھنے کا
۔کہا۔وہ منہ بناتے واپس بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

حور۔۔۔میرا فرض ہے،آپ کی حفاظت کرنا۔مجھے جب بھی لگے گا کہ آپ کی" حفاظت ضروری ہے تو میں اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر آپ کی حفاظت کروں گا۔" وہ سنجیدہ انداز میں گویا ہوا۔حوریہ خاموشی سے اسے سننے لگی۔حوریہ محبت کے معاملے میں کبھی بھی حمائل سے آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔

آپ ہی تو کہتی ہیں کہ موت جب آنی ہو آجاتی ہے۔انسان کو ہر چیز سے فرار ہے" موت سے نہیں۔تو پھر کیسا خوف؟"اس نے کہتے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھاتے اس کی طرف دیکھا۔حوریہ لاجواب ہو گئی۔

جب تک میری موت کا وقت نہیں آتا مجھے کوئی آپ سے جدا نہیں کر سکتا اور اگر" میری موت آپ کی حفاظت کرتے ہوئے لکھی ہو گی تو وہ ویسے ہی ہو گی کوئی بھی اسے بدل نہیں سکتا۔نہ آپ،نہ میں۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہہ رہا تھا۔

آپ کی حفاظت کرتے اگر مجھے موت آ بھی جائے تو میں خود کو سب سے خوش " قسمت سمجھوں گا۔"اس کے الفاظ میں محبت واضع تھی۔حوریہ کچھ پل اسے دیکھتی رہی۔محبت بھری نگاہوں سے۔

کتنا پیارا ہے یہ شخص۔"اس نے سوچا"۔

اللہ آپ کو صحت والی دراز عمر دے۔آمین۔"اس نے نم آنکھوں سے مسکراتے" ہوئے کہا۔

آپ فکر نہ کریں پوتے،پر پوتے دیکھ کر ہی جاؤں گا۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تو" حوریہ بھی ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

زری جب سے گھر آئی تھی اپنے کمرے میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔رونے کی شدت سے لال آنکھیں اور سوجے ہوئے پپوٹے۔وہ ایک

دن میں مرجھا سی گئی تھی۔رئیسہ خان نے کتنی بار اسے بلایا مگر جیسے اسے کسی سے کوئی مطلب نہیں تھا۔وہ ارمان کو سنبھال رہیں تھیں۔وہ ہے تو تین سال کا بچہ تھا مگر وہ بھی اپنی ماں کو دیکھ کر پریشان تھا۔صبح سے زری نے اسے صحیح سے دیکھا بھی نہیں تھا۔نہ کچھ خود کھایا تھا نہ ہی ارمان کو دیا تھا۔

"زری، خدا کے لیے اپنا نہیں تو ارمان کا خیال کر لو۔نہ کھیل رہا ہے، نہ صحیح سے کھانا کھا رہا ہے۔" وہ کمرے میں داخل ہوتے فکر مندی سے بولیں۔ارمان بھی ان کے ساتھ تھا۔وہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے آزاد کرواتا اپنی ماں کی طرف بھاگا۔

"ماما۔۔۔" اس کے سینے سے سر لگائے ارمان پیار سے بولا۔

"جی بیٹا۔۔۔" اس نے بمشکل آنسو روکتے بھرائی آواز میں کہتے اسے خود میں بھینچا۔

"ماما۔بابا کدھر ہیں؟" ارمان نے اپنا چہرہ اوپر کرتے اس سے پوچھا۔زری کا دل بھر آیا۔اس سے بولا نہ گیا۔وہ بولتی بھی تو کیا؟

بیٹا۔۔۔آپ کے بابا کام سے گئے ہیں؟"رئیسہ خان نرمی سے کہتے باہر کی طرف" بڑھنے لگیں۔ تبھی باہر گاڑی کے رکنے کی آواز آئی تو وہ بالکونی میں آئی۔مرحا، وارث صاحب کے ساتھ گاڑی سے اتر رہی تھی۔

آپ بھائی سے بات کریں۔حوریہ اور حمائل سے کہیں تبریز کی ساری دولت رکھ" لیں، سارا بزنس رکھ لیں۔ مگر کیس واپس لے۔"رئیسہ خان کو باہر بڑھتے دیکھ کر زری نے تڑپ کر کہا۔

ماما۔۔۔آپ کیوں رو رہی ہیں؟"ارمان کی آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔وہ منہ" بناتے بولا۔

www.novelsclubb.com

نہیں، ماما کی جان۔مارو تو نہیں رہی۔"اس نے آنسو صاف کرتے، چہرے پر" مسکراہٹ لاتے، بھرائی آواز میں کہا اور اسے سینے لگا لیا۔

بھوک لگی ہے میرے بیٹے کو؟"اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے زری نے پوچھا تو" اس نے معصوم سا منہ بناتے، اثبات میں سر ہلایا۔

چلو ہم آنٹی سے آپ کے فیورٹ فرائز بنواتے ہیں۔" وہ اس کے گال پر بوسہ "
دیتے، اسے اٹھائے باہر کی طرف چل دی۔ وہ ماں تھی، خود چاہے کتنی بھی اذیت
میں تھی اپنی اولاد کے لیے اسے مضبوط بننا تھا۔ تبریز صاحب نے صحیح کہا تھا اسے
ارمان کے لیے جینا ہو گا اور وہ مجبوراً اپنی زخمی روح لیے اپنے بیٹے کے لیے اٹھ گئی
۔ تھی

۔ رئیسہ خان باہر آئی تو مرحا اپنے بابا کو لے کر اوپر ہی آ رہی تھی

کیا ہوا بھائی؟" رئیسہ خان تیزی سے سیڑھیوں پر ان کی طرف بڑھی۔ وارث "
۔ صاحب کے چہرے سے پریشانی واضع نظر آ رہی تھی

بابا کا بلڈ پریشر بڑھ گیا تھا۔ ڈاکٹر نے ریسٹ کرنے کا کہا ہے۔" وارث صاحب کی "
بجائے جواب مرحا نے دیا۔ رئیسہ خان وجہ جانتیں تھیں تبھی کچھ بھی پوچھے بغیر
لاؤنج کی طرف بڑھ گئیں۔ بابا کو روم میں چھوڑ کر، وہ باہر آئی۔ وہ انہیں اکیلا چھوڑنا
۔ نہیں چاہتی تھی مگر اسے اب سارم کے ساتھ پراسیکیوٹر کے پاس بھی جانا تھا

پھوپھو۔پلیز بابا کے روم میں کوئی نہ جائے اور نہ ہی اس سب میس کے بارے" میں بات کرے۔میں رات کو آکر خود ڈنر دے دوں گی۔انہیں ریسٹ کی ضرورت ہے۔"اس نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے رئیسہ خان کو کہا اور ۔بغیر رکے، عجلت سے باہر کی جانب بڑھ گئی

شام پھیل رہی تھی۔وہ دونوں پراسیکیوٹر احمد نسیم کے پاس گئے۔حوریہ یہ کیس خود لڑنا چاہتی تھی مگر اس وقت حمائل کو کیئر کی ضرورت تھی اور وہ کیس کو مناسب وقت نہیں دے سکتی تھی۔اسی لیے اس نے مرحا کو پراسیکیوٹر صاحب سے اس کیس کی بابت بات کرنے بھیجا۔اس نے انہیں تبریز صاحب کے اعتراف جرم اور گولی چلانے کی ویڈیو بھی بھیجوائی تھی۔وہ جانتی تھی کہ اس کیس کے سلسلے ۔میں اس کے استاد سے بہتر انتخاب کوئی نہیں ہو گا

سارم میں تے۔بی سے بات کرنا چاہتی ہوں۔تم وہاں لے چلو گی مجھے؟""

پراسیکیوٹر صاحب سے ملنے کے بعد واپسی پر مرحا نے اسے کہا۔سارم نے حیرت سے اسے دیکھا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ وہ واقعی ملنا چاہتی ہے۔

تم مجھے گھر ڈراپ کر دو میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی۔"اسے حیرت سے" خود کو دیکھتا پا کر مرحا نے کہا۔

تمہیں مسئلہ نہ ہو تو مجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔میں لے جاؤں گا۔"اس نے" کہتے گاڑی پولیس اسٹیشن کی جانب موڑ دی۔مرحا بھی خاموشی سے سڑک پر دوڑتے مناظر دیکھنے لگی۔وہ خود کو مضبوط کر رہی تھی، تبریز صاحب سے ملاقات کے لیے۔وہ انہیں قائل کرنا چاہتی تھی۔اس کے ذہن میں بس یہی چل رہا تھا کہ کیا وہ انہیں قائل کر پائے گی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ کیسے پیش آتے۔

www.novelsclubb.com

تبریز صاحب کو ایک بار پھر ملاقاتی کمرے میں لایا گیا۔دروازہ کھلتے ہی ان کی نظر مرحا پر پڑی۔انہیں اپنا دل کسی گہری کھائی میں گرتا محسوس ہوا۔وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پیوست کیے وہ کپکپاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"مرحا۔۔۔اس نے تبریز صاحب سے نظریں نہیں ملائی کیونکہ اس وقت اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب تھا۔وہ اپنی ماں کے بعد اسی شخص کے بے حد قریب تھی۔

"مرحا۔۔۔خدا کے لیے میری طرف تو دیکھو۔کچھ تو کہو۔چاہے الزام ہی دے دو۔"کافی دیر خاموشی رہی جب تبریز صاحب نے اسے دوبارہ پکارا۔ان کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔مرحا نے بمشکل آنسو پیچھے دھکیلتے ہوئے نظریں اٹھائیں۔

"حمائل کیسا ہے اب؟"اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھیں دیکھتے ان نے حمائل کے بارے سوال کیا۔

جنہیں اپنے دھوکہ دیتے ہیں،ان کے لیے باقی تکلیفیں بالکل معمولی ہو جاتی"
ہیں۔"اس کے چہرے پر ایک درد بھری مسکراہٹ چھائی۔تبریز صاحب کو اپنے
دل پر چھریاں چلتی محسوس ہوئیں۔وہ جانتے تھے کہ ان کے سامنے بیٹھی لڑکی کتنی
۔حساس اور معصوم ہے

میں معافی کے قابل نہیں ہوں مگر پھر بھی کہنا چاہوں گا کہ مجھے معاف کر دینا۔""
آنسو ان کے گالوں پر پھسلنے لگے۔ان نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ مرحا کی آنکھوں
۔میں خود کے لیے اتنی بے یقینی دیکھیں گے، جتنی آج وہاں تھی

پتہ ہے تے۔بی،اگر آپ ہمارے ساتھ اتنا پیار نہ کرتے تو شاید ہمیں اتنی تکلیف"
نہیں ہوتی۔۔۔جب مجھے آپ کی اصلیت معلوم ہوئی تو میں اتنے دن تک کسی سے
بات نہیں کر پائی۔مجھے ہر کسی پر بے اعتباری ہونے لگی۔میں حمائل کو۔۔اپنے سگے
بھائی کو بھی اس بارے میں نہیں بتا سکی کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ جس تکلیف

سے میں گزری ہوں وہ بھی گزرے۔"اس کے آنسو بھی پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ نکلے۔الفاظ بمشکل اس کے حلق سے نکل رہے تھے۔

مرحا۔۔۔"ان نے کچھ کہنا چاہا جب اس نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا"

آپ کہتے تھے نا کہ مرحا کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔تو میں چاہتی ہوں" کہ آپ میرے لیے کورٹ میں اپنے جرم کا اقرار کر لیجیے گا۔"اس نے بے دردی سے اپنے آنسو رگڑتے کہا۔وہ بمشکل اپنی سسکیاں روکے کہہ رہی تھی۔

کیا تم واقعی میں یہ چاہتی ہو؟"جانے کیوں ان نے اس سے یہ سوال کیا"

ہاں، میں یہی چاہتی ہوں۔میں اب اور تکلیف نہیں دیکھنا چاہتی۔میں چاہتی ہوں" یہ کیس بغیر کسی طوالت کے، تاریخوں کے حل ہو جائے۔میں اب یہ سب اور برداشت نہیں کر سکتی۔"اس نے سر جھاتے نظریں چراتے کہا۔اس وقت وہ کتنی تکلیف میں تھی اس کے علاوہ شاید ہی کوئی جان سکتا تھا۔

میں عدالت میں اعتراف جرم کر دوں گا تو کیا تم مجھے معاف کر دو گی؟"ان نے" بھرائی آواز میں پوچھا۔

ہو سکتا ہے۔۔۔اگر مجھ سے ہو سکا۔"اس نے آنسو پونچھتے کہا۔اس کی آنکھوں" میں مناظر اب دھندلے ہو چکے تھے۔اس کے لیے وہاں مزید بیٹھنا ناممکن ہو گیا۔ اس نے ایک گہرا سانس بھرتے اپنا چہرہ صاف کیا اور بغیر رکے وہاں سے باہر چلی گئی۔

تبریز صاحب کو آج زندگی میں دوسری بار اتنی تکلیف ہوئی تھی۔پہلی بار شمسہ خان کی جان لیتے ہوئے اور دوسری آج۔یہ ایسی تکلیف تھی جس کی موت کے سوا کوئی شفا بھی نہ تھی۔

مرحا وہاں سے نکلتے ہی بغیر کسی طرف دیکھے باہر کی طرف بڑھ گئی۔سارم جو اس کا انتظار کر رہا تھا وہ بھی اس کے پیچھے باہر آیا۔وہ تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھی اور دروازہ کھولتے اندر بیٹھی۔کب سے خود پر کیا ہوا ضبط ٹوٹ گیا۔آنسوؤں کا سیلاب

چہرے کو بھگونے لگا۔اس نے چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا۔اس کی سسکیاں بلند ہوئیں۔

مرحا۔۔۔"سارم جو اس کے پیچھے ہی آرہا تھا۔گاڑی میں بیٹھتے اسے دیکھ کر پکارا" مگر وہ کہاں سن رہی تھی۔وہ تو بس تڑپ رہی تھی۔اس کے اندر جمع لاوا اب پھٹ پڑا تھا۔

سارم نے گاڑی سٹارٹ کی۔ایک جگہ روکتے پانی لیا اور پھر گاڑی ایک پر سکون جگہ لے گیا اور ایک طرف روک دی۔مرحا اب تک سسک رہی تھی۔

مرحا۔۔۔"اس نے اسے دوبارہ پکارا"

مرحا کچھ دیر ویسے ہی ہاتھوں میں چہرہ دیے سسکتی رہی اور پھر خود پر ضبط کرتے چہرہ ہاتھوں سے نکالا۔اس کا چہرہ بھیگا ہوا تھا۔آنکھیں رونے کی شدت سے سرخ تھیں۔

www.novelsclubb.com

سارم کو اس کی آنکھیں اپنے دل پر زخم کرتی محسوس ہوئیں۔اس نے مرحا کو بہت بار روتے دیکھا تھا مگر آج اس کی آنکھوں میں جو تکلیف تھی وہ پہلے کبھی نہ تھی۔ اس نے بنا کچھ کہے پانی کی بوتل کھول کر اس کی طرف بڑھائی جو اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے پکڑلی۔اس کا حلق خشک ہو رہا تھا،اسی لیے ایک ہی سانس میں ساری بوتل خالی کر دی۔

"اور چاہیے؟"اس کے ہاتھ سے خالی بوتل تھامتے سارم نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔اس نے ٹشو پیپر نکالتے اسے دیے تو مرحا نے چہرہ صاف کیا۔

"سارم۔۔۔"اس نے گہرا سانس بھرتے اسے مخاطب کیا۔اس کی آواز ابھی تک نم تھی۔

"بولو۔۔۔"سارم نے اس کی طرف دیکھتے کہا۔

تے۔بی نے ہمارا بھروسہ توڑا ہے۔بہت تکلیف ہوتی ہے،جب کوئی بہت قریبی" آپ کا اعتماد توڑتا ہے۔تم تو ایسا نہیں کرو گے نا؟"وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ اس وقت اس سے یہ بات کیوں پوچھ رہی ہے۔

نہیں کبھی نہیں۔سارم شہریار بہت سی غلطیاں کر سکتا ہے مگر وہ کبھی دوستوں کا" بھروسہ نہیں توڑ سکتا۔"اس نے مسکراتے کہا۔ایک تلخ یاد اس لمحے اس کے ذہن کے پردوں پر ابھری۔

وعدہ کرو گے؟"اس نے بغیر اس کی طرف دیکھے سڑک کے پار دکانوں کی چمکتی" روشنیوں کو دیکھتے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

میں مرحا شیر خان سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں کبھی اس کا بھروسہ نہیں توڑوں گا" اور میں اسے دوبارہ اعتبار کرنا سکھاؤں گا۔"اس نے اس کی طرف دیکھتے کہا۔مرحا نے لمحے بھر کو اس کی آنکھوں میں دیکھا۔اس کی آنکھیں سچائی کی گواہ تھیں۔کیا وہ دوبارہ کسی پر بھروسہ کر سکتی تھی؟"اس نے سوچتے نظریں پھیریں"

واپس چلیں؟"کچھ دیر خاموشی رہی اور پھر سارم نے پوچھا۔مرحا نے اثبات میں" سر ہلایا۔وہ پہلے سے بہتر محسوس کر رہی تھی۔اس کے اندر کی گھٹن کافی حد تک کم ۔ہو چکی تھی

مرحا کے ساتھ جانے کیوں ہر بار مشکل میں سارم کھڑا ہوتا تھا۔شاید ان کا ساتھ ۔ہمیشہ سے ہی ایک دوسرے کے لیے بنا تھا

حمائل پہلے سے بہتر ہو رہا تھا۔کل تک اسے ڈسچارج بھی کر دیا جانا تھا۔کورٹ میں کیس کے سلسلے میں پہلی پیشی کی تاریخ لے لی گئی تھی۔حوریہ اور مرحا،اس وقت حمائل کے پاس بیٹھی اسی بارے میں بات کر رہی تھی،جب سارم وارڈ روم میں ۔داخل ہوا

حمائل۔۔۔کوئی تم سے ملنے آیا ہے۔"سارم نے اسے مخاطب کرتے ایک نظر" ۔حوریہ کی طرف دیکھا

کون؟"اس نے ابرو اچکاتے پوچھا۔اس سے پہلے کہ سارم کوئی جواب دیتا وانیہ"
۔اسے ایک طرف دھکیلتے اندر داخل ہوئی

تم دونوں کے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟"حوریہ اور حمائل کی طرف اشارہ کرتے وہ ان"
۔پر برس پڑی

۔تم یہاں عیادت کرنے آئی ہو یا لڑنے۔"حمائل نے ناسمجھی سے ہنستے ہوئے کہا"

تم دونوں کی حرکتیں ہی ایسی ہیں؟"وانیہ پھر سے چیخی۔مرحا،حوریہ اور سارم"
۔اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کوئی نمونہ دیکھ لیا ہو

کیا کر دیا'ہم دونوں'نے؟"حوریہ نے اسے گھورتے'ہم دونوں'پر زور دیتے"
۔پوچھا

جب میں اپنی انجینمنٹ پر بلانے آئی تھی تو تم ہاسپٹل تھی اور اب شادی پر بلانے"
آئی ہوں تو یہ ہاسپٹل ہے۔اب مجھے غصہ نہیں آئے گا تو کیا پیار آئے گا؟"وانیہ ضبط

سے مٹھیاں بھینچتے، مرحا کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے بولی۔سارم ابھی تک اس کا لایا گلدستہ ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا۔

"اوہ، کنگریجولیشنز۔ویسے کب تک ہے شادی؟میں ضرور آؤں گا۔چاہے وہیل چیئر پر آنا پڑے۔"حمائل نے مسکراتے جوش سے پوچھا۔

"دو ویک بعد ہے۔"وانیہ نے مسکراتے بتایا۔

"اللہ خیر کرے اس بندے کی جس نے تمہیں جھیلنا ہے۔"حمائل نے بمشکل ہنسی روکتے کہا تو وانیہ نے اسے گھوری سے نوازا۔سارم نے اندر آتے ہوئے گلدستہ ٹیبل پر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"حوریہ۔۔۔ہماری پہلی ملاقات کے بعد تو تمہارا مجھے قتل کرنے کا دل کر رہا ہو گا۔میں تمہیں تنگ کرنا چاہتی تھی اور مزے کی بات تم تو واقعی میں جیلس ہو کر مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔"اس حوریہ کے پاس آتے اس کا ہاتھ تھام کر مزے سے بولی۔

نہیں میں تو جیلس نہیں ہوئی تھی۔"اس نے سنجیدہ انداز میں نفی میں سر ہلاتے" ۔کہا

وہ تو تمہاری شکل بتا رہی تھی۔دوسری بار ملاقات ہوئی تو تم ہوش میں نہیں تھی" اور تیسری ملاقات ہماری اب ہو رہی ہے۔"وہ چہکتے ہوئے بولی تو حوریہ ۔مسکرا دی

۔حمائل نے بتایا تھا مجھے تمہارے بارے میں۔"اس نے مسکراتے ہوئے بتایا"

پھر تو بالکل اچھے الفاظ میں تعارف نہ ہوا ہو گا۔"اس نے حمائل پر شکی نگاہ ڈالتے" ۔کہا

www.novelsclubb.com

۔نہیں ایسی بات نہیں ہے۔"اس نے مسکراتے کہا"

مجھے جب حمائل نے لندن میں پہلی بار نکاح کے بعد تمہاری تصویر دکھائی تھی تو" میں نے یہی سوچا تھا کہ اتنی پیاری لڑکی کو اس پاگل کے علاوہ کوئی نہیں ملا۔"اس نے حوریہ کے گال کھینچتے پیار سے کہا۔

وانیہ۔۔۔تم خود کم پاگل ہو جو مجھے کہہ رہی ہو۔"حمائل نے اسے گھورتے ہوئے" کہا۔

ویسے میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آرہا تھا کیوں نہ تم دونوں ہاسپٹل کا ایک روم" خرید لو رہنے کے لیے۔ایسے بار بار چکر لگانے سے بہتر ہے پکا یہیں شفٹ ہو جاؤ۔" اس نے کچھ سوچتے کہا تو سارم اور مرحا نے اپنی ہنسی روکی۔

تمہیں بتا دوں یہاں عیادت کرنے آئی تھی۔ایک بار بھی نہیں پوچھا کیسے ہو؟"""" حمائل نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

زندہ ہو، ہنس رہے ہو، باتیں کر رہے ہو تو اب تک ٹھیک ہی ہو چکے ہو گے۔"اس" نے واپس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔حمائل نے اسے گھور کر دیکھا۔وانیہ کچھ دیر ۔اور بیٹھی۔حمائل کی خیریت دریافت کی اور ہنسی مذاق کرتی رہی

۔اب میں چلتی ہوں۔"وانیہ نے گھڑی پر وقت دیکھتے کہا"

۔شادی کا کارڈ تو دیتی جاؤ۔"حمائل نے اسے جاتے دیکھ پوچھا"

کارڈ فون پر مل جائے گا۔میں تو بس حوریہ کو ملنے اور اسے منانے آئی تھی۔"اس" نے حوریہ کی طرف دیکھتے، شرارتی انداز میں ایک آنکھ بند کرتے کہا اور چلی گئی۔

۔پیچھے چاروں اس کے انداز پر ہنس پڑے

حمائل کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔کافی ریسٹ کرنے کے بعد وہ حوریہ کے ساتھ لاؤنج میں آیا تھا۔اس وقت صوفے پر نیم دراز تھا۔زری اپنے کمرے سے کم ہی باہر

آتی تھی۔ارمان کھیلتے ہوئے کمرے سے باہر آیا تو وہ بھی اس کے پیچھے باہر آئی مگر حمائل کو سامنے دیکھ کر اس کے دل نے فریاد کرنے کو کہا۔اپنی محبت کی زندگی کے لیے ایک بار حمائل سے بھیک مانگنے کو کہا۔ارمان اسے دیکھتے بھاگتا اسی کے پاس آیا۔اس کی شکل تبریز صاحب سے بہت ملتی تھی شاید اسی وجہ سے ارمان اس کی طرف کھینچا چلا جاتا تھا۔حمائل نے احتیاط اسے اٹھاتے اپنی گود میں بٹھایا اور اس سے باتیں کرنے لگا۔زری مرے قدموں سے چلتی اس کے پاس آئی۔

"حمائل۔۔۔"زری نے اسے مخاطب کیا۔

"جی۔۔۔"اس نے ارمان کے چہرے سے نظریں ہٹاتے اس کی طرف دیکھا۔

"حمائل میں تبریز کی جگہ تم سے معافی مانگتی ہوں۔تم مجھ سے ساری دولت لے لو۔مجھے کچھ نہیں چاہیے۔بس تم کچھ بھی کر کے کیس واپس لے لو۔"اس نے ہاتھ جوڑتے بھرائی آواز میں کہا۔حوریہ اور مرحا بھی ساتھ والے صوفے پر بیٹھیں حیرت سے انہیں دیکھ رہیں تھیں۔

آپ کو کیا لگتا ہے۔میں یہ سب ان کی دولت کے لیے کر رہا ہوں۔"اس نے"
۔سنجیدہ انداز میں اسے دیکھتے پوچھا

میں جانتی ہوں تمہیں اس سب کی کوئی غرض نہیں پر۔میرا اور ارمان کا ان کے"
علاوہ کوئی نہیں ہے میں کہاں جاؤں گی۔"اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔
۔ارمان بھی پریشان سا کبھی اپنی ماں کو دیکھتا اور کبھی حمائل کو

ہم ہیں نا آپ کی فیملی۔میں ہوں ارمان کا بھائی۔اور اگر مجھے اس کے باپ کی"
طرح اس کی پرورش کرنی پڑی تو میں اس سے بھی گریز نہیں کروں گا۔تے۔بی
۔کے بہت احسان ہیں مجھ پر۔"اس نے ارمان کو اپنے سینے میں بھینچتے کہا

تم بولو حوریہ۔۔۔تم کہو گی تو حمائل مان جائے گا۔میں تمہارے سامنے ہاتھ"
۔جوڑتی ہوں۔"وہ اب حوریہ کے سامنے جا کر ہاتھ جوڑے تڑپ رہی تھی

میں سب غلطیاں معاف کر سکتی ہوں ظلم نہیں۔"حوریہ نے کھڑے ہوتے اس" کے ہاتھ تھامتے کہا۔زری نے تڑپ کر آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔

جب میرے بابا کا قتل ہوا تھا میں بارہ سال کی تھی۔میرے پاس تو سپورٹ" کرنے والی فیملی بھی نہیں تھی۔تب اگر شہریار انکل نہ ہوتے تو شاید میں کبھی یہاں نہ ہوتی۔ایسے ہی کتنے ہی لوگوں کا قتل کیا ہے تے۔بی نے۔کسی کا شوہر چھینا تو کسی سے اس کے باپ کا سایہ جدا کیا۔وہ سب لوگ جی سکتے ہیں تو آپ کو بھی کوئی سہارا مل جائے گا جینے کو۔"حوریہ کی آنکھیں یہ کہتے ہوئے پانیوں سے بھر گئیں۔رئیسہ خان جو ابھی ادھر آئیں تھیں زری کو وہاں دیکھ کر حمائل کے پاس آئیں۔

حمائل۔۔۔تم کیوں بھول گئے ہو کہ تبریز نے کتنا پیار دیا ہے تمہیں۔تم پر کتنے" احسان کیے ہیں۔انہی کے بدلے معاف کر دو اسے۔کیس واپس لے لو۔"رئیسہ

www.novelsclubb.com

خان نے منت کرتے ہوئے کہا۔حمائل کے چہرے پر ایک درد بھری مسکراہٹ ابھری۔

"آہ پھوپھو آہ۔۔۔آپ وہی ہیں نا جن نے اس وقت اپنے بھائی کو سمجھانے اور غلط راستے سے روکنے کی بجائے اس کو استعمال کیا۔۔۔تب آپ تے۔بی کو استعمال کرنے کی بجائے انہیں روکتیں تو شاید آج یہ دن نہ دیکھنا پرتا۔"حمائل کے انداز میں تلخی تھی۔ضبط سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور مٹھیاں بھینچی ہوئیں تھیں۔

رئیسہ خان کا چہرہ کو سفید پڑ گیا۔وہ حیرت کا مجسمہ بنے اسے دیکھ رہیں تھی۔ان پر یہ انکشاف کسی دھماکے کی طرف ہوا تھا کہ وہ ان کی اصلیت جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"حمائل۔۔۔وارث صاحب جو سیڑھیاں چڑھتے لاؤنج میں آ رہے تھے حمائل کو یوں بولتے دیکھ اسے مخاطب کیا۔

"بابا۔۔۔پوچھیں نہ انہیں۔یہ بڑی بہن تھیں۔ان نے کیا کیا؟ تے۔بی سے احد ماموں اور اپنی اس دوست کا قتل کروایا تھا صرف اس لیے کیونکہ انہیں اپنی دوست

کے اس منگیتر سے محبت ہو گئی تھی۔بولیں کیا کچھ جھوٹ ہے اس میں ؟"اس نے تلخ لہجے میں کہتے رئیسہ خان کی طرف دیکھتے سوال کیا۔زری حیرانگی کا مجسمہ بنے کبھی حمائل کو تو کبھی رئیسہ خان کو دیکھ رہی تھی۔تبریز صاحب نے اسے ہر بات بتائی تھی مگر اپنی بہن کے بارے میں کبھی نہیں بتایا تھا۔سب کی نظریں اب رئیسہ خان پر تھیں اور وہ اپنے بھائی کو دیکھ کر پتھر کا مجسمہ بنیں ہوئیں تھیں۔

بھائی وہ۔۔۔"رئیسہ خان نے بمشکل کچھ کہنا چاہا مگر آواز جیسے نکلنے سے قاصر تھی۔"

کیا حمائل نے جو کہا ہے وہ۔۔۔وہ سچ ہے ؟"وارث صاحب نے تلخ لہجے میں چلاتے ہوئے سوال کیا۔رئیسہ خان کی تو جیسے سانس ہی ساتھ چھوڑ گئی۔آنسو ان کے چہرے کو بھگونے لگے۔گھر کے ملازم بظاہر تو اپنے کاموں میں لگے تھے مگر کان سب کے ان کی باتوں کی طرف متوجہ تھے۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں رئیسہ مجھے جواب دو؟" وارث صاحب کی آواز اور بلند ہوئی۔ان کا ضبط ٹوٹ رہا تھا۔رئیسہ خان نے آنکھیں میچتے اثبات میں سر ہلایا۔ وارث صاحب کو لگا کسی نے ان کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی ہے۔ان کی پہلے سے گھائل روح کو نیا زخم ملا۔وہ جانے کیسے اپنے وجود کو لیے رئیسہ خان کے سامنے آئے۔

کس چیز کی کمی دی تھی میں نے تم دونوں کو۔بابا کے بعد میں نے پڑھائی چھوڑ کر" زمینیں سنبھالیں اور تم دونوں کو پڑھایا لکھایا اس دن کو دیکھنے کے لیے۔۔۔تم دونوں نے مجھے ہی برباد کیا۔" وارث صاحب کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔ان کی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں تھیں۔

بھائی مجھے۔۔۔" رئیسہ خان نے روتے ہاتھ جوڑتے کچھ کہنا چاہا جب ان نے بات" درمیان میں کاٹی۔

www.novelsclubb.com

مت کہو مجھے بھائی۔۔۔کسی کا بھائی نہیں ہوں میں۔اگر بہن بھائی ایسے ہوتے ہیں" تو لعنت ہو ایسے بہن بھائیوں پر۔"وارث صاحب غصے سے لال ہوتے چلا کر بولے اور بغیر رکے اپنے کمرے کی طرف چلے گئے۔دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند ہوا۔ لاؤنج میں مکمل خاموشی تھی جیسے وہاں موجود سب نفوس کے جسموں میں جان نہ ہو۔

بھیا۔۔۔"ارمان خوف سے حمائل کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے، بھرائیہوئی" آواز میں بولا۔

جی۔۔۔"حمائل اس کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی آنکھوں میں" پانی دیکھ کر اسے سینے میں بھینچ گیا۔

حور۔۔۔اسے کچھ دیر باہر لے جائیں۔"حمائل کو زیادہ حرکت کرنے سے منع کیا" گیا تھا اسی لیے اس نے حوریہ کو اسے باہر لے کر جانے کو کہا۔

زری جواب تک مجسمہ بنے کھڑی تھی،ایک زخمی نگاہ سب پر ڈال کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔وہ پورے گھر میں ایک رئیسہ خان کو ہی اپنا سمجھ رہی تھی وہی اس کی بربادی کے پیچھے کی ایک وجہ تھیں۔

مرحا تم ارمان کو لے کر جاؤ۔میں حمائل کو روم میں چھوڑ کر آتی ہوں۔"حوریہ" نے ارمان کو مرحا کے حوالے کیا اور حمائل کا بازو تھامتے سہارا دیتے،روم تک چھوڑ آئی۔

پیچھے رئیسہ خان اکیلی کسی بے جان وجود کی طرح پڑی رہ گئیں۔ان کی سسکیاں بلند ہو رہیں مگر کوئی نہیں تھا انہیں سنبھالنے کے لیے،انہیں سہارا دینے کے لیے کیونکہ ان نے خود کو خود ہی اکیلا کیا تھا۔ان نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ یوں اپنے لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی اکیلا ہونا پڑے گا۔

یہی تو ہونا چاہیے تھا ان کے ساتھ،ان نے بھی تو یہی کیا تھا۔اپنے بھائی کو اکیلا دیکھ کر سہارا دینے کی بجائے اسے استعمال کیا۔

لاؤنج میں کتنی دیر ساکت بیٹھنے کے بعد، کمرے میں آتے ہی رئیسہ خان نے کپکپاتے ہاتھوں سے دروازہ بند کیااور اپنا سر تھامتے دروازے کے ساتھ ٹکائے، زمین پر بیٹھتی چلی گئیں۔ان کا دل کر رہا تھا زور زور سے چلائیں اور سب کو ختم کر دیں۔اس وقت ان کی ذہنی حالت پھر سے کئی سال پہلے جیسی ہو رہی تھی مگر تب ان کے بھائی نے انہیں اس سب سے نکالا تھا۔اسی بھائی نے جسے ان نے برباد کیا تھا۔

وہ اپنے بالوں کو نوچتے، چیخ رہیں تھی۔آنسو سیلاب کی طرح آنکھوں سے امڈتے، چہرے کو بھگو رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ اٹھتی مرے مرے قدم اٹھاتے آئینے کے سامنے آئیں اور اپنا بھیگا چہرہ اور اجڑا حلیہ دیکھا۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔جنید۔۔۔تم نے برباد کیا ہے مجھے۔۔۔کیا کمی تھی مجھ میں۔۔۔تم نے برباد کیا ہے مجھے۔۔۔تم نے۔۔۔"وہ چلاتے ہوئے

کہہ رہیں تھیں۔ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی چیزوں کو ہاتھ مارتے زمین بوس کیا۔پھر چیختے ۔چیزیں اٹھا کر آئینے پر مارتے چکنا چور کر دیا

تم میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہو۔۔۔ تمہیں مرنا چاہیے تھا۔۔۔"وہ" روتے ہوئے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑتے فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔کئی سال پہلے ایسے تڑپنے پر،زری ان کے ساتھ کھڑی،انہیں سہارا دینے مگر آج ان نے اسے ۔بھی کھو دیا تھا

ان کی ذہنی حالت بگڑ رہی تھی۔وہ پاگل ہو رہی تھیں۔دو زندگیاں برباد کرنے کے بعد اس نے کیسے سوچ لیا تھا کہ وہ سکون سے رہ سکے گی۔دوسروں کا سکون ؟برباد کر کے،کوئی پر سکون رہ سکا کیا

دن گزرتے گئے۔یہ دن منزل شیر خان کے سب سے بدترین دن تھے۔پورا گھر جہاں ملازموں کی چہل پہل رہتی تھی،خاموش تھا۔کھانا تو بنتا مگر کوئی بھی کھا نہیں

پاتا۔ہر کسی کے لیے یہ وقت کٹھن ترین تھا۔آج کورٹ میں پہلی سماعت تھی۔ منزل شیر خان کے سب مکین کورٹ جانے کے لیے اپنی اپنی گاڑیوں میں نکلے سوائے رئیسہ خان کے۔وہ تو اس دن سے کسی کے سامنے نہیں آئیں تھیں۔کھانا بھی ملازمہ کمرے میں ہی دے دیا کرتی تھی ۔

وقت مقررہ پر سب کورٹ میں تھے۔ایک طرف منزل شیر خان کے مکین تھے اور دوسری طرف زری اکیلی تھی۔ارمان کو گود میں لیے، سرخ آنکھیں، سوجی ہوئیں اس کے رونے کا پتہ دے رہی تھیں۔حمائل نے اسے اکیلے بیٹھے دیکھا اور ایک لمحے کو تھم گیا۔وہ حوریہ کو اور مرحا کو چھوڑ کر جانے کیا سوچتے زری کے ساتھ والی کرسی پر آیا اور ارمان کو اپنی گود میں لے لیا۔زری کی آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔وہ اسے منع بھی نہ کر سکی۔کرتی بھی کیسے تبریز صاحب نے اس سے وعدہ لیا تھا ۔

www.novelsclubb.com

تبریز شیر خان کو کورٹ میں لایا گیا۔پولیس کی ایک بھاری نفری ان کے ساتھ تھی۔ایک تو وہ بہت مشہور تھے اور دوسرا جس جرم میں انہیں پکڑا گیا تھا وہ بہت بڑا تھا۔کورٹ میں آتے ان کی نظریں زری اور ارمان پر گئیں اور اپنے بیٹے کو حمائل کی گود میں دیکھتے ایک درد بھری مسکراہٹ ان کے لبوں پر ابھری۔ارمان جو اتنے دن بعد اپنے بابا کو سامنے دیکھ کر کھلکھلا اٹھا۔ایک پل کو زری اور تبریز صاحب کی نظریں ملیں۔مگر اس کی آنکھوں میں تکلیف کی شدت دیکھ کر وہ نظریں چرا گئے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اب وہ اس کی آنکھوں میں دیکھیں کیونکہ وہ آنکھیں تبریز شیر خان کو اپنے فیصلے سے پھیر دینے کی صلاحیت رکھتیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

جج صاحبان کے آنے کے بعد سماعت شروع ہوئی۔پراسیکیوٹر احمد نسیم نے، پراسیکیوٹر ہونے کے ناطے جج سے اجازت ملتے ہی کاروائی شروع کی۔تبریز صاحب کو کٹہرے میں بطور مجرم پیش کیا گیا تاکہ وہ خود پر لگائے الزامات کی تصدیق یا تردید کر سکیں۔

کٹہرے میں کھڑے ہوتے ان نے قرآن پر حلف اٹھایا۔ان کی نظریں پہلے زری پر گئیں جس کی آنکھوں سے سیلاب امڈ رہا تھا۔ان کا دل کیا انکار کر دیں۔ان نے نظریں پھیریں اور پھر ان کی نظریں اپنے بھائی پر گئیں،روح پر لگے زخم تازہ ہوئے اور پھر ان کی نظریں مرحا پر گئیں۔جو سرخ ہوتی آنکھوں میں بمشکل آنسو روکے ۔انہیں دیکھ رہی تھی۔ان نے لمحے کے لیے آنکھیں میچ لیں،ایک گہرا سانس بھرا

میں تبریز شیر خان،اپنے پورے ہوش وحواس میں،خود پر لگے تمام الزامات کی" تصدیق کرتا ہوں۔میں آج اقرار کرتا ہوں کہ میں ہی سیکرٹ کلر ہوں۔آج تک جانے کتنے ہی بے گناہ اور معصوم لوگوں کی جانیں لے چکا ہوں۔"تبریز صاحب نے بولنا شرع کیا تو کمرۂ عدالت میں ایسی خاموشی چھا گئی جیسے وہاں کوئی بھی زندہ نفس نہ ہو۔آگے کی کاروائی کا کس کو ہوش رہا۔مرحا جو کب سے ضبط کیے ہوئے تھے لرزتے قدموں کے ساتھ اپنی جگہ چھوڑتے باہر آگئی۔اس کے لیے سانس لینا

www.novelsclubb.com

محال ہو گیا تھا۔زری کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔وہ اٹھنا چاہتی تھی۔وہ آگے کچھ سننا نہیں چاہتی تھی مگر اس کے قدموں میں جیسے جان ہی نہ ہو ۔

جج صاحب نے کاروائی مکمل کرتے، سزائے موت کا پیام سنایا اور قلم توڑ دیا۔یہ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ سزائے موت کا اعلان ہوا تھا مگر انصاف لینے والوں میں سے بھی کوئی خوش نہ ہو سکا تھا ۔

وارث صاحب مرے قدموں کے ساتھ اٹھے اور باہر بڑھے، ہے تو چھوٹا بھائی تھا مگر ان کے لیے بیٹے کی طرح تھا۔حمائل اور مرحا کے لیے وہ اپنی ماں کے بعد ایک دوست جیسے تھے۔زری کے لیے تو وہی سب کچھ تھے ۔

www.novelsclubb.com

اس خبر کو پہلے تو جتنا ہو سکا میڈیا دے دور رکھا گیا مگر کوئی بات کب تک میڈیا سے چھپائی جا سکتی تھی۔کورٹ کے باہر میڈیا کے نمائندوں کا جم غفیر تھا۔مرحا باہر آئی تو رپورٹرز نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔اس کا ذہن مکمل طور پر سن تھا۔وہ

لرز رہی تھی۔چہرہ بھیگ رہا تھا۔رپورٹرز اس کے سامنے مائک کیے سوال کر رہے تھے مگر اسے ہوش کہاں تھا۔

سارم جو ابھی عدالت پہنچا تھا مرحا کو ہجوم کے درمیان دیکھ کر اسی طرف آیا۔ ہجوم سے مختلف سوال شور کی مانند اٹھ رہے تھے۔سارم بمشکل ہجوم کو چیرتے ہوئے اس تک آیا اور رپورٹرز کے درمیان سے راستہ بناتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔کتنے ہی کیمروں کی آنکھیں اس پر ٹکیں تھیں مگر اسے پرواہ کہاں تھی۔وہ بحفاظت اسے اپنی گاڑی تک لایا اور فرنٹ ڈور کھولتے اندر بٹھایا۔رپورٹرز مائکس سمیت گاڑی کے آس پاس اکٹھے ہو چکے تھے۔سارم بمشکل ڈرائیونگ سیٹ کی طرف پہنچا اور اندر بیٹھتے گاڑی سٹارٹ کی اور ہجوم کے درمیان سے نکالی۔اس سب سے نکلتے ہی اس نے حوریہ اور حمائل کے نمبر پر میسج کر کے مرحا کے بارے میں بتا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حمائل،ارمان کو لیے باہر آیا جہاں تبریز صاحب کو پولیس کے اہلکار لے کر جا رہے تھے۔حمائل ان کے پاس آیا اور ان سے بات کرنے کی اجازت مانگی۔تو پولیس کے اہلکار انہیں اکیلے چھوڑ کر کچھ فاصلے پر کھڑے ہو گئے۔

"حمائل۔۔۔تم ٹھیک ہو؟"تبریز صاحب نے ہتھکڑی لگے ہاتھوں سے اس کے ہاتھ تھامتے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بابا۔۔۔ارمان خوشی سے کہتے ان کی طرف لپکا۔تبریز صاحب نے اس کے گالوں اور ماتھے پر بوسے دیے اور کچھ دیر اسے اپنے سینے میں بھینچے رکھا۔

"ارمان یاد کرتا ہے آپ کو سوچا ملوا دوں۔"حمائل نے نظریں چراتے کہا۔

"کئی سال پہلے اپنی موت کے وقت تمہاری ماں نے مجھ سے وعدہ لیا تھا۔میں نے اپنا وعدہ بخوبی نبھایا اور آج میں تم سے وعدہ لینا چاہتا ہوں۔میرے بعد میرے بیٹے کا خیال رکھنا۔اسے بہت پیار دینا۔کوشش کرنا اسے اچھی تربیت ملے اور وہ کبھی اپنے باپ جیسا نہ بنے۔"ان نے اسے اپنے سینے میں بھینچے حمائل کا ہاتھ تھام کر کہا۔

آپ شاید بھول رہے ہیں کہ حمائل شیر خان آپ پر گیا ہے اور وہ آپ کی طرح" اپنے وعدہ سے کبھی نہیں مکرتا۔"اس نے سپاٹ انداز میں کہتے ارمان کو ان سے لیا ۔اور آگے بڑھ گیا

حمائل شیر خان ہم ایک جیسے ہیں مگر ہماری قسمت ایک سی نہیں ہو سکی۔تم موسی" رہے اور میں سامری بن گیا۔"ان کی نظریں دور تک اسے دیکھتی رہیں، جس کے ۔کندھے پر سر رکھے ان کا بیٹا انہیں خود سے دور ہوتا دیکھ رہا تھا

وہ سب باہر نکلے تو رپورٹرز کے ریلے نے انہیں گھیر لیا۔حوریہ زری کو تھامے ہوئے تھی جو کہ اس وقت مکمل طور پر ہوش میں نہیں تھی۔اس نے زری کو ایک ہاتھ سے سہارا دیا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ بڑھا کر حمائل کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔ رپورٹرز مسلسل سوالات کر رہے تھے۔حوریہ نے آگے بڑھنا چاہا جب حمائل نے اسے روک لیا۔اس کے چہرہ اور آنکھیں بالکل بے تاثر تھیں۔اس نے ہاتھ اٹھاتے

رپورٹرز کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔اس کی شخصیت کا رعب تھا یا جانے کیا کہ ایک دم سے مجمعے میں سکوت چھا گیا۔

"میں حمائل شیر خان، آپ سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ سب نے جو سنا ہے وہ درست ہے۔میرے چچا اور شیر خان ملٹی نیشنلز کے سی۔ای۔او ہی سیکرٹ کلر تھے۔وہ اپنے جرم کا اقرار کر چکے ہیں اور سزا کو بھی قبول کیا ہے۔"اس نے بولنا شروع کیا تو رپورٹرز کے مائکس اور کیمرا ز سب متوجہ ہو گئے۔

"سر، ہم نے سنا ہے کہ ان نے آپ پر بھی جان لیوا حملہ کیا ہے؟"ایک رپورٹر کی آواز بلند ہوئی۔حوریہ نے تھوک نگلتے اس کی طرف دیکھا۔وہ جانتی تھی کہ حمائل اس وقت بمشکل کھڑا ہے اور بول پا رہا ہے۔

"یہ سب جھوٹ ہے۔تے۔بی ہم سے اپنی جان سے زیادہ پیار کرتے ہیں، وہ ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔"یہ بولتے ہی حمائل شیر خان کا وہاں مزید کھڑے

رہنا محال ہو گیا۔ حوریہ اب تک اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی اور وہ رپورٹرز کو دھکیلتے، ان کے شور اور سوالات کو نظر انداز کرتے، راستہ بناتا آگے بڑھ گیا۔

گاڑی عدالت کی حدود سے دور ایک پر سکون جگہ، ایک طرف لگاتے وہ ہمیشہ کی طرح اس کے لیے پانی لے کر آیا۔ مرحا جو آنسو بہاتے، سڑک کی دوسری طرف نظریں جمائے ہوئے تھی۔

"مرحا۔۔۔بس کرو یار۔ تمہارا رونا اب برداشت نہیں کر پا رہا میں۔ یہ میرے دل کو زخمی کر رہا ہے۔" سارم کتنی دیر اس کے خاموش ہونے کا انتظار کرتا رہا اور پھر ہار کر بولا۔ مرحا نے بھیگا چہرہ ہاتھ پھیرتے صاف کیا۔ سارم نے خاموشی سے ہمیشہ کی طرح ٹشو اس کی طرف بڑھایا۔ جسے تھامتے اس نے چہرہ صاف کیا۔ پھر سارم نے پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھائی جسے اس نے تھام لیا اور پینے لگی۔

پتہ ہے، میں جتنی بھی کوشش کرلوں جانے کیوں تے۔بی سے نفرت نہیں کر" پارہی۔شاید میری جگہ ماما ہوتی تو وہ بھی ایسا ہی کرتیں۔وہ بھی کبھی تے۔بی سے نفرت نہ کرپاتیں۔" پانی کی بوتل ڈیش بورڈ پر رکھتے سڑک پر نظریں جمائے مرحا ۔نے بولنا شروع کیا۔اس کی آواز میں نمی تھی

اس دن پولیس اسٹیشن میں میں نے تے۔بی سے کہا تھا کہ وہ کورٹ میں اعتراف" جرم کرلیں۔اور آج جب وہ میری آنکھوں میں دیکھتے اپنے جرم کا اعتراف کررہے تھے تو مجھے۔۔۔مجھے بہت اذیت ہورہی تھی۔کاش تے۔بی نے یہ سب نہ کیا ۔ہوتا۔"اس نے ٹشو سے ناک رگڑتے، چہرہ جھکاتے، آنسوؤں کو بہنے سے روکا

www.novelsclubb.com

میں واقعی میں بہت کمزور ہوں۔میں اپنے ساتھ برا کرنے والے کے ساتھ بھی" برا ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔اگر حوریہ تے۔بی کی اصلیت نہ جان پاتی تو شاید میں کبھی ۔اسے نہ بتاتی۔"اس نے کہتے اپنے لب کو کچلتے خود کو رونے سے روکا

تم کمزور نہیں ہو بلکہ تمہارا دل خوبصورت ہے۔خوبصورت دل والے لوگ ہی" کسی کو معاف کر سکتے ہیں۔"سارم نے اسے دیکھتے نرمی سے کہا۔مرحا نے اس کی نظروں میں دیکھتے جھوٹ تلاش کرنے کی کوشش کی مگر وہاں صرف اور صرف سچائی کی جھلک تھی۔

تمہارا بہت شکریہ سارم۔ہر مشکل میں میرے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے۔ہر" بار مجھے مصیبت سے نکالنے کے لیے۔۔۔"اس نے نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے کہا تو سارم نے سر کو ہلکا سا خم دیتے تعریف قبول کی۔

اور ہر بار میرے رونے پر مجھے آنسو صاف کرنے کے لیے ٹشو دینے کے لیے۔"""

www.novelsclubb.com

اس نے کچھ یاد آنے پر ہنستے ہوئے کہا تو سارم بھی ہنس دیا۔

کیسے نہ آتا تمہاری مدد کے لیے۔اتنی پیاری لڑکی کی مدد کون نہیں کرنا چاہے گا؟""" اس نے شرارتی انداز میں کہتے سر سیٹ کی پشت سے ٹکاتے اسے دیکھا۔جو اس کی

بات پر مسکراتے چہرہ پھیر گئی تھی۔اور سارم جانتا تھا کہ اس وقت اس کا چہرہ کتنے خوبصورت رنگوں سے سجا ہوا ہو گا۔

سارم نے بغیر اسے مخاطب کیے گاڑی سٹارٹ کی اور منزل شیر خان کی جانب موڑ دی۔کیونکہ مرحا کا موڈ اب پہلے سے کافی بہتر ہو چکا تھا اور وہ چاہتا بھی یہی تھا۔

منزل شیر خان آج اپنے تمام فریقین کی طرح غم میں ڈوبی ہوئی تھی۔زری کو کورٹ سے آتے ہی تیز بخار نے گھیر لیا تھا۔ڈاکٹر چیک اپ کر کے دوائیاں دے کر چلا گیا۔اس وقت مرحا زری کو کھانا کھلا رہی تھی اور اس کے بعد دوائی بھی دینی تھی۔وہ کئی دن سے بالکل چپ رہنے لگی تھی اور آج تو وہ بالکل کسی بے جان وجود کی طرح ہو گئی تھی۔

حوریہ ارمان کا خیال رکھ رہی تھی۔اس وقت وہ اسے کھانا کھلا کر مرحا کے روم میں سلانے لے گئی۔وہ اس کے ساتھ بیڈ پر لیٹے معصوم شرارتیں اور باتیں کر رہا تھا۔

کافی کوشش کے بعد جب وہ سو گیا تو حوریہ کو حمائل کا خیال آیا۔ کورٹ سے واپس آکر وہ اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا۔

حوریہ اسے ڈھونڈنے اپنے روم میں آئی تو اسے وہاں نہ پا کر، باہر لان میں ڈھونڈا، کالز کیں، گھر کے سب ملازمین سے اس کے بارے میں پوچھا مگر کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس وقت حمائل کے دل پر کیا گزر رہی ہو گی۔ وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی کیونکہ حمائل نے بھی کبھی اسے اکیلا نہیں ہونے دیا تھا۔

کسی خیال کی تحت وہ گھر کی بیک سائیڈ کی طرف آئی۔ وہ گھر کا کافی پر سکون حصہ تھا۔ جہاں ایک طرف سومنگ پول بنایا گیا تھا اور بہت سے پودوں سے سجایا گیا تھا۔ وہ بیک سائیڈ پر اسے تلاش کرتے آئی تو اگلے ہی پل سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا دل ڈوبا۔ حمائل پول کے ایک طرف پڑے کاؤچ پر بیٹھا، چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رو رہا تھا۔ ہاں وہ رو رہا تھا اور اس کے رونے سے حوریہ کمال کو تکلیف محسوس ہوئی۔ اس سے مزید قدم بڑھانا مشکل ہو گیا تھا مگر وہ آگے بڑھی۔ حمائل کسی کی موجودگی

محسوس کرتے فوراً سے اپنا بھیگا چہرہ صاف کرنے لگا۔ پھر چہرہ موڑے دیکھا تو حوریہ آنکھوں میں نمی لیے اس کے پاس آ رہی تھی۔ وہ کاؤچ پر اس کے ساتھ ہی بیٹھی اور اس کا ہاتھ تھاما۔

"حور، آپ غلط مت سمجھیے گا۔۔۔" اس نے بھرائی آواز میں کچھ کہنا چاہا مگر حوریہ اس کے لبوں پر انگلی رکھتے بولنے سے روکا۔ حوریہ نے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا، حمائل کی آدھی تکلیف تو اس کے کندھے پر سر رکھتے ہی ختم ہو گئی۔ وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

"میں آپ پر خود سے زیادہ بھروسہ کرنے لگی ہوں، حمائل۔ میں جانتی ہوں یہ سب آپ کے لیے مشکل ہے۔ مگر میں چاہتی ہوں جو چیز آپ کو ہرٹ کرتی مجھے بتائیں، مجھ سے کہیں۔ میں آپ کو سنوں گی بالکل ویسے جیسے آپ ہمیشہ مجھے سنتے ہیں۔ مجھ سے شئیر کریں، میں آپ کے غم اور آپ کی تکلیف میں بھی آپ کا ساتھ دینا چاہتی ہوں۔" اس نے نرمی سے کہتے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت اور بڑھائی۔

تے۔بی جیسے بھی ہیں مگر آج تک ان نے ہمیں بہت پیار دیا ہے۔مجھے ابھی تک" یقین نہیں آتا کہ یہ جو کچھ بھی ہوا ہے، یہ سب سچ ہے۔مجھے بہت دکھ ہے کہ ان نے بہت کچھ غلط کیا مگر جانے کیوں میں نفرت نہیں کر پا رہا یا شاید کبھی کر بھی نہ سکوں۔"اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی اور آنسو گالوں پر پھسل رہے تھے۔حوریہ نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے،اپنی انگلیوں سے اس کے آنسو صاف کیے۔

نفرت کبھی چاہنے سے نہیں ہوتی۔اور ویسے بھی نفرت گناہ سے کرنی چاہیے،گناہ" کرنے والے سے نہیں۔اور اپنوں سے تو چاہ کر بھی نفرت نہیں ہو سکتی،اس میں آپ قصوروار نہیں ہیں۔"اس نے اس کی بھیگی کالی آنکھوں میں اپنی بھیگی بھوری آنکھیں گاڑھتے نرمی سے کہا۔

آپ اتنی پیاری باتیں کیسے کر لیتیں ہیں؟"کچھ پل کی خاموشی کے بعد حمائل" نے پوچھا تو حوریہ نے فوراً سے نظریں چرا لیں۔اس کا چہرہ سرخی چھلکانے لگا۔تو حمائل مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

شکریہ حور، ہمیشہ مجھے سمجھنے کے لیے۔ مجھ پر بھروسہ کرنے کے لیے۔ مجھے اپنی" زندگی میں شامل کرنے کے لیے۔" حمائل نے اس کا ہاتھ تھپتھپاتے لبوں سے لگایا۔

شکریہ تو مجھے آپ کا کرنا چاہیے۔ ہر حال میں میرا ساتھ دینے کے لیے۔ ہمیشہ" میری حفاظت کرنے کے لیے۔ مجھے اتنی محبت دینے کے لیے۔ میں واقعی میں آپ سے محبت کرنے لگی ہوں اور کوئی کیسے آپ جیسے شخص سے محبت کیے بغیر رہ سکتا ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا۔

آہ حور، ایسے اچانک محبت کا اظہار کر کے کسی دن ہارٹ اٹیک کروائیں گی آپ۔"" اس نے شرارتی انداز میں اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

استغفراللہ حمائل، آپ کو میرے اظہار کرنے سے بھی مسئلہ ہے اب کیا؟" اس" نے سر اس کے کندھے سے اٹھاتے گھور کر کہا۔

آپ نہیں جانتی کتنی خوشی ہوتی ہے مجھے۔دل پر مرہم سا لگتا ہے۔اس اظہار کو" سننے کے لیے بہت انتظار کیا ہے اور جس چیز کا انتظار کیا ہو اسے پا کر ایک الگ ہی خوشی ہوتی ہے اور میں بہت خوش ہوں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پتہ ہے حمائل میں نے جو خواب دیکھے ہوئے ہیں ان تک جاتا راستہ بہت کٹھن اور" کانٹوں سے بھرا ہے۔"اس نے اس کے مسکراتے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے کہا۔

میں آپ کے ساتھ اس کانٹوں بھرے راستے پر بھی چلتا رہوں گا، چاہے میرے" پاؤں زخمی ہو جائیں یا پھر میری جان چلی جائے۔"اس نے اس کے بازو پر پہنے بر سلیٹ پر انگلی پھیرتے مسکرا کر کہا۔حوریہ ہمیشہ کی طرح لاجواب ہو گئی۔وہ جانتی تھی کہ حمائل سچ کہہ رہا ہے۔کچھ دیر وہ اس کے چہرے کو بغور دیکھتی رہی، کسی خوبصورت نظارے کی طرح اور پھر نظر لگنے کے خوف سے نظریں چرا گئی۔

چلیں ڈنر کرتے ہیں میں نے بھی نہیں کھایا ابھی تک کچھ بھی۔"اس نے اٹھتے"
۔اسکا ہاتھ تھامے ہوئے کہا

میں آپ کا خیال نہ رکھوں تو آپ بھی اپنا خیال نہیں رکھتیں۔"اس نے کھڑے"
۔ہوتے اس کے ساتھ اندر کی طرف بڑھتے کہا

کیونکہ میں جانتی ہوں کہ میرا خیال رکھنے کے لیے آپ ہیں اور آپ کبھی مجھے نظر"
انداز نہیں کر سکتے۔"حوریہ نے مسکراتی نظروں کے ساتھ اس کی طرف دیکھتے
کہا۔حمائل بھی مسکرا دیا۔حوریہ کمال کے ساتھ وہ ہمیشہ اپنے غموں کو بھول جایا
۔کرتا تھا

www.novelsclubb.com

آج کا دن اداس سا تھا، سورج بھی جیسے اداسی میں بادلوں کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا۔
آج تبریز شیر خان کی اپنے پیاروں کے ساتھ آخری ملاقات تھی۔سب کے دل
بھوجل تھے، خون کے آنسو رو رہے تھے۔سب لوگ ان سے الوداعی ملاقات

کے لیے گئے تھے۔ سوائے رئیسہ خان کے۔ جو کہ اب ان کا سامنا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی تھیں۔ انہی کی وجہ سے آج ان کا بھائی اس نہج پر تھا۔

وارث صاحب، مرحاسب سے پہلے ان سے ملاقات کو پہنچے تھے۔ ان نے تبریز شیر خان کا سر زندگی میں پہلی بار جھکے دیکھا تھا، پچھتاوے سے، شرمندگی سے اور اپنے گناہ کے بوجھ سے۔ وارث صاحب کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ ان کو اور ان کی بیوی کو ہمیشہ سے تبریز کسی لاڈلے بچے کی طرح پیارا تھا۔ ان کے ہاتھ ضبط سے کپکپانے لگے۔ وہ آگے بڑھے اور تبریز صاحب کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اونچا کیا۔ ان کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔ بڑھی شیو، ہلکوں کی سیاہی میں ڈوبی کالی آنکھیں۔ چہرہ بہتے آنسوؤں کی وجہ سے گیلا اور آنکھیں رونے کی شدت سے لال تھیں۔

"جب ساری زندگی سر جھکا کے نہیں جیے تو آج خود کے لیے سزا کا انتخاب کر کے کیوں سر جھکا لیا ہے؟" وارث صاحب نے آواز کو بمشکل نکالتے ہوئے اپنے بھائی کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔ مرحا جو کب سے آنسوؤں پر بند باندھے کھڑی تھی،

www.novelsclubb.com

چہرہ پھیر گئی۔اس کے لیے ان دونوں مردوں کو، جو ہمیشہ سے اس کا سہارا تھے، ۔اتنی تکلیف میں دیکھنا مشکل تھا

بھائی۔۔۔"ان نے نم آواز میں اتنا ہی کہہ سکے۔الفاظ ساتھ چھوڑ چکے تھے۔" کپکپاتے ہتھکڑیوں سے جکڑے ہاتھ اٹھا کر جوڑ دیے۔آنکھوں میں التجا لیے،اپنے بھائی کو دیکھا۔وہ معافی مانگنا چاہتے تھے مگر الفاظ نہیں تھے جو کہ ان کے گناہ کا ازالہ ۔کرتے

پتہ ہے تبریز شمسہ کو تم اتنے پیارے تھے کہ اگر تم اس کے ساتھ کتنا برا بھی" کر لیتے وہ تمہیں کبھی اپنے سامنے یوں ہاتھ جوڑنے نہ دیتی۔وہ اس سے پہلے ہی تمہیں معاف کر دیتی۔"وارث صاحب نے ان کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامتے ۔کہا۔تبریز شیر خان کو لگا جیسے کسی نے ان کی روح کو کھینچ لیا ہو

میں بھی تمہیں اپنے سامنے ہاتھ جوڑنے نہیں دوں گا کیونکہ اس سے شمسہ کو" بہت برا لگے گا اور میں شمسہ کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔"ان نے کہتے انہیں اپنے

گلے سے لگالیا۔دونوں کی سسکیاں بلند ہوئیں۔مرحا کے لیے کھڑا ہونا مشکل ہو گیا،اس نے ہاتھ بڑھا کر دیوار کا سہارا لیا۔اس کا وجود کپکپا رہا تھا۔آج اس سے ایک اور قریبی رشتہ ہمیشہ کے لیے دور ہونا تھا۔تبریز صاحب کی نظر مرحا پر پڑی تو اپنے بھائی سے الگ ہوتے،ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔اس نے نظریں اٹھا کر ان کے ہاتھ کو دیکھا اور پھر انہیں۔وہ خود کو روک نہ پائی اور ان کا بڑھا ہاتھ تھاما اور ان کے کاندھے پر سر رکھے شدت سے رو دی۔بالکل ویسے جیسے کئی سال پہلے اپنی ماں کو کھونے پر روئی تھی۔

وہ تڑپ رہی تھی،اپنی ہی ماں کے قاتل کے کندھے پر سر رکھے،وہ اس سے جدائی کے لیے رو رہی تھی۔

"میں معافی کے قابل نہیں ہو مگر امید ہے کہ تم مجھے ہمیشہ اچھے الفاظ میں یاد رکھو گی۔" تبریز صاحب نے اس کا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کرتے پیشانی پر بوسہ دیا۔وہ ہمیشہ سے انہیں عزیز تھی،ان کی لاڈلی،مرحا شیر خان

www.novelsclubb.com

حمائل اور حوریہ، زری اور ارمان کو ساتھ لیے آئے تھے۔ وارث صاحب اور مرحا ابھی تک وہیں تھے۔ حمائل ارمان کو اٹھائے ملاقاتی کمرے میں داخل ہوا اور دروازے میں ہی رک گیا۔ مرحا نے اسے دیکھا اور اپنے بابا کو لیے باہر بڑھی۔ قدم اٹھانا ان دونوں کے لیے محال تھا مگر ہمیشہ وہیں بیٹھے رہنا بھی ممکن نہ تھا۔

حمائل نے اپنے آنسوؤں پر ضبط کرتے ارمان کو تبریز صاحب کی طرف بڑھایا۔ اپنے بابا کو سامنے دیکھ کر وہ ننھا بچہ خوشی سے کھلکھلانے لگا تھا۔

"ارمان ان کے سینے سے لگتے ہی خوشی سے چیخا یا اور پھر بابا۔۔۔ مس یو۔۔۔" اپنے ننھے ہاتھ ان کے گالوں پر ٹکائے باری باری دونوں گالوں پر بوسہ دیا۔ اپنے معصوم بیٹے کو دیکھتے، آنسو بے ساختہ ان کی آنکھوں سے رواں ہو گئے۔ حمائل کی آنکھیں بھی اس معصوم کی حرکت پر بھر آئیں۔ دل تھا کہ ڈوبے جا رہا تھا۔ تبریز صاحب نے اس معصوم کے چہرے پر جا بجا بوسے دیے، جیسے صدیوں سے بچھڑے ہوئے آج ملے ہوں۔

بابا۔۔۔آپ رو رہے ہیں؟"اپنے باپ کے چہرے پر پھسلتے آنسو اپنے ننھے"
۔ہاتھوں سے رگڑتے وہ تین سالہ بچہ منہ بناتے بولا

نہیں۔۔۔آپ کے بابا نہیں روتے۔"اسے اپنے سینے میں بھینچتے وہ بھرائی آواز"
میں بولے۔وہ آج اسے خود سے الگ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ان نے اسے یونہی
۔سینے میں بھینچے حمائل کی طرف دیکھا،وہ نظریں چرا گیا

تم نہیں ملو گے مجھ سے۔۔۔؟"زخمی آواز میں وہ حمائل کی طرف دیکھتے بولے۔"
۔کچھ لمحے خاموشی رہی۔پھر حمائل مرے قدم اٹھاتا ان کے قریب آیا

کیوں کیا آپ نے یہ سب؟کیوں تے۔بی؟آپ مرنے دیتے نہ ہم سب"
کو۔۔۔مگر یہ سب نہ کرتے۔۔۔ایم۔این۔اے زیادہ سے زیادہ مار دیتا نا ہمیں مر
جانے دیتے نا۔۔۔اس کی دی گئی موت اس تکلیف سے کم ہوتی جو آج ہمیں ہو رہی
ہے۔"اس نے تکلیف سے لال ہوتی آنکھیں ان کے مرجھائے چہرے پر گاڑھے،
درد بھری آواز میں کہا۔اس کی آنکھیں بتا رہیں تھیں،وہ تکلیف میں تھا،بہت

تکلیف میں۔اس کی روح زخمی ہوئی تھی اور روح کے زخموں کے لیے تو مرحم بھی نہیں ہوتا۔

"میں خود کو تباہ کر سکتا تھا مگر تم سب پر آنچ نہیں آنے دے سکتا تھا۔میں نے تم سب کی جان کے بدلے خود کو تباہ کر دیا اور اگر مجھے دوبارہ موقع دیا جائے تب بھی میں خود کو برباد کر کے تم سب کو بچاؤں گا۔"ان کے انداز میں سچائی تھی۔وہ سچ ہی کہہ رہے تھے،ان نے خود کو تباہ کر کے اپنوں کی زندگی بچائی تھی۔

"مگر ماما۔۔۔ماما اور ماموں کا کیا قصور تھا؟ماما تو بہت پیار کرتیں تھیں نا آپ سے۔آپ کی بہن بھی تو آپ کا سچ جانتی تھی۔اس کو تو نہیں مارا آپ نے۔ماما ہی کیوں؟"اس کی آواز میں گلہ تھا۔آنکھیں بہہ رہیں تھیں۔تبریز صاحب کے سینے سے لگا ارمان ان دونوں کو روتا دیکھ کر سہما ہوا نم آنکھیں لیے اپنا چہرہ باپ کے سینے میں چھپا گیا۔

بھابھی بہت عزیز تھیں مجھے۔میں ساری دنیا کی نظروں میں خود کے لیے بے یقینی" اور خوف دیکھ سکتا تھا ان کی نظروں میں نہیں۔اس دن میں نے ان کی آنکھوں میں بھروسہ ٹوٹنے کی کرچیاں دیکھیں تھیں۔اور میں مزید ان کا سامنا کرنے سے قاصر ہو گیا تھا۔مجھے شیطان بنایا گیا تھا اور شیطان ہر اس چیز کو ختم کر دیتا ہے جو اسے تکلیف دے۔"ان کی آواز بمشکل حلق سے آزاد ہو رہی تھی۔آنسوؤں کا پھندا ۔حمائل کے گلے میں اٹکا ہوا تھا۔اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی

آپ نے ٹھیک نہیں کیا تے۔بی۔آپ نے اپنے ساتھ ہم سب کو تباہ کر دیا۔"اس" ۔نے اپنا آنسوؤں سے تر چہرہ بری طرح رگڑا اور بغیر ان پر نظر ڈالے باہر بڑھ گیا

www.novelsclubb.com

اب دروازہ کھلا اور مرے قدموں سے چلتی زری اندر داخل ہوئی۔وہ پہلے سے سسک رہی تھی۔آنکھوں میں ڈھیروں اذیت تھی۔اس کے قدم لڑکھڑائے تو تبریز صاحب نے آگے بڑھتے اسے کندھوں سے تھام کر سینے سے لگا لیا۔اس کا

وجود بخار کی تپش سے دھک رہا تھا۔ان کے سینے سے لگتے ہی وہ کسی بچے کی طرح بلک بلک کر رونے لگی۔

"کیوں یوں قطرہ قطرہ کر کے جان لے رہے ہیں۔ایک ہی بار کیوں نہیں مار دیتے۔"ان کے سینے پر سر ٹکائے وہ روتے ہوئے فریاد کر رہی تھی۔

"زری۔۔۔مجھے معاف کر دینا۔"اس کے بالوں میں ہاتھ، پھیرتے بوسہ دیتے وہ بھرائی آواز میں گویا ہوئے۔

"وہ آپ کو لڑنا چاہیے تھا۔میرے اور ارمان کے لیے۔آپ کو جینا چاہیے تھا۔"یونہی ان کے سینے سے لگی، بے بسی چیخی تھی۔ارمان اپنے بابا کے سینے سے لگا اب رو رہا تھا۔

"میں ہمیشہ سے اپنے عزیز لوگوں کو تکلیف دینے کی وجہ بنا ہوں۔پہلے میری ماں، میرے گناہ کے صدمے سے مر گئی۔پھر میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی بھابھی کا قتل کیا۔پھر اپنے بھائی اور ان کے بچوں کو تکلیف دی اور اب تم اور ارمان۔میں

شیطان ہوں جس کے قریب آنے والا ہر شخص تباہ ہو جاتا ہے۔" وہ اس کے بالوں ۔میں ہاتھ چلاتے ہوئے، شدت سے روتے کہہ رہے تھے

جب آپ کو پتہ تھا تو کیوں برباد کیا؟ کیوں مجھے ایک عام سی لڑکی سے خاص" کیا؟ خوش تھی میں یتیم خانے میں۔ کیوں دی یہ سلطنت مجھے؟" وہ سوال کر رہی تھی مگر تبریز شیر خان زندگی میں پہلی بار لاجواب تھے۔ سلطنت کا بوجھ ہوتا ہی ایسا ہے کئی زندگیاں اجاڑ دیتا ہے۔ اسی بوجھ نے تبریز شیر خان کو تباہ کیا تھا۔ اور اب ۔باری اس کے خاندان کی تھی

کتنے ہی پل یونہی سسکتے گزرے جب دروازہ پھر سے کھلا۔ کوئی اجڑی حالت میں مرے قدموں کے ساتھ داخل ہوا۔ زری اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ تبریز صاحب نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ سامنے ان کی بربادی کی حصہ دار کھڑی تھی۔ ان کی بہن۔ رئیسہ خان۔ لال آنکھیں بکھرا حلیہ اور لڑکھڑاتے قدم۔ وہ آگے بڑھتے ہی ان کے قدموں سے لپٹ گئی۔ تبریز صاحب نے فوراً سے قدم پیچھے کو لیے اور زری کو ایک

طرف کرتے ان کے پاس زمین پر بیٹھے۔ارمان اب تک سہما ہوا ان کے سینے سے لگا ہوا تھا۔ان کی شرٹ سختی سے اپنی ننھی مٹھیوں میں جکڑے۔

"مجھے معاف کر دو تبریز۔میں ہوں اصل گناہگار۔میں ہوں تمہاری بربادی کی اصل وجہ۔مجھے مرنا چاہیے۔تمہیں نہیں۔"وہ زمین پر بیٹھی اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے کھینچ رہیں تھیں۔

"بہنیں آپ کا قتل بھی کر دیں پھر بھی انہیں قدموں میں گرا کر رسوا نہیں کیا جاتا۔"ان نے ان کے بالوں کو جکڑتے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا۔

"وہ بے قابو سی ہو کر چلا رہی تھیں۔مجھے مرنا چاہیے۔۔۔میں اسی قابل ہوں۔مجھے مر جانا چاہیے۔۔۔"دروازے کے باہر کھڑے نفوس ان چیخوں پر اندر کی جانب بڑھے۔حوریہ اس سب میں پہلی بار اندر داخل ہوئی تھی۔اس کے باپ کا مجرم تڑپ رہا تھا،اس کا خاندان تباہ ہو رہا تھا مگر ہمیشہ کی طرح اس تباہی میں کچھ بے گناہ بھی اپنے وجود سمیت ریزہ ریزہ ہو رہے تھے۔اس نے آگے بڑھ کر بے

قابو ہوتی رئیسہ خان کو تھامنا چاہا مگر کسی نے اس کی کلائی تھام کر اسے روک دیا۔وہ مڑی اور اس کی بھوری آنکھیں،ان کالی زخمی آنکھوں سے ملیں۔اس حالت میں بھی اسے حوریہ کی پرواہ تھی۔وہ اکیلی نہیں تھی،اس کے ساتھ ایک وجود اور بھی تھا اور حمائل اس سب میں اس پر آنچ بھی آنے نہیں دے سکتا تھا۔وہ رک گئی۔

حمائل آگے بڑھا اور رئیسہ خان کو شانوں سے تھامے، قابو کرتے اٹھایا۔مرحا ایک طرف چہرے پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹ رہی تھی۔پولیس کی نفری اب اندر داخل ہو رہی تھی، تبریز شیر خان کو لے جانے کے لیے۔ارمان کو اب وارث صاحب نے تھام لیا تھا۔وہ اپنے باپ سے الگ ہوتے آج شدت سے رو رہا تھا، جیسے جانتا ہو کہ اگر آج جانے دیا تو کبھی نہیں مل پائے گا۔دروازے سے نکلتے تبریز شیر خان نے لمحے کو مڑ کر زری کو دیکھا۔ہمیشہ کی جدائی سے پہلے وہ آخری نظر، موت سے پہلے مارنے کے لیے کافی تھی۔

www.novelsclubb.com

حوریہ کمال کہتی تھی کہ وہ بدلے کی آڑ میں کبھی کسی بچے کو نقصان نہیں پہنچائے گی ۔مگر انجانے میں وہ معصوم بچہ بھی تباہ ہوا تھا

ایک قیامت سا منظر تھا۔ جس میں ایک وجود پتھر کا بنا ہوا تھا۔ جس کی نظریں اب تک دروازے پر جمیں تھیں، جس پر آخری باران کی نظریں ملیں تھیں۔پل بھر کی دیر میں وہ پتھر وجود ریت بن کر زمین بوس ہو گیا۔ حوریہ نے آگے بڑھتے اسے تھاما۔ مرحا بھی بھاگتے آگے بڑھی اور حوریہ کے ساتھ اس نیم مردہ سے وجود کو سہارا دیا۔

آج ایک سامری کو اپنے انجام کو پہنچنا تھا۔ایک باب تمام ہونا تھا۔ایک شخص کی جیت اور ایک شخص کی ہار ہونی تھی۔ مگر اس جیت ہار کے کھیل نے ایک خاندان اجاڑ دیا تھا اور انتقام تو پھر تباہی لے کر ہی آتا ہے نا۔

سنان راہداریوں میں اندھیرا تھا۔بھاری برکم قدموں کی آواز گونج رہی تھی۔جس میں لوہے کی بھاری زنجیروں کی آواز بھی تھی۔ہر بڑھتا قدم تبریز شیر خان کو اس کی موت کی طرف لے کر جا رہا تھا۔سامنے تختہ دار کسی کے انتظار میں تھا،سنسان سا۔کئی اموات کا گواہ یہ تختہ دار آج ایک اور موت دیکھنے والا تھا۔

لکڑی کے تختہ دار پر انہیں کھڑا کیا گیا۔آنکھیں پر پٹی باندھ دی گئی۔ہاتھ تو پہلے ہی ہتھکڑیوں سے جکڑے تھے۔گردن میں پھندا ڈالا گیا۔

بھوری آنکھیں یہ مناظر نم آنکھوں میں چمک لیے دیکھ رہی تھی۔ت

ختہ دار پر ان کے کھڑے ہونے کے بعد کوئی چلتا ہوا ان کے پاس آیا اور ٹھہرا۔

"پتہ ہے آپ کی سب سے بڑی غلطہ کیا تھی۔اپنے دشمن کو یہ سوچ کر اپنے قریب رکھنا کہ آپ اس پر نظر رکھ سکیں گے حماقت ہے۔کیونکہ آپ کے قریب رہ کر وہ بھی آپ کی کمزوریوں سے واقف ہو جاتا ہے اور اس کے لیے آپ کو ہرانا ناممکن سے ممکن ہو جاتا ہے۔آپ کی بھول تھی کہ میں مایوس ہو کر اس سب کو چھوڑ دوں

گی۔"وہ سرد سی آواز ان کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ہاں وہ اس آواز کو پہچان گئے تھے۔وہ حوریہ کمال کی آواز تھی۔سرد اور موت جیسی۔تبریز شیر خان کو آج ۔اس کی آواز سے خوف محسوس ہو رہا تھا

میں حوریہ کمال ہوں۔میں اپنے دشمن کا پیچھا سائے کی طرح کرتی ہوں اور اسے" اندھیرے تک پہنچا کر ہی دم لیتی ہوں۔پھر چاہے وہ کال کوٹھری کا اندھیرا ہو یا پھر موت کا۔"اس نے ان کے کان کے قریب جھکتے ایک سرد سی سرگوشی کی۔تبریز ۔شیر خان کو اپنی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنی محسوس ہوئی

آخری خواہش؟"وہ دوبارہ سے پیچھے ہوئی اور پراطمینان لہجے میں سوال کیا۔اس کا" لہجہ ایک دم سے بدل چکا تھا۔کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔موت سی خاموشی۔ایک ۔خوفناک خاموشی

میرے بعد زری اور ارمان کی حفاظت کرنا۔ میں جانتا ہوں تم سے بہتر ان کی" حفاظت کوئی نہیں کر سکتا۔ یہی میری آخری خواہش ہے۔" ان نے التجائیہ انداز میں کہا۔ بالکل ایک ایسی ہی خواہش کئی سال پہلے بھی کی گئی تھی۔

کچھ دشمن آپ کے لیے سب سے زیادہ قابل بھروسہ ہوتے ہیں، جیسے کہ شمسہ خان کے لیے تبریز شیر خان اور تبریز شیر خان کے لیے حوریہ کمال۔

کیوں نہیں۔ میں حمائل اور مرحا پر کیے گئے آپ کے ہر احسان کا بدلہ زری اور" ارمان کی حفاظت کر کے چکاؤں گی۔" وہ پر اعتماد لہجے میں بولی۔

ان پر میں نے کوئی احسان نہیں کیا، وہ میری اولاد کی طرح تھے اور ہیں بھی۔ ان" سے کہنا کہ ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں۔ تمہاری بات وہ دونوں مان جاتے ہیں۔" اس بار ان کی آواز میں نمی گھلی ہوئی تھی۔

حوریہ کمال نے کوئی جواب نہ دیا۔ بس خاموشی سے آگے بڑھی۔ بیرم کے پاس رکتے آنکھیں بند کرتے ایک گہرا سانس بھرا۔

بیرم کھینچ دیا گیا۔۔۔تختہ قدموں تلے سے ہٹ گیا۔۔۔پھندا گردن کے گرد مضبوط ہوا۔۔۔ایک وجود پھڑ پھڑایا۔۔۔آنسو چہرے کو بھگو گئے۔۔۔اک وجود تکلیف سے تڑپا۔۔۔اور پھر اس وجود پر جمود طاری ہو گیا۔۔۔ہمیشہ کا جمود۔۔۔موت کا جمود۔

آج ایک باب تمام ہوا۔وقت کے ایک سامری کا خاتمہ ہوا۔حوریہ کمال وہیں پتھر کی بنی،سانس روکے،اس وجود کو تڑپتے دیکھتی رہی جب تک کہ وہ وجود ساکت نہ ہو گیا۔اس کی آنکھیں برس رہیں تھیں۔آج اس نے اپنے ایک خوفناک خواب سے پیچھا چھڑایا تھا۔اس کا وجود آہستہ آہستہ کپکپا رہا تھا۔سانس لینے میں دشواری محسوس ہو رہی تھی۔اس نے اپنا چہرہ صاف کیا اور باہر کی جانب بڑھ گئی۔اب اسے اپنی ماں کے پاس جانا تھا۔ان کے سینے سے لگ کے بتانا تھا کہ اس نے اپنے بابا کا بدلہ لے لیا ہے۔اس نے اپنا ایک مقصد پورا کر لیا ہے۔آج پہلی بار وہ خود پر فخر کر رہی

www.novelsclubb.com

ہے۔وہ کامیاب ہو گئی ہے۔اپنے خوف ایک طرف رکھ کر۔وہ جیت گئی تھی۔
۔ایک مشکل جنگ۔آج حوریہ کمال کامیاب ہو گئی تھی

منزل شیر خان آج بھی بہت اداس تھی۔ہر طرف سناٹا تھا۔ایک خوفناک سناٹا،
موت کا سا۔اسی سناٹے میں ایک دلسوز چیخ کی آواز بلند ہوتی ہے۔وہ ملازمہ کی آواز
۔ تھی جو چلا رہی تھی

حمائل اور مرحاسب سے پہلے اپنے کمروں سے باہر آئے۔مرحا عجلت میں زری
کے کمرے کی طرف بھڑھی۔اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔اس نے
تیزی سے دروازہ کھولا مگر اندر بالکل پر سکون ماحول تھا۔ارمان اپنی کی باہوں میں
سویا ہوا تھا اور زری بھی آس پاس سے بے خبر پڑی تھی۔تبریز صاحب سے ملاقات
کے بعد زری کی حالت کے پیش نظر ڈاکٹر نے اسے سکون کی دوا دی تھی اور شاید وہ

انہی کے زیر اثر تھی۔ مرحا وہیں سے واپس مڑی اور حمائل کو اوپر والے فلور کی طرف جاتے دیکھ اس کے پیچھے بھاگی۔ آواز اوپر سے ہی آ رہی تھی۔

اوپر پہنچتے ہی دونوں رئیسہ خان کے کمرے کی طرف بھاگے۔ اور دونوں کے قدم سامنے کا منظر دیکھ کر وہیں جم گئے۔ مرحا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ وجود پتھرا گیا اور ان سے آنسو چھلکنے لگے۔ اس نے اپنی چیخ روکنے کے لیے منہ پر ہاتھ رکھ لیا اور بے جان سی ہو کر دیوار کے ساتھ زمین پر ڈھے گئی۔ اس کے ساتھ کھڑا حمائل بھی مجسمہ بنے دیکھ رہا تھا۔ ملازمہ اب اسے کچھ بتا رہی تھی مگر اس کی سماعت سن ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

سامنے فرش پر رئیسہ خان کا ٹھنڈا وجود، انہی کے خون سے بھرے فرش پڑا ہوا تھا۔ آس پاس ٹوٹے شیشے کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے۔ خون اب تک جم چکا تھا جو کہ اس بات کی نشان دہی کر رہا تھا کہ ان کی موت کو کافی وقت ہو چکا ہے۔

آنکھیں اب تک چھت پر جمیں تھیں۔

حمائل نے اپنے پتھر وجود کو حرکت میں لاتے ہوئے،اس بے جان وجود کی طرف قدم بڑھائے۔ان کے قریب آتے زمین پر پنجوں کے بل بیٹھتے،اپنا کپکپاتا ہاتھ پر ضبط کرتے،آگے بڑھایااور ان کی آنکھیں بند کیں اور ان کے بے جان وجود کو زمین سے اٹھا کر بیڈ پر ڈالا۔

پھر مرے قدموں کے ساتھ مڑتے مرحا کے پاس آیااور اس کے پاس بیٹھتے اسے کسی بچے کی طرح خود میں بھینچ لیا۔بھائی کا کندھا پاتے ہی وہ تڑپ کر رو دی۔

آج کے دن منزل شیر خان نے اپنے مالک کو بھی کھویا تھااور جو چیزیں اپنے مالک کو کھو دیں،ان کے رنگ ماند پڑ جاتے ہیں اور وہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہیں۔

انتقام اور مکافات عمل کی چکری نے منزل شیر خان کے مکینوں کو بری طرح پیسا تھا۔ایک ہنستا بستا خاندان لمحوں میں بکھر گیا تھا۔

10 سال بعد۔۔۔۔۔۔

حمائل شیر خان بہت کامیابی سے اپنا انسٹیٹیوٹ چلا رہا تھا، جس میں سب سے ہونہار شاگرد اس کی اپنی بیٹی حرد شیر خان تھی۔اپنے بابا کی طرح کمپیوٹرز کی ماہر۔

حوریہ کمال لاء کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کو سیلف ڈیفینس سکھا رہی تھی۔

ماما۔۔۔ماما۔۔۔آپ کو پتہ ہے آپی نے کیا کیا ہے؟"سات سالہ بھوری آنکھوں والا حسن چیختے ہوئے بھاگتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا۔

حسن۔۔۔"اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی دس سالہ حرد بھی چلائی"

آرام سے بیٹا کیا ہو گیا؟"حوریہ انہیں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے دیکھ کر نرمی" سے بولی۔حمائل اور ثمرہ جہاں دوسرے صوفے پر براجمان آج کی لڑائی ہمیشہ کی طرح دلچسپی سے دیکھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

ماماوہ آپی۔۔۔"حسن نے کچھ کہنا چاہا مگر حرد نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے روکنے" ۔کی کوشش کی

حرد، کرنے دو بات اسے۔"حوریہ نے اسے گھورتے کہا۔ حرد اور حسن کا" ۔پسندیدہ مشغلہ آپس میں لڑنا تھا اور پیار بھی دونوں میں بہت زیادہ تھا

ماما کا جاسوس، شکایتی چوہا۔"حرد منہ میں بڑبڑاتی، منہ بسورتی ایک طرف ہو گئی۔" ۔حسن نے ایک فاتحانہ، شرارتی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی

کیا کر دیا میری بیٹی نے؟"حمائل اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اسے سینے سے لگاتے" ۔پوچھا

www.novelsclubb.com

بابا۔آپی بتا رہی تھی کہ ان نے سارم ماموں کا اکاؤنٹ ہیک کیا ہے۔"حسن" بڑے مزے سے سب کے سروں پر بم پھوڑ چکا تھا اور اب معصومیت سے آنکھیں ۔پٹپٹاتا اپنے بابا کو دیکھ رہا تھا جو کہ اس وقت ششدر سے حرد کو دیکھ رہے تھے

بابا منہ تو بند کر لیں۔ مکھی چلی جائے گی۔" حرد نے اپنے بابا کی تھوڑی کے نیچے"
۔ہاتھ رکھتے ہوئے معصومیت سے کہا۔ حمائل کا قہقہہ فضا میں گونجا

حرد۔۔۔ کیا واقعی میں۔۔۔؟" حوریہ، حمائل کو گھورتے حیرانی سے بولی۔ اس"
۔نے بمشکل قہقہہ روکا

۔جی ماما۔" حرد نے اثبات میں سر ہلاتے جواب دیا"

ادھر آؤ۔ میرے پاس۔" حوریہ نے پیار سے اسے اپنے پاس بلایا تو وہ ڈرتے"
۔ہوئے آگے بڑھی

بیٹا یہ غلط بات ہے۔ ایسے کسی کے اکاؤنٹ کو ہیک کرنا ان ایتھیکل ہے۔ اب آپ"
سارم ماموں سے ایکسکیوز کریں گی۔" اس نے اسے اپنے پاس بٹھاتے، نرمی سے
۔اس کے بالوں کو سہلاتے کہا

ماما۔میں تو ماموں سے پوچھا تھا کہ اگر ہیکنگ سیکھنے کے لیے کسی فرینڈ کا اکاؤنٹ" ہیک کریں اور بعد میں اسے بتا دیں تو کیا ایسا کر سکتے ہیں۔تو ماموں نے کہا تھا کر سکتے ہیں اگر آپ کو پتہ ہو کہ آپ کے فرینڈ برا نہیں مانیں گے۔تو میں نے ماموں کا اکاؤنٹ ہیک کیا کیونکہ وہ میرے بیسٹ فرینڈ ہیں۔"حرد نے مزے سے معصومانہ انداز میں بتایا اور ساتھ ہی کندھے اچکائے۔وہ ایسے کرتے بالکل حمائل شیر خان جیسی لگتی تھی۔اس کی لاڈلی اور جینئس بیٹی حرد شیر خان۔

آہ حرد،مزا آگیا۔بالکل مجھ پر گئی ہے میری بیٹی۔"حمائل نے ہنستے ہوئے کہا اور" حسن کو اٹھاتے حوریہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔حوریہ نے اسے گھوری سے نوازا تو وہ بمشکل ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگا۔

بیٹا۔میں جانتا ہوں آپ کو کمپیوٹرز میں بہت انٹرسٹ ہے۔اور یہ بہت اچھی بات" ہے۔مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ اللہ نے آپ کو جو بھی صلاحیت دی ہو اس کا استعمال صحیح جگہ ہی کرو۔کیونکہ بعض اوقات ہماری یہی صلاحیتیں ہمارے لیے

www.novelsclubb.com

آزمائشیں بن جاتی ہیں۔"حمائل نے پیار سے اسے اپنی گود میں بٹھاتے کہا۔حسن بھی اپنی ماما کی گود میں چڑھ گیا۔

۔جی بابا۔میں خیال کروں گی۔"حر دنے اس کے سینے میں منہ چھپاتے کہا"

بابا کی جان۔"حمائل نے اس کے سر پر بوسا دیتے کہا۔تو حسن بھی آنکھیں"

۔پٹپٹاتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھا

ادھر آؤ میرے جل ککڑے۔بالکل اپنی ماما پر چلے گئے ہو۔"حمائل نے اسے بھی"

۔حوریہ کی گود سے لیتے سینے سے لگایا اور پیار کیا

۔کیا کہا؟"حوریہ نے گھورتے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھاتے کہا"

آہ حور۔آپ جانتی ہیں میں جھوٹ نہیں بولتا۔"حمائل نے کندھے اچکاتے"

۔ہوئے کہا

ماماد یکھ رہی ہیں اپنے لاڈلے داماد کو۔"حوریہ نے منہ بناتے ثمرہ جہاں سے کہاتو"
۔وہ مسکرادیں

اسے ہی تو دیکھ رہی ہوں۔ماشااللہ کتنا پیارا بیٹا ہے میرا۔"ثمرہ جہاں نے"
۔مسکراتے کہا

جی جی۔بیٹا ہی پیارا ہے آپ کا۔میں تو بیٹی نہیں بہو ہوں نہ۔"حوریہ نے جلتے منہ"
۔بنا کر کہا

حسن بالکل ایسا ہی منہ بناتا ہے۔"حمائل نے اس کی طرف دیکھتے کہا۔ثمرہ جہاں"
۔نے بمشکل ہنسی ضبط کی

تم تو میری جان ہو نہ بیٹا۔اللہ پاک تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔"ثمرہ جہاں"
نے پیار سے کہا۔حوریہ نے مسکراتے ہوئے ایک نظر حمائل کی طرف دیکھا۔صحیح
تو کہتی تھیں ثمرہ جہاں'وہ واقعی میں بہت پیارا تھا کیوں نہ ہوتا وہ حوریہ کا حمائل

www.novelsclubb.com

تھا۔'اس نے مسکراتے نظریں پھیر لیں۔اسے ہمیشہ ڈر رہتا تھا کہ کہیں حمائل کو ۔اس کی نظر نہ لگ جائے

۔۔۔شہر یاولا'کی طرف چلیں تو وہاں بھی رونق کا سماں تھا'

مرحا بیٹے ادھر لاؤ مجھے دے دو اسے۔"سلمہ شہریار نے مرحا کی گود سے چھ سالہ" صنیحہ کو لیا۔جسے وہ کھانا کھلانے کی مسلسل جدوجہد کر رہی تھی۔جبکہ اس کی دوسری بیٹی سجیلہ،ایک طرف بیٹھے خود کھانا کھانے میں مصروف تھی۔وہ دونوں جڑواں تھی اور شکل وصورت میں مرحا کی مشابہہ۔ایک طرف بے بی چیئر پر ایک سالہ بہرام بیٹھا مزے سے کھانا کھا رہا تھا۔جو کہ اس کی ماما اس کی بہن کے چکر میں ۔اسے دینا بھول جاتی تھی

مامایہ کھانا نہیں کھاتی یہ چھوٹی رہ جائے گی اور میں جلدی بڑی ہو جاؤں گی۔"""

۔سجیلہ چمچ پلیٹ میں گھماتے پر جوش سی بولی

کیوں بھئی میری صَنی اپنے بابا کے ہاتھ سے کھانا کھائے گی۔"سارم نے اندر"
۔داخل ہوتے کہااور صنیحہ کو اپنی ماما کی گود سے لیا

جی بابا۔پھر میں بھی بڑی سی ہو جاؤں گی نا۔"صنیحہ نے چہرے پر معصومیت"
۔سجائے کہا

بالکل۔"سارم اسے لیے اپنی کرسی پر آیااور اسے اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھاتے"
۔کہااور بہرام کے گال پر بوسہ دیتے واپس صنیحہ کی طرف متوجہ ہوا

ماما کو تنگ مت کیا کریں۔"سارم نے اس کی طرف چمچ بڑھاتے نرمی سے کہاتو"
۔اس نے منہ کھولے اثبات میں سر ہلایا

۔بابا میں تو ماما کو تنگ نہیں کرتی۔"سجیلہ نے اپنے بابا کو اپنی طرف متوجہ کیا"

۔جی میری جان تو بہت اچھی بچی ہے۔"سامر نے اس کی جانب دیکھتے مسکرا کر کہا"

کل حمائل کی طرف جانا ہے نا؟"مرحانے بہرام کو کھانا کھلاتے سارم کی طرف"
۔دیکھتے سوال کیا

بالکل۔حوری کو اس کے سپیشل مومنٹ پر اکیلے تھوڑی چھوڑنا ہے۔"سارم نے"
۔مسکراتے جواب دیا اور دوبارہ صنیحہ کی طرف متوجہ ہوا

۔بابا۔ہم پھوپھو گھر جائیں گے؟"سجیلہ نے پرجوش انداز میں پوچھا"

۔جی۔"سارم نے اسی کے انداز میں مسکرا کر جواب دیا"

یس۔پھر تو بہت مزہ آئے گا۔"صنیحہ نے بھی پرجوش انداز میں کہا تو بہرام بھی"
۔اپنی بہنوں کو دیکھتے کھلکھلایا۔سب اس کے انداز پر مسکرا دیے

یہاں تو بڑی رونق لگائی ہوئی ہے میرے بچوں نے۔"شہریار صاحب ڈائننگ ہال"
میں داخل ہوتے مسکرا کر بولے اور سلمہ شہریار کے ساتھ والی کرسی پر براجمان ہو
۔گئے

"دادا، آپ کو پتہ ہے کل ہم پھوپھو گھر جائیں گے۔" سجیلہ نے پرجوش انداز میں بتایا۔

"واہ جی۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔" شہریار صاحب نے اس کے سر پر بوسہ دیتے کہا۔

"مرحا بیٹا، اب تم بہرام کو مجھے دو اور تم بھی کھانا کھالو۔" سلمہ شہریار نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے کہا۔

"نہیں ماما۔ بچے کھالیں پھر میں اور سارم کھالیں گے۔" مرحا نے بہرام کو کھلاتے مسکراتے جواب دیا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔" سلمہ شہریار نے مسکراتے کہا۔ ان کے گھر میں بھی اللہ نے اتنی رونقیں دیں تھیں۔ ہر وقت گھر میں معصوم سی کھلکھلاہٹیں گونجتیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

اللہ نے انہیں یہ خوشیاں ایک انعام کے طور پر دیں تھی۔ان کا اپنے دوست کی امانت کی حفاظت کرنے اور اس کے وعدے کو پورا کرنے کا انعام۔

تبریز شیر خان کے بعد زری نے ان کے بزنس کو سنبھالنے کی مکمل کوشش کی مگر ناکام رہی، تو اس نے ان کا بزنس کمپنی کے ایک بزنس پارٹنر کو بیچ دیا سوائے اس ہوٹل کے جو تبریز شیر خان نے اسے تحفے میں دیا تھا، وہ آخری یادگار تحفہ۔اس بزنس سے ملنے والی تمام رقم اس نے 'شیر خان اور فن ایجز' کے لیے وقف کر دی۔ اور اپنا کلینک شروع کر لیا تھا۔وہ اب پہلے جیسی نہیں رہی تھی۔وہ اب پہلے والی زری نہیں رہی تھی۔وہ پھر سے اکیلی ہو چکی تھی جیسے وہ کئی سال پہلے تھی۔اس نے بھی منزل شیر خان کو چھوڑ دیا تھا اور اس گھر میں آ بسی تھی جو تبریز شیر خان نے اس کے لیے خریدا تھا۔

اس کی اور ارمان کی زندگی بہت مشکل رہی تھی۔ایک قاتل کا خاندان ہونے کے ناطے لوگوں کا ان سے رویہ بہت تکلیف دہ تھا۔ مگر اس مشکل وقت میں بھی تبریز شیر خان کے خاندان نے ان کا پورا ساتھ دیا۔

اس انتقام کے کھیل میں سب سے زیادہ نقصان زری شیر خان کا ہوا تھا کیونکہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس رات اس نے صرف تبریز شیر خان کو نہیں کھویا تھا بلکہ اپنے بطن میں پلتی ان کی آخری نشانی کو بھی کھویا تھا۔

تبریز ہاؤس میں ارمان ٹی وی لگائے نیوز پر نشر ہونے والے حوریہ نے انٹرویو کو سن سننے میں مصروف تھا۔اسے حوریہ کمال بہت اچھی لگتی تھی۔وہ تیرہ سالہ نوجوان لڑکا اپنے باپ کی طرح شکل وصورت میں حسین اور رعب دار شخصیت کا مالک تھا۔

"میں بچپن سے سنتی آئی تھی کہ قانون کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں مگر جب میں نے قانون پڑھا اور اسے جانا تو پتہ چلا کہ ہمارے ملک میں تو قانون سے بھی لمبے ہاتھ

پیسے والے کے ہیں۔"وہ بھوری آنکھوں والی حوریہ کمال، جس کے چہرے کے بائیں طرف کسی پرانے زخم نشان تھا، وہ انٹرویو دیتے کہہ رہی تھی۔

"جہاں پر جج صاحبان تک پیسے کے بل بوتے پر خرید لیے جاتے ہوں وہاں قانون کے ہاتھ کیسے لمبے ہو سکتے ہیں؟ وہاں انصاف کیسے مل سکتا ہے؟ تب میں نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ میں حوریہ کمال ایک منصف جج بنوں گی اور آج کے دن میں نے اپنا خواب شرمندۂ تعبیر کر لیا ہے۔"آج حوریہ کمال جج کے عہدے پر فائز ہوئی تھی۔اور اس وقت کئی کیمروں کے سامنے اپنی پہلی تقریر بطور جج پیش کر رہی تھی۔

"میں اپنی اس کامیابی کا سارا کریڈٹ اپنے ہسبینڈ کو دینا چاہتی ہوں۔ جن نے ہر قسم کے مشکل حالات میں بھی میرا ساتھ دیا اور آج اس مقام تک پہنچنے میں میری مدد کی۔آپ کا بہت بہت شکریہ مسٹر حمائل شیر خان۔"اب کی حوریہ کمال مجمع میں مہمان خصوصی کی نشستوں میں سے ایک پر بیٹھے مسکرا کر دیکھتے حمائل کو دیکھتے بول رہی تھی۔

وہ ٹی۔وی دیکھنے میں اتنا مگن تھا کہ اسے احساس ہی نہ ہوا کہ کب اس کی ماما لاؤنج میں داخل ہوئیں ہیں اور تیزی سے آگے بڑھتے ارمان کے ہاتھ سے ریموڈ لیتے ٹی۔وی بند کیا۔

"اٹھو ڈنر کریں۔مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔"اپنا لہجہ حد درجہ تک نارمل رکھتے ہوئے وہ اپنے بیٹے سے مخاطب ہوئیں۔

"وہ مسکرا کر کہتا اٹھا اور ہاتھ دھوتے ڈائننگ ٹیبل پر آ بیٹھا۔زری نے خاموشی سے اسے کھانا ڈال کر دیا۔اس نے اپنی ماں کی خاموشی کو بخوبی محسوس کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سوری ماما جانی۔میں آپ کے سامنے حوریہ آپی کے بارے میں بات نہیں کرتا۔ میں نہیں جانتا کہ کیوں آپ کو وہ اچھی نہیں لگتی۔میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ بہت اچھی ہیں اور مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں۔میں آپ سے ان کے بارے میں

بات کرنا چاہتا ہوں مگر نہیں کرتا کیونکہ آپ انہیں پسند نہیں ہیں۔" وہ اپنی ماما کو پریشان دیکھ کر کھانا چھوڑتے ان کا ہاتھ تھامے پیار سے بولا۔

"تمہیں اتنی اچھی لگتی ہے وہ؟" اس نے نرمی سے سوال کیا۔ اس نے ان کا ہاتھ آزاد کرتے ہوئے کھانے کی پلیٹ کی طرف اشارہ کیا۔

"پتہ ہے آپ کو۔ آپی تو اپنے بچوں سے زیادہ مجھ سے پیار کرتی ہیں کہ کبھی میری سالگرہ نہیں بھولیں اور آپ کو پتہ ہے حرد میری بیسٹ فرینڈ ہے اور وہ میری طرح کمپیوٹرز میں بہت اچھی ہے۔" وہ بڑی دلچسپی سے سب بتا رہا تھا اور زری نے آج پہلی بار اپنے بیٹے کو کسی کے بارے میں بات کرتے اتنا خوش دیکھا تھا۔ آج زری کو اس میں تبریز شیر خان نظر آیا تھا۔ اس کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئیں۔ کچھ پرانی یادیں ذہن کے پنوں سے گزریں۔ وہ بھولی کب تھی انہیں مگر آج وہ بے تحاشہ یاد آئے تھے۔ ارمان، بچہ تھا اور بچوں کے دل نفرتوں سے پاک ہوتے ہیں۔

بیٹا میں چاہتی ہوں، تم میرے سے بات کیا کرو۔ تم مجھ سے بات کرتے ہو تو مجھے" تم میں تمہارے بابا کی جھلک دکھتی ہے۔ وہ بھی یونہی مجھ سے باتیں کیا کرتے تھے۔"اس نے کھانے سے ہاتھ روکتے نم آواز میں کہا۔

پتہ ہے ماما ابو آتے ہیں جب بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ارمان اپنی ماما کا بہت خیال رکھنا" کیونکہ تمہارے بابا سب سے زیادی انہی سے پیار کرتے تھے اور تم ان کا خیال رکھو گے تو بابا خوش ہوں گے۔"اس نے مسکراتے اپنی ماں کی نم آنکھیں صاف کرتے کہا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

اور کیا کہتے ہیں ابو تمہارے؟"اس نے تجسس سے پوچھا"۔

وہ بس مجھے دیکھتے رہتے ہیں کیونکہ میں ان کے بھائی جیسا دکھتا ہوں۔ کہتے ہیں میرا" بیٹا بھی تبریز جیسا ہی لگتا ہے پر تم تو بالکل اس جیسے ہو۔ تم اس کی واحد نشانی ہو ہمارے پاس۔"وہ چمچ سے اسے کھانا کھلاتے کہہ رہا تھا۔

تم کل جاؤ گے حمائل بھائی کے گھر؟"اس نے نرمی سے سوال کیا"۔

www.novelsclubb.com

زری نے اس دنیا میں اپنا کوئی رشتہ نہیں دیکھا تھا اور اب وہ اپنے بیٹے کو بھی ویسی ہی تنہا اور محروم زندگی نہیں دینا چاہتی تھی۔اس نے ارمان کی آنکھوں میں خون کے رشتوں کی چمک دیکھی تھی۔اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ ارمان کو ان رشتوں سے اور دور نہیں کرے گی۔

"اس نے معصومیت سے سوال کیا"آپ چلیں گیں؟۔

"میں بزی ہوں۔کلینک پر کچھ پیشنٹس کے ساتھ سیشنز ہیں مگر آپ کو ڈائیور انکل کے ساتھ بھیج دوں گی۔"اس نے بہانہ بناتے ہوئے کہا۔ارمان بھی جانتا تھا کہ بزی ہونا صرف بہانہ ہے وہاں نہ جانے کا۔

www.novelsclubb.com

"پھر میں مرحا آپی کے ساتھ چلا جاؤں گا۔وہ بتا رہی تھی کہ اگر مجھے جانا ہوا تو وہ مجھے پک کر لیں گی۔"وہ پر جوش انداز میں بولا۔

"اوکے۔چلو پھر کل کے لیے تیاری کر لو۔"زری نے پیار سے اس کے گال چھوتے ماتھے پر بوسہ دیا۔وہ بھی آگے بڑھ کر اپنی ماما کے گلے سے لپٹ گیا۔

گوجرانوالہ کے نواحی علاقے میں موجود اس دو منزلہ گھر میں آج رونق کا سا سماں تھا۔ حوریہ کمال نے جج بننے کی خوشی میں دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حوریہ اور حمائل سب مہمانوں سے ملاقات کر رہے تھے۔

"یار حوری، یہ تحفہ میری طرف سے ہے۔ تمہیں پتہ ہے، میرے اکاؤنٹس کا کوئی پرابلم ہو گیا ہے۔ کریڈٹ کارڈ کام نہیں کر رہا تھا۔ ابھی یہاں آنا تھا تو لیٹ ہو رہے تھے۔ پھر خیال آیا کہ حمائل اس کام می میری مدد کر سکتا ہے تو سوچا اسی سے بات کر لوں گا۔" سارم نے گفٹ پیک حوریہ کی طرف بڑھایا اور پرامید نظروں سے حمائل کو دیکھا۔

"جو دوسروں کو نصیحتیں دیتے ہیں نا، الٹے کام کرنے کی ان کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔" حمائل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ سارم اور مرحانے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔ جبکہ حوریہ بمشکل ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

۔مطلب؟"سارم نے ناسمجھی میں ابرو اٹھاتے سوال کیا"

مطلب یہ کہ اپنے بیسٹ فرینڈز کو نصیحتیں کرنے سے پہلے ایک بار غور و فکر کر" ۔لینی چاہیے۔بڑا آیا کنسلٹنٹ۔"حمائل نے مسکراتے ہوئے طنز کیا

کون سا بیسٹ فرینڈ۔۔۔حرد۔۔۔یہ حرد کا کام ہے۔اف میں کیسے بھول گیا کہ وہ" میری بھانجی ہونے سے پہلے تم جیسے شیطان، چھپے رستم کی بیٹی ہے۔"سارم نے ۔ماتھے کو مسلتے منہ بناتے ہوئے کہا

سارم، بھائی ہے وہ میرا۔"مرحانے بمشکل ہنسی روکتے، مصنوعی غصہ کرتے " ۔کہا

www.novelsclubb.com

اوہ سوری بیگم حضور گستاخی معاف۔"سارم نے اس کی طرف رخ کرتے ہاتھ" ۔جوڑتے کہا

کوئی مجھ پر ہنسا کرتا تھا جب میں اس کی ہٹلر بہن کے حکم مانتا ہوں۔ ماشااللہ خود تو"
۔میری معصوم بہن کا اتنا ڈر ہے۔"حمائل نے ہنستے ہوئے کہا

۔حمائل شیر خان ہو اور طنز کا موقع جانے دے، ایسا نہیں ہو سکتا

تم بس ہماری محبت سے جلتے رہنا۔"سارم نے مرحا کے بازو کو تھامتے اسے اپنے"
قریب کیا، یوں کہ اس کا کندھا اس کے بازو سے جڑ گیا۔ مرحا اس کی طرف دیکھتے
۔مسکرائی

اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔"حوریہ مسکراتے کہا۔ وہ دونوں اسے بہت ہی"
۔عزیز تھے

www.novelsclubb.com

سب بچے کھیلنے کودنے میں مصروف تھے۔ حرد شیر خان، باقی بچوں سے الگ
تھلگ، سب کی نظروں سے بچتے ہوئے، اپنے کمرے میں کمپیوٹر کی سکرین روشن
کیے بیٹھی ہوئی تھی۔ اندھیرے کمرے میں صرف سکرین کی روشنی تھی۔ اس کے

ساتھ والی کرسی پر ارمان شیر خان براجمان تھا۔ جسے وہ اپنے نئے کارنامے سے آگاہ کر رہی تھی۔ اور وہ دلچسپی اور حیرانگی سے سکرین کو گھورتے اسے سن رہا تھا۔

"حرد۔۔۔ہیری۔ کہاں ہو؟" سارم کی آوازیں کمرے کے باہر سے آ رہیں تھیں۔ اس کی کی بورڈ پر چلتی انگلیاں تھمیں۔

"آہ یہ ماموں ہر بار غلط وقت پر چھاپا مارنے کیوں پہنچ جاتے ہیں؟" حرد نے جلدی سے کمپیوٹر پر گیم آن کی اور تیزی سے کھڑے ہوتے روم کی لائٹ آن کی۔ ارمان بمشکل ہنسی ضبط کرتا اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

"ہیری اندر ہو؟" سارم نے ساتھ ہی سوال کیا۔

"جی ماموں۔ آ جائیں۔" حرد نے چیئر پر بیٹھے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

یہاں کون سی کھچڑی پک رہی ہے؟"سارم نے ان دونوں کو باری باری دیکھتے" ۔سوال کیا

کچھ نہیں میں بس ارمان کو گیم کی نئی اپ ڈیٹ دیکھا رہی تھی۔"حر دنے سکرین" ۔کی طرف اشارہ کرتے کہا

اچھا،اس گیم کی بات ہو رہی ہے۔مجھے لگا اس گیم کی بات ہو رہی ہے جو میرے" ساتھ کھیلی ہے۔"سارم نے پہلے بغور سکرین کو دیکھا اور پھر اس کی طرف مڑتے ۔کہا

۔جی؟"حر دنے نا سمجھی میں ابرو اٹھاتے کہا"

بیٹا،شیطان پر شرافت اچھی نہیں لگتی۔"سارم نے اس کے قریب آتے اس کا سر" ۔تھپتھپاتے کہا

۔اس حسن کے بچے کی تو خیر نہیں۔"حر دنے منہ بناتے کہا"

www.novelsclubb.com

حسن نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔اس لیے مس ہیری، آپ سے گزارش ہے کہ میرا" ۔اکاؤنٹ میرے حوالے کریں۔"سارم نے مسکراتے ہوئے کہا

۔اوکے۔ماموں جی۔"حرد نے اثبات میں سر ہلاتے کہا"

ابھی باہر چلو۔یہ سب بعد میں کر لینا۔"سارم نے دروازے سے باہر نکلتے کہا تو" حرد نے اثبات میں سر ہلایا اور کمپیوٹر بند کرنے لگی۔ارمان جواب تک ہنسی روکے ۔ہوئے تھا، بے ساختہ ہنس دیا تو حرد بھی ہنس دی

۔چھٹی کا وقت ہونے کے باعث، سکول کے باہر اس وقت گاڑیوں کا رش تھا

اوہ تمہارا ہی انتظار تھا۔"ارمان سکول سے باہر آیا تو کسی نے اس کا راستہ روکتے" ۔کہا

مسز خالد ندیم؟"ارمان نے اسے پہچانتے، کچھ سوچ کر کہا۔وہ ان سے ایک دو بار "
۔ملا تھا

۔سہی پہچانا۔کچھ دیر بات کر سکتے ہیں ہم دونوں؟"اس خاتون نے سوال کیا"
میں ماما سے اجازت لے لوں۔"اس نے اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے کہا۔"
۔جہاں ڈرائیور اس کا انتظار کر رہا تھا
تمہاری ماما سے بات ہو گئی ہے میری اور تمہارے ڈرائیور سے بھی بات کر لی ہے"
میں نے۔ چلیں؟"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو ارمان نے بھی اثبات میں سر ہلایا
۔اور اس کے ساتھ چل پڑا

کچھ دیر بعد وہ دونوں ایم۔این۔اے خالد ندیم کے بنگلے میں موجود تھے۔ مسز خالد ندیم نے ارمان کے ساتھ لنچ کیا اور اب اس کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھیں ہوئیں
۔تھیں

تم جانتے ہو کہ تمہارے بابا اور میرے خاوند کی دوستی بہت گہری تھی اور میں" بہت سے ایسے راز جانتی ہوں جو کہ آج تک تم سے سب ہی چھپاتے رہے ہیں۔"

۔مسز خالد نے سنجیدہ انداز میں بات شروع کی

۔راز سے آپ کی مراد؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا"

تم یہ تو جانتے ہو تمہارے بابا قاتل تھے اور اسی وجہ سے تم سے کوئی دوستی نہیں" ۔کرتا۔ہر کوئی تم سے دور رہتا ہے۔"وہ خاتون اس کے زخم کھرید رہی تھی

میں یہ سب جانتا ہوں۔آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں۔"اس کا لہجہ لمحے بھر" ۔میں بدلا۔اس کی آنکھوں میں خون اترا

پر سکون رہو۔اصل بات تو یہ ہے کہ تمہارے بابا جیسے بھی تھے مگر ان کو موت" تک جس شخص نے پہنچایا ہے۔صرف تمہارے بابا کو ہی نہیں بلکہ میرے خاوند کو بھی۔کیا تم اس کے بارے میں جاننا نہیں چاہو گے؟"اس نے اپنے نرم لہجے میں ۔اس کے اندر زہر بھرتے کہا۔ارمان ششدر سا اسے دیکھ رہا تھا

۔کون؟"اس کے لبوں سے مدھم سی آواز نکلی"

او نہوں۔ایسے نہیں۔پہلے تمہیں یقینی بنانا پڑے گا کہ ہماری اس ملاقات کے" بارے کسی کو علم نہ ہو، پھر چاہے وہ تمہاری ماں ہی کیوں نہ ہو۔"اس نے صوفے ۔کی پشت کے ساتھ کمر ٹکاتے، ابرو اچکائے

میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس بارے کسی کو علم نہیں ہو گا۔"اس نے کچھ سوچتے" ۔سنجیدگی سے جواب دیا

اتنی سی عمر میں تمہارے وعدے پر یقین کر لوں؟"اس نے ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ" ۔ٹکاتے بغور اس کے چہرے کو دیکھتے پوچھا

میں ارمان شیر خان ہوں۔ تبریز شیر خان کا بیٹا۔میں اپنے بابا کی طرح وعدے کا" ۔پکا ہوں۔"اس نے بھی اسے سنجیدگی سے جواب دیا

اس نے اپنی جگہ بیٹھے ہی میز پر اس کے سامنے ایک تصویر رکھی تھی۔ایک لمحے کو ارمان کے چہرے کا رنگ بدلی۔آنکھیں حیرت سے پھیلی۔اس نے ایک نظر سامنے بیٹھی خاتون کو دیکھا اور پھر سے اس تصویر کو۔

وہ بغیر کچھ کہے اپنی جگہ سے اٹھا اور باہر کی طرف بڑھا۔شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔آج اسے اپنی ماں کی نفرت کی وجہ ملی تھی۔

پیچھے میز پر حوریہ کمال کی مسکراتی تصویر ابھی بھی پڑی ہوئی تھی۔آج ارمان جانا تھا کہ اس کی ماں کو حوریہ کمال سے اتنی نفرت کیوں تھی۔

کہانیاں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔بس کردار بدلتے ہیں۔آج شاید میں اور آپ کہانی کے مرکزی کردار ہوں اور کل جب ہم نہیں رہیں گے تو ہماری جگہ کوئی اور کردار لے لے گا مگر کہانی جاری رہے گی۔ہمیشہ سے ہمیشہ تک۔